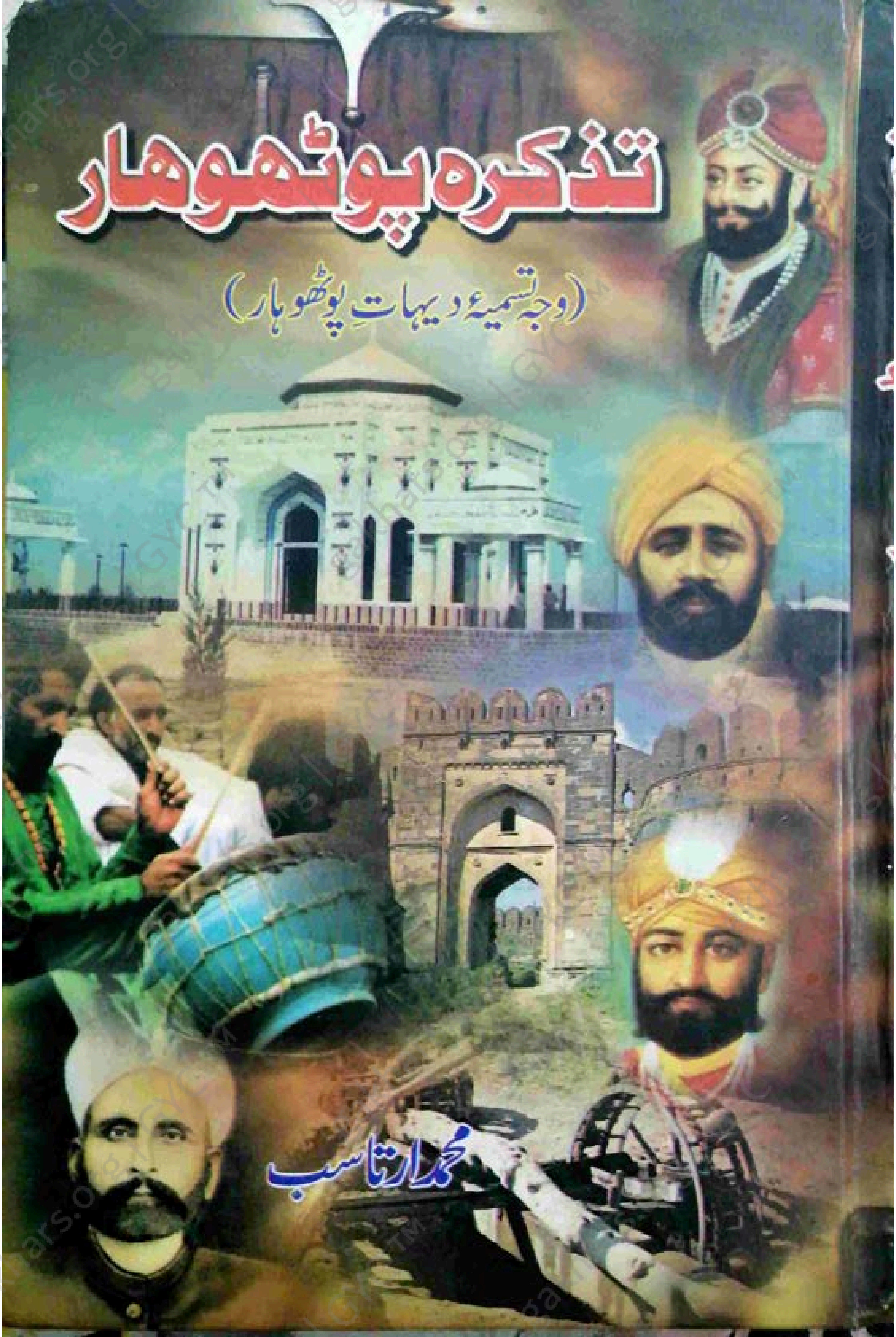
تذکرہ پوٹھوہار
(وجہ تسمیۂ دیہاتِ پوٹھوہار)
محمد ارتاسب

تذکرہ پوٹھوہار

وجہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار

محمد ارتاسب

ساک پبلشرز
کوٹ سیداں گوجر خان
051-3513477

gakhars.org | GYC ™

اُن

کے نام جن کے

نام پہ سب قربان

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

نبیِ آخر الزماں

gakhars.org | GYC ™

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

ہر طرح کی حمد و ثنا، ذات باری کے لئے ہے اور ہر طرح کا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے برگزیدہ ہستی اور محبوب قرار دیا۔ حضور پاک پر درود پاک پڑھنا خود خدا کا وظیفہ ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا سب سے افضل وظیفہ ہے

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح کو دس مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام مخلوق کے اعمال کے مثل ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

صبح دس مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ عَدَدَ

مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُصَلِّيَ

عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا

اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝

حمد باری تعالیٰ

ستارہ بعب ہم کساں را
از غیب دہد بیاں زباں را

بخشندہ مخفی و خلائق
دانندہ نقطہ وقائق

افراختہ ہی بے ستون فلک را
پروار ببام او ملک را

آراستہ ہی فرش خاک بر آب
پیراستہ ہی زلف سرو بے تاب

متمکن چار دہ طبق را
خوانند از وہمہ سبق را

آئینہ بعارض صفا کرد
زنگ چو زیانیش جدا کرد

سر سبز بشاخ کرد گلشن
ہر دیدہ نرگس است روشن

نکہت بگل از بہار دادہ
صد نامہ ہر طرف کشادہ

غنچہ چون خون جگر دریدہ
بولیش نمام جان رسیدہ

سوسن بزابان تسنائی خانند
دا نندہ کار ساز دانند

ے عشق بجام عاشقاں زبخت
بروار ہزار واستق او نخت

ور قلعہ چشم انخلا قلعہ
ورسینہ صادقاں صفا قلعہ

مستند بیادہ محبت
ہستند بدعرہ صلابت

چندیں بلکاب منظم شد
چندی بربمی فراق گم شد

بخشندہ تاج خسرواں را
زیبند روئے مہوشاں را

گر عشق دلاں نجس تازو
ہم حسن بسوء عشق بازو

ہستند یکے ہر دو صورت
تحقیق نمودہ ام ضرورت

میستے بدو چشم برج امادہ
مخمود بسم تبرک بادہ

(برجناتھ)

در مدح پیران پیر میگوید

مقبول خدائے پیر پیراں   آئینہ نمائے او فقیراں
محبوب یگانہ الٰہی   مشہور زمانہ تا
افلاک زبوں بمودہ آمد   بالپشت نگوں بسجدہ آمد
برعرش کمر صفا کشادہ   برکرسئیے پاک پا نہادہ

درصفت شریعت داند آساں   باچند زبان بیاد پاک است
گاوی کہ تبہ زمین ستادہ   چوں قبضہ کمال بحلقہ قربان
مادی کہ نہاں بزیر خاک است   زندہ بدم کینے عدم را
قربان تو شود برائے ایں آں   اعجاز مسیح بر زبانت

سوئی کہ کسے نبی قدم را   زندہ بدم کینے عدم را
آں چشمہ جی در دہانت   اعجاز مسیح بر زبانت
برگنبد بیدری مہر تو   در منزل لامکان زہی تو
اعصیائے تو معجزہ بموسیٰ   ے تو سبق زبان عیسٰی

افروئی تو دفاتر دو عالم   باصادو نگیں تو ہی معلم
سطری کہ بسر نوشت انساں   درونست تو ہست بیش وکم آں
درحکم تو کاغذو سیاہی   برواح ازل زتو گواہی
برنکتہ کہ آں قلم بریزد   مختار تو ہی بحکم ایزد

حاتم کہ بدست تو عیاں است   باختم زمانہ رواں است
درمشہت تو گوہری یعسارت   کوری بینا شُد از اشارت
انگشت تو شُد کلید حاجات   ازناخن داوری مرادات
از پشت تو زورز میں ہا   می بخشے اوج در تکیاہ
خوائیم بدوز پیر پیراں   محبوب خدائی غوث میراںؒ
عرضی کہ نمود برج او   از مدد پیر میشود تو

(برجناتھ)

محترم قارئین

شعبہ تاریخ سے میری گہری وابستگی ہے۔کافی عرصہ سے تاریخ کا بالعموم اور پوٹھوہار کا بالخصوص موضوع زیر مطالعہ ہے۔اپنے طبعی رجحان کیوجہ سے تاریخ کا مطالعہ ہمیشہ تنقیدی نقطہ نظر سے کیا ہے۔راجہ ارتاسب صاحب سے بھی ملاقات تاریخ کے ایک متنازعہ پہلو کے سلسلہ میں ہوئی۔ دوران بحث راجہ صاحب نے یہ ثابت کیا کہ ان کا تاریخ اور بالخصوص پوٹھوہار کے موضوع پر وسیع مطالعہ اور گہری نظر ہے۔راجہ ارتاسب صاحب کی یہ کتاب جو (تذکرہ پوٹھوہار) کے نام سے منظر عام پہ آئی ہے اس موضوع پہ راجہ صاحب کی ایک بہترین کاوش ہے۔پوٹھوہار کے حوالے سے اس سے پہلے اتنی مکمل تاریخ پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔اور انشاءاللہ پڑھنے کے بعد آپ بھی میرے خیالات سے متفق ہونگے۔

(میاں ندیم اشرف)
مفتیاں دینہ

gakhars.org | GYC ™

دعائے عاجزانہ

بے کسوں کے سہارے ناچاروں کے چارہ ساز یہ نافرمان اور فرمانبردار بندوں کے معبود
ہاتھ جو تیرے آگے پھیلا رکھے ہیں یہ کس امید سے دراز ہوئے ہیں۔ان کو تجھ پر ناز ہے کیونکہ تو بندہ نواز ہے۔مدت سے بھٹکے ہوئے اب تیرے دروازے پر آگرے ہیں۔تیرے آستانہ پر جھکے ہیں شرمندہ دلوں کی لاج رکھ یہ پیشانیاں تیرے گناہگار بندوں کی ہیں جو عاجزی سے تیرے آگے جھکی ہوئی ہیں رحم کرنے والے خطاپوش داتا ہم تیرے بندے ہیں۔تو ہمارا آقا ہے۔مفلسی خودغرضی، عیاشی دنیاوی عزتوں کی حرص وحوس نے تیرے بندوں کو گمراہ کردیا ہے دو جہاں کے پیدا کرنے والے اور پالنے والے آقا ہم کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اپنی بخشش کے قلعہ میں پناہ دے۔اے رب العالمین اس فانی دنیا کے بادشاہ اور رعیت تیری حکم کے بغیر سر نہیں اٹھا سکتے پتھر کے کیڑے سے لے کر سارے جانداروں کو تو روزی پہنچاتا ہے سب کو کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا سب کو آرام دیتا ہے مگر خود نہیں سوتا تیری قدرت میں کسی کو کوئی دخل نہیں جس کو چاہے عزت دے یا ذلت دے۔یہ تیرے ہی اختیار میں ہے الحمدللہ ہمیں انسانیت کا جامع پہنایا اور عقل بخشی تاکہ نیک اور بد میں تمیز کر سکیں۔بطفیل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام چاریار پاکباز حضرت پیران پیر غوث الاعظم جیلانی محبوب سبحانی مشائخ الکرام جنکا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔باحرمت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ رونق عرش وزینت فرش ہم گنہگاروں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرما۔ہزاروں لاکھوں درود وسلام اس عالی نسب پر جس کی خاطر زمین آسمان اور کائنات تخلیق کا سبب بنی اپنے پیارے حبیب آقائے نامدار سرور دو جہاں کی شفاعت نصیب فرما۔(آمین)

(محمد ارتاسب آف کرونٹہ)

نہ سی لوح قلم جس ویلے نہ سورج چن تارے
تاں بھی نور محمد ﷺ دیندا سی چمکارے

(میاں محمد بخشؒ)

تذکرہ پوٹھوہار کیوں لکھی گئی

ایک روز رئیس مکرم خان گکھڑ ادمال المعروف مقرب خان کی مجلس میں خطہ پوٹھوہار کے نامی گرامی دانشمند طوطی زبان موجود تھے۔ اس معاملہ پر بحث شروع ہو گئی کہ پوٹھوہار نام کیوں رکھا گیا اور دیہاتوں کے نام کس کے نام پر رکھے گئے اور کس سن میں کس نے اول بنیاد رکھی۔ اس موضوع پر بحث شروع تھی کی اچانک برجناتھ ولد رائے زادہ دیوان دنی چند عرف بال موضع گلیانہ عملہ پرگنہ دانگلی محفل میں وارد ہوئے رئیس موصوف نے خیریت پوچھنے کے بعد خندہ پیشانی سے فرمایا کہ آپ لوگ پشت در پشت خاندان پھروالہ کے وزیر قانون گو چلے آرہے ہیں اس لئے آپ پر لازم ہے کہ تمام کیفیت پوٹھوہار اور دیہات کی وجہ تسمیہ مرتب کر کے مابدولت حضور کے پیش کریں اگرچہ یہ کام بہت مشکل ہے۔

(وجہ تسمیہ اول پوٹھوہار)

یہ ملک قدیم زمانے سے مابین دریائے سندھ و بہت (جہلم) ہمراہ صوبہ کشمیر سے منسلک رہا ہے۔ صوبہ دران کشمیر بادشاہ دہلی کے ماتحت ہوتے تھے۔ صوبہ کشمیر سے تحفے تحائف ہمیشہ اسی راستے سے دہلی بھیجے جاتے تھے کشمیر کے رہنے والے لوگ سفر کے دوران اپنا ساز سامان گھٹڑی کی شکل میں باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھاتے تھے۔ بازبانِ کشمیر بادبستہ کو پٹو (پٹھو) کہتے ہیں۔ ہزار ہا کشمیری اس ملک سے ہو کر براستہ لاہور دہلی جاتے تھے جب لاہور اور گردونواح کے لوگ کشمیریوں کو سامان پیٹھ پر باندھے دیکھتے تو کہتے پٹوہار (پٹھوہارہ) آگیا۔ شاید اسی ہی وجہ سے اس علاقہ کو پوٹھوہار کہا جانے لگا۔

(برج ناتھ)

(وجہ تسمیہ دوم)

جس وقت حضرت سلطان محمود غزنویؒ نے ہندستان کے مایہ ناز اور مشہور راجپوت قبیلہ کے چشم و چراغ راجہ جے پال سرگباشی والیانِ پنجاب سے بمقام پشاور خون ریز جنگ کی راجپوت پُوتر راجہ جے پال والیانِ پنجاب اپنے مذہب اور وطن کی حفاظت کرتے ہوئے سرگباش ہو گئے سلطان محمود غزنوی نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ موضع جیرورتیال تپہ (تحصیل) گلیانہ کا رقبہ طول و عرض میں بہت زیادہ تھا۔ سلطان محمود غزنوی کو یہ جگہ پسند آئی اس نے اپنے غلام ایاز کو حکم دیا کہ لاہور کی طرز پر یہاں ایک شہر آباد کیا جائے۔ سب سے پہلے ایاز نے یہاں پر ایک بہت بڑا تالاب تعمیر کروایا۔ کیونکہ بارشوں کے موسم میں پوٹھوہار کی زمین میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہو کر کھڈ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ان سوراخوں سے پانی تیزی سے بہنا شروع ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے زمین نالوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے کیونکہ علاقہ پوٹھوہار کی زمین بہت نرم ہے اور بارش کی زیادتی برداشت نہیں کر سکتی۔ سلطان محمود غزنوی نے جب زمین کی یہ صورت دیکھی تو اس

نے اردگرد کے مکینوں سے اس کی وجہ دریافت کی۔ مقامی لوگوں نے اس کو بتایا کہ قدیم زمانے سے اس زمین کی تاثیر ایسی ہی ہے۔ سلطان نے پوچھا مقامی لوگوں کی زبان میں ایسی زمین کو کیا کہتے ہیں؟

تو لوگوں نے بتایا "بٹ" یعنی (پھوٹ) سلطان غزنوی نے حکم دیا چونکہ زمین بارشوں کی وجہ سے پھٹ جاتی ہے اور توڑ پھوڑ کے عمل سے شگاف پڑ جاتے ہیں اور پھر پانی نکل آتا ہے اور پانی ہاڑ یعنی سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے لہٰذا یہ جگہ آبادی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

شاید اسی وجہ سے علاقے کا نام "پھوٹ ہاڑ" (پٹھوار) مشہور ہو گیا جو بعد میں بگڑ کر پوٹھوہار بن گیا سلطان محمود غزنوی نے تالاب اور آبادی کے ارادے کو ترک کیا اور ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ سلطان کی حکم سے ایاز نے جو تالاب تعمیر کروایا تھا۔ وہ آج بھی ایاز سر کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں سلطان نے اسی سال شہر لاہور کو از سر نو آباد کیا تھا۔ (برج ناتھ)

(تذکرہ ایاز سر)

ایاز سر عرف حیات سر حدود جیرو رتیال سرکار رقبہ سیکڑوں کنال اراضی پر محیط ہے۔ نہایت ہی خوبصورت اور ہموار جگہ سر (تالاب) مزکور بالا بنایا گیا کوئی پتھر، اینٹ، چونا وغیرہ استعمال نہیں کیا گیا۔ صرف مٹی کا بند باندھا گیا ہے جو اب تک صحیح حالت میں موجود ہے جس میں پانی سال بھر موجود رہتا ہے۔ تالاب کے رقبہ میں کوئی درخت نہیں ہے۔ البتہ بند پر صرف ایک "بڑ" کا درخت ہے جسکی عمر سیکڑوں سال بتائی جاتی ہے۔ تالاب کے شمال مشرق میں ایک چار دیواری کے اندر دو پختہ قبریں موجود ہیں۔ جنکے بارے میں تذکرہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار کے مصنف برج ناتھ ولد رائے زادہ دنی چندیوں بیان کرتا ہے کہ یہ قبریں لودھی شہید مورث اعلیٰ قوم رتیال کی ہیں اس کی آبادی ۹۱۱ء ہجری بیان کی گئی ہے۔

(وجہ تسمیہ سوئم)

تاریخ خاندان پھرالہ ''کیگو ہرنامہ'' مصنف رائے زادہ دیوان دُنی چند عرف بال موضع گلیانہ بزبان فارسی میں لکھا ہوا ہے۔کہ مشہور زمانہ راجپوت پرتھوی راج المشہور رائے پتھورا مالک تخت دہلی تھا۔ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے بانی معز الدین بن سام سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ فرمایا کہ مزید ممالک فتح کر کے اپنی قلم رو میں شامل کئے جائیں۔چنانچہ اس ارادہ کے پیش نظر سلطان نے پندرہ مرتبہ ہندوستان پر چڑھائی کی۔ساتویں مرتبہ ۵۸۷ ھجری المقدس سلطان کے موضع ترائن جس کو اب بلادر کہتے ہیں۔راجپوت حکمران راجہ پرتھوی راج بادشاہ تخت دہلی سے لڑائی میں شکست کھانے کے بعد اپنے علاقہ خراساں کی طرف بھاگنا پڑا۔راجہ پرتھوی راج شہاب الدین غوری کا تعاقب دریائے سندھ تک کیا۔سلطان غوری سے فارغ ہونے کے بعد راجپوت پتر راجہ پرتھوی راج فاتحانہ انداز سے اسی علاقہ کے موضع دانگلی پہاڑ کے دامن میں کنڈی کے مقام پر خیمہ زن ہوا۔اسی وقت بہار کا موسم تھا اور راجہ پرتھوی راج نہایت شگفتہ مزاج طبیعت کا مالک تھا۔مزروعہ رقبہ جات بھی سلطان غوری کے حملوں کی وجہ سے غیر آباد ہو چکے تھے۔اور تمام پہاڑوں وادیوں اور مزروعہ زمینوں پر خوبصورت پھولدار پودے گلہائے صحرائی اور جھاڑیاں وغیرہ اُگی ہوئی تھیں۔راجہ پرتھوی راج نے مزاج شگفتہ اور شہاہانہ طبیعت کے مطابق خوبصورت پھولوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا۔

''از آنجا کہ مردمان ایں ملک رامعنی پوپ افیم نیامد بجائے **پوپ** بزبان خاص وعام جاری گشت ازاں باز شدہ نام ایں سرزمیں پوت ہار مقرر است''۔

(برج ناتھ)

احوال بندوبست پرگنہ دانگلی

جس وقت سلطان مبارک خاں گکھڑ ولد کمال خان ولد سلطان سارنگ خان گکھڑ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ بعد وفات پرگنہ پھرہالہ (پھروالہ) شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند نے سلطان جلال خان گکھڑ آدمال کو عطا فرمایا۔ اور پرگنہ دانگلی کو حسب سابق بر حال رکھا۔ اقوام بھگتاں (بھگت) عہد قانون گوئی پر فائز تھے سرکار خاندان پھرہالہ میں عہدہ قانون گوئی پر فائز تھے۔ جس وقت رئیس سارنگ خان شیر شاہ سوری بادشاہ ہندو اسلام شیر شاہ سوری سے برسر پیکار تھے۔ قانون گویاں (وزارت مال) مذکورہ کے ذمہ دار عہدہ داروں نے نمک حرامی کرتے ہوئے گکھڑوں کے خفیہ راز افغانوں کو پہنچائے تو گکھڑوں نے مکمل تحقیقات کے بعد بھگت قبیلہ کے قانون گو حضرات مع بال بچوں اور ہزار سالہ قدیمی ریکارڈ سمیت دریائے جہلم میں غرق کر دیا۔ جس وقت سلطان جلال خان گکھڑ ادمال نے پرگنہ دانگلی اور پھرہالہ پر تصرف حاصل کیا تو ہردو پرگنوں ریاست پوٹھوہار کا قدیمی ریکارڈ موجود نہ تھا۔ اس لیے سلطان جلال خان گکھڑ کو از سر نو بندوبست کرانے کی ضرورت پڑی۔ اس کام کے لئے رائے زادہ پھتو عرف بال اور عمر خان پکھروال کو نامزد کیا۔ یہ دونوں عقیدت مند رئیس کے منظور نظر تھے۔ سلطان جلال خان کے بچپن سے لے کر وقت معزولی تک ان دونوں نے اسکی نہایت نیک نیتی وصفائی اور نمک حلالی سے خدمت کی۔ اس خدمت کے پیش نظر سلطان نے رائے زادہ پھتو کو خاندانی خطاب "رائیگی" اور ہردو پرگنوں کا عہدہ قانون گوئی (وزیر مال) اور تیرہ آسامی یعنی ۴۳۲۰ گھماؤں پر مشتمل دیہات بطور جاگیر وراثت میں عطا کیے۔ اسی طرح دوسرے عقیدتمند عمر خان قوم پکھروال کو عہدہ زمینداری اور تیرہ آسامی یعنی ۲۳۴۰ گھماؤں زمین کے دیہات بطور جاگیر عطا کیے۔ رائے پھتو اور عمر خان پکھروال نے ہردو پرگنوں دانگلی اور پھرہالہ کے تمام دیہات

دریائے جہلم پر رسیوں سے بنایا گیا پل، بمقام دانگلی

کی از سر نو پیائش مطابق حسب آسامی اور قلبہ کیا۔ انہوں نے نیا طریقہ بھی رائج کیا۔ یعنی ۲۹ انگل ایک دست (ہاتھ) ۳ دست ایک کان۔ اگر کان بکان وضرب نمائیند، تا حاصل ضرب یک منڈلہ (مرلہ) ۲۰ منڈلہ یک کنال، ۸ کنال یک گھماؤں، ۱۵ گھماؤں یک قلبہ اور ۱۲ قلبہا یک آسامی تجویز ہوئی۔ دیہات پرگنہ دانگلی پھرہالہ بحساب قلبہ و آسامی ایک جیسے نہ تھے۔ اور (۳۵۴) دیہات وہفت صدی و چہار (۷۴۴) آسامیاں یعنی ایک لاکھ بتیس ہزار ایک سو میں (۱۳۲۱۴۰) گھماؤں زمین پیائش ہوئی۔ اس طرح پرگنہ پھرہالہ میں چار تپہ جات تھے۔ جس میں سہ صد و چہل و دو (۳۴۲) دیہات کیلئے ایک ہزار ہفتاد و سہ (۱۰۷۳) آسامی یعنی (۲۰۱۱۴۰) دولاکھ ایک ہزار ایک سو چالیس گھماؤں زمین تجویز ہوئی۔

(برجناتھ)

وجہ وراثت گکھڑاں ملک پوٹھوہار

یوں تو خطہ پوٹھوہار کے قدیمی حالات ایک پوشیدہ راز کی طرح ہیں۔ مگر جہاں تک معلومات ہو سکیں ان کے مطابق خطہ پوٹھوہار میں پہلے صرف چند قومیں آباد تھیں۔ مثلاً گگ، کالو، وکیری بعد ازاں آدڑہ، جنجوعہ، گوجر، کسوال جماعہ وغیرہ۔ ان مذکورہ قوموں نے یکے بعد دیگر ریاست پوٹھوہار پر حکمرانی کی۔ گکھڑ نے ہر دعویدار کو بزور شمشیر اس ملک سے نکال دیا اور خود قابض ہوئے۔ علاوہ ازیں چندیں صد سالہائے ریاست بطور وراثت ملک پوٹھوہار نسب در نسب بخانوادہ روسائے دانگلی و پھروالہ مسلم گشت بعد ازاں شہنشاہ ظہیر الدین بابر اور ہمایوں بادشاہ کا جانثاری سے ساتھ دیا اور خاندان چغتائی یعنی مغل بادشاہوں کی نوازشوں کے صلہ میں نمک حلالی کرتے ہوئے شیر شاہ سوری کی افغان فوج سے زبردست جنگ کی اس قدیمی نمک حلالی کو مد نظر رکھتے ہوئے شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند نے قدر شناسی اور انصاف شاہانہ کے مطابق خاندان پھروالہ کو ریاست پوٹھوہار بطور وراثت منصب (انعام) میں عطا کر دی۔ ان ہی وجوہات کی وجہ سے علاقہ پوٹھوہار خاندان پھروالہ کی وراثت ہوا۔ بعد ازاں چند مرتبہ ملک خراساں کے بادشاہوں ہندوستان پر یورش کی چنانچہ ان غیر ملکی حملہ آوروں کی تباکاریوں اور زیادتیوں کی وجہ سے ریاست پوٹھوہار کے چند دیہات کئی بار ویران اور بے چراغ ہوئے۔ چونکہ یہ دیہات اور خطہ پوٹھوہار ہندوستان کی شاہرہ پر واقع ہیں۔ قبیلہ ادمال نے قدیمی وراثت میں اپنے خاندان اور دیگر قوموں جاگیریں عطا کر کے از سرنو آباد کیا۔

ازیں موجب چند بار یکبارگی از بنیاد بر باد شد و ملک بے چراغ میگشت اما گکھڑاں وراثت قدیمی خود دانستہ و در آبادی ملک بہبودی خویش پنداشتہ ہر کسے قوم کہ در ہر دیہہ پختہ و معموری و آبادی

میسازند کسے درمقدور نیست کہ از انتقال مستو درزگرد روہر کس راکہ درحصہ واراثت کسے موضع پاکہ قدرے رقبہ زمین عنائت فرمائیند۔ ہماں کس وراثت داز منگرور۔ مشہور باد کہ تمام دیہات برگنہ دا نگی وپھر ہالہ درعمل ریاست گکھڑاں از سرنو آباد شُد ومنیوند ید بدونی ککھراں کیے دیگر۔

(برجناتھ)

گزارش

دنیا بھر میں سلطنتوں، بادشاہوں، حکومتوں، قوموں، قبیلوں اور خاندانوں کی تاریخ لکھنے کا رواج جو چلا آتا ہے اس کی اہمیت اور ضرورت سے سبھی آگاہ ہیں۔ چونکہ نہ صرف کسی خاص شخصیت یا سرزمین کی بہترین یادگار تصور کی جاتی ہے بلکہ ہر عہد کی مختلف قوموں اور حکومتوں کی ترقی وتنزلی کی صحیح عکاسی تاریخ ہی کر سکتی ہے۔ اور ان ہی واقعات سے متاثر ہو کر اقوام اپنے مستقبل کو درخشاں بناتی ہیں۔ اسی فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا کے عظیم بادشاہوں اور عظیم لوگوں نے اپنے گردوپیش کے حالات اور واقعات کو قلمبند کیا۔ زیر نظر کتاب وجہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ وجہ تسمیہ دیہات علاقہ پوٹھوہار سلطان مکرم خان المعروف سلطان مقرب خان کے عہد حکومت اور خصوصی حکم سے رائے زادہ برجناتھ پسر رائے زادہ دیوان دُنی چند موضع گلیانہ (تحصیل گوجر خان) نے ۱۱۷۶ ہجری القدس میں مرتب کی۔ فاضل مصنف رائے زادہ برجناتھ سورگ باشی نے خطہ پوٹھوہار کے دفاتر قانون گویاں، قدیمی کتب خصوصاً تاریخ فتح خوانی اور مقامی روایات و بیانات کی روشنی میں ریاست پوٹھوہار کے ۱۰۷۶ دیہات کی الگ الگ تاریخ مرتب کی پرانے وقتوں میں چھاپہ خانے کا وجود نہ تھا۔ اسلئے وجہ تسمیہ دیہات قلمی شکل میں قدیمی رئیس و جاگیردار اور صاحب ذوق خاندانوں کے ذاتی کتب خانوں تک محدود رہی۔ اسلم خان ذیلدار بکوالہ کے کتب خانہ میں یہ کتاب اب تک موجود ہے۔ اب ان کے چھوٹے بھائی راجہ محمد اشرف کے پاس ہے۔ اصل کتاب نسخہ قلمی ۱۹۳۵ء کو راجہ کفایت علی خان صاحب پنوار رئیس اعظم جندوٹ نے پوٹھوہار کے قدیمی قانون گو خاندان کے مرد پٹواری رائے زادگلیانہ سے حاصل کی تحریر انتہائی شکستہ اور بوسیدہ ہو چکی تھی۔ راجہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے 13-5-1936 کا جدید فارسی ترجمہ مکمل کیا۔ راجہ صاحب کی محنت کسی داد یا تعریف کی محتاج

نہیں۔شہد کی مکھی جانتی ہے کہ اسے شہد بنانے میں کس قدر محنت اور مشقت سے گزرنا پڑتا ہے
فاضل فارسی نسخہ بھی اصل نسخہ کی نقل ہے۔جو کہ 1893ء کے قریب لکھا گیا۔غالباً مولف کے
کسی جانشین نے اوائل عہد سکھاں میں نقل کیا اور اس میں عہد راجہ سردار پرتاب سنگھ کے
واقعات کا بھی اضافہ کیا اور یہ سردار چتر سنگھ کے زمانہ حکومت سے قبل لکھا گیا ہے۔بعض موضعات
کے تحت نوٹ بھی لکھے گئے ہیں۔جیسا کہ تحریر نسخہ اصل سے ظاہر ہے۔ہم نے راجہ کفایت خان
پنوار رئیس اعظم و جاگیر دار موضع جندوٹ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم کے تحریر کردہ نسخہ کو راجہ محمد اسلم خان
صاحب ذیلدار بکڑالہ کے برادر خورد راجہ محمد اشرف خان صاحب نمبردار کی معرفت انکے کتب
خانے سے عاریتاً لے کر اپنے صاحب ذوق حلقہ احباب کی مدد سے اردو ترجمہ مکمل کیا۔ہوسکتا ہے
از روئے علم و ادب بے شمار اغلاط موجود ہوں۔اکثر ایسے الفاظ تھے جو کہ واضع نہ پڑھے جاتے
تھے۔البتہ مشکل الفاظ کو بعض جگہوں پر عام فہم الفاظ میں تبدیل کیا گیا۔بعض دیہات کے بارے
میں مزید معلومات حاصل کر کے اضافہ کیا گیا ہے۔ہم نے اردو ترجمہ کو بہتر سے بہتر کرنے میں
بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی جھول رہ گئی ہو تو ہم معذرت خواہ
ہیں۔خصوصاً کسی قوم یا دیہات کے بارے میں تاریخی نقطہ نظر سے دل آزاری یا اتفاق نہ ہو تو ہم
اس کے ذمہ دار نہیں۔ہمیں یقین ہے کہ قارئین اس گراں قدر تاریخی ذخیرہ سے یکساں طور پر
محظوظ ہونگے۔خصوصاً علاقہ پوٹھوہار میں آباد قدیمی اقوام کی اولاد اپنے جد امجد کے زمانہ سلف
کے حالات و واقعات کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکے گی۔جو کہ مذکورہ حالات و واقعات اس سے قبل
عام آدمی کی نظر سے پوشیدہ تھے۔کتاب کو ترتیب دیتے وقت واقعات قوموں اور تاریخوں کی
صحت کو ملحوظ خاطر رکھا۔یہ اپنے وقت کی انتہائی نادر اور مستند دستاویز ہے۔اس کے ایک ایک لفظ

سے فاضل مصنف رائے زادہ برجناتھ اور جدید فارسی مترجم راجہ کفایت علی خان پنوار کی تحقیق وسعتِ نظر عیاں ہے۔ یہ کیسا عجیب واقعہ ہے کہ 229 سال گزر جانے کے باوجود خطہ پوٹھوہار کی اس اہم اور نادر دستاویز کی اشاعت پر توجہ نہ دی گئی جسکی وہ مستحق تھی۔ ہم نہایت فخر سے دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ 1176 ھجری المقدس کے بعد پہلی بار اشاعت اور اردو ترجمہ کا اعزاز ہمارے حصہ میں آیا۔ جدید قلمی فارسی ترجمہ 402 صفحات پر مشتمل ہے۔ آخری دو صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ قارئین سے دوبارہ عرض گزار ہوں کہ تاریخ کے ادنیٰ طالبعلم کی حیثیت سے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معافی کے علاوہ حوصلہ افزائی کا منتظر رہوں گا۔ چونکہ ابھی اس میدان میں نووارد ہوں۔ آخر میں التماس ہے کہ خاکسار کے لئے بارگاہ رب العزت میں مغفرت اور بارگاہ رسالت حضرت محمد ﷺ میں شفاعت کیلئے دعا کریں۔

آمین ثم آمین (محمد ارتاسب کروٹہ)

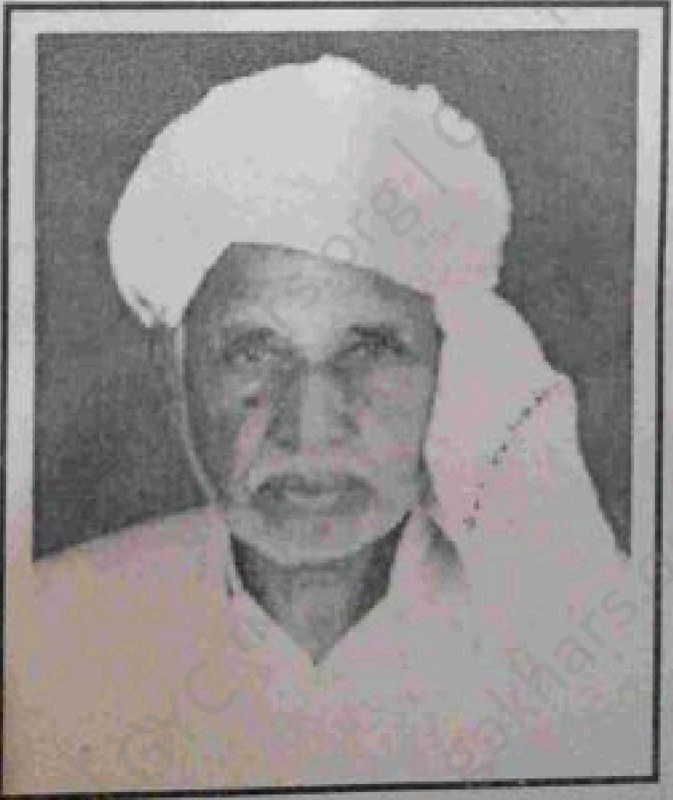

نوٹ متعلق پہی

"تاریخ پہی" راجہ کفایت علی خان پنوار رئیس اعظم جندوٹ (سوہاوہ ضلع جہلم) مرحوم ومغفور نے نہایت ہی محنت سے تحریر کی تھی۔تاریخ پہی تین جلدوں پر مشتمل تھی۔ہم نے تمام تحریروں کو یکجا کر کے اسے ترتیب دیا۔راجہ صاحب اپنی تاریخ پہی میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے تقریباً اٹھائیس تاریخوں کے حوالہ سے تاریخ پہی مرتب کی تھی۔قلمی نسخہ جات راجہ کفایت علی خان پنوار موضع جندوٹ کی لائبریری میں موجود ہیں۔ہم جناب راجہ محمد طارق خان صاحب پنوار موضع جندٹ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ان نادر دستاویزات سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ہمیں مذکورہ بالا کتب خانہ دیکھنے کا کئی بار شرف حاصل ہوا۔زیر نظر "تاریخ پہی" میں تفصیل گوت وقوم، روسائے علاقہ نمبرداروں اور ذیلداروں ذیلیں بمطابق 1940ء موجودہ مردم شماری اور خانہ شماری رقبہ دیہہ اور مالیہ سرکاری شامل ہے۔راجہ صاحب نے تاریخ پہی 1923ء میں لکھنا شروع کی۔خاموئیس محمد غنی سکندر پوری تحصیل جہلم تھا اور 1928ء میں مکمل کی۔مگر چند خامیوں کے پیش نظر 1938ء میں جدید نسخہ ہذا تحریر فرمایا۔

(تپہ پہی کا نقشہ اگلے صفحہ پر)

کُتب حوالہ جات

(جن کی مدد سے نسخہ تاریخ ؁ی مرتب کیا گیا)

وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی مصنف رائے زادہ بر جناتھ موضع کلیانہ ۲۔ ریکارڈ پنوار خاندان اور اس کی کتب فارسی (مآخذ) ۳۔ تواریخ روہتاس اردو مصنف لالہ [illegible] (۴) تواریخ جہلم 1881ء مصنف لالہ میگراج (۵) گزٹیر جہلم 1883-84ء انگریزی (۶) گزٹیر جہلم 1904ء انگریزی (۷) تذکرہ روؤسائے پنجاب اردو مصنفین سرلیپل ایچ گرفن و کرنل میسی (۸) گکھڑ نامہ بزبان فارسی قلمی مصنف رائے زادہ دیوان دنی چند کلیانہ (۹) تاریخ ہند (۱۰) کاغذات و اندراج مثل حقیقت عہد انگریزی اردو قلمی (۱۱) گزٹیر ضلع راولپنڈی 1907ء انگریزی (۱۲) تواریخ اورنگزیب عالمگیر اردو مصنف مولوی احمد دین مرحوم (۱۳) اکبر نامہ فارسی قلمی (۱۴) حالات صاحبزادگان بشندور (۱۵) ریکارڈ خاندان راجپوت اکرہ موضع موہڑہ اکرہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم (۱۶) ریکارڈ و اسناد متفرق خاندان ہائے علاقہ ؁ی و پوٹھوہار (۱۷) راجپوت گوتیں مصنف چوہدری علی محمد صاحب (۱۸) رنجیت نامہ فارسی (۱۹) مستانہ جوگی رسالہ لاہور ماہ اکتوبر 1934ء (۲۰) جہانگیر نامہ مصنف علامہ شبلی مرحوم (۲۱) رسالہ روحانی دنیا ماہ جنوری 1934ء (۲۲) سالنامہ نیرنگ خیال 1935ء (۲۳) مشاہدات مصنف مستند حکایات روایات انگریزی (۲۴) رپورٹ مردم شماری انگریزی (۲۵) تاریخ راجپوت پنوار خاندان علاقہ ؁ی (۲۶) ڈائریکٹری دیہات ضلع جہلم 1910ء (۲۷) رسالہ اعوان انگریزی (۲۸) رپورٹ بندوبست 1900ء مصنف ٹالبٹ صاحب بہادر (D.C) صاحب۔

رقبہ دیہات

رقبہ دیہات 979 ھجری شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند کے عہد میں سلطان جلال خان گکھڑ پھر ہالہ کے حکم سے رائے زادہ پتھو عرف بال اور عمر خان پکھروال نے از سرنو پیائش دیہہ بہ دیہہ موجب تجویز آسامی وقلبہ کیا۔ کل رقبہ آسامیوں اور قلبہ میں دیا گیا ہے۔ رقم برائے آسامی و ہندسہ برائے قلبہ ہے۔ مثلاً بشندور تین آسامی وشش قلبہ ہے۔ اسی طرح موضع سوہادہ وموہڑہ اکرہ۔ بعض دیہات میں صاحب اثر لوگ قابض تھے اور قلبہ میں زیادہ اراضی شمار کی جاتی تھی۔ غیر مزروعہ یا نا قابل مزروعہ رقبہ شامل پیائش نہیں کیونکہ یہ چراگاہ مشترک تھی اور مال گزاری سے مستثنیٰ تھی۔ (کفایت علی خانؔ)

طریقہ پیائش اراضی در ۹۷۹ ھجری عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ والیان پوٹھوہار

انتیس انگل ایک دست، تین دست ایک کان، اگر کان زابہ کان ضرب نمائید تا حاصل ضرب را ایک منڈلہ بیس منڈلہ ایک کنال، آٹھ کنال ایک گھماؤں، پندراں گھماؤں ایک قلبہ، باراں قلبہ ایک آسامی

قلبہ = ایک سو بیس کنال، آسامی = چودہ سو چالیس کنال (محمد ارتاسب کرونٹہ)

15/03/88

نقشہ سطح مرتفع پوٹھوار

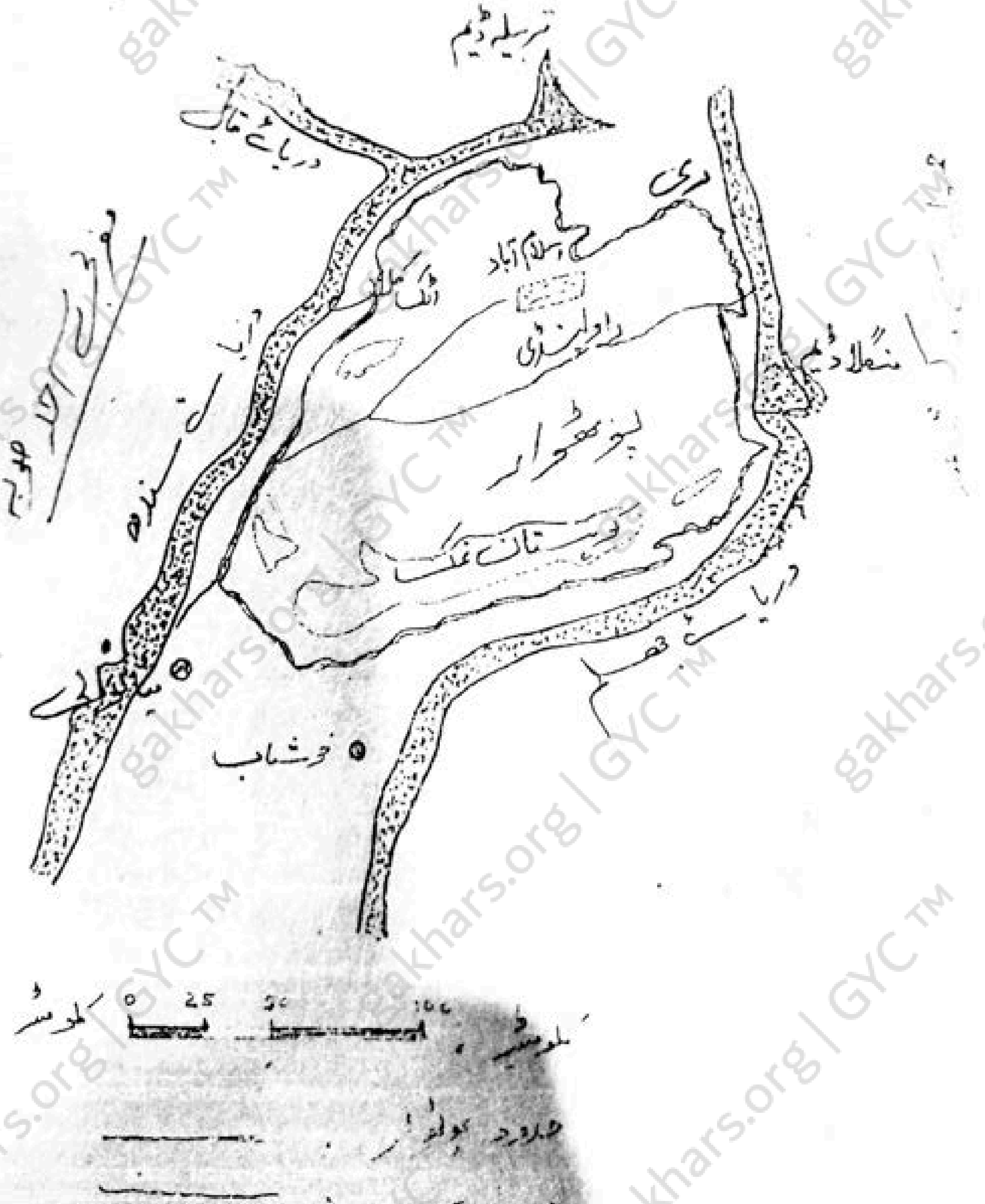

پہی کسووال (کیفیت آبادی)

مہاجود کے لڑکے کیاس خان کی اولاد کیسوال کہلاتی ہے۔ 810 ھجری قوم کسوال نے اس علاقہ پر تصرف حاصل کیا۔ اور اکثر دیہات میں آباد ہوئے۔ مگر ملک فیروز خان نے ان کو بزور شمشیر یہاں سے نکال دیا۔ اور یہ علاقہ اندر ہل (میر پور آزاد کشمیر) جا بسے۔ عہد اکبر اعظم میں سلطان جلال خان کو یہ علاقہ منصب میں عطا ہوا۔ جس کے عہد میں ویران دیہات از سر نو آباد ہوئے۔ ۱۱۲۱ ھجری بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے روؤساۓ پھر الہ سے یہ علاقہ لے کر اجارہ پر دیا۔ اور گکھڑانِ میر پور اجارہ دار رہے۔ متواتر 44 سال تک یہ علاقہ اجارہ پر رہا۔ احمد شاہ دُرانی کابل نے 1163ھ میں سلطان مکرم خان المعروف مقرب خان کو یہ علاقہ منصب میں عطا کیا۔ اس رئیس کی وفات 1177ھ میں ہوئی اور تمام پرگنہ مقبوضات گوجر سنگھ بھنگی میں شامل ہوا۔ اس کے بعد سرداران اٹاری کو دو لاکھ کی جاگیر میں عطا ہوا۔ جن کی حکومت 1849ء میں انگریزی حکومت نے ختم کر دی۔ جس وقت یہ علاقہ شاہان دہلی کی طرف سے اجارہ پر تھا اس وقت تپہ پہی کی چودھرائی پنوار خاندان سہنسرال وجندوٹ (سوہاوہ ضلع جہلم) کے سپرد رہی۔ 1849ء عہد سکھاں کے آخری ایام میں چوہدری شاہ باز خان پنوار (موضع جندوٹ) گورنر شمالی پنجاب نے خان بہادر ہندوا کرہ موضع موہڑہ اکرہ (سوہاوہ) کو علاقہ پہی کا حکمران مقرر کیا۔ آپ کا خاندان راجپوت اکرہ کے نام سے موسوم ہے۔ حملہ ہائے نادر شاہ ایرانی واحمد شاہ دُرانی اور قحط کلاں 1783ء میں یہ علاقہ بالکل غیر آباد ہو گیا۔ عمل داری عہد بھنگی اور سرداران اٹاری میں اکرہ فیملی موضع موہڑہ اکرہ اور پنوار خاندان جندوٹ و سہنسرال کے صاحب دستاروں نے از سر نو دیہات کو آباد کیا۔ علاقہ کی چودھراہٹ کی وجہ سے پنوار خاندان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ ان چوہدریوں نے بھاگ جانے والے زمیندار خدمت گار اہل حرمت اور جدید قوموں کو گردونواح

سے لا کر آباد کیا۔ ان ہی خدمات کے عوض حقوق چہارم نذرانہ اور جاگیریں عطا ہوئیں۔ اکثر دیہات کا مشخصہ بھی ان ہی کے نام تھا۔ مہاراجہ سردار چتر سنگھ صاحب کو آبادی رعایا کا خاص شوق تھا۔ عہد سکھاں میں ہی علاقہ کی آبادی میں کافی کوشش کی گئی۔ علاقہ پہی کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ یہاں برصغیر میں اسلام کے شہنشاہ ہند حضرت شہاب الدین غوری، غوث زمان حاجی عبداللہ دیوان حضوریؒ، حضرت شاجہان چشتیؒ سر جلال خان، حضرت باوا عاقمی شاہ قلندر اور حضرت شاہ صغیرؒ زیدی جیسی عظیم ہستیاں آرام فرما ہیں۔ انشاء اللہ مذکورہ ہستیوں کے بارے میں ایک علیحدہ کتاب میں تفصیلاً لکھا جائیگا۔ (کفایت علی خان پنوار)

(نوٹ) محکمہ مال کے قدیم جدید ریکارڈ میں آج تک موجودہ یونین کونسل پیل بنے خان یونین کونسل سوہاوہ اور یونین کونسل پھلڑے سیداں پر مشتمل علاقہ کو "پہی" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ پبی

علاقہ پبی کی شکل لمبوتری ہے۔ لمبائی تقریباً تیرہ کوس اور عرض اوسطاً دو کوس ہوگا۔ اس میں تقریباً 85 دیہات آباد ہیں۔ موضع کے اندر آباد ڈھوکیں وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ چار ذیلدار اور 153 نمبردار ہیں۔ اس کی آب وہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سرد ہے۔ لوگوں کی اکثریت ملازم پیشہ ہے۔ باقی کاشت کاری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ بہادر اور جفاکش لوگ ہیں۔ راجپوت قوموں کی اکثریت ہے۔ جاٹ بھی کافی تعداد میں آباد ہیں۔ گکھڑ صرف چند دیہات میں آباد ہیں۔ اہل حرفت اور خدمتگار قومیں تقریباً ہر گاؤں میں موجود ہیں۔ کسیاں اور نالے بکثرت ہیں۔ زمین پتھریلی اور ناہموار ہے۔ اسی لئے ''پبی'' کے نام سے موسوم ہے۔ بعض گاؤں میں پانی کی سخت قلت رہتی ہے۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے عہد حکومت میں دور دراز کے پہاڑی دیہات میں آمدورفت کیلئے سڑکیں، بجلی، واٹر سپلائی سکیم اور ہسپتال بنے۔ شمال میں ایک سڑک ہے جو سوہاوہ سے لے کر ٹبی سیداں تک اس غربی علاقہ کی شمالی حدِ فاصل ہے۔ مشرقی حصہ میں ایک بڑا کس ہے جو کہ موضعات ہتھیہ، بشندور، سنتوٹھی اور گھمبر کی وغیرہ سے گزرتا ہے۔ جنوب میں پہاڑی سلسلہ ہے جس کو رکھ نیلی لکھا جاتا ہے۔ مشرق میں بھی پہاڑی سلسلہ ہے جو علاقہ کھندر سے علاقہ پبی کو جدا کرتا ہے۔ مغرب میں سڑک ہے جو کہ ٹبی سیداں دیوال وچھمبر کے قریب سے گزرتی ہے۔

(کفایت علی خان پنوآر)

خاندان بدھال (بشندور)

خطہ پوٹھوہار کے زیریں حصہ کے کئی دیہات میں آباد ہیں۔عہد سابق اور حال میں وسیع قطعات اراضی پر قابض چلے آرہے ہیں۔بعض ان کو جٹ اور بعض راجپوت خیال کرتے ہیں۔اور کچھ لوگ حضرت علیؓ کی اولاد سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔جو کہ مبالغہ آرائی پر مبنی ہے۔یہ صرف مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔یہ ہندوستانی النسل قبیلہ ہے۔رائے زادہ دیوان دُنی چند موضع گلیانہ نے تاریخ بدھال لکھی تھی جو کہ اب نایاب ہے۔غالباً اس قبیلہ کی ابتداء موضع تخت پڑی (رواٹ) سے ہوئی۔مولوی نورالدین کی تاریخ ''باب الاعوان'' مرتبہ 1914ء میں صرف اتنا لکھا ہے کہ اس قبیلہ کے مورثِ اعلیٰ ''احمد علی'' کا لقب بدر دین تھا۔جو کہ بگڑ کر ''بدھو'' مشہور ہوا۔اور آل بمعنی اولاد ہیں۔اس لئے احمد علی المعروف بدردین کی اولاد بدھال مشہور ہے۔بقول راجہ عارف منہاس ان کو بندوہال راجپوت بھی کہا جاتا ہے۔اس کے علاوہ چوہدری محمد افضل خان مصنف تاریخ راجپوتاں مسٹر جے۔ایم وائکلے مصنف ''پنجابی مسلمان'' نے بھی ان کو راجپوت لکھا ہے۔بعض علماء ان کو بھٹی راجپوت کی شاخ بتاتے ہیں۔آج سے پچاس سال قبل راجپوت کہلاتے تھے مگر اب اعوان کہلاتے ہیں۔اعوانوں نے بھی مراسیوں کے کہنے پر اپنی آمد اور شجرہ نسب عربوں سے ملا دیا ہے۔مشرقی پبی قوم کسوال کے قبضہ میں تھی۔سلطان ہاتھی خان کو اپنی برادری نے سازش کر کے بیوی کے ذریعے زہر دلوایا۔اہلیہ سلطان ہاتھی خان بشندور کے کسوال خاندان سے تھی۔اور بعد ازاں سلطان سارنگ خان جانشین بنا۔جس نے بجرمِ قتل سلطان ہاتھی خان قوم کسوال کو اس علاقہ سے بے دخل کر دیا۔اور کسوال دریائے جہلم سے پار علاقہ موجودہ جموں کشمیر آباد ہوئے۔یہ ساری مہم مراد خان بدھال کی زیر نگرانی پایہء تکمیل کو پہنچی۔اسی خدمت کے صلہ میں اس کے پسران کو مندرجہ ذیل دیہات کی مالکیت عطا ہوئی۔

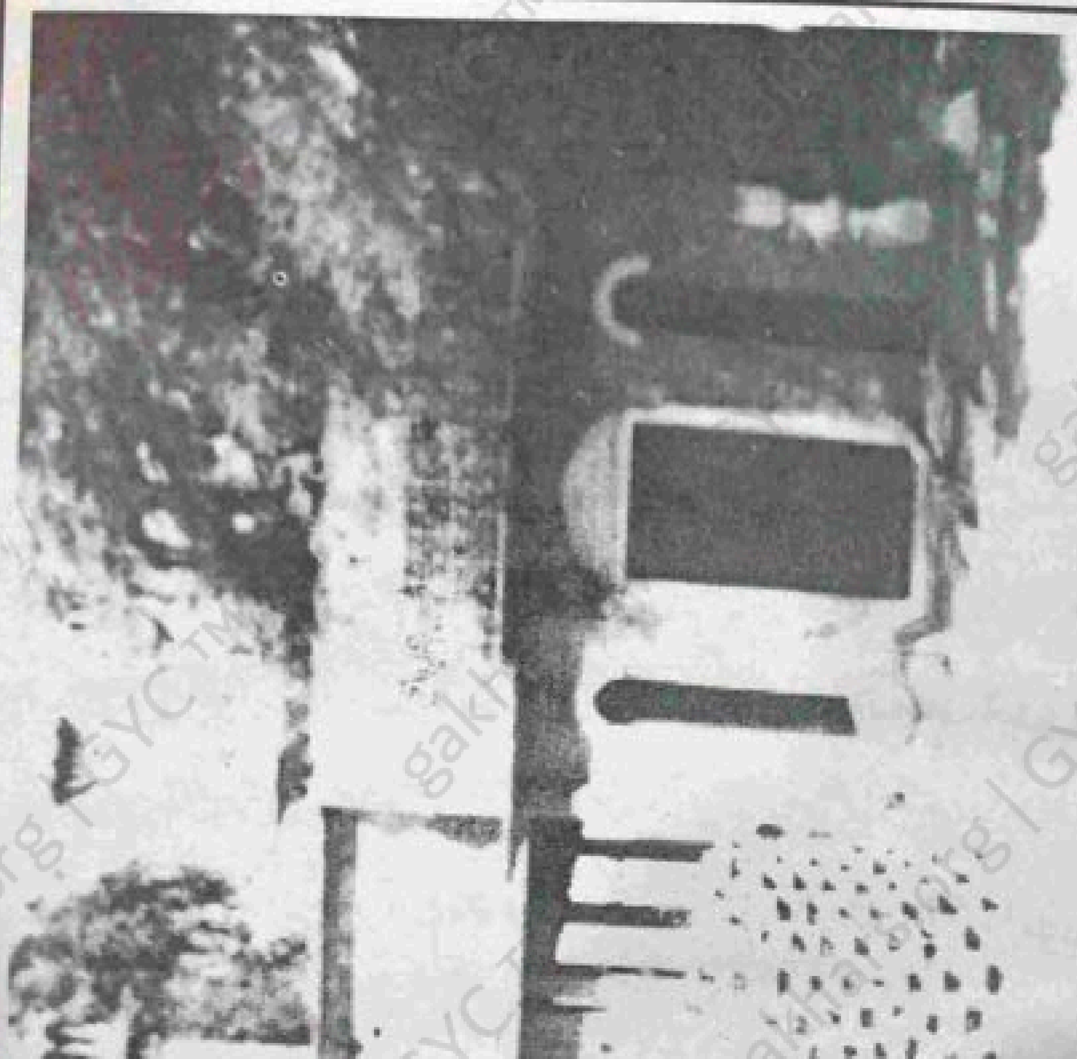

دیوان حضوریؒ بمقام جھنڈور

کمزور انسان موقعوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔ لیکن باہمت انسان خود موقع پیدا کرتے ہیں۔

مراد خان

عباس خان	نیازی خان	اختیار خان	مہمند خان
بشندور	بڑکی بدھال	نڑالی	ڈوربدھال

لغرض عباس خان بدھال 935 ھجری میں بشندور آباد ہوا۔ اسکی اولاد آج تک مالک وقابض ہے۔ 1050 ھجری میں نصیب خان وفتح خان پوتا عباس خان سلطان اکبر قلی خان رئیس کے پاس ملازم تھے۔ ان ہی ایام میں دیوان حاجی عبداللہ غوثِ زماں جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت محمود خان بدھال مقام مقدم دیہہ تھا۔ بعدازاں موارخ خان بن ہمت خان بن عباس خان مقدم دیہہ بنا۔ 1100 ھجری کے قریب بشارت خان بن نصیب خان کا اقتدار تھا۔ 1213 ھجری کو سلطان شادمان خاں رئیس نے موضع مہلو شیر عالم کو جاگیر میں عطا کیا۔ عیسیٰ خان ولی داد خان پسران بانی خان وشیخ محمود بن شیر خان ومہرو خان رئیس شادماں خان کی فوج میں ملازم تھے۔ اور دستور کے مطابق چند قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا ہوئی۔ مگر جلد ہی گوجر سنگھ بھنگی نے شادماں خان کو علاقہ سے بے دخل کردیا۔ اس لئے بدھال جاگیردار عطیہ سے استفادہ نہ کرسکے۔ اور مذکورہ جاگیرداروں کی اولاد سے کوئی باقی نہیں ہے۔ حبیب اللہ خان سردار پرتاب سنگھ اٹاری والا کے پاس بزمرہ سواراں ملازم تھا۔ جس کے صلہ میں موضع جتال تحصیل گوجر خان جاگیر عطا ہوئی۔ اس کی وفات پر اس کا بیٹا داراب خان جاگیردار بنا۔ اب تک یہ موضع اولاد حبیب اللہ کے قبضہ میں ہے۔ عہد انگریزی میں نواب خان شیر باز خان یکے بعد دیگرے نمبردار مقرر ہوئے۔ اوران کی اولاد سے سردار خان، لہراسب خان قائم مقام ہیں۔ مصاحب خان، دولو خان، کرم داد خان، عطا محمد، حیات بخش، فضل الٰہی، جمعدار صاحب خان مکرم الٰہی خان، حافظ زمان مہندی، صوبیدار گلاب خان، الٰہی بخش خان، صدر قانون گو شیر اور عبدالغنی قبیلہ کے قابل ذکر شخص ہیں۔

gakhars.org | GYC ™

شجرہ نسب خاندان بدھال بشندور

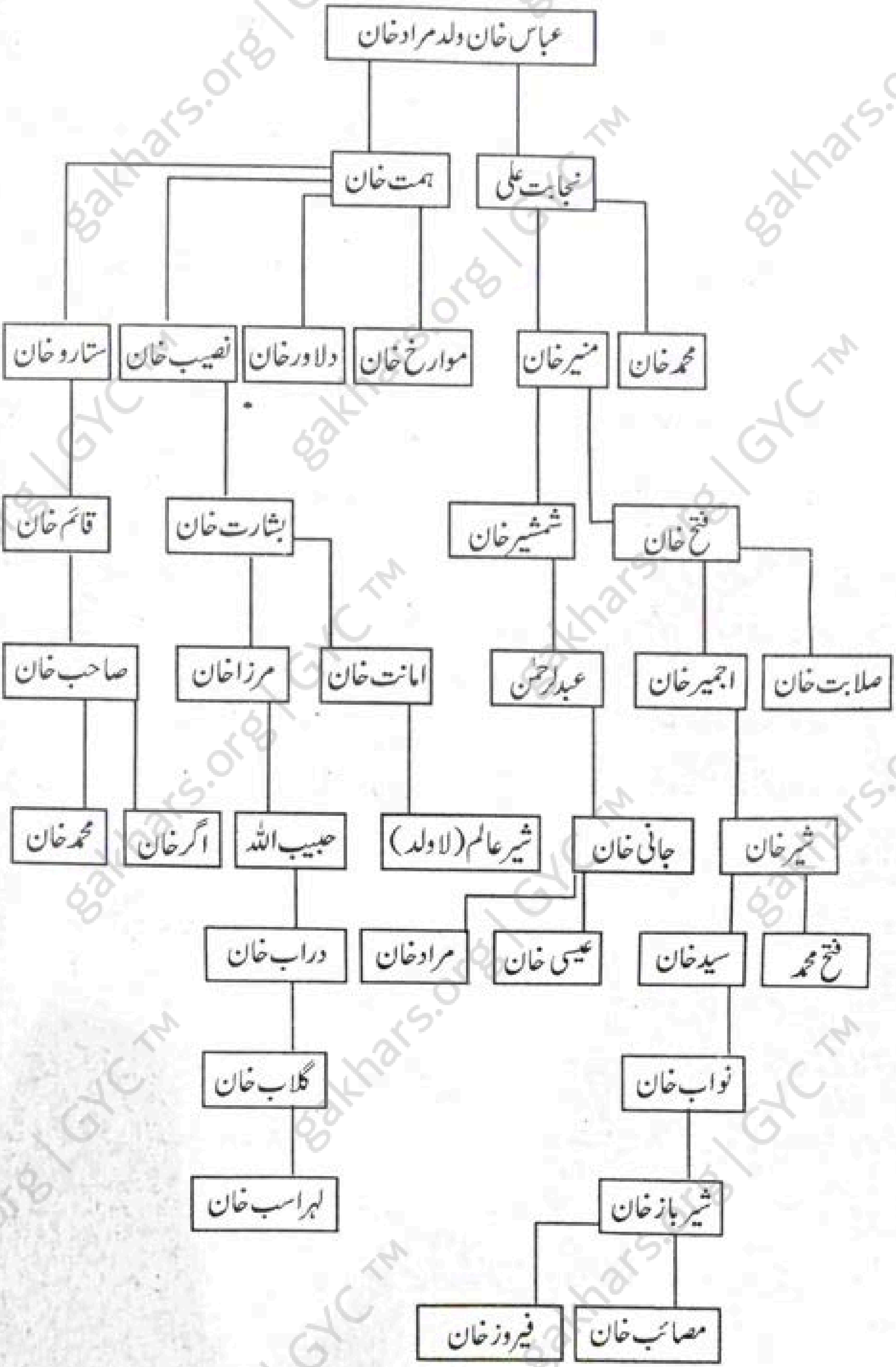

gakhars.org | GYC ™

کھتر یل (گھبیال) خاندان ڈوھنگی

ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ کھتریل کہلاتے ہیں۔ بعض دیہات میں گھبیال راجپوت بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے خاندانی شجرہ نسب کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ کی اولاد ہونے کی وجہ سے سیّد قبیلے کی شاخ لکھا ہے۔ جو کہ انتہائی مبالغہ آرائی اور گناہ ہے۔ یہ صرف مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔ یہ ہندوستان النسل قبیلہ ہے۔ گھمی خان مورث اعلیٰ کسی ولی اللہ کی دعا سے پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو بیس بیٹے دیئے جو کہ مختلف دیہاتوں میں پھیل گئے۔ گھمی خان کے لڑکے نواب خان المعروف کھتریل خان کی اولاد قوم کھتریل کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت گھمی خانؒ کا مزار مبارک موضع گھیارہ (تپہ آڑہ) میں واقع ہے۔ علاقہ ونہی میں قابل ذکر گھرانہ ڈوھنگی داخلہ ہتھیہ کا ہے۔ جو کہ آسودہ حال زمیندار ہیں۔ علاقہ ونہی کے بڑے اور قدیمی جاگیرداروں میں شامل ہیں مقامی سطح پر بھی نمایاں ہیں۔ عہد سکھاں میں چوہدری مہندا اور چوہدری حکیم مقدم دیہہ تھے۔ مشخصہ بھی عطا تھا۔ فضل داد خان، بہاول بخش اور سید احمد بھی قابل ذکر تھے۔ چوہدری فضل خان مرحوم وسیع جائیداد کے مالک تھے اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تھے۔ صاحب دستاروں اور جاگیرداروں کی اولاد سے چوہدری محمد انور چیئرمین اور چوہدری محمد اصغر مالک و قابض ہیں چوہدری محمد اسلم چیئرمین اور چوہدری محمد سعید بھی قابل ذکر ہیں۔ گاؤں کی چوہدراہٹ کی وجہ سے اس خاندان کا لقب ''چوہدری'' مشہور ہوا۔ 732ھ سلطان محمد عرف الف خان کے عہد میں زمان خان موضع جندوٹ آباد ہوا۔ کل خان کے چار پسران میں سے درویش خان کی اولاد ٹاکال، ڈورہ، جھرموٹ اور موہری آباد ہوئی۔ نوروز خان کی اولاد جندوٹ، فیروز خان کی اولاد ریاست مہاراجہ کشمیر اور خاص خان کی اولاد علاقہ روہتاس میں آباد ہوئی۔

شجرہ نسب کھتڑیل (گھبیال) قبیلہ

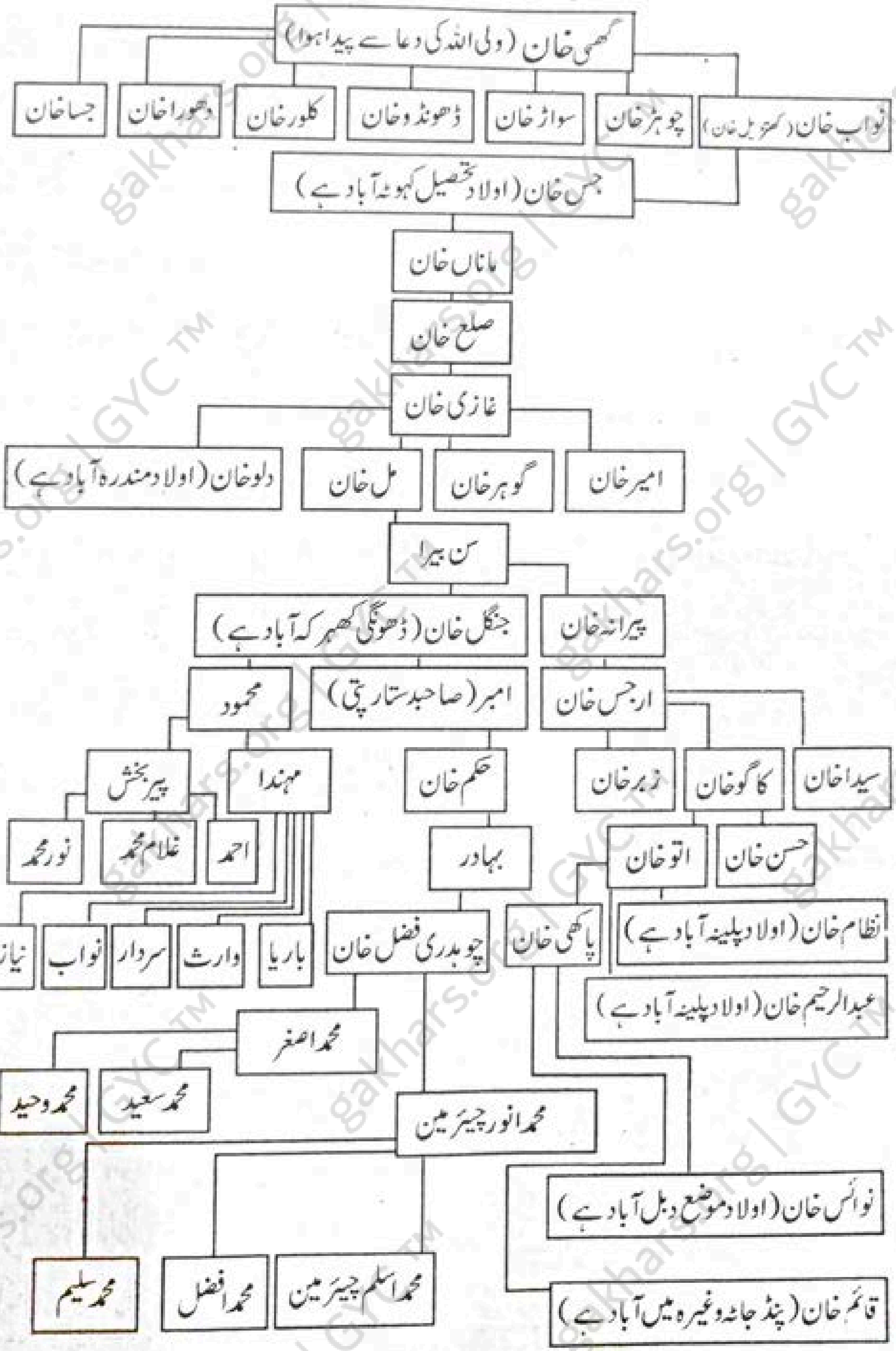

gakhars.org | GYC ™

خاندان بدھال سرگدھن

یہ آبادی عہد ہنود کی یادگار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سورگ داس برہمن نے اس کو آباد کیا اسلئے نام دیہہ سُرگدھن مشہور رہوا۔ سورگ داس کے دوسرے دو بھائی بنام جھرما اور دھرما تھے جھرما سے جھرکوٹ کلاں اور دھرما سے دھرکوٹ خورد آباد کئے۔ انقلاب روزگار سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم جنجیل نے قبضہ کیا مگر وہ بھی غیر آباد ہو گئے۔ سلطان سارنگ خان رئیس گکھڑ نے شیخ نصیب اور مورث خاندان کو 1500ء میں یہ جگہ بطور جاگیر عطا کی۔ جہاں سے مختلف اوقات میں ملحقہ دیہات جنوٹ دیالی، کرم پاکھی وغیرہ میں جا بسے۔ مثل بندوبست 1880ء میں مالکان نے تحریر کیا ہے کہ عملداری اسلام میں شیخ احمد مورث ہمارے کو رئیس سارنگ خان نے بعوض ملازمت رقبہ دیہہ ہذا عطا کیا۔ جو ہمارے مورث نے موضع ترکھڑی (تحت پڑی علاقہ رواث) سے اٹھ کر یہاں رہائش اختیار کی یہ قبیلہ خان دان بشندور کے یکجدی ہیں۔ شجرہ نسب کاغذات مال میں مورث قبیلہ شیخ احمد درج ہے پورا نام شیخ نصیب احمد ہے۔ راجہ ہمت خان بوگیال ڈومیلی اور مقرب خان رئیس پھرہالہ کی جنگ میں کونتریلہ کے پکھڑالوں اور سرگدھن کے بدھالوں نے ہمت خان کی مدد کی۔ فیض طلب خان، گاماں خان، احمد علی، خدادا خان، اور خان زمان عہد سکھاں میں قمر بند ملازم تھے۔ بوجہ ملازمت ہر ایک کو جاگیر عطا تھی۔ محسن علی خان پالکی والا موضع جرموٹ جاگیر تھی۔ گاما خان بلوہ میں قتل ہوا بعد ازاں اس کے لڑکے فتح خان و علی حیدر خان باری باری نمبردار بنے، دوست محمد سربراہ نمبردار رہا۔ محمد اعظم کو حکومت وقت کی عمدہ خدمت سرانجام دینے پر پانچ فیصدی انعام زمینداری عطا ہوا۔ محمد اعظم کی وفات پر سردار خان علاقہ دار مقرر ہوا۔ اعلیٰ خدمت کے عوض انعام زمینداری میں اضافہ ہونے کے علاوہ اسیر اہل جیوری ضلع جہلم مقرر ہوئے۔ ان کے بعد محمد افضل خان نمبردار و علاقہ دار بنے۔ اسیر اہل جیوری اور دو دفعہ ممبر ڈسٹرکٹ

بورڈ منتخب ہوئے۔ محمد خان اوران کے پسران غلام علی خان اور ابوذر خان تحصیلدار اور کمال خان سفید پوش تھے۔ فضل داد خان ریاست قلات میں عہدہ دار نواب خان کے پسران فتح خان، محمد خان اور زمان خان کے پسران کے علاوہ عدالت خان سفید پوش تھے۔ موضع جندوٹ میں دولو خان پٹواری اس کا بھائی احمد خان نمبردار اب اس کا پوتا شان خان نمبردار ہے۔ سمندر خان اور گل محمد خان نے سب سے پہلے جندوٹ میں رہائش اختیار کی موضع کرم پاکھی میں کرم داد خان کی وسیع جاگیر تھی۔ بھینس قائم کا گاؤں بھی ان کے قبضہ میں تھا مگر بے دخل ہو گئے۔

(شجرہ نسب اگلے صفحے پر)

gakhars.org | GYC ™

شجرہ نسب خاندان بدھال سرگدھن

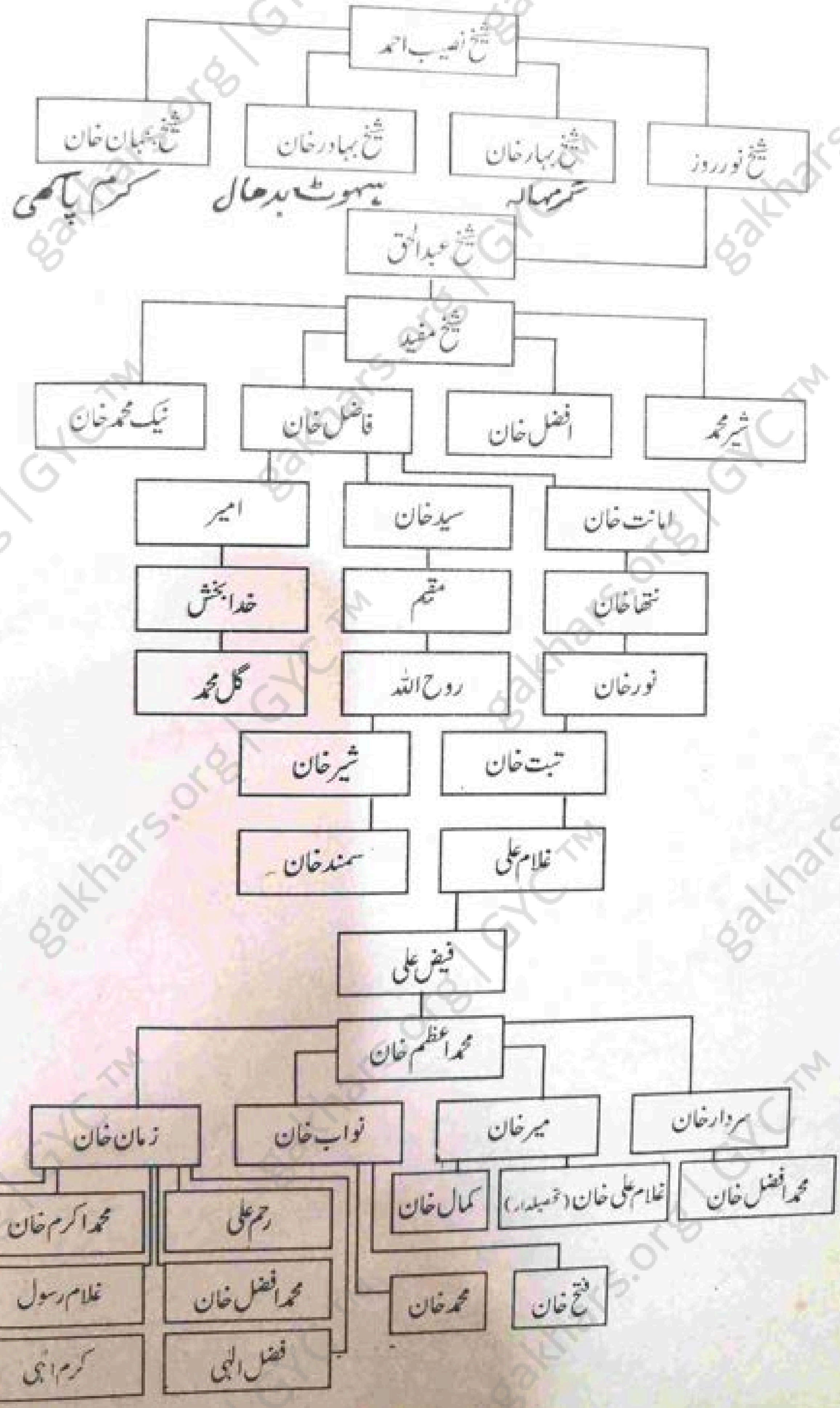

gakhars.org | GYC™

کلیال سوہاوہ

موضع سوہاوہ میں قوم کلیال کے دو متفرق خاندان آباد ہیں سب سے پہلے مسمی کالو خان نے موضع کلوٹ تبہ روہتاس سے آ کر یہاں رہائش اختیار کی۔ کالو خان کی اولاد کلیال کے نام سے مشہور ہوئی تقریباً آٹھ سو برس سے یہ قوم یہاں موجود ہے۔ کئی نقلاب آئے اور ویران ہوئے۔ بعد ازاں دوبارہ آباد ہوئے۔ ان کا اپنا بیان ہے۔ کہ موضع دھنگد یو کلیال سے آ کر یہاں آباد ہوئے اس جگہ سے دیگر دیہات میں آباد ہوئے۔ مواضعات، ڈھیری دھمیال، دیالی، ارل بڑلس چیل ہندال، جھنگی مصری، جندوت، موہڑہ کنیال، دھندال ہتھیہ، کھوکر کا، اور گھبر کی وغیرہ میں آباد ہیں۔ کالو خان کی قوم بھٹی سے بیان کی جاتی ہے۔ ان کے اپنے یہاں اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ کلیال اور ضلع راولپنڈی میں راجپوت کلیال کہلاتے ہیں۔ چوہدری محمد رفیع، چوہدری مہندا موضع موہڑہ چوہدریاں داخلی سوہاوہ عہد سکھاں میں مقدم اور چوہدری تھے۔ ان کو چہارم بھی عطا تھی۔ گاؤں وعلاقہ کی چودھراہٹ کی وجہ سے اس خاندان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ سوہاوہ بلاشرکت غیر سے قوم کلیال کی ملکیت ہے۔ چوہدری مہندا خان جاگیردار کی اولاد نرینہ نہ تھی۔ موہڑہ چوہدریاں کا خاندان کلیال علاقہ کے چند بڑے جاگیرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے دربار منعقدہ <u>1877</u>ء میں ضلع جہلم کی چار تحصیلوں چکوال، تلہ گنگ، پنڈ دادنخان اور جہلم سے چالیس روؤسا کو کرسی نشین منتخب کیا گیا۔ علاقہ ہی سے صرف دو جاگیرداروں راجہ نجابت علی خان جندوٹ اور چوہدری دین خان کلیال موہڑہ چوہدریاں کو کرسی نشین منتخب کیا گیا۔ صاحب دستاروں کو چہارم اور معافیاں عطا تھیں۔

(شجرہ نسب اگلے صفحے پر)

شجرہ نسب اقوام جنگیال کہور کہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم

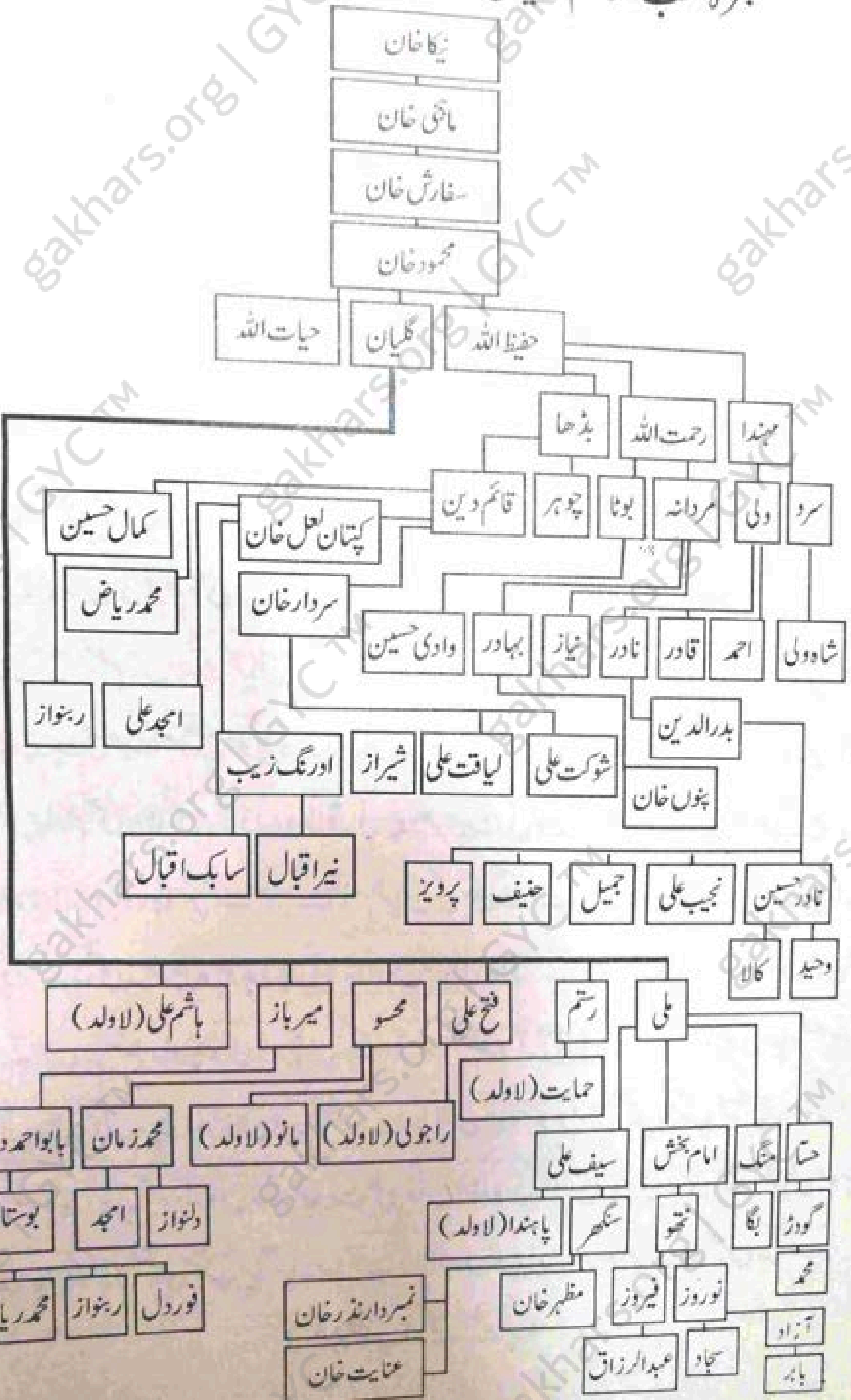

gakhars.org | GYC ™

راجپوت اکرہ

یہ خاندان موجودہ اور سابقہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقہ پہی ، پوٹھوہار، ضلع جہلم اور پنجاب کا سربرآوردہ خاندان ہے۔ عوام اور مصنف وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی کی رائے تھی کہ یہ مقامی گوت ہے۔ رپورٹ مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوم دیگر اضلاع پنجاب میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ضلع گورداسپور، سیالکوٹ، لاہور و جھنگ میں قلیل تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد 393 ھے۔ ضلع جہلم میں ان کی تعداد 120 لکھی گئی ہے۔ اس قدر درست ہے کہ موجودہ موہڑہ اکرہ عہد مغلیہ میں علیحدہ دیہہ نہ تھا۔ اور یہ رقبہ موضع سوہاوہ میں شامل تھا۔ سکھوں کی مثل بھنگی کے عہد حکومت میں علیحدہ ہوا۔

(موضع موہڑہ اکرہ از مثل بندوبست 1880ء)

بنیاد حصول ملکیت وحال تقسیم

عملداری اسلام میں بادشاہ کا نام یاد نہیں ہے۔ مسمی رحموں خان سیالکوٹ سے غیر آباد ہو کر اس ملک میں چلا آیا۔ اور موضع سوہاوہ میں آ کر آباد ہوا۔ رقبہ دیہہ ہذا قوم اس وقت جنگل غیر آباد تھا۔ مورث مذکورہ نے باجازت حاکم وقت کس قدر رقبہ کا تردد کر کے ملکیت حاصل کی۔ بعد وفات رحموں مذکورہ کے اس کا بیٹا رحیم دار اور اس کے بعد چار پسرش بذات واحد یکے بعد دیگرے قابض ملکیت رہے۔ رجا خان کے چار بیٹوں میں سے امانت خان بڑا تھا۔ جس نے کسی قدر اراضی باقی برادران کو علیحدہ علیحدہ بطور گزارہ کے بلا تعین حصہ دے دی۔ باقی کل گاؤں پر بذات واحد قابض ملکیت ہو گیا۔ اسی طرح اس کے بعد اسکی اولاد کا بھی یہ دستور رہا۔ بڑا بیٹا باقی چھوٹے برادران کو بلا نسبت حصہ کو بطور گزارہ کے زمین دے کر باقی ملکیت پر خود قابض ہوتا چلا آیا۔ چونکہ اس وقت سرکار کا یہی قاعدہ تھا۔ جس کے لئے دوسرے بہت سے گاؤں میں کوئی حصہ یا پیمانہ مقرر نہیں ہوا۔

برسر قبضہ ملکیت چلی آئی۔ عملداری سرکار میں بوقت بندوبست قانونی ملکیت ہم مالکان کے حسب رسد قبضہ قرار پائی۔ اور رقبہ تعداد 703 کنال بروئے پیمائش شاملات دیہہ کی حسب رسد قبضہ قائم ہوئی۔ لہذا صورت دیہہ بھیاچارہ ہے۔

بنائے دیہہ

رقبہ دیہہ ہذا میں پانچ آبادیاں علیحدہ علیحدہ موجود ہیں ۔موہڑہ اکرہ خاص بُنہ موہڑہ، اپرلا موہڑہ، ڈھوک پرہال، اور ڈھوک سِپل درزیاں واقع ہے۔ ازاں جملہ موہڑہ اکرہ کی آبادی کی بنا رحموں خان مورث اعلیٰ نے قائم کی۔ اپرلا موہڑا کی آبادی عدالت خان بزرگ فیروز خان وغیرہ نے کی۔ اور آبادی ہائے ذیل بُنہ موہڑہ، ڈھوک پرہال اور ڈھوک سِپل درزیاں عملداری سکھوں میں بُندو خان بزرگ ہم فیروز خان وغیرہ نے علیحدہ علیحدہ موقع پر آباد کیں۔ بُنہ موہڑہ اور ڈھوک سِپل درزیاں میں مزارعوں کو آباد کیا اور ڈھوک پرہال میں قادا وغیرہ اولاد اعظم آباد ہوئی۔ اور آبادی سے یہ ہر پانچ آبادی برابر آباد ہیں۔ ویران نہیں ہوئیں۔

وجہ تسمیہ

موہڑہ اکرہ کو جب مورث رحموں نے آباد کیا تو اپنی گوت کے نام پر گاؤں کا نام موہڑہ اکرہ رکھا۔ جوکہ آج تک اسی نام سے مشہور ہے۔ اور بنہ موہڑا، اپرلا موہڑا کی آبادی کا نام باعث نشیب وفراز آبادی کے ہے۔ ڈھوک پرہال کی وجہ تسمیہ یاد نہیں ہے۔ ڈھوک درزیاں میں قوم سِپل درزی کے مزارعان سکونت رکھتے تھے۔ مزارعان کی قوم کے نام پر آبادی ڈھوک سِپل درزیاں مشہور ہے۔

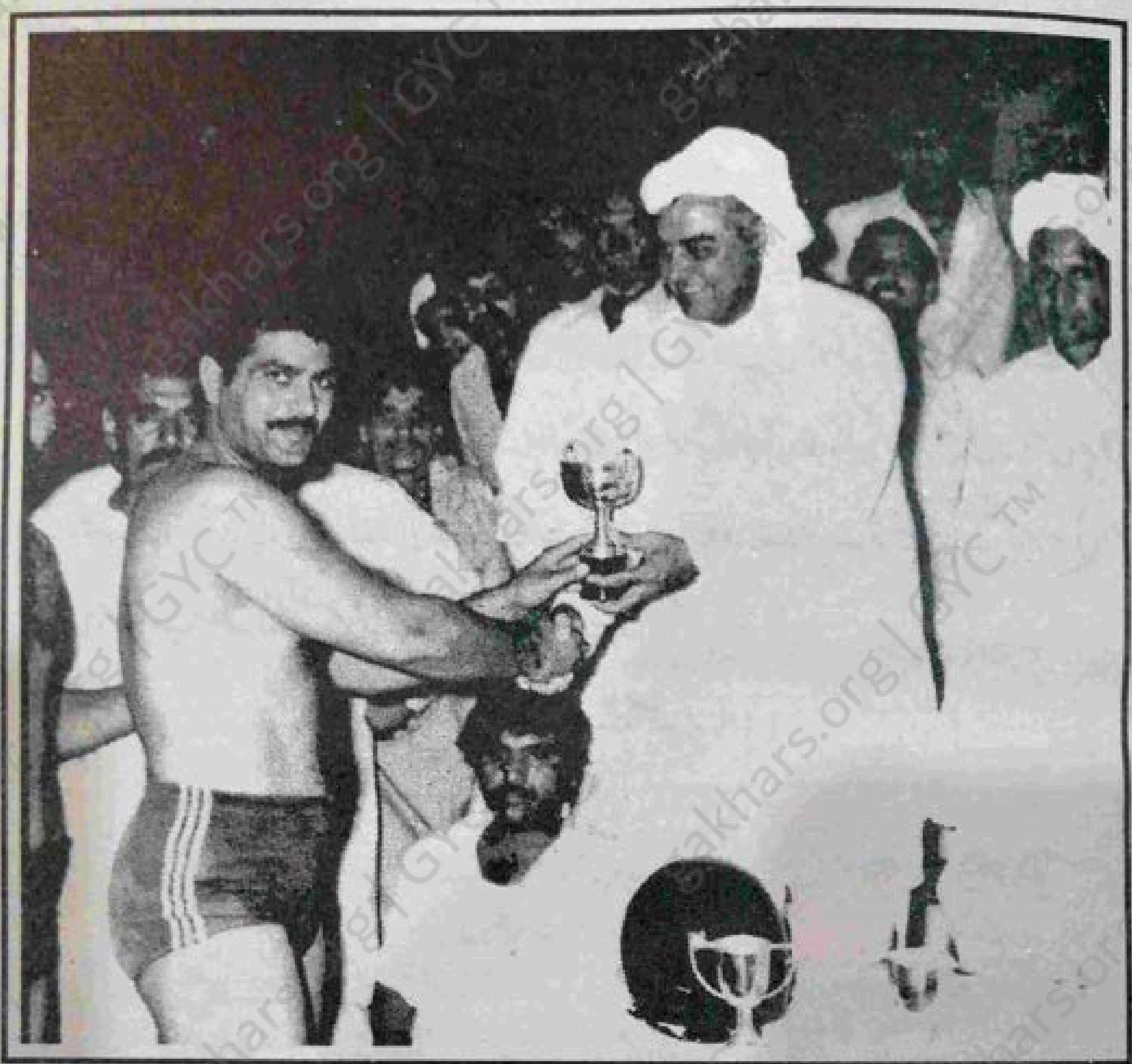

راجہ محمد خالد خان (مرحوم) میلہ سرجلال خان دربار شاہ جہاں محمد چشتیؒ
کبڈی کے میچ کے اختتام پر کھلاڑیوں میں انعام تقسیم کرتے ہوئے۔

انتظام مالگزاری تا بندوبست حال

عملداری سکھاں میں بندو خان بزرگ، فیروز خان وغیرہ کو یہ گاؤں بطور جاگیر عطا ہوا۔ سو بندو خان اکرہ صاحب دستار قبیلہ باقی مالکان سے غلّہ بذریعہ نصف بٹائی وصول کیا کرتا تھا۔ عملداری سرکار انگریزی میں جاگیر ضبط ہوگئی۔ اور جمع نقدی اس گاؤں کی جو کہ بوقت بندوبست سرسری اوّل، دوم مقرر ہوئی اس کو حسب رسد قبضہ برائے باچھ کر کے ادائے مال گزاری کی۔ جس پر اس وقت تک عمل درآمد چلا آتا ہے۔ البتہ جو حقیقت، مشترکہ بعد بندوبست قانونی کے تقسیم ہوئی اس کو بھی بموجب حصہ کے تقسیم کر کے ادا کرتے رہے۔

(شجرہ نسب اگلے صفحہ پر)

شجرہ نسب خاندان راجپوت اکرہ

(نوٹ: شجرہ نسب مختصر لکھا گیا۔ صرف صاحب دستار پگ کا ذکر کیا گیا ہے)

راجہ جم جادم (بادشاہ اجین)

راجہ بھٹی

راجہ سری پت — راجہ جبرتھ

راجہ نل پوار۔ راجہ کوتھا۔ راجہ بھتیر۔ راجہ بھوپ چند۔ راجہ سری چن۔ راجہ سری سکوان (والئی سیالکوٹ)۔
راجہ سونا۔ راجہ بہرام۔ راجہ انند پال۔ راجہ سبیر۔ راجہ امین (مسلمان ہوا)۔ راجہ آئیر۔

کالو خان — مینگر خان — نیلی خان — دودا خان

دینگ خان۔ پکیرت خان۔ سوارت خان۔ رائے جیرو خان۔ رائے منگل خان۔ رائے پرویز خان۔
رائے تمت خان۔ رائے بہادر۔

فتح دین خان — عظمت خان — رائے بشارت خان — کرم داد خان — کرم اللہ خان — حسن خان

رائے بشارت خان: رائے مل خان (نا ڑہ موگلہ آباد ہوا) — رائے مرزا خان

رائے کالا خان

رائے تفتہ خان

رائے اکرم خان (موہڑہ اکرا آباد کیا)

رائے میر قلی خان

(دونوں بھائی توپ مانکیالہ آباد ہوئے)

عظمت خان — رستم خان — راجہ جہان خان

رحیم داد عرف رحموں خان

رضا قلی خان

(باقی شجرہ اگلے صفحہ پر)

gakhars.org | GYC ™

رضا قلی خان
امانت خان
دلدار خان
کرم داد خان
قادر بخش
عدالت خان
رستم خان
شاہد خان
سلطان علی
سکندر خان
بندو خان
اکبر علی خان
فرمان علی خان
شیر خان
رحیم داد خان
شرف علی خان
حسا خان
عباس علی خان
فضل خان
نجیب علی خان
نیاز علی خان
نادر خان
فیروز علی خان
قلب علی خان (ایل ایل بی)
سلطان خامس خان (لاولد رخت)
محمد اسلم خان
ناصر منیب طاہر
خورشید خان (جسٹس لاہور ہائی کورٹ
ابوزر خان
شادمان خان
رسالدار محمد امیر خان
ممتاز خان
بریگیڈیئر گلنواز خان
کپتان گلستان خان
محمد نصیر خان (چیئرمین)
محمد وزیر خان
محمد اکرم خان (خان بہادر ای اے سی)
احسان الحق خان
ارشد محمود
محمد آصف خان (چیئرمین)
محمد عارش نصیر
راجہ محمد خالد (ایم پی اے)
کرنل سعید (ڈی آئی جی)
محمد اجمل (تحصیلدار)

مختصر تاریخ

قوم راجپوت اکرہ علاقہ بھی پوٹھوہار، پنجاب اور آزاد کشمیر کی مشہور ومعروف اور چیدہ قوم ہے۔عہد سابق اور حال میں یہ خاندان بہ لفظ اکرہ مشہور ہے۔ اکرہ کے لفظی معنی زبردست اور زیادہ ہوشیار کے ہیں۔مہاراجہ بکرماجیت، راجہ جم جادم (بادشاہ اُجین) راجہ بھٹی، راجہ سری پت، راجہ نیل پوار، راجہ بھوپ چند، راجہ سری سلوان (والئ سیالکوٹ) راجہ بہرام، راجہ جگدیو پوار، اور راجہ انند پال وغیرہ اس خاندان کے مشہور بادشاہ اور راجگان ہوکر گزرے ہیں۔ان عظیم بادشاہوں کی وسیع سلطنت اور راجپوتی دستانیں آج تک پاک وہند میں مشہور ہیں۔عہد مغلیہ اور عہد سکھاں کے حکمران پنوار خاندان جندوٹ وسنہرال کے سرکاری ریکارڈ خاندان اکرہ کے مستند ریکارڈ اور دیگر تاریخی کتب و دستاویزات کے مطابق قبیلہ کے جاگیرداروں، صاحب دستاروں، اور سرداروں کو لفظ ''اکرہ'' کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ ''گلاسری آف دی ٹرائبز'' مصنف سابق گورنر پنجاب میں لکھا ہے کہ پنوار اور بھٹی وہ شاہی قبیلے ہیں جو زمانہ قدیم میں زیریں ستلج اور مغربی راجپوتانہ سکھاں کے ملک پر قابض تھے۔وہ اصلی ذخیرے ہیں جہاں سے اکثر قبیلے پیدا ہوئے۔پنجاب کے میدانوں میں چونکہ وہ دریاؤں کی وادیوں میں چلے گئے۔ اس لئے انہوں نے قبیلہ کے مقامی نام اختیار کر لئے اور اصلی نسل کے ناموں کو تقریباً ترک کر دیا۔راجہ سری سلوان والئ سیالکوٹ کی چوتھی پشت میں راجہ انند پال کی اولاد سے راجہ بھیر کے لڑکے نے مذہب اسلام قبول کیا اور اسلامی نام راجہ امین مشہور ہوا۔راجہ امین کی سولہویں پشت میں رائے تفتہ خان، رائے اکرم خان کی اولاد اکرہ کے نام سے مشہور ہوئی۔خاندان کے قدیمی شجرہ نسب کے مطابق دیگر برادری موضع اراضی تھپہ (نزد مندرہ، روات) موضع ناڑہ موگلہ (تحصیل چکوال) موضع توپ مانکیالہ (تحصیل گوجر خان) اور میرپور آزاد کشمیر میں آباد

gakhars.org | GYC TM

ہیں۔قوم اکرہ کے جوان خوبصورت، دراز قد، سفید و گندمی رنگ، نرم اندام اور عمدہ ڈیل ڈول کے ہوتے ہیں۔ان کے اخلاق و عادات شریفانہ مہذب اور شائستہ ہیں۔ان کے عادات واطوار دلیرانہ اور طرز زندگی تمام ہمسایہ قوموں سے الگ ہے۔سیاسی اور عوامی سطح پر پنجاب کے چند چوٹی کے گھرانوں میں شمار ہوتا ہے۔الغرض سوشل زندگی میں تمام ہمسایہ اقوام سے ممتاز ترین درجہ رکھتے ہیں۔ان کا پیشہ زیادہ تر ملازمت رہا ہے۔ملازمت بھی فوج کی پسند کرتے تھے۔کیونکہ اچھے جوان عمدہ سوار، دلیر اور توانا ہوتے ہیں۔زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق سول ملازمتوں کے علاوہ سیاسی، عوامی اور کاروباری سطح پر بھی پنجاب کے صف اوّل کے گھرانوں میں شامل ہیں۔سردار اکرہ کے پاس باقی برادری سے رائج الوقت قانون کے مطابق زیادہ حصہ تھا۔جیسا کہ بندوبست قانون میں ان کا اپنا بیان ہے۔اکثر قوموں میں صاحب دستار کا رواج چلا آتا ہے۔چونکہ یہ بھی ایک گروہ تھا اس لئے سردار کو وراثت ملتی تھی۔اور بقیہ برادری کو صرف گزارہ ملتا تھا۔عہد مغلیہ، عہد گکھڑاں، عہد سکھاں میں اکرہ ملازم سرکار تھے۔علاقہ میں معزز اور باعزت تھے۔جس کا ثبوت عہد سکھاں میں شمال پنجاب کے گورنر چوہدری شاہ باز خان پنوار سہنسرال جندوٹ کے خاندان کے سرکاری ریکارڈ کے پراوانہ جات کی رو سے ہوتا ہے۔رائے میر قلی خان اکرہ سردار جہان خان اکرہ، خان رحیم داد خان عرف رحیموں خان اکرہ، خان رضا قلی اکرہ، خان امانت قلی خان اکرہ، خان عدالت خان اکرہ، خان بہادر بُندو خان اکرہ اور رئیس شرف علی خان اکرہ وغیرہ علی الترتیب عہد مغلیہ، عہد گکھڑاں اور عہد سکھاں اور انگریزی عہد میں سردار قبیلہ تھے۔مذکورہ بالا سردار قوم مختلف ادوار میں سول اور مسلح افواج کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے۔عہد مغلیہ سے عہد انگریزی تک خاندان کے بزرگ زبدۃ الاعوان فراست عنوان تہور پناہ، عزت نشان، ارادت نشان، خان صاحب، سردار بہادر، رئیس اور خان بہادر جیسے عظیم

الشان خطابات سے نوازے جاتے رہے۔ خان عدالت خان اکرہ عہد سکھاں میں سالار فوج
تھے، (جنرل) تھے۔ سردار پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں خان عدالت خان اکرہ کے لڑکے
خان بہادر جنرل بندو خان اکرہ کو یہ گاؤں فوجی سیاسی اور انتظامی خدمات کے پیش نظر مکمل طور پر
جاگیر میں عطا ہوا۔ خان بہادر خان، بندو خان اکرہ سردار چتر سنگھ کی فوج کے جرنیل تھے ۱۸۴۹ء
کی جنگ سکھوں اور انگریزوں کے وقت قلعہ سنگنی (تحصیل راولپنڈی) میں قلعہ دار فوج
تھے۔ بہادری کے عوض سردار چتر سنگھ نے موضع موہڑہ اکرہ سمیت گردونواح کے دیہات اور ضلع
راولپنڈی میں کئی دیہات بطور جاگیر وراثت میں عطا کیے۔ صاحب دستار و قبیلہ اور علاقہ پنجی کا
حکمران مقرر کرنے کے علاوہ ''خان بہادر'' کا خاندانی خطاب برقرار رکھا۔ خان بہادر بندو خان
اکرہ 1849ء عہد سکھاں میں چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب اور مہاراجہ چتر سنگھ کی
حکومت میں وزیر اور حکمران علاقہ پنجی تھے۔ آپ کا عدل و انصاف مثالی تھا۔ آپ نے کبھی
ظالموں کی بیخ کنی اور مظلوموں کی دادرسی میں دیر نہ کی۔ خان بہادر بندو خان اکرہ اور قبیلہ کے
دیگر افراد کے بارے میں عہد سکھاں کے پروانہ جات کا مطالعہ باعث دلچسپی ہوگا۔

قلعہ سنگنی میں حکمران کی حیثیت سے

ا۔ ایک پروانہ بزبان فارسی گورمکھی مورخہ چھ اسوج 1905 بکرمی بمقام پنڈ راول منجانب سری
اکال سہائے راجہ شیر سنگھ بنام فراست نشان چوہدری جنگباز خان پنوار۔
ترجمہ۔ طامی خان کو قلعہ سنگنی سے بلا لیا جائے اور اسکو سرکار کے حضور میں روانہ کریں۔ معاملہ کی
وصولی کا بندوبست اسے زبانی بتایا جائیگا۔ اس کی بجائے تہور پناہ بندو خان اکرہ کو قلعہ میں چھوڑیں
، قلعہ، فوج، مکانات، سامان حرب ہر جگہ کی حفاظت تہور پناہ بندو خان اکرہ کے سپرد کر دیں تاکید

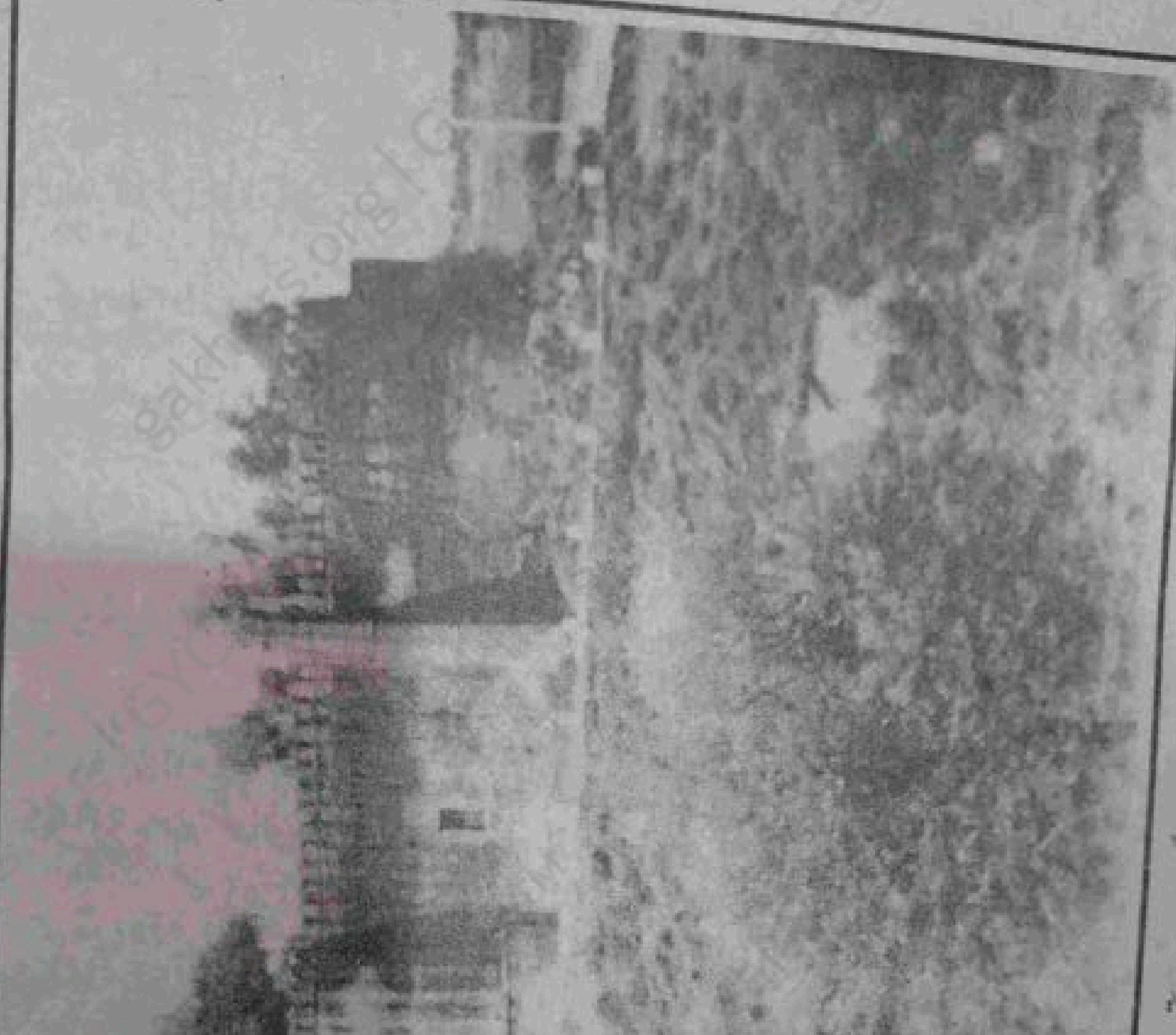

قلعہ سنگنی نزد کلاں (تحصیل کہوٹہ)

میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا (حضرت عیسیٰ)

کی جاتی ہے۔ حسب الحکم عمل کریں۔

۲۔ سردار تیجا سنگھ بنام فراست نشان تہور پناہ بندو خان اکرہ مورخہ 3 پوہ 1905 بکرمی

ترجمہ۔ حالات زیادہ خراب ہوتے جارہے ہیں۔ آپ اس جگہ سے ہمارے پاس چلے آئیں۔ فوج اور سامان حرب بھی لیتے آئیں۔ قلعہ سنگی سے اٹھ کر چلے آئیں۔ تاکید کی جاتی ہے۔

۳۔ سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام تہور دستگاہ بندو خان اکرہ مسرور باشید مورخہ 7 بھادوں 1903 بکرمی۔

ترجمہ۔ مہربانی سرکار کے بعد واضح ہو جو کہ مقدمہ ناطہ احمد علی خان جلال کے گھر میں ہے آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مقدمہ کی تحقیقات کر کے انصاف اور سچائی سے فیصلہ کیا جائے۔

۴۔ سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار وخراست نشان بندو خان اکرہ مورخہ بیساکھ 1893 بکرمی۔

ترجمہ:۔ بعد از عنایت وافرہ توجہات۔ سرکار کے پروانہ صادر ہونے پر تمام رعایا کو دلاسا دے کر آئندہ کے تردد کے لیے قائم کریں۔ اور ملک کا انتظام اچھی طرح سے سرانجام دیں۔ سواروں کی جاگیریں ضبط کرتے وقت ان کے آدمی ہمراہ رکھیں۔ موضع مندرہ میں ایک فقیر ہے۔ بیگاری آدمی اکٹھے کر کے اس کا مکان تیار کیا جائے۔ مندرجہ ذیل سواروں کو جلدی روانہ کریں۔ ملک وپسراج، گاموں خان بوگیال، امام بخش پھولڑے والا، سروپ رائے، حیات خان، امام بخش۔

سکھ حکمرانوں کی نوازشوں اور خصوصی حیثیت کے بارے میں۔

۵۔ سری اکال سہائے چتر سنگھ بنام خصوصیت نشان چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب

مورخہ 24 کاتک 1893 بکرمی بذریعہ رام کشن مکین خدمتگار۔

ترجمہ۔ پروانہ سرکاری جاری کیا جاتا ہے۔ کہ سرانداز خان پنوار کی خانہ شماری کی جس قدر رقم ہے وہ مہربانی سرکار سے معاف کی گئی ہے۔ آپ کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں۔ سخت تاکید ہے۔ سرانداز خان پنوار سے زیادہ طلبی نہ کریں۔ ورنہ حضور کی طرف سے عتاب ہوگا۔

۶۔ سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ وسنہرال گورنر شمالی پنجاب 23 مگھر 1900 بکرمی بذریعہ وزیر دربار نیاز علی خان۔

ترجمہ۔ آپ نے پہلے مبلغ آٹھ روپے بابت خانہ شماری بندو خان اکرہ صاحب دستار سے وصول کئے ہیں۔ زیادہ طلبی نہ کریں، نظر و ترقی حسب پروانہ سرکار وصول کی جائے۔

دستور قدیم کے مطابق نظر و ترقی و خانہ شماری کی رقم بندو خان اکرہ صاحب دستار سے وصول کریں۔ زیادہ طلبی نہ کریں۔ قدیمی باعزت گھرانہ ہے۔

۷۔ سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام ارادت نشان چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب مورخہ 2 جیٹھ 1893 بکرمی۔ بمقام ڈیرہ موضع متیال بذریعہ رام کشن مسکین خدمت گار۔

ترجمہ۔ خان بہادر بندو خان اکرہ کی جاگیر کا معاملہ نصف نقد و نصف اپنا حصہ میں وصول کریں۔ زیادہ طلبی نہ کریں مذکورہ کی خود کاشت کو ضبط کریں۔ مفصل عرض کریں۔ خود کاشت کا معاملہ وصول نہ کریں۔ اور باقی پیداوار زمیندار کی ضبط کر کے نصف غلہ اور نصف مبلغ 8 روپے اپنے حصہ میں وصول کریں۔ سننے میں آیا ہے کہ خان بہادر بندو خان اکرہ کی جاگیر ویران ہے۔ اپنے آدمی روانہ کر کے جاگیر آباد کریں۔ اور خصوصی نظر رکھیں۔ قدیمی باعزت اور بہادر سپاہیوں

کا گھرانہ ہے۔ کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں۔ سخت تاکید ہے۔

خاندان کے بزرگوں کی زبردست ذہنیت کے بارے میں۔

۸۔ سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب مورخہ 9 ہاڑ 1882 بکرمی۔

ترجمہ۔ سردار جوالا سنگھ حاکم روہتاس نے شکایت کی ہے کہ دور اس سکندر خان اکرہ زبردستی دبائے بیٹھا ہے۔ اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اس چھٹی کے دیکھتے بیل مذکورہ اصل مالکان کے حوالے کئے جائیں اور دھرم عدالت سے فیصلہ کیا جائے اس بارے میں سخت تاکید ہے۔

۹۔ سری اکال سہائے سردار شیر سنگھ بنام دیانت وکفایت عنوان چوہدری شاہ باز خان گورنر شمالی پنجاب مورخہ 13 ہاڑ 1900 بکرمی۔

ترجمہ۔ مسمیاں عمرو اور جنگ زمیندار سکنائے سوہاوہ سرکار کی عدالت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور استغاثہ کیا ہے کہ تہور پناہ بندو خان اکرہ بلا وجہ ہماری وراثت اراضی کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہے۔ آپ خود موقع پر جا کر از روئے انصاف مقدمہ مذکورہ کا فیصلہ دھرم ارتھ کے مطابق کریں۔ دوبارہ سرکار میں نالش نہ آئے سخت تاکید ہے۔ رائے زادہ رتن چند سلام دعا کہتا ہے۔

سردار چتر سنگھ بنام چوہدری جنگباز خان پنوار مورخہ 27 پوہ 1903 بکرمی بذریعہ بخشی سہالہ ساگری والا

ترجمہ۔ عرصہ ہوا ایک چھٹی فصل سابقہ۔ جو موضع منگوٹ کا نام جاری ہوئی تھی۔ ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی۔ پروانہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اس حکم کے دیکھتے ہی نقد رقم وصول کی جائے تاکید ہے۔ سکندر خان اکرہ ضامن تھا اس کا تمسک فضل خان کے پاس ہے۔ فضل مذکورہ کے ہمراہ سپاہی روانہ کئے جائیں تاکہ سکندر خان اکرہ کو گرفتار کر کے رقم تمسک وصول کئے جائیں۔ اگر

پرواز میں کوتاہی منظور نہ تھی۔ سماجی تنظیم روڈ سمائے ہند اور روڈ سمائے پنجاب کے ممبر تھے۔
قیام پاکستان کے وقت قائداعظم کے رفیق راجہ غضنفر علی کے ساتھ مل کر مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ عوامی اور حکومتی سطح پر شاندار کارکردگی کی وجہ سے سونے اور چاندی کے تمغے حاصل کئے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ کمیٹی کے الیکشن میں خان بہادر غلام محی الدین خان M.L.A ممبر پنجاب اسمبلی قصور کے مقابلہ میں اکثریت سے درگاہ کمیٹی اجمیر شریف کے ممبر منتخب ہوئے۔ شہنشاہ برطانیہ جارج پنجم کی گولڈن جوبلی کے موقع پر حکومت ہند کی طرف سے خصوصی سند تحسین عطا ہوئی۔ برطانوی ہند کے والیان ریاست اور وائسرائے ہند سے بازیابی کا آپ کو خصوصی اجازت نامہ حاصل ہے۔

ا۔ نوٹ ۔ (خان بہادر غلام محی الدین قصوری ایم ایل اے اور سابق نگران وزیراعظم پاکستان جناب معین الدین قریشی کے رشتے دار تھے) (6.8.1993)

قبیلے کے بزرگ جنگ سکھاں و انگریزاں 1849، جنگ آزادی 1857، جنگ افغانستان اول جنگ چین 1860، جنگ ... 1873، جنگ ... 1890، جنگ غزنی، کابل و قندھار 1880، جنگ تیرہ، جنگ وزیرستان وژوب 1880، جنگ عظیم اول 1914، جنگ عظیم دوم 1945 جیسے پولینڈ، فرانس، ایران، عراق، یورپ، مڈل ایسٹ غرضیکہ دنیا بھر میں اتحادی فوجوں کے ہمراہ جوہر دکھاتے رہے۔ تحریک پاکستان کے علاوہ جنگ کشمیر 1948، جنگ 1965 پاک بھارت جنگ اور 1971 کی پاک بھارت جنگ میں بھی شامل تھے۔
رحیم داد خان اکرہ مہاراجہ چتر سنگھ والئی پونچھ کا وزیر اور چوہدری شاہ باز خان گورنر شاہی پنجاب کے سفیر تھے۔ کپتان ایسٹ صاحب بہادر ریزیڈنٹ ہزارہ کے مشیر کار تھے۔ 1903، بکری ریاست

رئیس محمد نصیر خان اکرہ جنت اشیانی نے نظام عدل اور شرافت کو قائم رکھا۔ آپ کے عدل و انصاف اور غریب پروری کی داستانیں مشہور ہیں۔ آپ خوش گفتار، صلح جو، خندہ رو اور خوش پوش تھے۔ آپ کی عادات و خصائل میں شائستہ رکھ رکھاؤ اور شریفانہ وقار تھا۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح کے دست راست راجہ غضنفر علی خان اور ضلع جہلم کے دیگر مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ مل کر قیام پاکستان کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ ضلع جہلم، لائل پور (فیصل آباد) کمشنر راولپنڈی و بلوچستان، اور گورنر پنجاب کے کرسی نشین تھے۔ ... دور میں اور پھر ایوب خان کے عہد حکومت میں علاقہ سوہاوہ کے بلا مقابلہ چیئرمین اور ممبر مقرر ہوئے۔ شاندار عوامی خدمات کے پیش نظر بے شمار سندیں عطا ہوئیں۔ آپ اعلیٰ درجے کے مہمان نواز ... اور سدا بہار عوامی شخصیت تھے۔ انعام سفید پوشی عطا ہونے کے علاوہ ... ضلع جہلم اور ضلع لائل پور تھے۔ خان بہادر محمد اکرم خان پی ای، ایس ریٹائرڈ افسر مال، سپرنٹنڈنٹ جیل، چیئرمین بلدیہ جہلم ممبر متحدہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی رہے۔ نہایت خندہ جبیں، خوش اخلاق، خوش اطوار، تہجد گزار، جہلم و سوہاوہ کے مالک رئیس اور دریا دل تھے۔ آپ نے عوامی خدمات کی وہ مثال قائم کی جو کہ انسانی تعلقات میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ آپ کا کارہائے نمایاں کا تعلق تیس سال قبل کے حالات سے ہیں۔ اور تیس سال بیشتر کے کاموں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کی ملکی بھلائی، اخلاقی اور عوامی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ 1937ء، 1946ء متحدہ پنجاب اسمبلی کے تحصیل جہلم کی طرف سے ممبر تھے۔ آپ کا مقابلہ میجر نواب طالب مہدی آف دارا پور سابق سفیر کابل حکومت ہند و وزیر مال ریاست بہاولپور سے تھا۔ آپ کے ساتھ عوام کی عقیدت عوام کا خلوص اور عوام کی ارادت تھی۔ اپنے آپ کو عاشر لاجواب ثابت کیا۔ جسے کسی حیثیت میں بھی

1856ء ضلع جہلم کے بندوبست سرسری اور 1860ء کے بندوبست قانونی میں مسٹر قمر برانڈرتھ صاحب مہتمم بندوبست نے جان نکلسن کے حکم سے انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے والے فوجی سرداروں اور جاگیرداروں کی جاگیریں ضبط کر لیں۔ چنانچہ بندو خان اکرہ کی جاگیریں اس جرم میں ضبط کر لی گئیں۔ اس ناانصافی کے خلاف درخواست ضلع جہلم کے دیگر روؤسا اور فوجی سرداروں کی پیروی کرتے ہوئے دائر کی گئی۔ جس کے عوض مہتمم بندوبست نے سوائے موضع سوہڑوا کرہ کے جاگیروں کی ضبطی کا حکم برقرار رکھا۔ خان بہادر بندو خان اکرہ نے اپنے عہد میں بطور جرنیل وزیر دائی جی کی حیثیت سے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ زمانہ قحط میں بھاگ جانے والی زمیندار اور خدمت گار قوموں کو دوبارہ لانے میں خصوصی دلچسپی لی۔ اس قبیلے کے بزرگ عہد قدیم سے شمالی پنجاب کے بناور خاندان سہنسرال و جندوٹ کے دیرینہ رفیق اور سرکاری طور پر خصوصی مراسم تھے۔ سکھوں کی شش جنگی کے عہد حکومت میں ایک پروانہ بنام نامداران چوہدری دیندار خان ساکن سہنسرال میں لکھا ہے کہ خان بہادر بندو خان اکرہ کو جاگیروں کے علاوہ پچاس روپے بابت تنخواہ اور جاگیروں کا انصاف بڑی عزت اور افتخار کا ثبوت ہے۔ یہاں کے پرانے خاندانی اثر کا نتیجہ ہے۔ خان بہادر جرنل بندو خان اکرہ کے علاوہ جرنل وارث اکرہ بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کی فوج کے جرنیل تھے۔ مہاراجہ نے تلوار انعام میں عطا کی۔ بندو خان صاحب دستار کے بعد رئیس شرف علی خان اکرہ پسر کلاں قبیلے کے صاحب دستار مقرر ہوئے۔ آپ کے عدل و انصاف نے خاندان کو قائم ودائم رکھا۔ عوامی خدمات کے پیش نظر حکومت وقت کی طرف سے انعام سفید پوشی اور کرسی نشین مقرر ہوئے۔ آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ اور انصاف پسند حکمران تھے۔ آپ خاندان کے آخری صاحب دستار تھے۔

دوبارہ سکندر خان اکرہ کے بارے میں شکایت سنی گئی۔ تو سرکار کی طرف سے آپ پر سخت خفگی ہو گی۔ سکندر خان اکرہ کو سختی سے منع کریں۔

۱۱۔ عہد سکھاں میں بطور جرنیل فوجی خدمات کے بارے میں۔

سردار چتر سنگھ بنام تہور پناہ بندو خان اکرہ مورخہ 27 کاتک 1903 بکری۔

ترجمہ۔ علاقہ بھر کے برقندازاں (سواروں) کو لے کر فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ دیگر تمام کاروبار معطل کر دیں۔ سخت تاکید ہے۔

۲۱۔ سردار اوتار سنگھ بنام فراست نشان تہور پناہ بندو خان اکرہ مورخہ 6 اسوج 1905 بکری۔

ترجمہ۔ جیسا کہ اس سے پہلے حضور کی طرف سے حکم کیا جا چکا ہے کہ سردار تیجا سنگھ برادر عزیز از جان کے فرمان کو بھی شامل تجویز کریں۔ اس بارے میں تاکید ہے مزید حسب دستور عمل کریں۔

۳۱۔ سردار اوتار سنگھ بنام تہور پناہ عقیدت کے دستکار بندو خان اکرہ، چوہدری شہباز خان پنوار و نور حسن شاہ۔

مہربانی سرکار کے بعد مطالعہ ہو کہ اس وقت سرکار باغپورہ سے روانہ ہو کے راولپنڈی کی طرف جاری ہے۔ چند دن وہاں قیام ہوگا۔ آپ کو مناسب ہے کہ سردار تیجا سنگھ کی خدمت میں حاضر ہو کر قلعہ فوج اور سامان صرف کی خبرداری رکھیں۔ آپ دانا ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔

۳۲۔ سردار چتر سنگھ بنام تہور پناہ بندو خان اکرہ مورخہ 20 ہاڑ 1902 بکری

ترجمہ۔ لازم ہے کہ بہت جلد اسباب سنو ہزارہ ہمراہ لے کر سرکار میں حاضر ہو جائیں۔ چونکہ ڈیرہ سرکار 27 ہاڑ کو کوچ کر کے ہزارہ کی طرف روانہ ہوگا۔ مندرجہ ذیل (مذکورہ) سواروں کو ساتھ لے آئیں۔

جموں وکشمیر کی حد بندی۔ کے سلسلہ میں کپتان ایبٹ صاحب اور لیک صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے ہمراہ سکھ گورنمنٹ کے نمائندے تھے۔ جنرل نکلسن نے بہادری اور خوش نودی کے عوض آپ کو ایک حقی اور خصوصی پروانہ عطا کیا۔ مگر آپ نے حکومت برطانیہ سے کوئی مفاد حاصل نہ کیا۔ بعد ازاں کرسی نشین مقرر ہونے کے علاوہ انعام سفید پوشی عطا ہوا۔

بوستان خان نمبردار انعام خوار اور کرسی نشین تھے۔ نیاز علی خان کو بھی انعام سفید پوشی عطا تھا۔ خاندان کے بزرگ عہد قدیم سے سردار، رسالدار، رسالدار میجر کرنل اور جرنیل جیسے باوقار عہدوں پر تعینات رہے۔ علاقہ بھی میں سب سے زیادہ کمشنڈ آفیسر اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آجکل اکرم خان صدر قانون گو اور قطب علی خان وکیل اور عوامی شخصیت فوجی افسران تھے۔ خاندان کے قبیلہ پاکستان کے سول اور مسلح افواج کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہونے کے علاوہ عوامی سطح پر بھی عہد قدیم سے آجتک برسر اقتدار ہیں۔ علاقائی عوام کی اس خاندان سے محبت اور عقیدت مزید کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مختصر تاریخ و واقعات گزیٹیر جہلم 1883ء گزیٹیر 1904ء گلاسری آف ٹرائبز مصنف سر ڈینزل ابٹسن سابق گورنر پنجاب ایچ۔ اے۔ روز پنجابی مسلمان مصنف کرنل جے ایم وائیکلے رسالہ نمبر 17 تاریخ پوٹھوہار و تاریخ بھی مصنف راجہ کفایت علی خان پنوار جاگیردار رئیس اعظم جندوت رپورٹ بندوبست 1900ء ضلع جہلم تاریخ اکرہ مصنف خان بہادر محمد اکرم خان ایم۔ ایل۔ اے میں پڑھے جا سکتے ہیں۔ شہیدوں، زیوں اور موجودہ حالات کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ جناب راجہ محمد آصف خان چیئرمین بلدیہ سوہاوہ اور جناب راجہ محمد خالد خان صاحب ممبر پنجاب اسمبلی سفید پوش و معززین کونسل سوہاوہ کے پہلے چیئرمین بنے اور ان کے بیٹے راجہ محمد آصف خان بلدیہ سوہاوہ کے پہلے چیئرمین منتخب ہو گئے۔

شجرہ نسب خاندان پنوار

(گکھڑ۔ سنسر ال۔ جندوت۔ [illegible])

شجرہ نسب طویل ہے اس لئے صرف صاحب [illegible] کا ذکر کیا گیا ہے۔

حسن خان
شریف خان
گلاب خان
گوجر خان
ولی خان
سمندر خان
کرم خان
فیروز خان
گلاب خان
لال خان
ولایت خان
منصب داد
اللہ داد
بوستان خان (ذیلدار)
چوہدری لال خان

میر باز خان
ولایت علی خان
عنایت علی خان (ذیلدار)
کفایت علی خان (لاولد)
سعادت علی
خالق داد
امتیاز علی
طارق علی
رافعہ حسنات
رافعہ شفقات

بگیال (بگھیال)

گوجر خان میں پہلے گوکھر آباد تھے۔ جو گردش روزگار سے غیر آباد ہو گئے۔ پھر بگیال آئے۔ مگر وہ بھی اجڑ گئے۔ ان کے جانشین گکھڑ آئے مگر ان کو بھی اخراج ہوا۔ یہ گاؤں سوہاوہ سے ملحق ہے۔ گکھڑوں کی شکست کے بعد حکومت میں سوہاوہ اور گوکھر کا ایک ہی موضع تھا۔ بگا خان مورث قوم بگیال موضع پنڈ بگیال سے آ کر یہاں سب سے پہلے آباد ہوا۔ کاغذات مال میں ان کو جٹ بگیال کہا جاتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بگیال بھٹی راجپوت قبیلہ کی گوت ہیں۔ بخش خان کی اولاد بگیال کہلاتی ہے۔ جس کی اولاد سے خواجہ نامی علاقہ سیالکوٹ سے آ کر موضع حویلی ضلع راولپنڈی آباد ہوا۔ ان کا پوتا مظفر خان تھا۔ جس کے تین لڑکے سید خان، چنگا خان اور راکھا خان ہوئے تھے۔ اولاد سید خان موضع سید بگیال، چنگا خان موضع چنگا بگیال اور راکھا خان موضع روکھیا بگیال میں آباد ہے۔ جہاں سے دیگر علاقے پوٹھوہار میں پھیل گئے۔ محمود خان عہد سکھاں میں مقدم تھا۔ عہد انگریزی میں پرانا محمد خان ہو گزرے ہیں۔ قائم دین اسسٹنٹ انسپکٹر ضلع جہلم اور سفید پوش تھے۔

بگیال خاندان کے بعض خورد، کنڈیاری، کیہرہ موہڑہ علیہ، گدڑال اور بعض قائم کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ بگیال خاندان کی گوت سے ہیں اور وقتاً فوقتاً موضع چنگا بگیال تحصیل گوجر خان سے نقل مکانی کر کے ان دیہات میں آباد ہوئے۔ ساکنان چنگا بگیال نے کاغذات مال و مردم شماری میں بگیال ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

کنیال

ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ کنیال کہلاتے ہیں۔ متفرق طور پر کئی دیہات میں موجود ہیں عہد اسلام میں قبل از آمد حضرت شاہ ظفر میانہ موہڑہ کا نام موہڑہ کنیال تھا۔ جہاں قوم کنیال آباد تھی۔ گردش زمانہ سے غیر آباد ہو گئے۔ علاقہ میں صرف چند سال مقدم و سونڈی عرف پھندری نے موضع سرگدھن میں قدرے اقتدار حاصل کیا۔ مگر اس کے قتل ہونے پر گمنام ہو گئے۔

شجرہ نسب عام

کنیال خان   گگر خان   اترگو خان   ماکھو خان

کلچا خان ———— حبیب خان (موضع حبیب کنیال آباد ہوا)

محبت خان   رحموں خان

تگیال

ان کے اپنے بیان اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ تگیال کہلاتے ہیں۔ مسمی بھوتو قوم ڈوگرہ بمقام دیواوتال ریاست جموں کشمیر کے علاقے سے آ کر موضع دھمیک قیام کیا۔ دھمیال خاندان کی عورت کے عشق میں جتلا ہو کر بلا خر شادی کی۔ مذہب اسلام قبول کیا۔ موضع گیال تحصیل گوجر خان رہائش اختیار کی۔ ایک دفعہ بھوتو کا معصوم بچہ پنگوڑے میں بیٹھا سانپ سے کھیل رہا تھا۔ عورت نے ہراساں ہو کر خاوند کو آواز دی وہ آیا تو دیکھا کہ بچے کے ہاتھ میں سانپ ہے۔ والدین حیران و پریشان ہو گئے۔ چونکہ ایسے وقت میں سانپ کو مارنا مشکل تھا۔ قدرت خداوندی سے اچانک سانپ پنگوڑے کی رسی کے ذریعے چھت میں چلا گیا۔ معجزانہ طور پر بچ جانے کی وجہ سے والدین نے بچے کا نام ''ناگا'' رکھ دیا۔ پوٹھوہاری زبان میں سانپ کو ناگ کہا جاتا ہے۔ ناگا کے تین بیٹوں سلیم، جمین، اور جندہ کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔ ناگا کی اولاد قوم ''تگیال'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ سانپ کے واقع کی وجہ سے قوم تگیال کے افراد از راہ عقیدت سانپ کو نہیں مارتے۔ عہد سابق میں مقدم دیا سکنہ منگوٹ مشہور تھا جس کی اولاد باقی نہیں۔ صوبیدار حسین خان بیل بنے خان اور مہر محمد ساکن جھنگی مصری سفید پوش تھے۔ ضلع راولپنڈی میں سہالہ کے قریب موہڑہ تگیال میں خاصی آبادی ہے۔ مہر محمد سفید پوش کی اولاد سے چوہدری محمد اقبال وائس چیئرمین سوہاوہ سفید پوش اور صوبیدار حسین خان سفید پوش کی اولاد میجر محمد گلزار صاحب سفید پوش قابل ذکر ہیں۔

پکھروال

ان کے اپنے بیان اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ پکھروال کہلاتے ہیں۔ عہد اسلام کے اوائل میں یہاں بعہد یومتہاس علاقہ جموں سے

اس علاقہ میں آیا۔ اس کے تین بیٹے تھول، کول اور جاس باران شاہ آدزہ والئی بدالی کے دربار میں ملازم تھے۔ گکھڑ اور قوم آدزہ کی لڑائی رشتہ داری کی وجہ سے ہوئی جس میں قوم آدزہ نے گکھڑوں کے خلاف بے جگری سے لڑائی کی۔ مگر شکست سے دوچار ہوئے۔ بعد ازاں ملک گل محمد خان گکھڑ حاکم وقت نے جاس کے موضع تحصیلہ پرگنہ اکبر آباد تھول کو موضع سہالہ پرگنہ پھروالہ اور کول کو موضع کونتریلہ جاگیروں میں عطا کئے۔ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند کے عہد میں پرگنہ والئی سلطان جلال خان گکھڑ پھروالہ کے سپرد تھا۔ تو پانچ دیہات دیگر کاروبار عمر خان پکھروال سکنہ کونتریلہ کے سپرد ہوا۔ جس کے عوض 18 آسامی یعنی 3240 گھماؤں دیہات کی جاگیریں عطا ہوئیں۔ درحقیقت اس عہد سے اس خاندان کا عروج شروع ہوا ہے۔ ان کی تاریخ کا تعلق زیادہ تر ضلع راولپنڈی سے ہے۔ ان کی ڈیل ڈول قد و قامت وضع قطع خوبصورت اور خوشنما ہے۔ فوج کی ملازمت ماضی اور حال میں ان کا پیشہ رہا ہے۔ امانت خان بدحال موضع سرگدھن سے لڑائی کی وجہ سے بے شمار مرد و زن قتل ہوئے۔ جو باقی بچے وہ ضلع راولپنڈی بھاگ گئے۔ سردار چتر سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان بنوار گورنر شمالی پنجاب آف جندوٹ نے شیر خان وماجی خان کو دوبارہ آباد کیا۔ سلطان مقرب خان گکھڑ والئی پھروالہ کے مقابلہ میں پکھروالوں نے ہمت خان گکھڑ بوگیال سکنہ ڈومیلی کی مدد کی۔ اس وجہ سے سلطان مقرب خان نے کونتریلہ اور دیگر دیہات کو آگ لگا دی۔ ضلع راولپنڈی کے پکھروالوں نے مردم شماری میں اپنی قومیت بنوار راجپوت لکھی۔ دوالیال بھی پکھروال قبیلہ کی شاخ ہے جو کہ موضع معصوری دھمیال کی ڈھوک نیاز علی اور پنڈ رکھ والی کی ڈھوک رکھ میں عہد سکھاں میں آباد ہوئے۔ غربی بھی میں سوائے لدھوالہ کے دیگر تمام دیہات سے بے دخل ہو گئے۔ ان کے مقبوضات پر چوہدری شاہباز خان بنوار آف جندوٹ قابض ہوا۔ مگر انگریز کے عہد حکومت میں مختلف قوم میں مالک قرار

پائیں۔ محمد خان، فتح خان، احمد خان، حبیب خان، اور محمد حسین پٹواری قابل ذکر افراد ہیں۔

گکھڑ

یہ خاندان شمالی پنجاب میں آباد ہے۔ جس کا ذکر اکثر تواریخ میں پایا جاتا ہے۔ عہد مغلیہ میں پرگنہ دانگلی کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ ان کی تاریخ کا زیادہ تعلق ضلع راولپنڈی علاقہ کہوٹہ ضلع جہلم سے ہے۔ جو کہ ان کے اقتدار کے مرکز تھے۔ یہ مقام اس بحث کا نہیں کہ ہندستانی راجپوت ہیں یا ایرانی نسل بہر حال موجودہ عہد میں سوسائٹی میں ان کا درجہ راجپوت اور جاٹ قوموں سے بلند ہے۔ بانی گکھیانہ ملک کل محمد کا لڑکا ملک سکندر خان 859ھ باپ کے بجائے خود صاحب دستار مقرر ہوا۔ اپنے عہد اقتدار میں اپنے حقیقی بھائی ملک فیروز خان کو جلا وطن کر دیا جس کی اولاد فیروز وال گکھڑ کہلاتی ہے۔ فیروز خان ملک بدر ہو کر کشمیر چلا گیا اور وہاں کے حاکم وقت سے کمک لے کر واپس آیا اور اپنے بھائی سکندر سے جنگ چھیڑ دی جس میں ملک فیروز خان کو فتح ہوئی۔ ملک سکندر نے علاقہ کہنڈر ضلع جہلم کے پہاڑوں میں پناہ لی۔ ملک سکندر خان کی اولاد اسکندرال گکھڑ کے نام سے مشہور ہے۔ پرگنہ روہتاس میں چپ اسکندرال اکے اقتدار کا مرکز ہے۔ اس قبیلہ نے اپنے عہد اقتدار میں سوائے چند دیہات کے علاقہ وہی میں رہائش اختیار نہیں کی۔ پڑی درویزہ سے گاموں خان اور فضل داد خان جنگ سکھاں و انگریزاں کے وقت چیلیانوالہ موجود تھے۔ راجہ کفایت علی اور راجہ عنایت اللہ قابل ذکر ہیں۔ سوگیال سے بہادر علی خان نمبردار کروٹہ سے حیات بخش، میر باز خان، سلطان علی خان، شیر جنگ خان، عہد سکھاں میں ملازم سرکار تھے۔ پڑی اسکندرال سے مختار خان پڑی والا کو چہارم، حیات بخش نمبردار، الٰہی بخش فوجی ملازم اور عظمت اللہ سکنہ لہڑی کو جاگیر عطا تھی۔ راجہ عظمت اللہ خان کی اولاد اب مواضعات پنڈوڑی نزد منگلا ڈیم رہائش پذیر ہے۔ اور وہاں ان کی کافی جاگیر ہے۔ اب اس خاندان میں

راجہ محمد الطاف خان اور راجہ سلطان محمود قابل ذکر اشخاص ہیں۔ راجہ الطاف صاحب کئی بار ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ (ارتضٰی کرونڈ)

کھنبال

سدھا اور لدھا دو برادر حقیقی قوم بھٹی سکنہ موضع سدا کھنبال نزد گلر سیداں ضلع راولپنڈی میں آباد تھے۔ سدھا لا ولد رہا۔ اور لدھا کی اولاد پگڑیوں پر خوبصورتی کیلئے کلغی (پرندہ کے پر) لگاتے تھے۔ اس لئے لدھا کی اولاد کھنبال بھٹی کے نام سے مشہور ہوئی۔ چونکہ پرندے کے پر کو پوٹھوہاری میں کھنب کہتے ہیں۔ اس واقعہ کی تفصیل سدا کھنبال چپ تو یلی پرگنہ دانگلی کی وجہ تسمیہ کے ضمن میں درج ہے۔ علاقہ وہی میں صرف موضع ڈھلا ڑ کامل میں پائے جاتے ہیں۔

صاحب دستار قیال خاندان کنیٹ

یہ گاؤں وہی سے ملحق علاقہ کہنڈر میں واقع تھے۔ ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق جٹ قیال کہلاتے ہیں۔ بعض جگہ مغل اور راجپوت بھی کہلاتے ہیں۔ گاؤں ترکی کی پہاڑیوں میں گھرا ہوا خوبصورت محل وقوع پر واقع ہے۔ کنیٹ کا خاندان قیال عہد حکومت سے وسیع جاگیروں پر قابض ہے۔ قیال قبیلہ میں سب سے زیادہ سرسبز بھی خاندان ہے۔ فوجی، سیاسی اور عوامی سطح پر بھی قابل ذکر ہے۔ چوہدری غلام قادر تحریری مجسٹریٹ اور ان کے پسر خان صاحب چوہدری فیروز الدین وکیل اور وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم تھے۔ چوہدری غیاث الدین چیئرمین سفید پوش اور معززین علاقہ سے تھے۔ جو کہ نومبر ۲۰۰۳ کے پہلے جمعہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ پسماندگان میں بیٹیوں کے علاوہ ایک فرزند ارجمند چوہدری شجاع الدین غیاث ایڈووکیٹ ہیں۔

شجرہ نسب موتیال گکھڑان کنیت واٹھی سوہن

اعوان بڈر

عہد سکھاں میں موضع سوگیال سردار شیر سنگھ اٹاری والا کی جاگیر تھا۔ موضع بڈر، علاقہ ڈومیلی سے عبدالباقی بڈر یہاں آکر آباد ہوا۔ اس کا پوتا مسمی امام بخش سردار اٹاری کے پاس داروغہ اصطبل تھا۔ اس خدمت کے عوض چند گھماؤں زمین موضع سوگیال سے عطا ہوئی۔ عہد انگریزی میں حقوق ملکیت حاصل ہوئے۔ چراغ اور شیر باز باری باری نمبردار بنے۔ اس خاندان میں ملازمت کا شوق کم اور کھیتی باڑی کی خصلت زیادہ ہے۔ بوٹا خان، جمعدار عظیم خان، رفعدار سردار خان۔ ملک شیر باز خان، ملک عبدالرحمن، شیر زمان، سکندر، عالم اور ملک داد قبیلہ کی قابل ذکر ہستیاں تھیں۔ دیگر برادری منگوٹ، دویال، اور ڈھوک میاں جیون آباد ہے۔

دھمیال

تاریخ دھمیال کے مصنف رائے زادہ دیوان ڈنی چند آف گکھیانہ نے دھمیال قبیلے کو سیدوں کی شاخ اور پیغمبروں کی اولاد لکھا ہے۔ جو کہ انتہائی مبالغہ آرائی اور گمراہ کن ہے۔ یہ صرف ڈنی چند کی اپنی اختراع اور خاندان مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔ دھمی خان بن رنگا خان نامی فیروز شاہ بادشاہ دہلی کا سردار تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ سلامت بجانب کانگڑہ و جوالا مکھی تشریف لائے۔ دھمی خان بحضور سلطان واسطے سلام کے دروازے پر آیا۔ دربان نے اندر جانے سے روک دیا۔ دھمی خان نے اسے قتل کر دیا۔ بعد قتل خیال آیا کہ سخت غلطی کی ہے۔ خوف کے مارے بمعہ زیر کمان فوج اس جگہ سے کوچ کر کے مغرب کی جانب روانہ ہوا۔ جس وقت بادشاہ سلامت کو اطلاع ملی تو بڑے غضب ناک ہوئے۔ مگر وزراء نے مشورہ دیا کہ چپ رہنا بہتر ہے۔ دھمی خان بھاگ کر ایک جگہ جو کہ درمیان ہندوستان و خراساں ہے میں قیام کیا۔ اس جگہ کا نام دھمی خان کے نام پر دھمکہ مشہور ہوا۔ جو آجکل دھمیک کے نام سے مشہور ہے۔ دھمی خان نے 831ھ سفر آخرت کیا۔ دھمی

خان کے آٹھ لڑکوں کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔ علاقہ ونی میں دھمیال قبیلہ کا مرکز موضع دھمیک دھمیال ہے۔ اس کی آبادی 990ھ بیان کرتے ہیں۔ یہ خالص ہندوستانی النسل قبیلہ ہے۔ اس کے اپنے بیان اور ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ اور ضلع راولپنڈی میں راجپوت کہلاتے ہیں۔ ملک قد خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گکھڑوں اور دھمیالوں کی زبردست جنگ ہوئی۔ فریقین سے بے شمار جوان قتل ہوئے بالآخر دھمیال قبیلہ کو شکست ہوئی۔ اور انہوں نے کاشتکاری کا پیشہ اختیار کیا۔ کھیتی کا شتکار ہیں۔ اب ملازمت کا ذوق بھی رکھتے ہیں۔

شجرہ نسب دھمیال قبیلہ (بحوالہ تاریخ دھمیال دیوان دنی چند)

سادات

یہ عربی النسل ہیں۔ مواضعات چھپر سیداں، ٹمی سیداں، پھلوے سیداں، گنگی سیداں اور سیالی سیداں میں مالک و قابض ہیں۔ عہد مغلیہ سے مذکورہ دیہات میں آباد چلے آرہے ہیں۔

چھپر سیداں

سید محفوظ شاہ صاحب بن سید جلال شاہ صاحب موضع پھلوے سیداں سے اٹھ کر عہد سکھی میں اس جگہ آباد ہوئے ان کے تینوں بیٹوں کے نام تین پتی مشہور ہیں۔ عہد سابق میں یہ خاندان درویش صفت رہا ہے۔ سید فیض اللہ شاہ صاحبؒ اور سید عنایت شاہ صاحبؒ بوجہ پیری مریدی صاحب کمال تھے۔ سید امیر علی شاہ انسپکٹر پولیس، سید رنگ علی شاہ اور سید مراد علی شاہ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز تھے۔ سالانہ عرس تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ پارٹی بازی کی وجہ سے برادری میں عناد ہے۔ عہد سابق میں بہادر شاہ اور نادر شاہ معزز جاگیردار تھے۔

ٹمی سیداں

موضع ٹمی سیداں میں گوجر و سید قابض ہیں عہد سکھاں سے قبل سید آباد تھے۔ ولایت شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس اور سوہنا شاہ صاحب بزرگ تھے۔

پھلوے سیداں

سادات کے دو علیحدہ علیحدہ خاندان آباد ہیں۔ حضرت کرم شاہؒ کی اولاد یہاں اور چھپر سیداں آباد ہے۔ سید آمین شاہ ٹمی سیداں آباد ہوئے اولاد حضرت کرم شاہؒ تین پتی پر مشتمل ہے۔ ہر ایک پتی کا علیحدہ نمبردار رہا ہے۔ نمبردار چہارم اولاد سید امین شاہؒ میں سید کرم شاہؒ کی اولاد سے عہد سکھاں میں حسن علی شاہ ملازم سرکار تھے۔ جن کو موضع معموری دھمیال اور جنڈ سے معافی عطا تھی۔

عباس علی شاہؒ بھی بوجہ ملازمت جاگیردار تھے۔ پھلوے سیداں میں حسن علی شاہؒ کی وراثت 1/3 حصہ تھی۔ جو کہ بطور جاگیر تھی۔ شرف علی شاہ صاحب جاگیردار تھے۔ اصالت شاہ اور جعفر شاہ بھی بزرگ تھے۔ ان کی اولاد سے محمد علی شاہ بزرگ ہیں۔ امیر حسین شاہؒ ہیڈ ماسٹر مہتاب شاہ فضل شاہ بزرگ تھے۔ سید امین حسین شاہ اور ان کے پسر کو بوجہ بزرگ ہونے کی آئمہ عطا تھا۔ اس عہد میں سلف کی سندات بجائب محصدی نادر شاہ اب تک ان کے قبضہ میں ہیں۔ سکھ حکمران خاندان سرداران اٹاری کے عہد میں فضل شاہ صاحب کو مواضعات گنگی اور مراد یال میں جاگیر عطا ہوئی موضع فیض تھو میں ایک قلبہ اور پھلوے سیداں میں خود کاشت معافی عطا تھی۔ بعد ازاں مراد یال سے تبادلہ کر کے راکھا دھمیال میں جاگیر عطا ہوئی اس کے بعد معموری دھمیال میں بھی جاگیر بوجہ تبادلہ حاصل کی۔ افغانستان کی جنگ اول کے وقت سپاہ خالصہ میں شامل تھے رستم شاہ اور نواب شاہ بھی ملازم سرکار تھے۔ مراد علی شاہ کے انتقال پر باز علی شاہ جاگیردار مقرر ہوئے۔ مگر جلد ہی حکومت میں انقلاب آگیا۔ عہد انگریزی میں نیاز علی شاہ گنگی سیداں اور پھلوے سیداں میں نمبردار مقرر ہوئے۔ اس کے پسر جیون شاہ صاحب اور بعد ازاں فضل شاہ صاحب نمبردار علی احمد شاہ برادری کے چیدہ رکن ہیں۔

سلطان شہاب الدین محمد غوری بادشاہ ہند (دھمیک)

یوں تو عہد سابق میں کئی قسم کے فاتح اور بادشاہ ہو گزرے ہیں۔ کئی ایک شہنشاہ ایسے گزرے ہیں جن میں سے اکثر نے قتل و غارت، دولت جمع کرنا اور کچھ نے صرف نام و نمود پیدا کرنا چاہا ان میں سے ایک ایسی جماعت بھی تھی جس نے صرف اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے سے گریز نہ کیا۔ حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری شہیدؒ کا تعلق اس پاکیزہ گروہ

سابق وزیر اطلاعات اور اسلام کے پاسبان لیفٹیننٹ جنرل (ر) شیر علی خان صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے خستہ حال قبر کے اردگرد ہوئے کو مضبوط بنگلہ تعمیر کروایا اور چند کنال زمین قیمتاً خرید کر مسجد اور درس کا مکمل بندوبست کروایا۔ ایک دیہاتی گجر کو باقاعدگی سے رات کو قبر مبارک پر دیا یعنی روشنی جلانے پر مقرر کیا۔ چودہ کروڑ مسلمانوں کے اس عظیم ملک کے باشندوں کے لئے عظیم بادشاہ کی قبر سے جنرل شیر علی صاحب کی محبت اور عقیدت باعث عزت اور اسلام سے محبت کی لازوال تعلیم ہے۔ جنرل صاحب نے وصیت فرمائی کہ ان کی قبر بھی اس عظیم بادشاہ کے پہلو میں بنائی جائے۔ ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے انہیں مقبرہ کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔

۲۔ بعد میں 1988ء میں جناب چوہدری محمد اشرف سیکرٹری پنجاب محکمہ اوقاف نے اپنی ذاتی کوشش اور اخراجات سے اراضی تقریباً 8 کنال خرید کر کے وار اہی تار سے محفوظ کر کے اس میں ہر قسم کے پودے لگوائے ہیں۔

۳۔ مورخہ 22.7.1994 جناب عزت مآب فخر پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب انچارج ایٹمی پلانٹ کہوٹہ نے پہلا دورہ کیا اور مقبرہ کا کام شروع کروا دیا۔ اور دو سال کے عرصہ میں یعنی 1996ء ایک عالی شان مقبرہ تعمیر کروا دیا۔ جو دیکھنے کے قابل ہے۔ مقبرہ تقریباً دو کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا۔ یہ ڈاکٹر خان صاحب کا تاریخی اور مثالی کارنامہ ہے۔

(محمد ارشاب خان کرودھو)

گوجر خاندان

کسی زمانے میں غربی جہی کے دیہات گنگی بھکھوے سیداں بگی اور پنڈ وغیرہ میں گوجر آباد تھے مگر گردش روزگار سے ویران ہوئے۔ اب نصف کھلاوٹی اور بگی کے دیہات میں مالک اراضی ہیں۔ بگی کے گھرانے سے بابو چوہدری نادر خان اور ان کے پسر چوہدری محمد ظہیر قابل ذکر ہیں۔

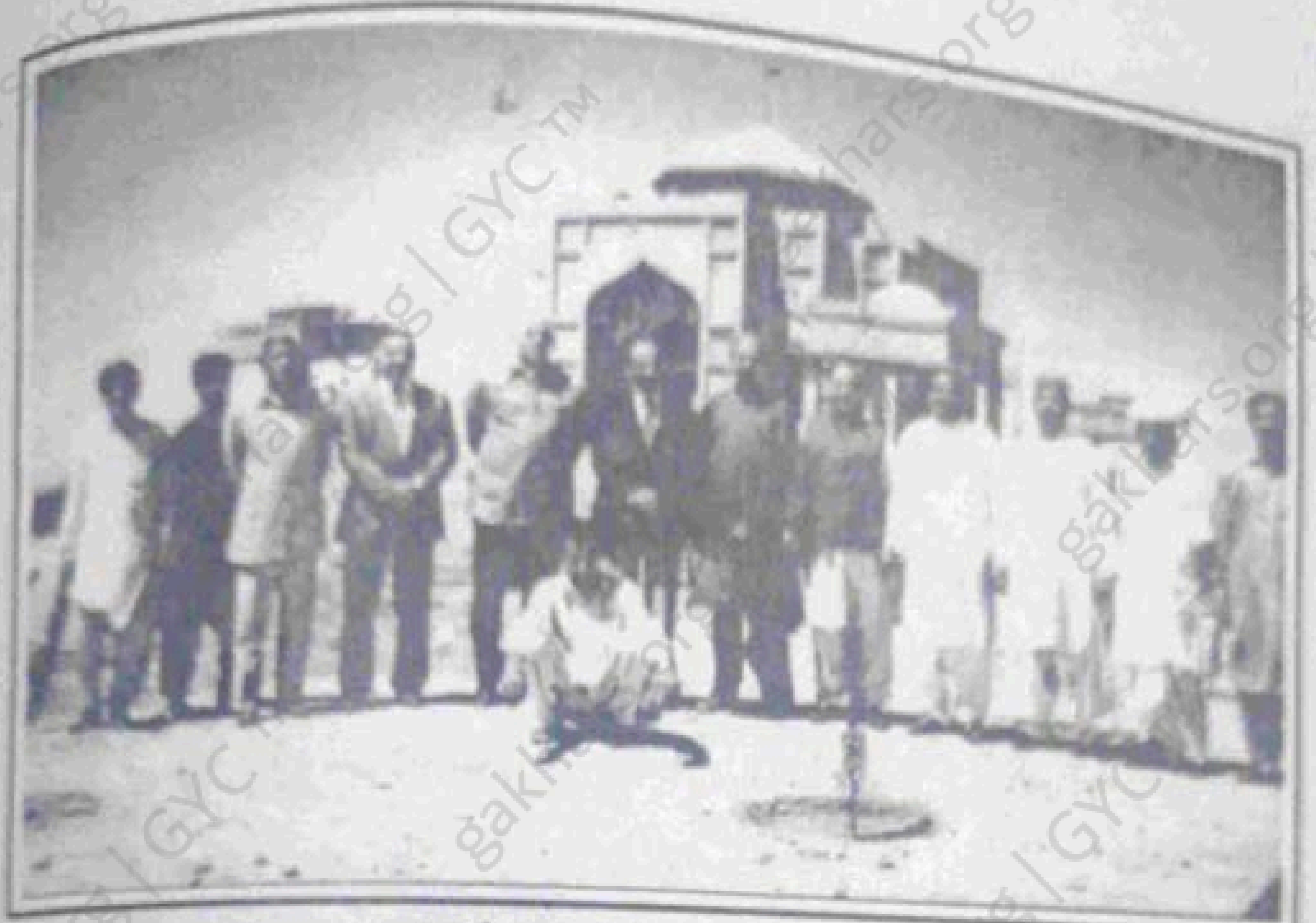

دوران تعمیر مقبرہ شہاب الدین غوری پر لی گئی تصویر۔

سلطان شہاب الدین غوری کے محافظوں کی قبریں۔

gakhars.org | GYC ™

ے تھا۔ میدان حق و باطل میں جان کی بازی لگا کر اسلام کو زندہ رکھا۔ سلطان موصوف کا نظریہ ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ راجہ پرتھوی راج چوہان سے شکست کھانے کے بعد ایک سال اسی مصروفیات میں گزارہ کہ کسی طرح وہ بدلہ لے۔ جو پچھلے سال اہل اسلام کو تراوڑی کے میدان میں لگ چکا تھا۔ ذکر کیا جائے اسی دوران اس با غیرت اور باحیا مجاہد اول نے ایک سال نہ حرم خانے کا رخ کیا، نہ خون آلودہ کپڑے بدلے، نہ ہی سر میں کنگھی کی اور نہ ہی بستر پر استراحت فرمایا۔ اور وہ تمام فوجی کمانڈر جو میدان جنگ سے بھاگے تھے جو کہ تو بڑے منہ چڑھا کر غزنی شہر میں پھرایا۔ اور اور منادی کی کہ یہ وہ مسلمان ہیں جو موت کے ڈر سے کفار کے مقابلہ میں بھاگ گئے تھے لہٰذا موت سے ڈرنا فضول ہے۔ دوسرے سال پوری تیاری کے بعد اس میدان میں پرتھوی راج چوہان کو شکست دی۔ سلطان نے قطب الدین ایبک کو اپنا جانشین مقرر کیا اور مذہب اسلام کی بنیاد کو ہندوستان میں مستحکم کیا۔ جو کہ بعد ازاں ایک مضبوط ترین حکومت اسلامیہ قرار پائی۔ سلطان معز الدین ابن سام شہاب الدین محمد غوری پرتھوی راج چوہان کو کیفر و کردار تک پہنچا کر جب اپنے وطن غزنی واپس جارہا تھا۔ تو راستے میں موضع دھمیک (موجودہ تھانہ سوہاوہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم) 2 شعبان المعظم 602ھ بمطابق 1206ء عیسوی بوقت نماز عشاء اس علاقہ پوٹھوہار کے حکمران قوم گکھڑ کے چند سرکش باغیوں نے شہید کر دیا۔ (بحوالہ تاریخ فرشتہ، تاریخ شاہان اسلام، ہند، بحوالہ قصص الہند، افغن، جنرل کنگھم، ریپورٹی، مقامی سینہ بہ سینہ، روایات وغیرہ) سلطان موصوف کی آخری آرام گاہ خستہ حال پتھروں کے ڈھیر کی شکل میں موجود تھی۔ اور دیگر جرنیلوں کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں قبروں سے باہر پڑی تھیں۔ جو کہ مسلم دنیا کیلئے نوحہ کناں تھیں۔ خصوصاً حکومت پاکستان کیلئے کہ ہندوستان میں اسلام کے بانی اور عظیم جرنیل کی آخری آرام گاہ کی خستہ حالی پر تا کہ شہنشاہ کے شایان شان مقبرہ تعمیر ہو سکے۔ بعد ازاں پاکستان کے

سلطان شہاب الدین غوری کی آخری آرام گاہ کی ۱۹۸۴ میں لی گئی تصویر

مسجد رانی منگو کا سامنے کا منظر

gakhars.org | GYC TM

نمبردار راجہ محمد ارتاسب کروٹہ ۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان (سائنسدان)

ٹنڈوئی کے گھرانہ سے چوہدری محمد افضل خان چیدہ رکن براوری ہیں۔

اقوام اور گوتیں

(ترکھان قومیں)

چھینہ، بھنکری، بلسور، ہیرا، سرویا، سبھی، بھنڈوی، اور بھنڈ وغیرہ

(حجام یعنی نائی قومیں)

نکھل پال، پکپتہ، جسی، ڈھاکری، منویا، جھاکری، کھوکھر، ویر، رولئی، پچکو،

(درزی قومیں)

رتو، میرے، انڈی، سبھنسی، ہٹرڑ، سیپل، پرتھ، کھوترے، نمکر، چوغتہ، سرال وغیرہ

(جولاھہ یعنی کاسبی قومیں)

سروال، چھمیتہ، بافیندہ، وغیرہ

(بہشتی یعنی ماشکی قومیں)

بھیم، ماچھی، وغیرہ

(دھوبی قومیں)

رخرا، سٹرچنہ، سرایا، کریر، پٹران وغیرہ

(مسلی قومیں)

لوطا، وتا، ملہناس، جاہا، چھیرے بن وغیرہ کندیارا اور شیوترا، پھانسی وغیرہ دیتے ہیں۔

جاگیردار معافی دار و روساۓ چھچھ عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوہدری شہباز خان چنوار	جندوٹ	علاقہ جہی سمیت پنجو بارے تک ... دیہات میں آپ کی جاگیر تھی۔
خان بہادر ہندو خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	موضع موہڑہ اکرہ بشمول نصف بر بال و ... تحصیل ورزیاں ضلع راولپنڈی میں چند دیہات۔
چوہدری غلام محی الدین	سہنسرال	گرویہ
چوہدری ذوالفقار خان	سہنسرال	چہارم سہنسرال نصف انعام موزعی نصف جاگیر ٹنڈولی
چوہدری نور احمد خان	سہنسرال	چہارم دھمیک مدد معاش چیل جنڈال
چوہدری جنگ باز خان	سہنسرال	چھچھ، دھرگی، بسکی، سہنسرال معافی و جاگیر سوہاوہ
چوہدری شیر باز خان	سہنسرال	۵۰۰ گھماؤں موضع بھتیہ
چوہدری منداخان کلیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	چہارم سوہاوہ
چوہدری محمد رفیع کلیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	بڑلس
چوہدری فتح دین گجر	کالس	چیل خورد ایک سو گھماؤں
کالا خان گکھڑ	بکوالہ	پنڈ متے خان
خدا بخش خان گکھڑ	بکوالہ	کھوکھر کا
مرزا منصور خان گکھڑ	بکوالہ	دھندال
عظیم خان بدھال	بکوالہ	کیدو
رحم علی خان گکھڑ بوگیال	ڈومیلی	چیل ہنکیال
وزیر جماعت خان نارمہ	باغ (علاقہ کشمیر)	بھرڑا، کھڑیوٹ
کاموں خان گکھڑ	پڑی درویزہ	پڑی درویزہ۔ موہڑہ کنیال
غلام حسین پلھروال	پڑی درویزہ	تکی پلھروال
شاکر خان گکھڑ فیروزال	ساہنگ	بھت شیر علی
داروغہ امام بخش اعوان بدر	سوگیال	سوگیال
بخشی	دیوال	اٹھوال
سید مراد علی شاہ	پھلڑوے سیداں	تکی سیداں، معموری دھمیال، آئمہ پھلڑوے سیداں معافی چھپیل تھوبولیاں ۱۰ گھماؤں
سید حسن علی شاہ	پھلڑوے سیداں	1/3 حصہ پھلڑوے سیداں

جاگیردار معافی دار و روساء پی عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

سید رستم علی شاہ	پھلوے سیداں	
سید نواب علی شاہ	پھلوے سیداں	
سید شرف علی شاہ	پھلوے سیداں	
سید معصوم شاہ	پھلوے سیداں	
اصالت شاہ	پھلوے سیداں	
سید لطف علی شاہ	پھلوے سیداں	
سید بہادر علی شاہ	پھلوے سیداں	
داراب خان بدحال	بشندور	داراب جنڈال
مہندا جام	کروٹہ	دوبالہ کروٹہ ۴۰ گھماؤں
کامو جام	کروٹہ	نندوئی
سید محمد علی شاہ	میرپور	گدریام
نادر خان	چھمبر سیداں	چھمبر سیداں
دیدو مراسی	جنجوٹ	لدھوالہ، ڈھوک مراسی، سرگندھن، ۲۰ گھماؤں
گاماں مراسی	بشندور	پنڈ متے خان
ساکھ سنگھ، گورکھ سنگھ	بشندور	منگوٹ
بھائی رلیہ سنگھ	کریالہ	موہرہ طیا، بڑلس
کشن سنگھ، شام سنگھ		پھلوے سیداں
بخشی دولت رائے		کرونب اندان
بخشی فتح سنگھ		کنڈیاری
ملک پچھمن نرائن	چوہا بھگتاں	خالصہ اندان
حکم سنگھ، بوٹا سنگھ		ڈھوڈی پڑی
بخشی گوردول، رتن سنگھ		ڈھوڈی پڑی
سوا سنگھ		موہڑہ کنیال
لالہ گورسیائے		مبی سیداں
مصر بوٹا مل وسوی رام		پنجی

[illegible] 1/2 حصہ [illegible]

جاگیردار معافیدار و روساء پی عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

مصر تی رام		دھرموارتھہ، چیل کلاں
گنپت رائے		نارمہ
سنت سنگھ		کونیام
بخشی ہمر سنگھ جنگ سنگھ		گیالہ
مہر سنگھ		گیالہ
لالہ سوکھ رائے رائے زادہ		پھوناک
بھائی پیار سنگھ		پنڈی عارف کنیال
روپ رائے		ڈھیری خاص
بھائی ستو دیال		منگوالہ
سادھو سنگھ بتوریت سنگھ		غاذیال
علم سنگھ		ارال
بخشی سوبہ رام		ٹھنڈوئی

علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

میں ایک رات کامل ایسا لفظ تلاش کرتا رہا جس سے بادشاہ راضی ہو اور اللہ خفا نہ ہو، نہ ملا۔ (نامعلوم)

باپ کا عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کر (حدیث نبوی ﷺ)

بڑے زمیندار و رؤسا ،

[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ نادر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
رسالدار راجہ محمد امیر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
خان بہادر محمد اکرم خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
راجہ نصیر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
راجہ نیاز علی خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
چوہدری ممتاز علی کھیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	مقامی اراضی
چوہدری محمد فضل خان کھتریل	ڈوھنگی	مقامی اراضی
راجہ نجابت علی خان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ عدالت زر خان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ عنایت علی خان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ محمد افضل خان	سہنسرال	مقامی اراضی
راجہ عنایت اللہ خان گکھڑ	بڑی درویزہ	نہری اراضی
راجہ محمد حسن خان گکھڑ	کھڑیوٹ	مقامی اراضی
راجہ ابوذر خان بدھال	سرگدھن	مقامی اراضی

ذیلدار و علاقہ دار و معافی دار بمطابق ۱۹۳۸ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ عنایت علی خان پنوار علاقہ دار	۷۵	جندوٹ
راجہ محمد افضل خان بدھال ۔ علاقہ دار	۱۰۰	سرگدھن
راجہ محمد اسلم خان گکھڑ ۔ علاقہ دار	۱۰۰	بکرال
راجہ نجابت علی خان پنوار انعام دار	۷۵	سہنسرال
راجہ محمد زمان خان گکھڑ علاقہ دار	۱۰۰	لہڑی
راجہ نادر خان اکرہ انعام دار	۳۰	موہڑہ اکرہ
راجہ شاہسوار خان پنوار انعام دار	۴۰	سہنسرال

مومن کی فراست سے بچتے رہو۔ یقیناً وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

ذیل جندوٹ بمطابق ۱۹۳۶ء

چھمبر سیداں	امیر علی شاہ۔ توقیر شاہ۔ احسان شاہ	سید۔ بخاری۔ اعوان۔ جاٹ
منکوٹ	عنایت علی۔ نور حسین۔ سردار۔ گلاب	پنوار۔ اعوان۔ بگیال
اراضی حمید	محمد حسین	مرزال۔
چھپیل رحیم رام	عنایت حسین۔ مہندی۔ سیدوں۔ اللہ دین	پتھال۔ بگیال۔ چوہان
چھپیل تھو	احمد حسین	میاں۔ مغل۔ سید
چیل کلاں	عبدالرحمن۔ کاموں۔ عدالت خان	
چیل خورد	نادر خان	
موہڑہ دھیا	رمہ۔ محمد اکرم	چوہان
موہڑہ کنیال	زمان علی۔ محمد سردار۔ محمد صدیق	بنگیال۔ دھمیال۔ کنیال۔ کھیال۔ گھیال
بڑی درویزہ	شیر افضل خان صاحب، خالد، عبداللہ۔ فضل داد	گکھڑ۔ جاٹ۔ بینس
گدڑال	ارشاد حسین	نگیال
بی سیداں	فضل نور۔ نور علی شاہ	سید۔ گوجر
دیوال	عبدالمجید۔ قابل خان۔ محمد شیراز۔ بوٹا	اعوان۔ تمہ۔ ملیار
پھلوے سیداں	شیر عالم شاہ۔ فضل شاہ۔ سلطان محمود شاہ۔ کرنل منور شاہ	سید۔ گوجر
گنگی سیداں	حاجی زمان۔ محمد اشرف۔ غلام مرتضیٰ۔ فضل شاہ	سید۔ گکھڑ۔ کھتریل۔ جتھیال
گنگی پکھروال	محمد یونس۔ مشتاق احمد۔	نگیال۔ چیدی۔ کنیال۔ بھنرال
معموری جھمیال	فضل دین۔ عبدالعزیز	دھمیال۔ دولچیال
جندوٹ	مصری خان۔ طاہر علی	کلیال کنیال۔ پنوار۔ بدھال۔ کھتریل۔ نگیال
میانہ موہڑہ	جاوید شاہ۔ لطیف شاہ	سید
پنڈ راجی دوالی	غلام محمد۔ منگو	انچیال۔ دولچیال۔ توان
سوئیال	دلاور خان۔ محبو خان	سوئیال۔ ہتہ۔ اعوان بدر۔ ساگرہ
ادھوال	محمد اقبال۔ عبدالغنی	شینہ جٹ۔ مراسی۔ بھدوال۔ کھتر۔ بینس۔ بدھال۔ پنوار

کاش میں کسی مومن کے سینے کا ایک بال ہی ہوتا۔ (حضرت ابوبکرؓ)

[illegible] بکڑالہ بمطابق ۱۹۴۰ء

نام موضع	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
[illegible]	دلاور حسین بھٹی	
[illegible] خان	عبدالغنی۔ محمد حاضر	گکھڑ۔ [illegible]۔ بدھال۔ دھمیال۔ مغل
[illegible]	مظفر حسین۔ کرامت حسین۔ عدالت خان	نگیال۔ [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible]۔ بھٹی
گوجر منگ	محمد انور	گکھڑ۔ منہاس۔ [illegible]
[illegible]	محمد آزاد	گوجر۔ بدھال۔ [illegible]
[illegible]	رحمت خان۔ نجابت۔ منظور۔ بہادر	بدھال۔ قریشی۔ بخشی۔ کھتری
چک محمد حسین	قمر الزمان	گکھڑ
چک میانہ	محمد دین۔ غلام حسین	قریشی۔ دھمیال
رکھ بن اسماعیل	ملکیت سرکار	
رکھ جندی	ملکیت سرکار	
امرال	دھمن خان	گکھڑ اسکندرال

- جب تین شخص سفر پر جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنا لیں (حدیث)
- لوگوں میں برا وہ ہے جس کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے (حدیث)
- جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتا وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتا ہے (قرآن)
- گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے (غوث الاعظم)
- [illegible] خلقت میں سے کسی پر [illegible] (عثمان غنی)
- سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے (حضرت علی)

ذیل برگد حسن بمطابق ۱۹۴۰ء

نام موضع	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
برگد حسن	منظور احمد ـ محمد خان	بدھال ـ ٹکیال ـ دھمیال ـ [illegible] ـ گوجر ـ ٹھیال
[illegible]	محمد علی ـ پہیری خان	دھمیال ـ بدھال ـ ٹھیال
ڈھیری [illegible]	دوست علی ـ الف دین ـ محمد صادق	سکھال ـ [illegible] ـ دھمیال ـ کھیال ـ چوہان ـ [illegible] ـ بھروال
ناکہ دھمیال	محمد رفیق عرف پپو	دھمیال ـ آوان ـ رتیال ـ کانجی
کنگر بھروال	فضل کریم ـ غلام حسین	دھمیال ـ جنجوعہ ـ جھال ـ رتہ ـ واری
خالصہ [illegible]	بابو خان ـ عبدالرحمٰن	کھتری ـ بھروال ـ راٹھا ـ جنجوعہ ـ دھمیال ـ راجپوت
کندیارہ	اللہ دتہ ـ امیر علی	گکھڑ ـ ٹکیال ـ بھروال ـ کھتریل
گھریالی	نوروز خان	ٹکیال ـ کھتریل
میانی سیداں	بی شاہ ـ کرامت شاہ ـ علی عابد شاہ	سید بخاری
ریال پھلاں	محبت خان	[illegible]
[illegible]	[illegible] ـ محمد اکرم	دھمیال ـ ٹکیال ـ کمیال ـ بھٹی
[illegible]	[illegible]	ٹکیال ـ دیوال
قریش	گل محمد	چوہان
کیدہ	نوروز خان	گکھڑ ـ ٹکیال
ڈھلانہ جلال	محمد افسر ـ وہاب دین	کھتریل ـ ٹکیال ـ جٹ ـ [illegible]
ڈھلانہ [illegible]	رحمت ـ مہربان ـ [illegible]	کھتریل ـ کھال
[illegible]	عبدالحمید ـ محمد عالم ـ محمد شیر زمان	[illegible] ـ بھٹی ـ دھمیال ـ ٹکیال ـ ٹھیال
موہڑہ [illegible]	سلطان محمد خان ـ حسن خان	[illegible]
[illegible]	گل نواز خان	ٹکیال
[illegible]	مظفر حسین ـ [illegible]	ٹکیال ـ [illegible] ـ گکھڑ ـ ٹکیال ـ [illegible] ـ چوہان
[illegible]	محمد افضل	تتیال ـ ٹھیال ـ [illegible] ـ بھٹی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	

[illegible]

ذیل بھنگالہ ۱۹۴۰ء

نام دیہہ	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
گنڈا ایک	شیر زمان	کھنیروال گکھڑ
دولال تمکیال	نظام دین	تمکیال - دھمیال - گوندل
بھنگالہ	دیوان علی - لال خان	خارج از دیہی
بانٹھ	محبت خان	
گورسیال	نذر محمد	
ملال	محمد	
کلانی	فضل الٰہی	
چک بیلی	رنگ باز	گکھڑ - تھتھال
کھڑیوٹ	محمد سرور - رب نواز - محمد دلدار خان	گکھڑ - تھتھال - دھمیال - بھروال - بھٹی
کروٹا اسکندرال	محمد ارسب خان - محمد مظفر - شاہ سوار	گکھڑ - دھمیال - حجام
بڑی اسکندرال	محمد زمان - محمد رفیق - خدا بخش	گکھڑ - کھتریل - تھتھال
میرال چوہان	محمد فاضل	دھمیال
برڑا	محمد شریف	دھمیال
گھڑیام	منگا خان	بھروال - دھمیال - تھتھال - کھتریل
بیلی بنداں	عدالت خان	کھیال - پھنڈال - تھتھال
بیلی تمکیال	سجاول خان	دھمیال - تمکیال
بیلی مدد خان	شاکر خان	دھمیال - تمکیال
جھمیک	محمد اقبال	پنوار - جنجیال - بھکوال
سنگرال	شاہ سوار - محمد عباس - محمد زمرد	پنوار
موہڑہ چھل	محمد عباس	پنوار
بھٹ شیر علی	محمد عباس	پنوار - کنگیال - دھمیال - ساگرو - چھنڈیال
بھٹ مست	محمد عباس	دھمیال - گکھڑ - مزارع
بھٹ سمیال	محمد عباس	جنجیال
کھیرال	دولت علی	کھیال
ستوکھی	محمد اکبر - محمد اسلم	تھتھال
حسیب دا گلی	فیروز - نواب - شاہ سوار - فضل احمد - غلام حسین - گلاب	دھمیال - گکھڑ - کھیال - تھتھال - [illegible]

صحت [illegible] سے انتخاب اور [illegible] سے [illegible] (انجمن)

قدیم اشیائے علاقہ ہی

بشندور

صاحبزادگان گدی نشین مزار مقدس حضرت دیوان حاجی عبداللہؒ کے قبضہ میں چند تبرکات ہیں۔جس کی نسبت مشہور رہے کہ یہ حضرت غوث پاکؒ بغداد شریف سے عطا ہوئے تھے۔سالانہ عرس پر ان کی زیارت سے خاص و عام مشرف یاب ہوتے ہیں۔

جندوٹ

راجہ کفایت علی مرحوم رئیس الاعظم جندوٹ کو دو مصحف شریف کی تحویل کا شرف حاصل تھا۔جو کہ 1147 ھجری المقدس میں لکھے گئے تھے۔ایک نسخہ مبارک بخط کشمیر میں ہے۔اس کے علاوہ راجہ صاحب کی لائبریری میں قدیم ترین قلمی نسخے اور عہد سکھاں کا شمالی پنجاب کا سرکاری ریکارڈ اور خطہ پوٹھوہار کے چند چوٹی کے گھرانوں کا بھی ریکارڈ موجود ہے۔

موہڑہ اکرہ

موہڑہ چوہدریاں۔کلیال خاندان موہڑہ چوہدریاں سے چوہدری فضل خان کی اولاد کے پاس اور موہڑہ اکرہ میں سلطان محمد خامیس خان نمبردار کے پاس بھی قلمی نسخہ قرآن مجید موجود ہیں۔

کروٹہ اسکندرال

نسخہ ہذا راجہ محمد ارتاسب خان کے پاس ایک انگشتری موجود ہے۔جس پر بندہ درگاہ نیک جمیل ابن قربان 1068 ھجری کے الفاظ کندہ ہیں۔مذکورہ انگشتری سرجلال خان کی مسجد کے قریبی کھنڈرات سے دستیاب ہوئی تھی۔

۲۔ایک قلمی نسخہ قرآن المجید فرقان الحمید جو کہ ۱۱۷۰ میں تحریر کیا گیا ہے۔جس کا ترجمہ بزبان فارسی میں ہے۔میری چھوٹی سی لائبریری میں موجود ہے

(محمد ارتاسب کروٹہ)

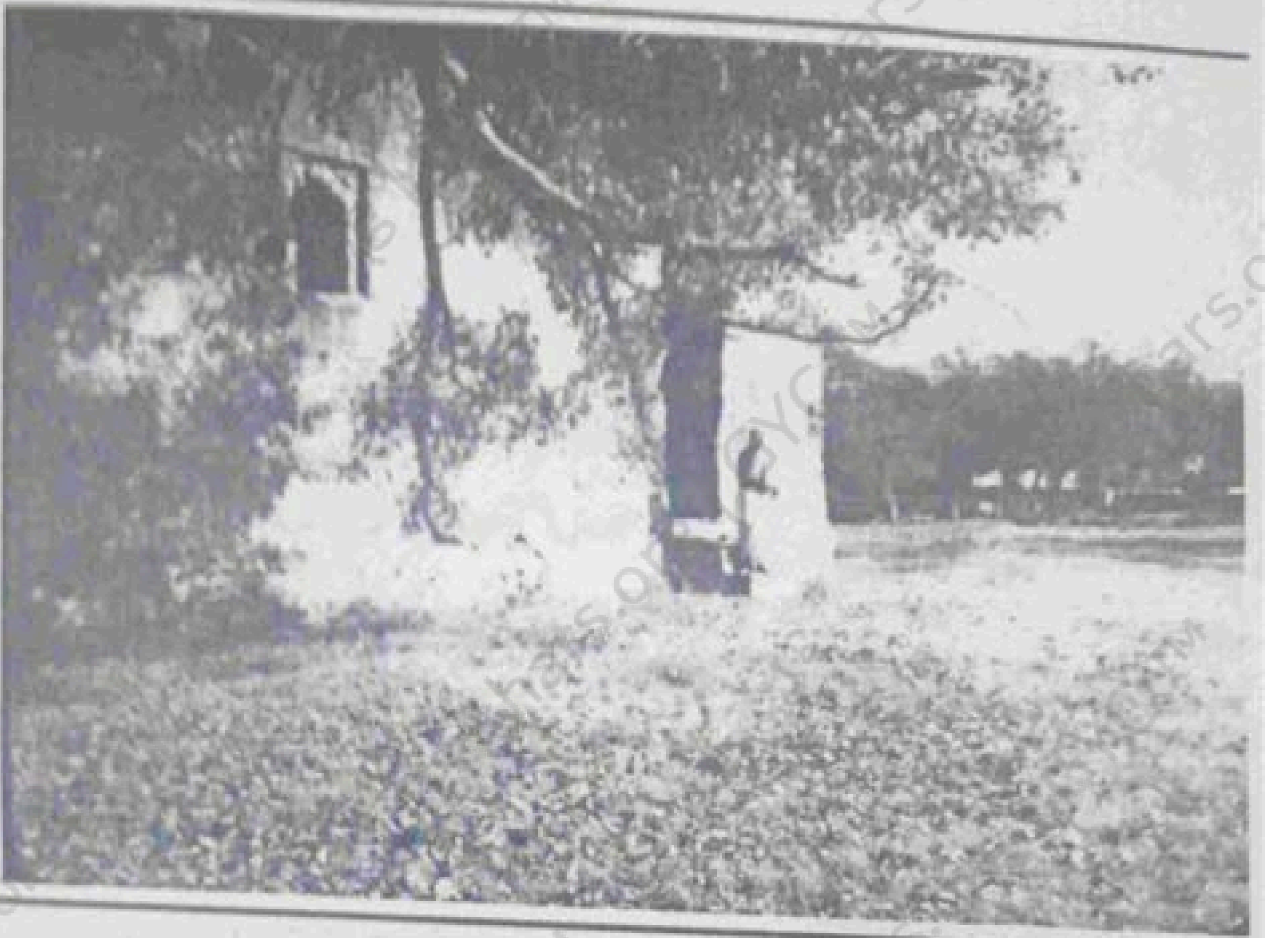

تاریخی محلات شاہی کے کھنڈرات بمقام سر جلال خان

تاریخی مسجد (رانی منگو) بمقام سر جلال خان کا عقبی منظر

gakhars.org | GYC ™

دیرینہ تعمیرات

سرجلال خان ۔عہد حکومت مغلیہ کی چھوٹی سی مسجد پختہ ہے۔جس کا ایک حصہ عہد حکومت سکھاں مثل بھنگی میں گرادیا گیا۔بعد ازاں گردونواح کے مسلمان نے دوبارہ تعمیر کرادی۔ برج سنہراں ۔1835ء بکرمی کے قریب اس کی بنیاد بدست حضرت غوث زمان قلب دوراں میاں حاجی صاحب عرف بگا شیرؒ آف درکالی شریف رکھی گئی۔ مساجد بڑی درویزہ، مسجد سرگڈھن، مسجد میانہ موہڑہ، مسجد جندوٹ، مسجد بشندور، مسجد موہڑہ اکرہ وغیرہ عہد مغلیہ وسکھاں میں تعمیر کی گئیں۔

مکانات

قدیمی مکانات میں ریسٹ ہاؤس ڈھوک راجگا (کیدو) ریسٹ ہاؤس موہڑہ اکرہ، رہائش گاہ خان بہادر محمد اکرم موہڑہ اکرہ، ہندواقوام کی شاندار عمارتیں موضع کھوکرکا اور دیگر چند روؤسا کے مکانات عظمت رفتہ کی یادگار ہیں جنکی تفصیل باعث طوالت ہوگی۔

مشہور خانقاہیں

نام ولی اللہ	موضع	قوم	میلہ	خاص حاجب
شاہ عارف	ویہوال	سید	۱۹۳۶ء سے شروع ہے	پھنسی آنکھ وغیرہ
شاہ سخیر	میانہ موہڑہ	سید	۱۸۰ سال سے ہر بیساکھ کی پہلی جمعرات	جذام یعنی کوڑھ
ہیبت سلطان	کنڈیاری	گکھڑ	۹۰ سال سے شروع	عام حاجت
دیوان حاجی عبداللہ	بشندور	قریشی	۱۰۰ سال سے شروع	عام حاجت
شاہ جہاں چشتی	سرجلال خان کروٹہ	سید	۱۰۰ سال سے شروع	عام حاجت
معصوم شاہ				عام حاجت
شیرازی بادشاہ	اپرا کھوکھر کا	سید		
عامی بادشاہ	میانی سیداں	قریشی		
میاں فقیر صاحبؒ	سوہنی		وفات ۱۹۲۵ء	جذام پھنسی وغیرہ
بابا پیچو	پکھول	راجپوت		درد
غوری بادشاہ	دھمیک مقبرہ	غوری افغان	وفات ۶۰۲ ہجری	حافظ قرآن۔ شہید

خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے (عثمان غنیؓ)

دربار اقدس حضرت شاہ جہان محمد چشتیؒ بمقام سر جلال خان

ولی اللہ دے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے دنیا اتوں ٹُر گئے نال خاموشی
(میاں محمد بخشؒ)

القاب وخطابات

راجپوت اگرہ قبیلہ موضع موہڑہ اگرہ کے صاحب دستاروں اور جاگیرداروں کا عہد مغلیہ میں خان
عہد سکھاں میں خان بہادر، اور عہد انگریزی میں بھی خان بہادر کا خطاب مستقل رہا۔ عہد حکومت
انگریزی میں گکھڑ، اعوان بدھال، راجپوت اگرہ، پنوار اور بکھروال نے رئیس کا لقب اختیار
کیا۔ عہد مغلیہ، عہد سکھاں، عہد انگریزی اور آج تک کھیال خاندان موہڑہ چوہدریاں دسوہاوہ
وغیرہ کا خطاب بدستور "چوہدری" رہا۔ عہد مغلیہ میں پنوار قبیلہ چند پشت سلطان اور بعد ازاں
"چوہدری" اور عہد انگریزی میں "رئیس" کا لقب اختیار کیا۔ گکھڑ قبیلہ سے عہد مغلیہ میں مثل بھنگی
کی حکومت میں رئیس بھروالہ (کہوٹہ) اور عہد سکھاں میں رئیس ڈومیلی نے "رئیس" کا لقب اختیار
کیا۔ عہد مغلیہ میں پنوار خاندان رئیس "میاں" اور دیگر برادری چوہدری کہلائے۔ موضع خالصہ
اندان کے جاگیرداروں کا لقب بھائی مشہور رہا۔ عہد مغلیہ اور عہد سکھاں میں بدھال قبیلہ
"صاحب دستار"، "شیخ" یا "ساؤ" کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ ہر عہد حکومت میں بنی
فاطمہ "سید" اور "شاہ" کے لقب سے ملقب تھے۔ البتہ میانہ موہڑہ کے بزرگان کا
لقب "میاں" چلا آتا ہے۔ عہد مغلیہ، عہد سکھاں، عہد انگریزی، اور آج تک حضرت دیوان
حضوری کی اولاد کا لقب "صاحبزادہ" مشہور ہے۔ عہد مغلیہ میں کھتریل خاندان کے بزرگ
"رئیس" عہد سکھاں عہد انگریزی میں "چوہدری" کہلائے۔

مشہور تالاب

سرجلال خان گکھڑ تالاب

رکھ نیلی کا سلسلہ پہاڑی موضع مہرگلی چوہان کے قریب جا کر ختم ہوتا ہے۔ خاتمہ پہاڑی پر دو چھوٹی
گھاٹیوں کے درمیان سرجلال خان واقع ہے۔ جلال خان نامی بانی سر بیان کیا جاتا ہے۔ مقامی

روایت کے مطابق جلال خان وکمال خان دو بھائی تھے جلال خان نے کمال خان سے تیاری
تالاب میں مزدوری کے لئے رائے طلب کی۔ جس نے بجائے سیر آٹے اور پاؤ گھی کے ایک سیر
گھی اور پاؤ آٹا کہہ دیا۔ اس قول کو قائم رکھنے کیلئے یہی مزدوری ادا کی گئی۔ گکھڑ نامہ (تاریخ
گکھڑاں) کے مطابق جلال خان اور کمال خان کی حکمرانی میں کافی وقفہ ہے۔ اس لئے یہ روایت
مقامی مراسیوں ذی چند اور خاندان کا من گھڑت قصہ ہے۔ تالاب کے ساتھ بہت بڑا قبرستان
ہے۔ یہاں بہت پرانا شہر بنام "شہر جہانیاں" تھا۔ عہد مغلیہ کی مسجد اور حضرت شاہ جہان چشتی کا
مزار بھی واقع ہے۔ ایک اور مقامی روایت کے مطابق نجومیوں نے تیاری تالاب کے وقت
140 بچھڑے گائے یک رنگ یک عمر برائے قربانی مقرر کئے۔ جوکہ سلطان کیور خان مورث
اعلیٰ پنوار قبیلہ جندوٹ وسنبھرال نے پیش کئے۔ اس خدمت کے عوض کئی دیہات کی ملکیت عطا
ہوئی۔ تالاب کا رقبہ انتیس کنال 29 تھا۔

(**نوٹ**) عہد حکومت مغلیہ میں پولیس اسٹیشن سرجلال خان گکھڑ تھا۔ عہد حکومت سکھاں میں
1850ء میں دھمیک منتقل کیا گیا۔ 1864ء عہد حکومت انگریزی میں سوہاوہ میں منتقل کیا گیا۔

تالاب پڑی درویزہ

عہد سکھاں میں سردار بے سنگھ کی والدہ نے پختہ تالاب بنوایا۔ جس کو آج تک دی کا سر کہتے ہیں۔

تالاب ڈوھنگی

یہ تالاب پختہ بنا ہوا ہے پانی صرف موسم برسات میں جمع ہوتا ہے۔ قدیم شاہراہ پر واقع ہے۔ عہد
سکھاں میں دیوان مولراج گورنر ملتان نے 1903 بکرمی یعنی 1153 ھجری میں بنوایا تھا۔
بیان کرتے ہیں کہ تالاب تیار ہو رہا تھا۔ ایک مستانہ جوگی فقیر ہندو گزرا جس نے پینے کیلئے پانی
مانگا۔ مگر مزدوروں نے نہ دیا۔ فقیر نے بد دعا دی اسی لئے جس قدر پانی تالاب میں بارش کے .

وقت جمع ہو زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ تیاری تالاب کے ثبوت میں عہد سکھاں کا ایک
پروانہ کا مطالعہ باعث دلچسپی ہوگا۔

وخالصہ جی سری اکال سہائے دیوان مولراج گورنر ملتان 23 ہاڑ 1903 بکرمی بنام ارادت نشان
فراست عنوان چوہدری ملتان والہ گہ برائے کندیدن تالاب موجب اجازت سرکار تحصیل موضع
ڈھمیہ آمدہ بودند بلکہ اہل معتبراں دیوان رافقہ بحضور سرکار داد خواہ شدہ اند کہ شمار اقصال را از
کندیدن تالاب مذکور مانع میسازند چونکہ سرکار را بہر حال شما ازیں چنیں کم حوصلہ یقین نہ بود لہذا
پروانہ صادر باید کہ شما از کندیدن تالاب در ہر جائے کہ موجب مرضی خود او شاں تیار خواہند
کنانید۔ مزاحمت نسازند و دیگر زمینداراں گردو نواحی آں طرف را ہم تاکید سازند۔ کہ کسے آدم
ہمراہ ایشاں مزاحمی بناید کرد۔ چنانچہ خود شما معرفت خود فراہمی مزدوراں و دیگر اسباب کنانیدہ
دہند۔ کہ تا کسے آدم از دشاں کشیدہ گرفتہ۔ او ہم واپس ساختہ دہند تاکید مزید شناسد۔
وہمہ ہیزم سوختنی برائے چونہ سوائے رکھ از ہر جائیکہ خواہند برید مانع نسازند و بابت سنگ ہائے
ہم مانع نسازند۔ تاکید مزید شناسد خشت ہائے کہ برائے چونہ از ڈھمیک خود دیگر جا خواہند
آمدہ مزاحمی نسازند۔

ترجمہ۔(ترجمہ فارسی سے بزبان اردو تالاب ڈھمیک)
چوہدری جنگ باز خان خوش رہو۔
جب دیوان مولراج کے آدمی موضع ڈھمیہ کے قریب سرکار سے اجازت لے کر نیا تالاب سر
کھودنے کے لئے آئے۔ دیوان کے معتبروں اور اہلکاروں نے آپ سے داد یعنی اجازت مانگی تو
اپنے کھدائی والوں کو تالاب مذکورہ کھودنے سے منع کر دیا۔ سرکار کو آپ اس طرح کے حال احوال
کا یقین نہیں تھا۔ لہذا رقعہ صادر ہے آپ کو چاہیے کہ جس جگہ ان کی مرضی ہو ان کی مرضی کے

مطابق تالاب کھودنے دیں مزاحمت نہ کریں۔ علاقے کے گرد و نواح کے زمینداروں کو بھی تاکید
کریں کہ کوئی شخص ان کے ساتھ مزاحمت نہ کرے۔ اور آپ خود اپنی طرف سے مزدور لگا ئیں اور
کھدائی کے لئے سامان وغیرہ بھی دیں۔ جو کوئی ان آدمیوں سے لین دین کریگا وہ بھی واپس
دلوائیں۔ تاکید مزید کی جاتی ہے کہ اس کا خیال کریں چونہ اور سوائے رکھ یعنی سرکاری جنگلات کے
جلانے والی لکڑیاں ایندھن بالن وغیرہ جس جگہ سے چاہیں لے جائیں منع نہ کرنا۔ اور پتھروں
کے بارے میں بھی رکاوٹ نہ کرنا۔ نیز اینٹیں جو کہ چونے کیلئے ہوں کی خواہ وہ ڈھمیک سے یا
کسی دوسری جگہ سے لانا چاہیں لا سکتے ہیں۔ مزاحمت نہ ہو۔

تالاب بشندور

پختہ تالاب مسمی ذالاحل بخشی ساکن بشندور نے رفاع عامہ کے لئے بنوایا۔ مشرقی جنوبی کونہ میں
کتبہ لگا ہوا ہے۔

تالاب سوہاوہ

عہد انگریزاں میں شرف علی خان اکرہ موضع موہڑہ اکرہ کی نگرانی میں سرکاری طور پر بنوایا گیا۔
فوجی مقاصد کیلئے بنایا گیا۔ 1920ء کی قحط سالی میں خشک ہوا۔ محکمہ ریل کے تالاب بھی وسیع
ہیں۔ مذکورہ تالابوں میں مرگ آبی عام ہے۔
دیوان مولراج گورنر ملتان 23 ہاڑ سمت 1903 بکرمی

مشہور کال یعنی مشہور قحط

چالیسواں یا بڑا کال 1845 بکرمی بمطابق 1783ء نمودار ہوا۔ متواتر تین سال تک فصل نہ
ہوئی۔ بے شمار انسان اور حیوان مارے گئے۔ سینکڑوں آدمی نقل مکانی کر کے دیگر علاقہ جات میں
چلے گئے۔ صوبہ سرحد کے ضلع پشاور میں آج تک ان دیہات کے مہاجرین کی کافی تعداد آباد

ہے۔ آٹا گندم تین سیر فی روپیہ اور پیاز ٹکڑا دو روپیہ میں فروخت ہوا۔ شیر دار حیوان ککڑی کھاتے جس کی وجہ سے دودھ کی رنگت سرخ ہو گئی۔

۲۔ 1813ء میں بھی قحط نمودار ہوا۔ فصل نہ ہونے کی وجہ سے گندم 7 سیر فی روپیہ فروخت ہوئی۔

۳۔ 1834ء میں دو سال فصل نہ ہونے کی وجہ سے 12 سیر فی روپیہ گندم فروخت ہوئی۔

۴۔ 1899ء میں بھی قحط پڑا اس کی چھپن کا قحط کہتے ہیں۔ نرخ گندم 8 سیر فی روپیہ تھا۔ انگریزی حکومت نے ریل گاڑی کے ذریعہ دیگر ممالک سے گندم لا کر ہندوستانی قوم کو قحط سے بچایا۔ اور ویرانی کی نوبت نہ آئی۔

۵۔ 1920ء جنگ عالم گیر کے خاتمے پر تین فصلیں ناقص ہوئیں۔ بھوسہ کا نرخ دس سیر فی روپیہ تھا۔ گندم چار سیر فی روپیہ تھا۔ گندم چار سیر فی روپیہ فروخت ہوئی۔ غلہ و بھوسہ انگریزی حکومت نے دیگر ممالک سے لا کر ضرورت پوری کی۔ اسلئے ویرانی نہ ہوئی۔ روزگار و پیشہ مزدوری عام تھا اس لئے بھی لوگوں کو قحط کا احساس نہ ہوا۔

تپہ پھی

پرگنہ دانگلی

gakhars.org | GYC™

تفصیل دیہات (چھچھ)

دیوال

قوم اعوان گوت دیوال کی وراثت ہے۔ اسی لئے گاؤں کا نام دیوال مشہور ہوا۔ بعد میں قوم تحت بھی بطور مالک قابض آباد ہوئی۔ قوم ملیار قدیم سے آباد ہیں۔ تینوں اقوام بطور مالک آباد ہیں۔ سکھ دور حکومت میں داروغہ بخش خان کو چندا کنگز کی جاگیر عطا ہوئی۔ عہد انگریزی میں ججھی سیداں کا رقبہ بھی دیہہ ہذا میں شامل ہوا۔ حضرت شاہ عارف کا مزار مقدس اسی گاؤں کی حدود میں ہے۔ جس کیلئے موضع موگلہ اور بڑی درویزاں سے جاگیر معافی میں چلی آتی ہے۔ عہد مغلیہ میں اس کا رقبہ 60 گھماؤں تھا۔ اب 2062 گھماؤں ہے۔ جس سے تیراں سو گھماؤں مزروعہ ہے۔

معاملہ اراضی بندوبست 1940ء کے مطابق 1537 روپے ہے۔ چار نمبردار ہیں۔ ذیلی آبادیوں میں ججھی اور خانقاہ شاہ عارف شامل ہے۔

منگوٹ (مہگوت)

اصل وراثت قوم بادفروشاں (بھاٹ) کی ہے۔ چنانچہ آج تک ایک بن (تالاب) کا نام "بن بھٹاں" مشہور ہے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 1017ھ میں رائے مہتو قوم گھسیار کو بعوض ملازمت دیہہ ہذا جاگیر میں عطا ہوا۔ جاگیر کے نام پر گاؤں کا نام مہگوت مشہور ہوا۔ عہد اسلام میں اس کا رقبہ 540 گھماؤں درج ہے۔ سکھ دور حکومت میں موضع جندوٹ کے چوہدری شاہ باز خان قوم پنوار گورنر شمالی پنجاب کے خاندانی اور سرکاری ریکارڈ میں موجود ایک پروانہ کی رو سے 900 گھماؤں رقبہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ ججھی سیداں وغیرہ ملحقہ دیہات سے دیہہ ہذا میں آمیز ہوا۔ وقتاً فوقتاً گجوال اعوان، تنگیال، گھنگر، بنس، کھتریل اور گھگھڑ اقوام آباد ہوئیں۔ سردار مہاراجہ جودھ سنگھ، چتر سنگھ اٹاریوالہ کے عہد حکومت میں کسی بوبلا قوم تنگیال موضع سنتو گھی سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوا۔ بوبلا اور اس کا پسر دتیا مشہور مقدم تھے۔ اب ان کی اولاد کی قوم تنگیال درج ہے۔ موضع بڑی درویزہ کے بندو جاگیردار کافی رقبہ پر قابض تھے۔ عہد سکھاں میں سردار ماکھہ سنگھ کو یہ گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔ سردار بے سنگھ کی والدہ نے گاؤں میں پختہ تالاب تعمیر کروایا۔ کھکیال، ججھی اور ملیار بطور کاشتکار آباد ہوئے۔ سکھ دور حکومت مالی اور انتظامی امور پنوار خاندان جندوٹ کے سپرد تھے۔

1849ء میں مالکان دیہہ نے گاؤں کا تیسرا حصہ اور نمبرداری چوہدری شاہنواز ولد چوہدری شاہباز خان پنوار موضع جندوٹ کو ہبہ کر دی۔ کیونکہ گاؤں کے مالکان مالی طور پر کمزور ہو گئے تھے اس لئے معاملہ زمین ادا نہ کر سکے۔ جو کہ چوہدری شاہنواز خان رئیس اعظم جندوٹ سے

روپے ادھار لے کر ادا کر دیے تھے۔ چار سو روپے کے عوض گاؤں کی تیسرے حصے کی ملکیت چوہدری شاہنواز کو دے دی گئی تھی۔ گاؤں کا کل رقبہ تین ہزار ایکڑ ہے۔ جن میں تیرہ صد ایکڑ مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 1633 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ یہ گاؤں آبادیوں پر مشتمل ہے مثلاً پرانا کوٹ، ڈھوک جب، ڈھوک سوہری، ڈھوک ملکھ، موہڑہ روشن موہڑہ جنال، موہڑہ قتال، موہڑہ بلیہ، ڈھوک تھاتھی، اور ڈھوک تورشال ہیں۔ 1957ء تک دو سو گھر آباد تھے۔ اور مردم شماری ایک ہزار تھی۔ دیہہ ہذا میں سات چوک ہیں۔ اس نام کے چار مواضعات علاقہ پوٹھوہار میں موجود ہیں۔ جن میں موضع منگوٹ تحصیل بڑالہ، منگوٹ خورد، تحصیل آڈرہ اور موضع منگوٹ علاقہ سکھو شامل ہے۔ گاؤں کا کل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۹۰۰ (ایکڑ) گھماؤں ہے۔

چھمبر گکھڑاں (سیداں)

عہد اسلام میں اس کا نام چھمبر گکھڑاں درج ہے۔ یہ بہت پرانی آبادی ہے۔ یہ گاؤں موضع کیالہ کے گکھڑوں کی وراثت ہے۔ جنہوں نے والئی تحصیل بڑالی کو رشتہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ دیہہ ہذا کے گکھڑ بھی اہلیان کیالہ کے منصوبہ میں شامل تھے۔ روزگار کے سلسلے میں یہ لوگ مختلف جگہوں پر چلے گئے جس کی وجہ سے یہ گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ یہ گاؤں پہاڑوں کے دامن میں آباد تھا۔ اور تحصیل بڑالی میں شامل تھا۔ سکھوں کے دور حکومت میں تحصیل ہی میں شامل ہو گیا انگریزوں کے دور حکومت میں (درانی کا عہد حکومت) سید محفوظ حسین شاہ صاحب بھلوے سیداں سے اٹھ کر یہاں آباد ہوئے ان کے تین پسران کی اولاد اب تک مالک و قابض ہے۔ اس گاؤں کے چار نمبردار ہیں عہد اسلام میں رقبہ ۱۸۰ گھماؤں درج ہے اب بقدر ۱۲ سو ایکڑ درج ہے جن میں سے ۲۵۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست ۱۹۴۰ء ۲۶۰ روپیہ تھا۔ اصل وراثت گکھڑوں کی ہے۔ سید صغیر حسین شاہ ممبر ڈسٹرکٹ کونسل یہاں کی مشہور شخصیات میں سے ہیں۔ جو بہت اچھے شکاری ہیں۔

پڑی درویز

قوم کھتری کی مختلف گوتیں آباد ہیں۔ جو کہ ساہوکار پیشہ تھے۔ جنہوں نے زراعت کیلئے زمین قبضہ میں کی۔ قوم موچی قدیم سے کافی تعداد میں آباد ہیں۔ سکھ افواج میں گکھڑ خاندان سے چند اشخاص فوج میں ملازم تھے۔ ان کو چند ایکڑ زمین مدد معاش میں عطا ہوئی۔ دو نمبردار ہیں ایک گکھڑ خاندان سے دوسرا قوم جنس سے ہے۔ موضع میں تین آبادیاں بنام ڈھوک بھینس، ڈھوک موہری اور بلہ موہڑہ مشہور ہیں۔ عہد اسلام میں رقبہ 270 گھماؤں تھا۔ اب سولہ سو گھماؤں ہے۔ جس میں سے نصف مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء نو سو اٹھاون روپے ہے۔ گردونواح کے دیہاتی لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ تقسیم ہند 1947ء میں غیر مسلم ترک وطن ہو گئے جس کی وجہ سے قصبہ بے رونق ہو گیا۔ مگر اب دوبارہ پرانی رونق واپس آ گئی ہے۔ پختہ سڑک ہائی سکول، ہسپتال، اور ڈاکخانہ موجود ہے۔ قصبہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ درویز خان سلطان مراد علی خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ اسی خدمت کے عوض گاؤں بطور وراثت عطا ہوا۔ آبادی ایک پتھر پر واقع ہے۔ بزبان پوٹھوہار پتھر کو پڑی کہتے ہیں۔ اسی لئے نام دیہہ پڑی درویز مشہور ہوا۔ ایک قدیمی قلمی کتاب میں لکھا ہے کہ درویز خان قوم کھنگر سے تھا۔ پرانی آبادی پڑی سے شمال کی جانب ایک پانی کا چشمہ بھی جاری ہے۔ راجہ عنایت اللہ خان مرحوم ایس پی کا تعلق اسی گاؤں سے تھا۔ اور قبیلہ گکھڑ بگیال سے تھے۔

گدڑال

گودڑ نامی شخص کی اولاد بنام قوم گدڑال مشہور ہے۔ اسی قوم نے گاؤں آباد کیا 1783ء کے قریب کلاں میں قوم گدڑال غیر آباد ہوئی۔ ایک گھر موضع منگوٹ موہڑہ بلہ میں جا کر آباد ہوا۔ چوہدری دیندار خان بٹوار رئیس سنھرال نے گہیک بگیال اور بعض آباد کئے۔ گاؤں کا اصل رقبہ 150

گھماؤں تھا۔ اب چھ صد گھماؤں ہے۔ جس میں سے دو صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ موضع منگو کے چکلوک اس کے ساتھ ہیں جو کہ ساکنان گوڑال کاشت کرتے ہیں۔ بندوبست 1940ء میں دو سو تیراں روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ نمبردار ایک ہے بیس گھر ہیں۔ اور مردم شماری دو سو پچاس کے قریب ہے۔ اقوام میانہ اور ملیار بھی آباد ہیں۔

پھلکوے سیداں (قولڑہ)

قدیم دور میں بھی آباد تھا۔ اولاً پھلکو نامی گوجر نے آباد کیا۔ قدرت خداوند سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ حضرت شاہ احمد صاحبؒ نے عہد اسلام میں گاؤں میں رہائش اختیار کی۔ شجرہ نسب مالکان میں کرم شاہ مورث اعلیٰ درج ہے۔ کچھ عرصہ بعد بوجہ رشتہ داری سید محمد امین شاہ صاحبؒ آبسے ۔اصل وراثت اولاد سید کرم شاہؒ کی ہے۔ جن کے تین بیٹوں سید جہانیاں، سید رحم علی شاہ صاحب، اور سید مہر شاہ کی اولاد مالک و قابض ہے۔ تین نمبردار ہیں۔ سید محمد امین شاہ کی اولاد کے قبضے میں مستقل کا رقبہ ہے۔ ان میں سے ایک نمبردار بھی ہے۔ اس شاخ سے سید فضل شاہ اور ان کا لڑکا سید مراد علی شاہ عہد سکھاں میں ملازم سرکار تھے۔ بوجہ ملازمت دیگر دیہات سے جاگیر عطا تھی۔ علاوہ ازیں سید عباس شاہ، سید حسن علی شاہ بھی اسی عہد میں بزرگ تھے۔ شرف شاہ لطف علی شاہ اور سید محمد شاہ بھی غالباً اسی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر ممکن ہے وہ کسی دیگر جگہ کے باشندے ہوں۔ ہندو سکھ کافی تعداد میں آباد تھے۔ جو کہ تجارت کرتے تھے اور تقسیم ہند 1947ء میں ترک وطن کر کے ہندوستان جا بسے۔ ان کی حویلیاں اور شاندار مکانات گرنے سے قصبہ غیر آباد ہو گیا۔ اور دکانداری کا کام بھی بند ہو گیا۔ قوم کشمیری دیگر اہل حرفہ، خدمتگار اور قوم ملیار بھی آباد ہے۔ عہد اسلام میں رقبہ ایک آسامی تھا۔ اب چھ سو گھماؤں ہے۔ جس میں سے پانچ صد

گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ چار سو اٹھارہ روپے ہے۔ غیر مسلموں کے وقت تعداد گھر ۱۲۵ اور مردم شماری پانچ صد تھی۔ سول ریسٹ ہاؤس بنی سیداں اس موضع کے رقبہ میں واقع ہے۔ اس موضع میں تین آبادیاں بنام ڈھوک گوجراں، ڈھوک روڈ و پٹھان، ڈھوک موہڑیاں مشہور ہیں۔ جو کہ مزارعان ہیں۔ سید مراد علی شاہ مہاراجہ چتر سنگھ کی طرف سے دربار لاہور میں شاہی وکیل تھے۔ اولاد سید کرم شاہ سے ایک صاحب گوہڑہ سیداں متصل سابق میرپور آزاد ریاست جموں کشمیر میں جا کر آباد ہو گئے تھے قوم مصلی اور نائی گوت منوال، کمہار گوت، بہرا اور درزی گوت سیل آباد ہیں۔ اصل ملکیت اولاد کرم شاہ صاحب کی ہے۔

موہڑہ علیا

مسمی علیا قوم ہنگیال نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم کھتریل آباد ہو گئی۔ سکھ دور حکومت میں بھائی رنبیر سنگھ ساکنہ موضع کریالہ کو یہ گاؤں دھرم ارتھ یعنی مذہبی خدمت کے عوض جاگیر میں عطا تھا۔ عہد اسلام صرف تیس گھماؤں رقبہ تھا۔ اب 73 گھماؤں ہے جس میں سے پچاس گھماؤں مزروعہ ہے بندوبست 1940ء میں 78 روپے معاملہ تشخیص کیا گیا۔ قوم راجپوت آباد ہے۔

بلبل کلاں

مسمی بلبل قوم اوڑہ نے آباد کیا۔ قصبہ کلاں 1783ء میں اوڑے غیر آباد ہو گئے۔ سکھ دور حکومت میں میانہ سہام معرفت چوہدری سرانداز خان رئیس جندوٹ 270 گھماؤں جاگیر پر قابض ہوئے۔ بعد ازاں قوم اوڑہ دوبارہ آباد ہو گئے۔ مہاراجہ سردار چتر سنگھ کے عہد حکومت میں ٹھیکہ (ذیلداری) بنام چوہدری شاہ باز خان بہوار رئیس جندوٹ و گورنر شمالی پنجاب کے نام مقرر تھا۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں تھا۔ اب آٹھ سو گھماؤں ہے۔ جس میں پانچ سو ستر گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں چھ سو آٹھ روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ تین نمبردار ہیں۔ ڈھوک رتیال

gakhars.org | GYC TM

اسی موضع میں شامل ہے۔ ایک نمبردار قوم مہتیال سے ہے۔ اقوام چوہان منگیال سہالہ قوم میں
چوہان، اعوان، جلال، مرزا اور خدمتگار قوم میں بھی آباد ہیں۔

بلبل خورد

قوم منگیال نے بلبل کلاں کے رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر قلیل رقبہ کے آبادی کا نام بلبل خورد مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 60 گھماؤں تھا مگر عہد انگریزی میں چوہتر گھماؤں مقرر ہوا جس میں تین سو چوبیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 327 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ 2 نمبردار ایک ہے۔ قوم منگیال بھی قدیم سے آباد ہے۔ دیگر خدمتگار قوم میں بھی آباد ہیں۔ اصل وراثت قوم آزادی کی ہے۔ کوئی قدیمی شخص وراثت کا حقدار نہ رہا تو منگیال نے دخل حاصل کر لیا۔

مجی سیداں

اونچی جگہ کو مجی کہتے ہیں۔ قدیم سے آباد ہے قدرت خداوندی سے [illegible] میں آباد تھیں، جواب غیر آباد ہو گئیں۔ اقوام سید اور گوجر آباد ہوئے۔ ایک نمبردار سید اور دوسرا گوجر خاندان سے ہے۔ برلب سڑک 1913ء میں سول ریسٹ ہاؤس تیار ہوا۔ جہاں حکام کی آمد و رفت لگی رہتی ہے۔ عوام کی سہولت کے لئے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار جہلم کی اور دیگر [illegible] کے علاقہ کی آمد سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ عہد انگریزی میں 236 گھماؤں مقرر ہوا جس میں سے [illegible] گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء دو سو اکتالیس روپے ہے۔ سو گھر اور مردم شماری چار سو افراد ہے۔

موہڑہ کنیال (موتیال)

اس گاؤں کا قدیم نام موتیال درج دفتر ہے۔ کسی نقو قوم کنیال نے آباد کیا پہلے بانی کے نام پر کنیال مشہور ہوا۔ بعد ازاں بانی کی قوم کنیال کے نام کی وجہ سے موہڑہ کنیال مشہور ہوا۔ [illegible]

1783ء میں قوم منگیال غیر آباد ہو گئی۔ [illegible] رقبہ چک دوسرے چک میں شامل ہو گیا۔ بعد ازاں مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں قوم کنیال دوبارہ چوہدری شاہباز خان بہادر رئیس جنڈوٹ کی معرفت آ کر آباد ہوئے۔ اور چوہدری شاہباز بہادر کی کوشش سے دوبارہ منتظم مقرر ہوا۔ اس گاؤں کا منتظم چوہدری شاہباز جنڈوٹ کے نام ثبت تھا۔ کل رقبہ 214 گھماؤں ہے۔ 150 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء میں 217 روپے تشخیص ہوا۔ ایک نمبردار ہے۔ قوم منگیال قدیم سے آباد ہے اور مالک اراضی ہیں۔ خدمتگار قوم میں بھی آباد ہیں۔ منتظم کے علاوہ 75 روپے انعام بھی چوہدری شاہباز خان بہادر کو ملتا تھا۔

فضیل تھو

اصل وراثت قوم بھٹیال کی ہے۔ [illegible] ریکارڈ مال میں فضیل تھو لکھتے ہیں۔ تھو قوم بھٹیال نے گاؤں آباد کیا۔ راجہ پرتاپ سنگھ سردار [illegible] پوٹھوہار کے عہد میں چوہدری سرفراز خان بہادر رئیس جنڈوٹ کا دور [illegible] اور [illegible] کو آباد کیا۔ عہد انگریزی میں قوم اہیال متصل موضع اہیال علاقہ [illegible] سے آ کر اس جگہ آباد ہوئے۔ قوم اہیال نے [illegible] آبادی کی۔ کاشتکاری کے علاوہ قدیم سے فوجی ملازمت کرتے ہیں۔ گاؤں کا رقبہ 165 گھماؤں ہے۔ مگر اب 724 گھماؤں ہے۔ جس میں 320 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء میں 309 روپے تشخیص ہوا ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ سید فضل شاہ نے سکھوں کی حکومت میں ایک بیوہ عورت سے ملکیت حاصل کی اب تک ان کی اولاد قابض ہے۔ سادات کی جاگیر کا نام [illegible] ہے۔ اقوام اہیال اور چوہان بھی آباد ہیں۔ اعوان کنیال اور گوجر اقوام آباد ہیں۔ ڈھوک [illegible] اور ڈھوک جلال شاہ اس میں شامل ہیں۔

فضیل راجارام

یہ رقبہ موضع فضیل کلاں (تھو) سے ۷۰ گھماؤں علیحدہ کیا گیا ہے۔ رلیہ رام قوم کھتری گوت ملہوترہ کو عطا کی۔ جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا اور نام فضیل رلیہ رام مشہور ہوا۔ سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے دور میں چوہدری سرانداز خان حاکم تحصیل ومی موضع جندوٹ نے مسمی کماں کو آباد کیا۔ موجودہ رقبہ ۳۷۴ گھماؤں ہے۔ جس میں سے ۱۴۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست ۱۹۴۰ء میں ۱۲۵ روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ نمبردار تین ہیں۔ قوم کہیال، پچھال، بجیال، اور چوہان بھی آباد ہیں۔

اراضی حمید

مسمی حمید قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں تھا۔ قحط کلاں 1783ء میں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ رلیہ پرتاب سنگھ کے عہد میں سرانداز خان جاگیردار موضع جندوٹ نے حفیظ اللہ خان کو آباد کیا۔ اب دیہہ بڑا کا رقبہ 184 گھماؤں ہے۔ 70 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1940ء کے بندوبست میں 68 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ نمبردار ایک ہے۔ 15 گھر ہیں۔ قوم کھتریل بھی قدیم سے آباد ہے۔

معصوری دھمیال

معصوری خان قوم دھمیال نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے دھمیال اجڑ گئے۔ قوم اہیال نے دخل حاصل کیا۔ سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں چوہدری سرانداز خان جاگیردار موضع جندوٹ حاکم ومی نے نیاز علی خان قوم دولیال کو موضع کونتریلہ سے لا کر آباد کیا۔ دولیال خاندان کی علیحدہ ڈھوک نیاز علی ہے۔ گاؤں میں سید نیاز علی شاہ تمنک سمی سیداں کا مزار مقدس واقع ہے۔ بعہد اسلام میں گاؤں کا رقبہ 270 گھماؤں تھا۔ اس وقت 1314 گھماؤں ہے۔ جس میں 365 گھماؤں مزروعہ ہے۔ اور 1940ء کے بندوبست میں معاملہ 361 روپے تشخیص

ہوا۔ ایک نمبردار قوم دولیال اور قوم اہیال سے ہے۔ میانہ موہڑہ کے مزار عان قوم کنیال المعروف میانہ نے پہاڑ کے دامن میں سکھ دور حکومت میں ڈھوک آباد کی۔ قوم بنیال بھی آباد ہے۔ دھمیال عہد سکھاں میں غیر آباد ہو گئے۔

چھچھی سیداں

یہ گاؤں خاندان سادات بخاری کی وراثت ہے۔ قریب ایک برہمن تھی جس کا نام چھچھا مشہور تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام چھچھی سیداں مشہور ہوا۔ کسی زمانے میں یہ گاؤں بارونق تھا۔ حضرت شاہ عارف کا مزار واقع ہے۔ حضرت صاحب کی بددعا سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ اور اصل وراثت کوئی نہ رہا۔ ملحقہ دیہات والوں نے زمین پر قبضہ کر لیا۔ اب موضع دیوال میں شامل ہے۔ اور کچھ رقبہ موضع سنگوٹ میں شامل ہے۔

گنگی سیداں

مسمی گنگی قوم گوجر نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار نے نصف گاؤں سید وہاب شاہ قوم سید بخاری کو جاگیر میں عطا کیا۔ جنہوں نے قوم کو مارتو دھمن ملوکی سے لا کر آباد کیا۔ اور ایک بیوہ عورت سے متعلق ملکیت بھی داخل کئے۔ سید فضل شاہ کی اولاد کی علیحدہ ڈھوک بنام ڈھوک سیداں مشہور ہے۔ اقوام مسلی، کشمیری، اور جاتی گوت منہاس بھی آباد ہیں۔ تین نمبردار ہیں۔ موجودہ رقبہ 792 گھماؤں ہے۔ جس میں سے 590 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین 753 روپے ہے۔ اقوام کھتریل اور پچھال بھی آباد ہیں۔ گوجروں کی ایک گوت کا نام بھی گنگی ہے۔

گنگی بھکھروال

قحط کلاں 1783ء کے بعد موضع گنگی سے سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار اور سردار جودھ سنگھ نے

نصف جاگیر غلام حسین قوم بھکوال کو عطا کی۔ جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ گنگی بھکوال مشہور ہوا۔ چوہدری سرانداز خان پنوار رئیس جندوٹ اور حاکم بھی نے مسمیان بختاور اور سید اقوام تنگیال کو آباد کیا۔ اور ایک گھرانہ موضع سہمرال اپنے آبائی وطن سے لا کر آباد کیا۔ اقوام چیدی اور جنال بھی آباد ہیں۔ مہاراجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار نے گاؤں کا مشخصہ اور معافی 75 روپے چوہدری شاہباز خان پنوار رئیس جندوٹ کو عطا کر رکھا تھا۔ ایک نمبردار قوم تنگیال اور دوسرا قوم جنال سے ہے۔ موجودہ رقبہ 611 گھماؤں ہے جس سے 380 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین 386 روپے ہے۔

لوہر چوہدلال

لوہر خان ولد چوہد خان قوم گکھڑ کو سلطان آدم خان گکھڑ نے 90 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ لوہر خان گکھڑ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چوہد خان کی اولاد چوہدلال کہلاتی ہے۔ بانی اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام لوہر چوہدلال پڑ گیا۔ اصل وارثان سے کوئی نہ رہا۔ اور یہ رقبہ کئی بار موضع سوگیال میں شامل ہوا۔ اس میں ڈھوک ٹاہلی، ڈھوک جبی، اور ڈھوک لوہر شامل ہیں۔ عہد انگریزی میں ان ڈھوک ہائے کی اقوام مزارع مستقل ماتحت اقوام اور اعوان ساکنان موضع سوگیال مقرر ہوئیں۔ بدھال خاندان سرگندھن اور خاندان سوگیال کی اس رقبہ کیلئے خون ریز جنگ ہوئی۔ مقام جنگ کو آجنگ چورہ کہا جاتا ہے۔ گکھڑ سوگیال قوم، اعوان بدھال سے شکست کھا کر موضع تجی نکرالی بھاگ گئے۔ اس لئے قبیلہ سوگیال موضع سوگیال سے غیر آباد ہوئے۔

سوگیال

بیان کرتے ہیں کہ قوم گکھڑ کے مورث اعلیٰ گکھڑ شاہ کا پوتا سوگ خان 465 ہجری المقدس میں

اس جگہ آباد ہوا۔ اسکی اولاد کو سوگیال کہتے ہیں۔ گوت کے نام پر گاؤں کا نام سوگیال مشہور ہوا۔ سوگیال خاندان کا آخری فرد راجا خان ولد شادمان خان قوم بدھال موضع سرگندھن کے خوف سے گاؤں چھوڑ کر 1077 ہجری میں موضع تجی نکرالی آباد ہوا۔ کچھ عرصہ گاؤں غیر آباد رہا۔ بعد ازاں قوم پنڈر، آدمال، ساگرہ اور کلیال ڈھوک چوکی آباد ہوئے۔ سکھ دور حکومت میں گاؤں سردار مہاراجہ شیر سنگھ کی جاگیر تھی۔ اس نے موضع لوہر چوہدلال جو کہ ویران تھا۔ دیہہ ہذا میں شامل کیا۔ 1880ء کے بندوبست میں ڈھوک پنڈر کھڈالی تین ڈھوکوں کا موضع ہوا۔ اسی لئے دو نمبردار مقرر ہوئے۔ ڈھوک لوہر، ڈھوک جبی، ڈھوک ٹاہلی، ڈھوک تھتھال کے زمیندار مزارع مستقل کی حیثیت سے آباد ہیں۔ ان کا قبضہ اراضی قلیل عرصہ کا ہے۔ اس لئے حقوق ملکیت نہ کر سکے۔ قوم چیدی موضع گنگی بھکوال بھی اسی موضع میں اصل مالکان ہیں۔ سوگیالوں اور بدھالوں کی جنگ بوجہ قبضہ رقبہ زمین لوہر چوہدلال تھی۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد عبدالباقی اعوان موضع پنڈر سے اور قوم آدمال موضع پیر اغیب سے آ کر آباد ہوئے۔ قوم ساگرہ اور کلیال سکھ دور میں آباد ہوئے۔ موضع میانہ موہڑہ کے چند افراد قوم میانہ دیہہ ہذا میں بطور مزارع کاشت کرتے تھے۔ اقوام بھٹی، ابجیال، وولجیال بھی آباد ہیں۔ ہر سہ اقوام چوہدری شاہباز پنوار رئیس اعظم جندوٹ کی معرفت آباد ہوئے۔ ڈھوک پنڈر، موہڑہ مالکاں، ڈھوک غلام علی، ڈھوک گنڈ، اور ڈھوک پنڈا اسی موضع کے دیہات ہیں۔ سید، ڈھڈی اور قوم منہاس بھی آباد ہیں۔ تیلی، درزی، گوت سیل، نائی (گوت منوبا) موچی، مسلی، ترکھان گوت ہیرا، سروال جولاہے، مراسی، کمیار، اور اہل حرفت و خدمتگار بھی آباد ہیں۔ آبادی ڈھائی صد گھر اور مردم شماری ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ اصل رقبہ نو سو گھماؤں ہے۔ موجودہ رقبہ تین ہزار گھماؤں ہے جس میں اٹھارہ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1940ء کے بندوبست میں معاملہ زمین 1976 روپے تشخیص

ہوا۔ ایک نمبردار قوم اعوان پنڈ راور دوسرا گکھڑ وار مال سے ہے۔ چک ترپڑ کا نصف حصہ اس موضع میں شامل ہے۔

ڈھوک پنڈ رکھوالی

بندوبست 1880ء میں تین آبادیاں بنام ڈھوک پنڈ، ڈھوک رکھ اور ڈھوک والی موضع سرگال سے علیحدہ کر کے ایک موضع تشکیل ہوا۔ تینوں ڈھوکوں کے الگ الگ نمبردار مقرر ہوئے۔ ڈھوک پنڈ میں اعوان اور بھٹی ڈھوک رکھ میں بھکوال اور منہاس اور ڈھوک والی میں انجیال آباد ہیں۔ دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ گاؤں کا رقبہ 813 گھماؤں ہے۔ جس میں سے 780 مزروعہ ہے۔ 786 روپے معاملہ ہے۔ پنڈ رکھوالی میں محمد حسین پٹواری قابل ذکر ہیں۔ اور محکمہ مال میں بہت اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ اور محکمہ کے افسران قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جندوٹ

جسا خان بن کول خان (بانی کوتریلہ) قوم بھکوال نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم بھکوال ستہ لدھوالا اور قوم بدھال سرگندھن کی لڑائی میں بھکوال اس گاؤں سے غیر آباد ہو گئے۔ بدھال قبیلہ سرگندھن نے دیہہ ہذا پر مالکانہ قبضہ کر لیا۔ اقوام کھتریل، جتیال، کتیال، کیال، ککیال اور مجرال باری باری بطور کاشتکار آباد ہوئے۔ جب گاؤں غیر آباد تھا تو حاکم پوٹھوہار مہاراجہ چتر سنگھ نے چوہدری شاہ باز خان بجوار رئیس گورنر شمالی پنجاب کو حقوق ملکیت اور چہارم عطا کیے۔ چوہدری صاحب بھائیوں سمیت موضع سہمرال سے اٹھ کر دیہہ ہذا میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور تا عملداری انگریز سرکار بطور وراثت دیہہ جملہ آسامیاں سے نصف غلہ وصول کرتے رہے۔ عہد انگریزی کے شروع میں سالم دیہہ کی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ جس میں سب قومیں مالک قرار

پائیں۔ بعوض آبادی دیہہ چوہدری صاحب کو بطور اعلیٰ مالک تعلقداری بشرح سات روپے فی صدی کل جمع (معاملہ) دیہہ پر دی گئی۔ اور بعوض چہارم دس فی صدی انعام تجویز ہوا۔ چوہدری شاہ باز خان بجوار نے زمیندار اہل حرفت اور خدمتگار قوموں کو آباد کیا۔ اور کئی جدید کاشتکار بھی آباد کیے۔ گاؤں سے آبپاشی کیلئے قوم ملیار نے تین خاندان مختلف جگہوں سے لا کر آباد کیے۔ اصل رقبہ 225 گھماؤں ہے۔ موجودہ رقبہ 1276 گھماؤں ہے 400 گھماؤں مزروعہ معاملہ میں 482 روپے مقرر ہے۔ ایک سو گھر ہے اور [illegible] پر مشتمل ہے۔ دونوں نمبردار قوم بدھال سے ہیں۔ چوہدری شاہ باز خان بجوار رئیس کی اولاد سے شاخ کلاں اعلیٰ مالک اور تعلقدار ہے۔ انگریزی دور میں ذیلدار علاقہ رہے ہیں۔ نام جندوٹ تھا۔ آخری ذیلدار راجہ عنایت علی خان بجوار رئیس جندوٹ تھے۔ ذیل جندوٹ میں 23 دیہات اور ذیلدار تا تگر بھکوال ہیں۔ ذیلدار علاقہ کیلئے حکومت کی طرف سے 75 روپے سالانہ انعام مقرر تھا۔

قبیلہ بجوار جندوٹ کا اصلی وطن سہمرال ہے۔ چوہدری شاہ باز خان بجوار موروث خاندان سکھ دور حکومت میں شمالی پنجاب کے گورنر اور سکھ افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔ جرنل چوہدری شاہ باز خان بجوار کا فوجی ہیڈکوارٹر پنڈ دادن خان تھا۔ چوہدری طرہ باز خان بھی سکھ فوج میں جرنیل تھے۔ ریاست راجوری اور کشمیر وغیرہ چوہدری شاہ باز کے ماتحت تھے۔ چوہدری شیر باز خان پونچھ کے حکمران تھے۔ ان کے علاوہ اس خاندان کے حکمرانوں کی طویل فہرست اور حالات تاریخ راجپوت بجوار جندوٹ وسہمرال میں تفصیل سے درج ہیں۔ چوہدری شاہ باز خان بجوار کی پانچویں پشت میں علاقہ سوہاوہ کے ممبر ڈسٹرکٹ کونسل راجہ محمد شجاع خان قائم مقام ہیں۔ ڈھوک ہنگی میں دس گھماؤں رقبہ چوہدری شہباز خان کو جاگیر میں عطا تھا۔ مقدمہ ملکیت دیہہ بوقت

gakhars.org | GYC ™

بندوبست قانونی اقوام کھتریل، ڈوبڈی، بھٹی، بچھندیال کا ایک گروپ بنا لیا گیا اور ان میں شجرہ نسب تیار کر کے ایک قوم کھتریل ظاہر کیا۔ اسی طرح تمیال، کنیال اور جمرال قوموں کا ایک گروپ اور ایک شجرہ نسب تیار کیا گیا۔ تاکہ حقوق ملکیت میں تقویت ہو۔ موضع میانہ موہڑہ کے [illegible] قبضہ میں ایک سو گھماؤں رقبہ دیہہ ہذا سے ہے۔ جس کے وہ قبضہ مالک ہیں۔ راجگان بندوبست و سہراں کا چوار خاندان علاقہ پوٹھوہار کے چند بڑے جاگیرداروں میں شامل ہے۔ عہد قدیم سے آج تک عوامی خدمات میں پیش پیش رہے۔ قیام پاکستان کے وقت اس خاندان نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اب قوم اعوان بدھال، چوار، جنوال، تمیال، کھتریل، کھیال، جمرال اور کنیال اصل مالک ہیں۔ گاؤں کا چہارم حصہ معافی پٹہ اور ذیلداری چوار قبیلہ کو عطا ہوئی۔ جاگیرداروں اور حکمرانوں کی نسل قدیمی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور لاوارثوں کی خدمت اس خاندان کی وراثت ہے۔ سیاسی سطح پر بھی قبیلہ سرفہرست ہے۔

موہڑہ کنیال (میانہ موہڑہ)

اصل وراثت قوم کنیال کی ہے۔ عہد اسلام اور قدیم راجگان دور حکومت میں گاؤں کا نام موہڑہ کنیال تھا۔ کل رقبہ 60 گھماؤں تھا۔ پرانی آبادی شمال کی جانب تھی۔ جس کو اب اپرلا موہڑہ کہتے ہیں۔ 1043 ہجری المقدس میں حضرت شاہ فقیر" اس جگہ جلوہ افروز ہوئے۔ قوم کنیال سے شادی کی ان کی اولادت سے تین چار گاؤں آباد ہے۔ ان کا لقب میاں تھا۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام میانہ موہڑہ مشہور ہوا۔ موضعات بندوبست اول موہڑہ کا رقبہ دیہہ ہذا میں شامل تھا۔ اب اس گاؤں کا رقبہ دو سو گھماؤں ہے۔ دو صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین دو سو روپے سالانہ ہے۔ 1940ء میں باشندگان دیہہ کی درخواست پر بجائے میانہ موہڑہ کے

شاہ فقیر نام دیہہ منظور ہوا۔ خانقاہ حضرت شاہ فقیر پر دور دراز سے عقیدت مند بروز جمعرات حاضر ہوتے ہیں۔ امراض، جذام، برص اور پھوڑے پھنسی کا مریض تین جمعرات متواتر دربار عالیہ کی حاضری دے اور قریبی تالاب میں غسل کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگوں کی برکت اور کرامت سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ہر سال ماہ [illegible] کی پہلی جمعرات کو میلہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ کبڈی، [illegible] گھوڑ دوڑ، [illegible] بازی، اور دیگر دیہاتی کھیل تماشے نہایت ذوق شوق سے کھیلے جاتے ہیں۔ رات کو محفل سماع اور بازی گر المعروف کنجروں کا تماشا قابل ذکر ہے۔ عہد اسلام میں، سکھ دور اور [illegible] میں بندوبست کی طرف سے دربار شریف کے اخراجات کے لئے آمدن وقف تھا۔ [illegible] عقیدت مندوں سے نہایت ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ اور میلہ پر ہر گھر میں ان لوگوں کا [illegible] ہوتا ہے۔ نذرانہ خانقاہ کی وجہ سے اکثر آپس میں فساد کرتے ہیں۔ باشندگان دیہہ نے کافی جائیداد پوٹھوہار دھمن، کہوٹہ، پنڈ دادن خان اور دیگر اضلاع کو آپس میں تقسیم کر رکھا ہے۔ فصلانہ اور نذرانہ باقاعدگی سے وصول کیا جاتا ہے۔ دربار کی تمام آمدنی تینوں [illegible] باری باری تقسیم کر لیتی ہیں۔ اہل حرفت اور [illegible] قوم میں بھی آباد ہیں۔ سکھ دور حکومت میں حضرت میاں نور صاحب مقدم دیہہ تھے۔ وہ نمبردار اولاد حضرت میاں عزل شاہ اور میاں حضرت شاہ نواز کی اولاد سے ہیں۔ حضرت میاں عمر دراز شاہ صاحب زمانہ قریب میں مشہور بزرگ ہو گزرے ہیں۔ بندوبست 1880ء سے اس خاندان کی [illegible] مال میں قوم [illegible] درج ہوئی اس سے قبل میانہ اور کنیال درج ہے۔ [illegible] اور عہد قدیم کی عوامی روایات کی مطابق گردونواح کے [illegible] لوگ ان کو حضرت شاہ فقیر کی اولاد تسلیم نہیں کرتے۔ [illegible] کی آبادی ہے۔ مردم شماری ایک ہزار کے قریب ہے۔ صرف ایک ہی قوم مالک ہے۔ 1992ء میں مزار شریف کو [illegible] تعمیر کیا

گیا۔ پہلے خام تھا۔ میاں نور احمد اور میاں ہاشم علی عہد سکھاں میں کاردار تھے۔ حضرت میاں نور احمد کو کان نمک کھیوڑہ سے چالیس من نمک بطور نذرانہ راہ عقیدت عطا تھا۔ حضرت میاں نور بخش کو موضع سوگیال سے سو گھماؤں معافی عطا تھی۔ یہ اپنی دولت زیادہ تر مقدمات پر ضائع کرتے ہیں۔ گاؤں میں کئی پارٹیاں ہیں۔ ہر پارٹی مخیم پارٹی پر قابض ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ ملازمت کا ان کو شوق نہیں اچھے زمیندار بھی نہیں اس سے پہلے ایک آدھ بزرگ بھی ہوتے رہے ہیں۔ جن کے مزار چند جگہوں پر واقع ہے۔

لدھوال

مسمی لدھو خان ولد میرا خان قوم بھکوال نے آباد کیا۔ موجودہ مالکان قوم بھکوال کے مورث اعلیٰ کا نام کاغذات مال میں روح اللہ درج ہے۔ یہ لدھو خان کا رشتہ دار تھا۔ امانت خان قوم بدھال سرگدھن نے قوم بھکوال لدھوالہ سے بمقام گالہ لڑائی کی۔ اس خون ریز جھگڑے میں قوم بھکوال، لدھوالہ، جندوٹ اور لنگر بھکوال مارے گئے۔ تینوں دیہات غیر آباد ہو گئے۔ صرف ایک بچہ خاندان لدھوالہ سے بچا۔ جس کی اولاد آبادی کا موجب بنی۔ مقام جنگ پر چبوترہ اب تک موجود ہے۔ الٰہی بخش خان نے اپنی جائیداد راجگان قوم اعوان بدھال سکنہ جندور کو ہبہ کر دی۔ اس طرح وہ دیہہ ہذا پر قابض ہوئے سردار چتر سنگھ کے عہد میں غیر آباد گاؤں چوہدری شاہ باز خان پنوار والئی وہی کو جاگیر میں عطا ہوا۔ اس نے ماجھی خان اور شیر خان قوم بھکوال جو کہ اصل وارثان دیہہ تھے لا کر دوبارہ آباد کئے۔ دیگر قومیں، ملیار، کشمیری اور مراسی آباد کئے۔ چک تریڈہ میں شرف علی قوم کھیتگر عہد سکھاں میں آباد ہوا۔ ایک خاندان بدھال سرگدھن سے اٹھ کر آباد ہوا۔ قحط کلاں کے بعد قوم بھینس 1783ء میں آباد ہوئی۔ ایک دفعہ غیر آباد ہوئے دوبارہ آباد کئے گئے۔ قوم میانہ موضع میانہ موہڑہ کے کاشتکار مالک قبضہ قرار پائے۔ ساکنان دیالی و چک

تریڈہ، بھینس اور کھیتگر اقوام بھی مالک قبضہ ہیں۔ دیہہ ہذا کے چک متصل دیالی کو دیالی کے دھمیال کاشت کرتے ہیں۔ عہد انگریزی کی آمد پر اصل مالک قوم بھکوال درج ہوئی۔ چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع جندوٹ کی جاگیر بند کی گئی۔ اور ان کے دیگر بھائی اور اقوام بدھال، ملیار، جٹ، تنگیال، اور مراسی مزارع مستقل قرار پائے۔ چند گھر قوم میانہ بھی مزارع قرار دیئے گئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں تھا۔ عہد انگریزی میں 947 گھماؤں مقرر ہوا۔ 600 گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 732 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ دونوں نمبردار قوم بھکوال سے ہیں۔ ساٹھ گھر اور مردم شماری 250 نفوس ہے۔ اعوان بدھال قبیلہ موضع جندور 1905 بکرمی میں بطور مالک قابض ہوا۔ 1950ء تک گاؤں کا رقبہ دو آسامی دو قلبہ یعنی پانچ سو ستر گھماؤں تھا۔ چونکہ عہد سکھاں ایک آسامی تین قلبہ یعنی دو سو پچیس گھماؤں کا اضافہ بوجہ جاگیر چوہدری شاہ باز خان پنوار ہوا۔ ڈھوک میانہ صحت، ڈھوک نقش، ڈھوک کشمیریاں اور ڈھوک مراسی اسی موضع میں شامل ہیں۔

لنگر بھکوال

لنگر خان قوم بھکوال بانی دیہہ ہے۔ امانت خان قوم بدھال سرگدھن کی لڑائی میں موضع لدھوالہ میں قوم بھکوال ہر سہ دیہات جندوٹ، لدھوالہ اور لنگر سے غیر آباد ہو گئے۔ امانت خان بدھال کا ہمشیرہ و دختر زادہ نور خان بدھال نے دیہہ پر دخل حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد بدھال غیر آباد ہو گئے۔ جنجوعہ میال، دھمیال، ہنگیال، جٹ اور کھنگیال اقوام سکھوں کے عہد میں آباد ہوئے۔ سردار چتر سنگھ نے یہ گاؤں چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ والئی وہی کو بطور جاگیر عطا کیا۔ چوہدری صاحب نے قوم تنگیال موضع آہیال سے میال اور ڈیال دو کوہلی سے اور دھمیال موضع دیالی سے

لاکر بطور مزارع آباد کیے۔ عہد اسلام میں رقبہ 360 گھماؤں تھا۔ اب 1078 گھماؤں ہیں۔ 450 گھماؤں مزارع ہیں 463 روپے معاملہ ہے۔ دو نمبردار ہیں 75 گھر آباد ہیں۔ گاؤں 300 افراد پر مشتمل ہے۔ قوم سیل درزی قدیم سے آباد ہے۔ ڈھوک دھمیال ڈھوک ٹکڑی موضع میں شامل ہیں۔

سُرگدھن

پرانی آبادی ہے، سرگداس قوم برہمن نے آباد کیا۔ راجپوتی حکومت سے آباد ہے۔ پہلے ہنود آباد تھے۔ گاؤں کی مشرق جانب ایک پانی کی ڈھن ہے۔ جو کہ قدیم سے چلی آتی ہے۔ انقلاب روزگار سے برہمن غیر آباد ہوئے۔ کچھ عرصہ قوم جنجیل قابض رہی۔ ان کی ویرانی پر سلطان سارنگ خاں گکھڑ رئیس نے شیخ نصیب قوم بدھال موضع ترکھڑی کو بطور جاگیر وراثت میں عطا کی۔ شیخ نصیب بدھال کے اصل وطن موضع ترکھڑی پانی کی مشہور ڈھن تھی اس ڈھن کی یاد میں اس گاؤں کا نام سرگدھن رکھا۔ مثل بندوبست موضع سرگدھن مرتبہ 1880ء میں مالکان نے مورث اعلیٰ کا نام شیخ احمد لکھایا۔ ممکن ہے پورا نام شیخ نصیب احمد ہو۔ شیخ کے چار پسران سے شیخ نور خان کی اولاد دو بیہہ ہذا میں آباد ہے۔ بہادر خان کی اولاد موضع کرمبالہ حیدر خان کی اولاد موضع سہوٹ اور بھیال خان کی اولاد موضع کروتہ پاکی آباد ہے۔ شیخ نوروز کے پوتے شیخ مفید کے چار پسران شیر محمد، افضل خان، فاضل خان، نیک محمد کے نام چار پتی مشہور چلی آتی ہیں۔ پتی فاضل خان سے مسمی امانت خان بدھال سخت جھگڑالو ہو گزرا ہے۔ اس نے گرد و نواح سے برادری جمع کر کے موضع سوکیال کے گکھڑ اور قوم بھکوال مواضعات جندوٹ لنگر اور لدھوالہ کو بزور شمشیر دیہات سے بے دخل کر دیا۔ اس پتی کے پاس رقبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ فاضل خان پسران سید خان اور خدا بخش نے موضع جندوٹ پر تصرف حاصل کرلیا۔ شیخ مفید کے بیٹے شیر

محمد کی اولاد کے پاس دو سو اٹھاسی گھماؤں افضل خان کی اولاد کے پاس تین سو چالیس گھماؤں فاضل خان کی اولاد کے پاس تین سو اسی گھماؤں اور نیک محمد کی اولاد کے پاس ستر گھماؤں کی جاگیریں قبضہ میں ہیں۔ سکھوں کے عہد میں چند اشخاص فوج میں سپاہی تھے۔ جن کو بطور معافی چند گھماؤں کی جاگیریں عطا تھیں۔ قوم کنیال بھی قدیم سے آباد ہے۔ سکھوں کے عہد کے آخر میں مسمی دھوندی المعروف چھندی قوم کنیال نے مقدم کا خاندانی خطاب حاصل کیا۔ مگر بدھالوں نے اسے قتل کرا دیا۔ قاضی خاندان گوت چوہان بھی قدیم سے آباد ہیں۔ ان کے قبضہ میں ایک سو ستر کنال رقبہ ہے جو کہ مالک قبضہ ہیں۔ گالہ اور ڈھوک لسب اس میں شامل ہیں عہد انگریزی کی آمد پر محمد اعظم خان بدھال نمبردار اور پتی فاضل خان نے پانچ فیصدی حاصل کیا اسکی اولاد میں ذیل سرگدھن کی ذیلداری تھی۔ آخری ذیلدار علاقہ راجہ محمد افضل خان تھے۔ غیر مسلم اور اہل حرفہ کے علاوہ اقوام موچی، نائی، مسلی، جولاہا گوت سروال، درزی گوت سیل اور دیگر خدمتگار بھی آباد ہیں۔ قوم مراسی کی علیحدہ ڈھوک آباد ہے۔ پتی شیر محمدال میں نذر خان اور فیض علی خان پتی افضل خان سے گاماں خان اور فیض طلب خان نمبردار ہوئے۔ نذر خان اور فیض طلب کی نمبرداریاں تخفیف ہو کر نمبرداری محمد اعظم میں شامل ہوئی۔ اس وقت دو نمبردار اولاد محمد اعظم خان اور اولاد گاما خان سے ہیں۔ گاؤں کا اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے اس وقت دو ہزار گھماؤں ہے۔ جس میں سے بارہ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1155 روپے معاملہ ہے۔ تین سو گھر تھے۔ مگر غیر مسلموں کے ترک وطن کی وجہ سے کافی کمی ہوگی۔ آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ چک بیلہ پہاڑ کے دامن میں ہے۔ اعوان بدھال قبیلہ سرسبز حالت میں ہے۔ شیخ برادری قدیم سے آباد اور تجارت پیشہ ہے۔ اقوام گوجر کنیال، دھمیال اور گاندی عہد قدیم سے آباد اور مالک اراضی ہیں دھمیال قبیلہ علیحدہ ڈھوک میں بیس گھماؤں جاگیر پر قابض ہے۔ عہد سکھاں سے گنگال بھی آباد ہیں۔

دیالی

پہلے اس جگہ ترکھان گوت چھینہ آباد تھے۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے دادو خان بن جہان خان بن شیخ نوروز قوم بدھال سرگدھن کو یہ جگہ جاگیر میں عطا کی۔ جاگیردار دادو خان بدھال کے نام پر گاؤں کا نام دیالی مشہور ہوا۔ بجتی عہد حکومت میں اقوام دھمیال اور کلیال آباد ہوئے۔ سکھوں کی ایک مثل بجتی کے نام سے مشہور تھی۔ چونکہ انہیں جنگ پیشے کی عادت تھی۔ دھمیال اور کلیال چوہدری دیندار خان جندوٹ حاکم وہی کے حکم اور دلاسا سے آباد ہوئے۔ سردار راجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں گاؤں کا ٹھیکہ اور معافی چالیس روپے چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ کے نام درج ہے۔ عہد اسلام میں رقبہ ایک سو اسی گھماؤں تھا۔ اب پانچ صد گھماؤں ہے جس میں سے تین سو پچاس گھماؤں مزروعہ ہے۔ تین سو ترانوے روپے معاملہ ہے۔ آبادی 92 گھر اور مردم شماری چار سو نفوس ہے۔ دو نمبردار ہیں۔ قوم بدھال نے زیادہ تر رقبہ فروخت کر دیا ہے۔ شجرہ نسب سرگدھن میں جہان خان کا والد شیخ احمد درج ہے۔ زمانہ قریب میں مولوی غلام محی الدین صاحبؒ برصغیر پاک و ہند کے علمائے کرام میں خصوصی حیثیت کے حامل تھے۔ موہڑہ کلیال اسی موضع میں شامل ہے جہاں قوم کلیال کی کثرت ہے۔ کپتان سیف علی صاحب اور لیفٹیننٹ حق نواز خان صاحب کلیال قبیلہ کی قابل ذکر شخصیات ہیں۔

(کرم) کروٹہ اندان

عہد قدیم سے آباد ہے۔ اولاً کروٹہ پاگھی اور کروٹہ اندان ایک ہی دیہات تھا۔ کسی ہندو نے آباد کیا۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں دو موضعات مقرر ہوئے۔ نصف روشن رائے حصدی قوم اندان اور نصف پاگھی خان قوم کسوال کو وراثت میں عطا ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم کھتری

گوت اندان غیر آباد ہو گئے۔ جہان خان بن شیخ نوروز قوم بدھال سرگدھن نے قبضہ کر لیا۔ سکھ عہد حکومت میں یہ گاؤں چوہدری فتح محی الدین قوم پنوار برادر زادہ چوہدری شاہ باز خان پنوار داتی ہی موضع جندوٹ کو جاگیر میں عطا تھا۔ اصل رقبہ نوے گھماؤں تھا۔ اب دو سو نو گھماؤں ہے۔ ایک سو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ ایک سو چالیس معاملہ ہے۔ سولہ گھر اور مردم شماری ایک سو نفوس ہے۔

(کرم) کروٹہ پاگھی

پاگھی خان قوم کسوال نے کروٹہ کے نصف رقبہ نوے گھماؤں جاگیر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم کسوال غیر آباد ہو گئی۔ دادو خان ولد جہان خان قوم بدھال کی اولاد قابض ہوئی۔ آج تک بدھال قدیمی وراثت پر بدستور قابض ہیں۔ بدھال جاگیرداروں نے کثیر رقبہ فروخت کر دیا ہے۔ موجودہ رقبہ دو سو تیس گھماؤں ہے۔ ایک سو پچاس گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ ایک سو تیس روپے ہے۔ چھ گھر ہیں اور مردم شماری پچاس سے زیادہ ہے۔

راکھا دھمیال

راکھا خان قوم دھمیال نے آباد کیا۔ گردش زمانہ سے دھمیال غیر آباد ہو گئے۔ قبضہ کاں 1783ء کے بعد تحصیل وہی کے حکمران خاندان چوہدریاں سسرال وجندوٹ نے شو قوم آرڑہ کو آباد کیا۔ کئی دیگر کاشتکار وقتاً فوقتاً آباد کئے۔ چوہدری جنگ باز خان پنوار حکمران وہی نے سردار چتر سنگھ کے عہد حکومت میں ڈھیری دھمیال کو علیحدہ موضع قرار دیا۔ یہاں بھی آرڑہ قوم آباد ہے۔ اصل رقبہ دو سو ستر گھماؤں تھا۔ اب پانچ سو ساٹھ گھماؤں ہے۔ چار سو بیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ ۲۵۳ روپے ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ آبادی پچاس گھرانوں اور دو سو نفوس پر مشتمل

ہے۔چوہدری اختر سفید پوش کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔

ڈھیری دھمیال

سکھوں کے عہد حکومت میں موضع راکھا دھمیال سے نصف رقبہ علیحدہ کر کے نیا موضع آباد کیا۔قوم آدڑہ قدیم سے آباد ہے۔اب پانچ سو گھماؤں رقبہ ہے۔چار سو گھماؤں مزروعہ ہے۔پانچ سو باراں روپے معاملہ ہے۔آبادی اسی گھر اور مردم شماری تین سو سے زیادہ ہے۔تین نمبردار ہیں۔ڈھوک شیطان اور ڈھوک کھوتیاں علیحدہ آبادیاں ہیں۔

ڈہلاڈ جلال

اولاً ڈہلاڈ ایک موضع تھا۔جس کو ڈہلاڈ نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔گردش زمانہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت نے نصف موضع جلال خان قوم بوگیاں گکھڑ کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔بعد ازاں قوم بوگیاں غیر آباد ہو گئی۔آبادی سے جنوب کی جانب پہاڑی کی چوٹی پر جلال خان بوگیاں گکھڑ کی قبر خستہ حال میں اب تک موجود ہے۔قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیندار خان پنوار حکمران تحصیل ہی موضع جندوٹ نے اقوام مسلی بخت علی کھتریل، شاہ محمد قوم کلیال فتو دھمیال کو آباد کیا۔سردار چڑت سنگھ رجبہ پوٹھوہار کے عہد میں مشخصہ بنام چوہدری شاہباز خان پنوار جندوٹ درج ہے۔اصل رقبہ دو سو ستر گھماؤں تھا۔اب تین سو پچانوے گھماؤں ہے۔دو سو بہتر گھماؤں مزروعہ ہے۔تین سو تیرا روپے معاملہ ہے۔دو نمبردار ہیں۔بیس گھر اور مردم شماری ایک سو پچاس نفوس ہے۔ڈھوک کشمیریاں میں قوم کشمیری آباد ہے۔جٹ بلانہ آباد ہیں۔

ڈہلاڈ ڈرگال

سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے نصف دیہہ مسمی ڈرگال کو عطا کیا۔چونکہ ڈرگال رئیس کا ملازم

تھا۔ڈرگال جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کر کے نام ڈہلاڈ ڈرگال رکھا۔بعد ازاں ڈرگال کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔قوم کھتریل نے قبضہ کر لیا۔قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ حکمران تحصیل ہی جبرال اور کنیال قوموں کو آباد کیا۔سردار چڑت سنگھ کے عہد میں مشخصہ بنام چوہدری شاہباز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب موضع جندوٹ کے نام درج ہے۔ڈھوک میاں جیون کا نصف رقبہ اور ڈھوک مادہ بھی شامل ہے۔اقوام کھتریل، کنمال، اور اعوان قدیم سے آباد ہیں۔قوم باندرہ ڈومیلی سے عہد سکھاں میں آ کر آباد ہوئی۔ڈھوک راجگان میں گکھڑ کیال آباد ہیں۔اصل رقبہ تین سو تیس گھماؤں ہے۔اب سات سو چوبیس گھماؤں ہے۔چار سو نوے گھماؤں مزروعہ ہے۔پانچ صد روپے معاملہ ہے۔تین نمبردار ہیں۔آبادی 65 گھر اور مردم شماری تین سو پچاس سے زیادہ ہے۔

بکس قائم

اصل وراثت قوم بکس کی ہے۔کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔سلطان سمارا خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قائم خان ولد نیک محمد خان ولد قلعی خان قوم بدھال نے قبضہ کر لیا۔1783ء کے قحط کلاں میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔بعد ازاں چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ حاکم ہی نے برکت اللہ قوم دھمیال، سید اور آدڑہ آباد کئے۔قوم بنگیال موضع رتیال سے آ کر آباد ہوئی۔قوم بدھال کا ایک گھرانہ آہنگ موجود ہے۔اصل رقبہ نوے گھماؤں تھا۔اب تین سو چالیس گھماؤں ہے۔دو سو چھتیس گھماؤں مزروعہ ہے۔دو سو اکتالیس روپے معاملہ ہے۔نمبردار دو اور گھر تیس ہیں۔مردم شماری دو سو سے زائد ہے۔

گھڑیالی اراضی

قوم برہمن کا ایک شخص سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس گھڑیال بجانے پر تعینات تھا۔اس

خدمت کے عوض 45 گھماؤں جاگیر مدد معاش میں عطا ہوئی۔ جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ سردار رنجیت سنگھ کے عہد حکومت میں اقوام تنگیال اور کھتریل آباد ہوگیں۔ موجودہ رقبہ 63 گھماؤں ہے۔ 50 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 68 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک ہے اور مردم شماری سو کے قریب ہے۔

رنیال پھولاں (فولاں)

قوم برہمن مسمی رنیال نے آباد کیا۔ قوم برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہوئی۔ قوم کھتری گوت ٹل نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ مگر وہ بھی انقلاب روزگار سے غیر آباد ہوگئے۔ سردار چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں مسمی محمد قوم مکن علاقہ دھن ملوکی سے آکر آباد ہوا۔ محمد قوم مکن کی نسل آج تک مالک وقابض ہے عہد اسلام میں رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 1021 گھماؤں ہے۔ 350 گھماؤں مزروعہ۔ 261 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک ہے ویس گھر اور مردم شماری دوصد ہے۔

اراضی فراش

مسمی شیرا قوم چوہان سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس چپڑاسی تھا۔ اسی خدمت کے عوض سلطان نے 45 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ فارسی میں فراش کو چپڑاسی کہتے ہیں۔ جاگیردار کے عہدہ کے نام پر گاؤں کا نام اراضی فراش مشہور ہوا۔ قدیم کاغذاں 1783ء کے بعد شاہ محمد قوم کلیال کو چوہدری سرانداز خان جنجوعہ جندوٹ حکمران ہی نے موضع کلرہ سے لاکر آباد کیا۔ موجودہ رقبہ 458 گھماؤں ہے۔ 65 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 58 روپے معاملہ ہے۔ آبادی تیس گھر اور مردم شماری سو سے زیادہ ہے۔ نمبردار قوم چوہان سے ہے۔ ڈھوک پاسمال بھی دیہہ ہذا میں شامل ہے۔

کنڈیاری

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی کنڈو ہندو نے آباد کیا اور ہندو قوم غیر آباد ہوگئی۔ قوم ہندو اور تنگیال بھی آکر آباد ہوئے۔ چوہدری جنگباز خان جنجوعہ جندوٹ حکمران علاقہ نے قوم تنگیال اور کھتریل کو بھی آباد کیا۔ یہاں ایک پختہ قبر بی جنداں کے نام سے موجود ہے۔ جو کہ بڑی برگزیدہ اور نیک عورت ہوئی ہے۔ لوگ قبر پر جا کر حاضری دینا باعث برکت سمجھتے ہیں۔ اصل رقبہ 315 گھماؤں ہے۔ موجودہ رقبہ 712 گھماؤں ہے۔ چار سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ چالیس روپے معاملہ ہے۔ نمبردار دو تیس گھر اور مردم شماری تین سو پچاس سے زیادہ ہے۔ بی جنداں کی قبر موضع دھوڑی پڑی سے مغرب کی جانب دو فرلانگ چونہ گچ بالکل پکی بنی ہوئی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

"کمہ ہوے بی بی فاطمہ   وچ کنڈیاری بی جنداں"

کہتے ہیں کہ بی جنداں کا اصل نام کنڈیاری تھا۔

کیدو خالصہ

تاریخ قوم بھکوال میں لکھا ہے کہ مسمی کیدو خان ولد محب خان قوم بھکوال نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں بھکوال غیر آباد ہوئے۔ سکھوں کے عہد حکومت میں اقوام ہنگیول اور اسکندرال آباد ہوئے اسکندرال کے جاگیردار نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں بنام ڈھوک بوڑا المعروف ڈھوک رانجگان آباد کی۔ اسکندرال قبیلہ کے مورث اعلیٰ ملک سکندر خان کی تیرھویں پشت میں رسالدار میجر پہلوان خان کی اولاد مالک ہے۔ اسکندرال قبیلہ کی ڈھوک میں خاندان کا تعمیر کیا ریسٹ ہاؤس اور مسجد قابل دید ہیں۔ خطہ پوٹھوہار کے مشہور زمانہ موضع پاسمال اور فراش کے قدیمی سنگتراشوں کی پتھروں پر چیدہ کاری انسانی ہاتھوں کا لازوال کارنامہ ہے۔ موضع کیدو کا

اصل رقبہ 180 گھماؤں درج ہے۔ موجودہ رقبہ 504 گھماؤں ہے۔ دو سو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ دو سو روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک قوم نگیال سے ہے۔ چالیس گھر اور مردم شماری دو صد سے زیادہ ہے۔ ڈھوک میر باز میں قوم نگیال آباد ہے۔ کیال اور کھتریل قومیں بھی آباد ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی کیدو (چروال گومیش والا) جو گائیں اور بکریاں چراتا تھا اس نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں چروال نکال دیئے گئے۔

میانی مصری

میاں خان قوم کسوال نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم کسوال غیر آباد ہوئی۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے مصری خان قوم بھٹی کو 180 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ جاگیردار کے نام پر گاؤں کا نام میانی مصری مشہور ہوا۔ بھٹی بھی غیر آباد ہو گئے۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیدار خان پنوار جنجوٹ حاکم بھی نے قوم نگیال کو موضع سہراں سے لا کر آباد کیا۔ صلابت خان قوم کھیال جو کہ قحط کے دوران غیر آباد ہو گیا تھا۔ چوہدری جنجوٹ کے حکم سے کسی دیگر گاؤں سے آ کر اس جگہ آباد ہوا۔ گاؤں کا نام جھنگی مصری درج ہے۔ گاؤں کے قریب درختوں کا جھنڈ ہے۔ جس کو جھنگی کہتے ہیں۔ موجودہ رقبہ 1069 گھماؤں ہے 534 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 506 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار چار 120 گھر اور مردم شماری چار سو پچاس کے قریب ہے۔ قوم جاہو اور بدھال بھی آباد ہیں۔ زمانہ قریب میں سید انور شاہ صاحبؒ اور سید کرم حسین شاہ صاحبؒ بزرگ ہستیاں ہو گزری ہیں۔ سید کرم شاہ صاحبؒ کی اولاد سے سید مقبول حسین شاہ صاحبؒ قائم مقام ہیں۔ سید ملنگ شاہ صاحبؒ بچوں کے علاج کے ماہر تھے۔ میانی سیداں سے جنوب مشرق کی جانب مواضعات پاہال اور فراش کے قریب انتہائی دشوار گزار پہاڑ بمقام لکھلاں کے مقام پر حضرت عالی بادشاہ کی چلہ گاہ ہے۔ جہاں پر پوٹھوہار بھر سے عقیدتمند

آرزوئیں اور دلی مرادیں پوری ہونے پر قربانی دیتے ہیں۔ ہر روز اور خصوصاً جمعرات کو قربانی دینے والے عقیدتمندوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ منت ماننے سے پہلے دربار شریف یا چلہ گاہ المعروف لکھلاں کے مقام پر زمین میں ایک لکڑی کی معمولی دو کلیاں گاڑ دی جاتی ہے۔ جو کہ عقیدتمندوں کی طرف سے اظہار وعدہ ہے۔ کہ مراد پوری ہونے پر نذرانے یا قربانی دی جاوے گی۔ چلہ گاہ لکھلاں، دربار شریف اور میلہ کا تمام بندوبست حضرت سید کرامت حسین صاحبؒ اور سید عابد حسین شاہ، ظہور حسین شاہ اور محمود حسین شاہ گدی نشینوں کی زیر نگرانی پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ عقیدتمند سید زادوں کے گھروں میں کرسی یا چارپائی کے بجائے زمین پر بیٹھتے ہیں۔ اس وقت گاؤں کا رقبہ بائیس گھماؤں ہے جس میں سے انیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ انتیس روپے ہے۔ نمبردار سید عابد حسین شاہ صاحب ہیں۔ ۳۵ گھر ہیں اور مردم شماری دو سو کے قریب ہے۔

دھندال

پہلے قوم دھندال آباد تھی جس کے نام پر گاؤں کا نام دھندال مشہور ہوا۔ یہ گاؤں پہلے موضع سوہاوہ میں شامل تھا۔ مرزا منصور احمد بازدار جو کہ باز کے شکار کا از حد شوقین تھا اس کو اس شوق کے پیش نظر سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار نے بطور جاگیر عطا کیا۔ اس گاؤں میں قوم کھیال آباد ہے۔ موجودہ رقبہ ۳۱۲ گھماؤں ہے ۲۵۰ گھماؤں مزروعہ ہے اس کا معاملہ ۳۲ روپے ہے آبادی ۵۰۰ کے قریب اور دو نمبردار ہیں۔

ڈھڈی پڑی

یہ گاؤں بڑے پتھر یعنی پڑی پر قوم ڈھڈی نے آباد کیا۔ بانی دیہہ کا نام رانجھا تھا۔ جو کہ بھیرہ سے سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں یہاں آباد ہوا۔ قدرت خداوندی سے ڈھڈی قوم غیر

gakhars.org | GYC TM

آباد ہوئی۔ راجہ پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں قوم جنگیال بہ اور اصالت دو وال معرفت چوہدری سرانداز اور چوہدری جنگباز خان موضع جندوٹ حاکم ہی کے عہد میں آباد ہوئے۔ مشخصہ دیہہ چوہدری شاہ باز خان پوار جندوٹ کے نام تھا۔ مشخصہ یعنی اقرار نامہ لگان دیہہ سے پینتیس روپے معافی بھی چوہدری جندوٹ کو عطا تھی۔ عہد اسلام میں رقبہ 225 گھماؤں تھا۔ موجودہ رقبہ 430 گھماؤں ہے۔ 270 گھماؤں رقبہ مزروعہ ہے۔ 280 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک قوم جنگیال سے ہے۔ گھر یادن ہیں۔ اور مردم شماری تین صد ہے۔ ڈھوک کشمیری میں قوم کشمیری جو کہ قدیمی سنگتراش ہیں۔ قوم تمہ موضع موہڑی علاقہ بوندی پنی سے آ کر آباد ہوئے۔ ڈھوک طوبیا بھی اسی موضع میں شامل ہے۔ ڈھوک میر پوریاں کی آبادی میں کھتری بھی آباد ہیں۔

ارل

راجہ سردار چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں سردار حاکم سنگھ کو یہ رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔ اس نے موضع پنڈ حسن خان سے علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا۔ چوہدری جنگباز خان جندوٹ نے قوم کتیال اور کھسل آباد کئے۔ سردار حاکم سنگھ جاگیردار نے غیر آباد گاؤں کو آباد کرنے کے صلے میں چوہدری جنگباز خان جندوٹ کو گاؤں کی کل پیداوار سے چوتھائی یعنی چہارم عطا کی۔ نمبردار قوم کھسل سے ہے۔ موجودہ رقبہ 329 گھماؤں ہے۔ دو صد گھماؤں مزروعہ ہے معاملہ دو سو سولہ روپے ہے۔ تیس گھر اور آبادی ایک سو پچاس نفوس ہے۔

بولس

یہ پرانا گاؤں ہے۔ اصل وراثت اقوام گکھڑ گوت کلیچہ رال کی ہے۔ کسی وجہ سے یہاں سے اٹھ کر دریائے جہلم کے کنارے موضع بہگام جا کر آباد ہوئے۔ (یہ گاؤں بھی اب منگلا ڈیم کی منصوبی

جہیل کا حصہ بن گیا ہے) سردار راجہ پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں چوہدری سرانداز خان جندوٹ نے قوم تمہ کے علاوہ قتال قتیال اور بگا گکھڑ کو پنڈوڑی علاقہ رہتاس سے لا کر آباد کیا۔ قتیال قبیلہ مغل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو جگہ نشیب میں واقع ہو اس کو مقامی زبان میں لس کہتے ہیں۔ بڑی سے مراد طویل ہے۔ عوام بڑی لس کہتے ہیں۔ اس کا رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ موجودہ رقبہ 631 گھماؤں ہے۔ نصف مزروعہ ہے معاملہ 351 روپے ہے۔ اور نمبردار ایک ہے جو قوم قتیال سے ہے کئی زمانہ بعد منگلا ڈیم بننے پر موضع بہگام سے کلیچہ رال کے چند گھرانے بڑی لس کے نزدیک موضع سوہادہ گاؤں میں آ کر آباد ہوئے۔ پوار خاندان موضع سہسرال سے محمد ریاست خان ایڈووکیٹ اور بھائیوں نے گاؤں کی حدود میں چوہدری ممتاز علی رئیس موہڑہ چوہدریاں سوہادہ سے چند گھماؤں زمین خرید کر اپنی جاگیر میں علیحدہ ڈھوک آباد کی۔ راجہ سنگھ کریالہ کو بھی یہاں پر جاگیر عطا تھی۔ کلیال اور بھٹی بھی آباد ہیں۔ قوم باقندہ اور کشمیریوں کی علیحدہ ڈھوک ہے۔

خالصہ انداں

عہد اسلام میں یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ رہا۔ کسی کی جاگیر نہ تھا۔ سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس نے موہبت قوم رائے کھتری گوت انند کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ جس نے موضع جند سے آ کر یہاں رہائش اختیار کی۔ قدرت خداوندی سے موہبت رائے قوم انند کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ قوم کھتری گوت کوہلی بھی آ کر آباد ہوئے۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد دیوان کشمیریوں موضع باہمی سے آ کر یہاں آباد ہوا۔ اسی زمانہ میں بھائی جوہر سنگھ کے بزرگ بھی آ بسے۔ سردار راجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں یہاں میاں جیون بمعہ برادری محمود اور برخوردار چوہدری شاہ باز خان پوار رئیس جندوٹ کی معرفت مالک و قابض ہوئے۔ بندوبست 1700ء میں بھائی فس

gakhars.org | GYC ™

راج کو مبلغ تیس روپے انعام سفید پوشی عطا ہوا۔ جو کہ اس کی وفات پر ضبط ہو گیا۔ بھائی آتما رام ساہو کار بعد متحدہ ہندوستان کے وقت برصغیر کے چند بڑے ٹھیکیداروں میں شمار ہوتے تھے۔ ملک لچھمن نرائن سنگھ چوہا بھگتاں کو بھی جاگیر عطا تھی۔ ڈھوک میاں جیون اور ڈھوک بوڑا المعروف راجگان کا نصف رقبہ اسی موضع میں شامل تھا۔ ڈھوک میاں جیون قوم بانصدہ ڈھیکلی سے آ کر آباد ہوئی۔ اقوام تیلی، جولاہا، اور جٹ رانجھا بھروال، کمیار، نائی کھتری سنگھ اور دھمیال آباد ہیں۔ اس موضع کا غیر مسلم بھائی خاندان علاقہ بھر کے سفید پوش رووساء کو قرض حسنہ دینے کے علاوہ عام لوگوں کی خدمت کرنا بھی باعث فخر سمجھتا تھا۔ 1947ء میں غیر مسلم تقسیم ہند کی وجہ سے بھارت چلے گئے۔ غیر مسلموں کی جگہ ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین آباد ہوئے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔ اب 643 گھماؤں ہے۔ نصف مزروعہ ہے معاملہ تین سو اٹھارہ روپے ہے۔ دو نمبردار ایک مہاجر راجپوت قبیلہ سے اور دوسرا اعوان قبیلہ سے ہے۔ ساٹھ گھر ہیں۔ اور مردم شماری تین سو سے زائد ہے۔

موہڑہ سلحال (بلہ موہڑہ)

یہ گاؤں موضع سوہاوہ میں شامل ہے۔ بہرو بن لکھن قوم سلحال نے آباد کیا۔ اصل وراثت قوم سلحال کی ہے۔ بہرو کی اولاد سے مسمی ولیداد کو اکثر عوام اصل نام کی بجائے بگاڑ کر چھوٹے بلہ کے نام سے پکارتے تھے۔ اسی لئے گاؤں کا نام بلہ موہڑہ مشہور ہے۔ قبلاً 1783ء میں چند گھر نقل مکانی کر کے پشاور چلے گئے۔ عہد سکھاں میں قطب سلحال کی نمبرداری مسمی کمال قوم بھکوال زبردستی دبائے بیٹھا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دورہ پوٹھوہار کے موقع پر خان بہادر جرنل بندہ خان اکرہ موضع موہڑہ اکرہ صاحب دستار علاقہ بھی کی مدد سے قطب سلحال کو مکمل نمبرداری عطا ہوئی۔ اور مہاراجہ کی طرف سروپا انعام میں عطا ہوا۔ ڈھوک آڑہ میں نوت سلحال کے پسران

امام قلی صاحب قلی اور دیوا قلی آباد ہوئے۔ مسمی کریم ولد صاحب قلی نے ڈھوک آڑہ آباد کی۔ موضع موہڑہ اکرہ بالمقابل پہاڑ کی سب سے بڑی چوٹی بنام "عزیزے ناں پڑ" یعنی عزیز کا پہاڑ کے نام سے مشہور ہے۔ عہد سکھاں میں مسمی عزیز ولد امام قلی بوجہ تنگ دستی مالیہ ادا نہ ہونے کی وجہ سے بال بچوں اور مویشیوں سمیت پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچا۔ چونکہ عدم ادائیگی کی صورت میں مہاراجہ کے دربار لاہور لے جا کر بذریعہ مشقت رقم پوری کرلی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد صاحب دستار قبیلہ اکرہ کی معرفت اراضی دے کر پہاڑ سے نیچے اترا چنانچہ اس واقع کی وجہ سے آج تک پہاڑ کی چوٹی مسمی عزیز قوم سلحال کے نام سے منسوب ہے۔

قوم تھیال دو قبیلوں میں آباد ہے۔ قبیلہ اول سے امیر ولد معصور موضع چک جنجوی علاقہ دھنی سے آ کر مسمی ولیداد سلحال کے پاس ملازم ہوا۔ خدمت کے عوض ولیداد سلحال نے لڑکی کا رشتہ اور 20 گھماؤں اراضی جہیز میں عطا کی۔ امیر کے دو بیٹے مسمی ڈھیرو نے بڑی لس رہائش اختیار کی۔ اور نور احمد کی اولاد بلہ موہڑہ آباد ہوئی۔ مسمی نور احمد کے دو بیٹے طورا اور سنگھر تھے۔ سنگھر قوم تھیال نے علیحدہ ڈھوک سنگھر آباد کی۔ قبیلہ دوئم تھیال کے مورث مسمی مجاہد موضع کوٹل کنڈ نزد چنوٹ میانہ موہڑہ سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔ مجاہد تھیال کے نو بیٹوں میں سے مہندرا ولد فتح محمد موضع بڑی لس آباد ہوئے۔ شمس موضع دریالہ خاکی اور موجو موضع ترانی آباد ہوا۔ محمود قطب کمان اور نور علی بلہ موہڑہ آباد ہوا۔ مسمی رحیم داد ولد کمان کے پانچ بیٹوں مسمیاں محمد علی، ممواز علی، مرزا، احمد اور بھتوا کی اولاد زمانہ قدیم سے فوجی ملازم اور وسیع جاگیر پر قابض ہونے کی وجہ سے متمول رہی ہے۔ تاریخ بلہ موہڑہ میں لکھا ہے۔ کہ کمان تھیال مذکورہ کی اولاد فسادی، دراز زبان، جھگڑالو اور مطلب پرست ہے۔ مسمی بھوتو قوم ترکھان گوت ہیرا موضع ڈھنڈی پڑی سے آ کر آباد ہوا۔ بھوتو کے لڑکے کموں کے ہاں سموں پیدا ہوا۔ سموں ترکھان کے پانچ بیٹوں میں

gakhars.org | GYC ™

سے کرم دین چکوال آباد ہوا۔ امام دین موضع جنڈ نجار چلا گیا۔ قائم ، اللہ دین اور دتہ کی اولاد بلہ موہڑہ ، آزہ وغیرہ آباد رہی۔ فقیر محمد قوم رنگریز یعنی للاری ڈومیلی سے آکر آباد ہوا۔ نہالا کی اولاد مہلو اور بھلوٹ آباد ہے۔ گلا قوم مسلی گوت توطا موضع لنگاہ تحصیل چکوال سے آکر آباد ہوا۔ بوٹا قوم بھینس علاقہ کھوہار سے آکر گلا مسلی کی لڑکی سے شادی کر بیٹھا اس لئے مسلی کہلانے لگا۔ اور موضع بڑی لس آباد ہو گیا۔ کافی جائیداد بنائی۔ مگر اولین بندوبست نکلس صاحب بہادر کے وقت تیال قبیلہ نے جھوٹی قسم کھا کر زمین سے محروم کر دیا۔ اس لئے دوبارہ بلہ موہڑہ آ گیا۔ قوم مصار یعنی تیلی قدیم سے آباد ہیں۔ تیلی خاندان موضع تیلیاں موہڑہ اکرہ کھور کے اور بلہ موہڑہ کچہری ہیں۔ قوم نگیال سابق امام مسجد میاں صدیق کے چار پسران میں سے وارث موضع جرموٹ قادر بخش بلہ موہڑہ ، فضل موضع سرگندھن اور مہندا موضع موہڑہ اکرہ آباد ہوا۔ نور دین ، کرم علی اور عمر دراز کی اولاد قوم تیال سے رشتہ داری کی وجہ سے تیال بن گئی۔ ان کی اصل قوم کھتویل ہے۔ اور موضع ٹنڈوئی سے آکر آباد ہوئی۔ تمام خدمتگار اور اہل حرفت خاندانوں کو قوم سلیال نے گردو نواح کے علاقہ جات سے لاکر آباد کیا۔ سرگند کی اولاد بھی سلیال نہیں۔ اس کی نسل سے نیعون اور عبداللہ کی اولاد آباد ہے۔ تفصیلی حالات تاریخ بلہ موہڑہ (قلمی) مصنف چوہدری محمد زمان قوم سلیال میں درج ہیں۔

سوہاوہ کلیال

پرانی آبادی ہے پہلے پہاڑ کے دامن میں آباد تھا۔ موضع موہڑہ اکرہ ڈھوک درزیاں اور موہڑہ کمہاراں کے بالمقابل دو میل شمالاً جنوباً قدیم ترین آبادی کے کھنڈرات قبریں اور کنویں موجود ہیں۔ اس پہاڑ اور قدیم کھنڈرات کا نام آج تک پرانا سوہاوہ مشہور ہے۔ اس جگہ قوم سوہا آباد

تھی۔ تاریخ آبادی مصرع ذیل سے نکلتی ہے۔

سوہاوہ از سوہاوہ بست آباد 639

(**نوٹ**) راجپوتوں کی قوم سوہا غیر آباد ہو کر علاقہ جیسلمیر (ہندوستان) چلی گئی۔ سوہاوہ گاؤں سے جنوب مغرب دو میل کے فاصلہ پر قدیمی کھنڈرات بنام کھنڈر بر پھلاوہ واقع ہیں۔ یہاں قوم افغان درانی آباد تھی۔ زیورات ، برتن ، سیتارامی سکے بوقت کھدائی ملتے رہے۔ ذخیری تا جواس شہر کا معصر ٹیلہ ہے۔ جہاں گورکھوں کی قوم آباد تھی۔ برتن اور اینٹیں جلی ہوئی ملتی ہیں جیسے کہ آگ لگا کر تباہ کئے گئے ہوں۔ اس قبیلہ کی ایک شاخ موضع گھروال میں آباد ہے۔ شاہراہ اعظم گاؤں کے قریب سے گزرتی ہے۔ پولیس سٹیشن موضع دھمیک تھا۔ 1864ء کرنل پرسٹو ڈپٹی کمشنر کے عہد میں سرائے اور پانی کی باولی تعمیر ہوئی ریسٹ ہاؤس پہاڑ کے دامن میں تعمیر ہوا۔ خوبصورت کنول کے پھولوں سے آراستہ تالاب عہد انگریزی میں راجہ شرف علی خان اکرہ رئیس موہڑہ اکرہ صاحب دستار علاقہ جی کی زیر نگرانی تیار ہوا۔ ریلوے سٹیشن بھی تعمیر ہوا۔ پچاس گھماؤں وسیع پڑاؤ میں پیدل فوجیں قیام کرتی تھیں۔ فوج کے گھوڑوں اور ہاتھیوں وغیرہ کے لئے تھانہ کے بالمقابل برداشت خانہ واقع تھا۔ پڑاؤ میں مقیم عارضی فوج کے خورد و نوش کی سپلائی اور بندوبست راجگان موہڑہ اکرا کے سپرد تھا۔ قدیمی کاروباری مرکز سرائے کے آس پاس تھا۔ سرائے قدیم کی جگہ یونین کونسل سوہاوہ کی عمارت اولین چیئرمین راجہ محمد نصیر خان کرنی تھین موہڑہ اکرا کے عہد میں تعمیر ہوئی۔ ہائی سکول کی عمارت انگریزوں کے دور حکومت میں تعمیر کی گئی۔ ڈھوک موہیاں زیر نگرانی پنڈ متے خان اور ریلوے تھل پولیس چوکیاں تھیں۔ عام بندوبست چوہدری جنگباز خان بنوار موضع جنڈوٹ کے سپرد تھا۔ چوہدری مذکورہ کو دس بیگہ یعنی پانچ گھماؤں زمین موہڑہ کمہاراں اور ڈھوک

درزیاں کے درمیان پہاڑ کے دامن میں پرانا سوہاوہ کے نزدیک اور موہڑہ تیلیاں کے پیچھے مواقع میں واقع تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ سوہاوہ نامی ہندو نے آباد کیا۔ اس موضع میں ڈھوک رادھو المعروف موہڑہ ترنڈ، المعروف پادا بھجو، ڈھوک مستیاں ڈھوک پراؤ، ڈھوک میر پوریاں، پھلوال، بیر پھلاہ، ڈھوک نور احمد، ڈھوک ابوذر بل موہڑہ، آڑہ، ڈھوک روڈو، ڈھوک سنگھر، بہیرال، بھمبرا اور نور پور سیداں کی آبادی شامل ہیں۔ سوہاوہ خاص میں کلیالوں کے علاوہ سیل، موچی، کشمیری قوم بٹ، مسلی قوم لوطا، نائی، قوم نمویا، ملنگ، باخندہ، مراسی، جھبیر، رملیار، وغیرہ آباد ہیں۔ نئی آبادی محلہ بھرگام میں گکھڑ، گجر، رال مولہن راجپوت دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں آباد ہیں۔ قبیلہ کلیال بھٹی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اصل رقبہ 945 گھماؤں ہے۔ اب 2686 گھماؤں ہے۔ 1343، گھماؤں مزروعہ ہے۔ تین نمبردار اور موضع کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہے۔ سارے موضع میں تقریباً تین سو گھر ہیں۔ 1278ء میں تاتاری پوٹھوہار پر حملہ آور ہوئے۔ چنانچہ اس لڑائی میں جو کہ موضع سوہاوہ کے آس پاس لڑی گئی گکھڑ فوجوں کا سردار اور مشہور جرنیل ظفر خان تاتاریوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ کلیال قبیلے سے چوہدری ممتاز علی رئیس موہڑہ چوہدریاں اور چوہدری فضل خان رئیس موہڑہ چڑی کے گھرانے عہد قدیم سے اپنی وسیع جاگیروں پر مالک و قابض ہے۔

کھوکر کہ (کھورک) گھنگر و ہنکیال

اصل وراثت قوم کھوکر کی ہے۔ قوم کے نام پر کھوکر کا مشہور ہوا۔ حضرت زی بادشاہ المعروف شیرازی بادشاہ کی بددعا سے کھوکھر غیر آباد ہو گئے۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد سردار گوجر سنگھ بھنگی کے عہد میں ہنکیال گھنگر اور کھوتھال آباد ہوئے۔

(نوٹ) کھوکروں کی غیر آبادی پر قوم ہرتیال نسل دتہ خان سے ملک جھنگاں اور دارتھان نسل سعدی

شہید سکنہ موضع جیرو ہرتیال سے آ کر کھوکر کا آباد ہوئے پھر یہاں سے اٹھ کر ترکھڑی (تخت پڑی) علاقہ روات آباد ہو گئے۔ پھر وہاں سے قوم بدحال سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے موضع بھجو کی رجوعہ تپہ بڑالہ پرگنہ پھروالہ وغیرہ آباد ہو گئے۔ ہنکیال قبیلہ سے سخی بکا خان موضع چنگا ہنکیال سے آ کر وسیع جاگیر پر قابض ہوا۔ کلیال قبیلہ سردار رنجیت سنگھ کے عہد میں آباد ہوا گاؤں کی آبادی دو حصوں بنام کھوکھر کا ہنکیال اور کھوکر کا گھنگر پر مشتمل ہے۔ 1920ء کے بعد گرد و نواح کے دیہات سے غیر مسلم اور اہل حرفہ آباد ہوئے۔ غیر مسلموں نے عالی شان عمارتیں تعمیر کرائیں قدیمی بازار مختصر مگر بارونق تھا۔ آجکل کھوکر کا گھنگر اور کھوکر کا ہنکیال نے مل کر بہت بڑے قصبے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور غلطی سے اس قصبے کو بھی سوہاوہ کے نام سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔ قوم ہنکیال کی زمینوں پر شہر کا بیشتر حصہ تعمیر ہوا۔ گکھڑ سکندر ال نے موضع بکوال سے آ کر اپنی جاگیر میں ٹھیٹھہ ڈھوک آباد کی مہتہ بیلی رام سفید پوش اور کری شمین کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے علاوہ وسیع پراؤ کا بھی ٹھیکیدار تھا۔ دیوان سنگھ اور قائم دین ہنکیال اسیر اہل جیوری تھے۔ چوہدری محمود بابو احمد خان اور فضل داد خان قوم ہنکیال مقدم دیہہ تھے قوم کھوتو ل عہد قدیم سے آباد و مالک اراضی ہے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے غیر مسلم ہندوستان چلے گئے۔ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائیداد پر ہندوستانی مہاجرین اور زیادہ تر کشمیری مہاجرین نے قبضہ حاصل کیا۔ دیگر علاقہ جات اور قرب و جوار کے دیہات سے اہل حرفت اور خدمتگار قومیں نقل مکانی کر کے شہر میں آباد ہو گئیں۔ موجودہ آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے۔ ہندو کا بت خانہ (مندر) خستہ حالت میں موجود ہے۔ حضرت شیرازی بادشاہ کا مزار مقدس سڑک کے کنارے شہر کے وسط میں واقع ہے۔ شیرازی بادشاہ کے دربار کے متولی (خدمتگار) عہد قدیم سے دربار کے ذمہ دار ہیں۔ دربار شریف بابا نظر حسین شاہ صاحبؒ کا مستقل خدمت گار دیاں کی اولاد

سے کوئی بھی نہیں ہے۔ مگر چند سالوں سے قوم ککیال کی زیر نگرانی عرس شریف بطور میلہ منایا جاتا ہے۔اس میلے کی کبڈی سارے پوٹھوہار میں مشہور ہے۔ عہد اسلام میں گاؤں کا رقبہ 540 گھماؤں تھا۔اب 1942 گھماؤں ہے۔ایک ہزار گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1157 روپے معاملہ اور تین نمبردار ہیں۔اس موضع میں ڈھوک امام بخش، ڈھوک بوہڑ، جبہ گراں، گھوڑیاں، پپھریالیاں، ڈھوک کشمیریاں، ڈھوک راجگان، ڈھوک بنگ، سکھرا اور ڈھوک نائیں شامل ہیں ہر دو حلقہ میں قوم گھرال ڈھوک رکھ میں دھمیال اور دیگر ڈھوکوں میں کشمیری ککیال بھٹی، جنتال، بھٹیال، کھتریل اور دیگر اہل حرفت اور خدمتگار اقوام آباد ہیں۔ شہری آبادی میں اقوام کنجڑ گراں (تیلی) شیخ، داروگر (ترکھان) لمیار، حجام (نائی) موچی اور درزی برادری نے اپنی اپنی یونین بنا رکھی ہے۔ جو کہ برادری کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم عمل رہتی ہیں۔ راجپوت، جاٹ، اور گکھڑ قوموں میں اتفاق ہے۔ انگلش میڈیم سکول تین پرائمری سکول ایک ہائی سکول برائے طلباء اور ایک برائے طالبات کے علاوہ سرکاری محکمہ آباد کے زیر انتظام فنی درس گاہ قائم ہے۔ایک اسلامی درسگاہ محلہ شیخاں میں حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب کی زیر نگرانی سرگرم عمل ہے۔ شہر میں خوبصورت پلاٹ اولین چیئرمین راجہ محمد نصیر خان اکرا مرحوم جنت آشیانی گرسی نشین موہڑہ اکرا کے عہد میں بنوائے گئے۔ مگر بعد ازاں نااہل عوامی نمائندوں کی بے حسی کی وجہ سے ملیا میٹ ہو گئے۔ایک بار پھر راجہ محمد خالد اکرا نے از سر نو خوبصورت پلاٹ اور لکڑی کے کھوکھوں کو ختم کر کے دکانیں تعمیر کرائیں۔ جس سے شہر کی رونق دوبالا ہو گئی۔ پرائمری ہیلتھ سنٹر بھی قائم ہے۔ شہر میں آباد ہنجہ یا بازگر قبیلہ اپنے شاندار فن کی وجہ سے سارے علاقہ پوٹھوہار میں مشہور ہے۔ شہر کی تقریبا تمام پکی گلیاں چوہدری ممتاز علی ایڈووکیٹ چیئرمین کے عہد میں پختہ کی گئیں۔

موہڑہ چوہدریاں

سوہاوہ میں شامل ہے۔ ککیال قبیلے کے جاگیرداروں کی اولاد سے چوہدری ممتاز علی جاگیردار کی اولاد وراثت پر مالک و قابض ہے۔ ان کے بزرگان عہد سکھاں میں چوہدری تھے۔ اس لئے ان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ یہ قبیلہ راجگان جندروٹ کے بعد علاقہ بھی کا دوسرا بڑا جاگیردار تھا۔ ان کے علاوہ بھٹی، کشمیری و دیگر اہل حرفت اور خدمتگار بھی آباد ہیں۔

موہڑہ پڑی

سوہاوہ میں شامل ہے ایک بڑی پہاڑی جسے مقامی زبان میں پڑی کہتے ہیں۔اس پڑی کے نیچے واقع ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام موہڑہ پڑی مشہور ہو گیا۔ ککیال قبیلے کے قدیمی جاگیرداروں اور صاحب دستاروں کی اولاد سے چوہدری فضل حسین ککیال کی اولاد مالک و قابض ہے۔ فضل داد خان ککیال مرحوم نے موہڑہ پڑی خاص اور ڈھوک باوا مچھو المعروف امام بخش میں اہل حرفت اور خدمتگار اقوام کو علیحدہ ڈھوکوں میں آباد کیا۔ کھتریل ککیال قبیلہ کی معرفت سے آباد ہوئے۔اس کے علاوہ کشمیری للاری کمہار اور باغند وغیرہ ہیں۔

موہڑہ تیلیاں

یہ موہڑہ بھی سوہاوہ میں شامل ہے۔ ککیال قبیلے نے قوم تیلی کتوال کو آباد کیا۔اس لئے نام پڑ گیا موہڑہ تیلیاں مشہور ہوا۔ علاقہ بھر میں کتوال کو مرکزی مقام حاصل ہے۔

پکھوال

یہ گاؤں سوہاوہ میں شامل ہے۔ قوم ککیال عہد قدیم سے آباد ہیں۔ قوم داروگر (ترکھان) باوہ سرے سے آکر آباد ہوئی۔ مسمی کرم دین ولد مسوں ولد کموں پہلے آکر آباد ہوا۔ ککیال خاندان موضع سوہ

کلیال کی شاخ ہے۔ قدیمی جاگیرداروں کی اولاد سے رسالدار گلمور خان کلیال، شیر زمان سربراہ نمبردار اور دیگر برادری مالک و قابض ہے۔

ڈھوک رادھر (موہڑہ ترنڈہ)

سوہاوہ میں شامل ہے۔ گکھڑ اسکندرال قبیلہ موضع کھوالہ سے نقل مکانی کر کے اس جگہ آباد ہوا۔ گکھڑوں نے دیگر قوموں کو آباد کیا۔ گکھڑ قبیلے نے چوہدریاں جندوٹ و سنمبرال کی معرفت دخل حاصل کیا۔ کشمیری قوم بٹ قدیم سے آباد ہے۔

آڑہ

مسی نعمت سلطان کے پسران امام قلی صاحب اور دیوا قلی موضع بلہ موہڑہ کی اولاد مالک و قابض ہے۔ مسی کریم ولد صاحب قلی نے گاؤں آباد کیا۔ اولاد صاحب قلی ناقص اراضی کی وجہ سے تنگ دست اور غریب رہی ہے۔ موہڑہ آکرا کے سامنے پہاڑ کی چوٹی بنام "عزیز نال پڑ" عزیز بن امام قلی کے قبضہ کی وجہ سے مشہور ہوئی۔

موہڑہ کمہاراں (موجودہ موہڑہ مغلاں)

سوہاوہ میں شامل ہے۔ کلیال قبیلے نے پہاڑ کے دامن میں قوم کمہار کو آباد کیا۔ چونکہ قبیلہ عہد قدیم سے برتن بنانے کا ماہر کاریگر تھا۔ اور یہ لوگ برتنوں کی پکائی کے وقت دھوئیں سے بچنے کیلئے آبادی سے دور آ جاتے تھے۔ چنانچہ بعد ازاں کاریگروں نے مستقل آبادی قائم کر لی۔ اب محکمہ مال کے کاغذات میں ڈھوک مغلاں درج ہے۔ اب اس قبیلے سے محمد یثرب محکمہ مال میں پٹواری اور ان کے بھائی محمد نصرت ایڈووکیٹ ہیں۔

ڈھوک رکھ

یہ گاؤں موضع کھورکا میں شامل ہے۔ رکھ ایسی زمین کو کہتے ہیں۔ جہاں درخت زیادہ ہوں۔ یہاں کسی زمانے میں جنگل تھا۔ قوم دھمیال کی رہائش کی وجہ سے یہاں آبادی ہو گئی۔ چوہدری فضل خان دھمیال کی اولاد سے مسمیاں چوہدری منصف خان، بنارس خان، انور خان، سرور خان، مظہر خان، مشتاق خان، اور سلطان خان مالک و قابض ہیں۔ اب اس قبیلے سے چوہدری اختر ولد چوہدری منصف خان مشہور و معروف اور سابقہ کونسلر ہیں۔

جبہ

موضع کھورکہ میں شامل ہے۔ جبہ ایسی زمین کو کہتے ہیں جو کہ گہرے کھڈوں وغیرہ میں واقع ہو۔ کلیال قبیلہ سردار رنجیت سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں آباد ہوا۔

ہردو وطہ

کھورکہ میں شامل ہے۔ یہ گاؤں دو آبادیوں پر مشتمل ہے۔ ایک آبادی ریلوے سٹیشن سوہاوہ کے ساتھ اور دوسری آبادی جنوب مغرب میں واقع ہے۔ قوم کھرل عہد قدیم سے آباد ہے۔ حاجی شاہ ولی خان قوم کھرل نے کھورکہ شہر میں ایک بڑی سرائے اور کنواں باولی نما تعمیر کروایا۔ اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ اب حاجی شاہ ولی کے پوتے محمد یاسین ریٹائرڈ میجر منشتر اور دوسرے بھائی تسکین حیدر لعل بلدیہ سوہاوہ کے کونسلر ہیں۔

سکھرا

یہ گاؤں بھی سوہاوہ میں شامل ہے۔ قوم کلیال آباد ہے۔ یہ گاؤں دو آبادیوں سکھرا زیر اور سکھرا اپر پر مشتمل ہے۔ تاریخ "آئینہ گجرات" مصنف شیخ کرامت اللہ صفحہ نمبر 305 میں لکھا ہے کہ قدیمی

gakhars.org | GYC ™

روایات کے مطابق یہاں سکھر نامی دیوحکومت پذیر تھا۔ جسے راجہ رسالو نے آکر قتل کر دیا۔ اسلئے اس آبادی کا نام سکرا مشہور ہوا۔ دوسری روایات کے مطابق منگلا سے یہاں آکر محمد بن قاسم کا حدود بھی ہوا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ موجودہ جہلم سے محمد بن قاسم یہاں تک آئے۔

موہڑہ اکرا

یہ رقبہ موضع سوہاوہ سے عہد سکھاں میں بوجہ جاگیر خان بہادر بندو خان اکرا علیحدہ دیہہ تجویز ہوا۔ قوم اکرا کی آبادی کی وجہ سے موہڑہ اکرا مشہور ہوا۔ عہد مغلیہ عہد سکھاں عہد انگریزی اور آجتک فوجی، سپاہی اور عوامی سطح پر تمام علاقہ میں یہی خاندان سرسبز اور برسر اقتدار ہے۔ آنریری کپتان ریٹائرڈ آفیسر مال خان بہادر محمد اکرم خان تحصیل جہلم کی طرف سے ممبر متحدہ پنجاب قانون ساز اسمبلی رہ چکے ہیں۔ رسالدار محمد امیر خان اور راجہ محمد نصیر خان سفید پوش و کرسی نشین معقول و شہرہ آفاق ہیں۔ بوجہ مہمان داری و خدمت خلق علاقہ بھر میں توقیر ہے۔ فوجی کمشنڈ آفسر کافی ہیں۔ قبیلہ کی مختصر تفصیل پچھلے صفحات میں خاندان راجپوت اکرہ کے ضمن میں ہے۔ شجرہ نسب لکھی جا چکی ہے۔ موجودہ رقبہ 946 گھماؤں اور مزروعہ رقبہ تین صد گھماؤں ہے۔ مالیہ سرکاری بندوبست 1940، 309 روپے ہے۔ نمبردار ایک 66 گھر اور مردم شماری 225 افراد ہے۔ دیگر قوموں میں ان کے علاوہ موچی مسلی، کمہار، لوہر، ترکھان، ملاری، نائی آباد ہیں۔

ڈھوک درزیاں

یہ گاؤں موہڑہ اکرا میں شامل ہے۔ خان بہادر جنرل بندو خان صاحب دستار قبیلہ موضع موہڑہ اکرا نے قوم مسلی کے خدمتگار اور مزارعین کو علیحدہ ڈھوک میں آباد کیا۔ ابتداء میں ان کی رہائش موہڑہ اکرا خاص میں تھی۔ اس آبادی کے عبدالغفار خان کی اولاد سربراہ ہے۔

پنڈ مٹہ خان

پہلے اس جگہ قوم گوجر آباد تھی۔ جہاں پنڈ کی آبادی ہے۔ اسی جگہ گوجروں کی آبادی تھی انقلاب روزگار میں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں قوم سوال نے دخل حاصل کیا۔ اس کے بعد مسمی مٹہ خان قوم ہوگیال نے بطور وراثت دخل حاصل کیا۔ جس کے نام پر نام دیہہ پنڈ مٹہ خان مشہور ہوا۔ عہد گکھڑاں میں گاماں خان موضع بشندور قوم مراسی کو یہ گاؤں بطور جاگیر عطا رہا۔ سکھ دور حکومت میں سرخرو خان بدحال اور کمتر یل موضع ڈورہ سے اور تحصیل موہڑی بر سال سے سردار پرتاب سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان چوار موضع سنہرال و جندوٹ کی معرفت آباد ہوا۔ ایک ڈھوک میں قوم جوگی آباد ہے۔ ان کا پیشہ کانوں کی میل نکالنا، آنکھوں کا علاج کرنا، ٹھگ بازیاں اور گھر گھر گھوم پھر کر بھیک مانگنا ہے۔ راول پنڈ یعنی موجودہ راولپنڈی قوم جوگی کی گوت راول نے آباد کیا۔ گکھڑ قدیم سے آباد ہیں۔ اس موضع میں ڈھوک ڈھیری، ڈھوک پیراں، ڈھوک گکھل، لنڈا، ڈھوک چوہدریاں، ڈھوک جوگی شامل ہیں۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں تھا اب 1945 گھماؤں ہے۔ نو فیصد رقبہ مزروعہ ہے۔ مالیہ سرکاری سال تمام 924 روپے ہے۔ دو نمبردار دو صد سے زیادہ گھر اور مردم شماری ایک ہزار ہے۔

زندہ شاہ مدار

یہ رقبہ موضع ٹنڈوئی سے بوجہ جاگیر بخش خان داروغہ عہد سردار رنجیت پرتاب سنگھ میں علیحدہ دیہہ مقرر ہوا۔ ایک بزرگ حضرت زندہ شاہ مدار کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ عورتیں زیادہ تر دربار شریف میں حاضری دیتی ہیں۔ نور قوم بھٹی کو چوہدری مردان علی چوار موضع جندوٹ سنہرال نے آباد کیا۔ کل رقبہ 434 گھماؤں ایک سو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ ایک سو تیس روپے معاملہ ہے۔ تیس گھر اور سو سے زیادہ مردم شماری ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ ڈھوک الف، ڈھوک مسلیاں اسی موضع میں شامل ہے۔

ٹھڈوئی

پرانی آبادی ہے۔ آتش پرستی دور سے آباد ہے۔ قوم ہزورگری کی کثرت تھی۔ اونچی جگہ واقع ہے اس لئے ٹھڈوئی نام مشہور ہوا۔ جنجوعہ راجپوت غیر آباد ہوئے۔ قیر وڈال بطور مالک آباد ہوئے۔ مگر وہ بھی نابود ہو گئے۔ اقوام گوجر اور آہیر نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ یہ لوگ قحط کلاں 1783ء کے بعد آباد ہوئے۔ قوم بدھال موضع ڈھوک سے آکر سردار چتر سنگھ کے عہد میں آباد ہوئی۔ یہ گاؤں سردار راجہ پرتاب سنگھ کے عہد میں چوہدری ذوالفقار خان بجوار موضع سہسرال وجنوٹ کو عطا تھا۔ موضع زندہ شاہ مدار اسی موضع سے الگ ہوا ہے۔ قوم بجی کو چوہدری مردان علی بجوار نے آباد کیا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں تھا اب 1705 گھماؤں ہے۔ چھ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ سات سو روپے معاملہ ہے۔ دو نمبردار گھر سو اور تین سو سے زیادہ مردم شماری ہے۔ ڈھوک کلیہ میں بیر، ماہیال، ڈھوک مستانہ میں ملیار اور ڈھوک گھنڈی میں بھی قوم بیر آباد ہے۔ اسکندرال، گوجر گوری، تھتھال اور کشمیری بھی آباد ہیں۔ بخشی سو ہمارا موگیا گاؤں جاگیر میں عطا رہا۔ ڈھوک کلیہ کا راجہ علی اکبر خان چیئرمین یونین کونسل بکل بنے خان 1987ء میں مقرر ہوا اور 1992ء تک رہا ہے۔

گوہڑہ منگ

پہلے قوم بانڈرہ آباد تھی۔ جس کی آبادی بنام گوہڑہ کہلاتی تھی۔ منگ خان کسوال آباد ہوا۔ اسی لئے نام دیہات گوہڑہ منگ مشہور ہوا۔ عنایت خان کسوال موضع مسہ کسوال سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔ عہد اسلام میں رقبہ 180 گھماؤں تھا اب 589 گھماؤں ہے۔ دو سو بیس گھماؤں مزروعہ ہے دو سو پچیس روپے معاملہ ہے 35 گھر اور مردم شماری دو سو ہے۔ منگ خان کسوال کی اولاد غیر آباد ہو چکی ہے۔ گوہڑہ اور منگ دو الگ الگ آبادیاں ہیں۔ قوم تھتھال قدیم سے آباد

ہے۔ اور مالک اراضی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی گوزہ قوم بانڈرہ کی رہائش کی وجہ سے گوزہ مشہور ہوا۔

بھنڈ ور (کوٹ دیوانؒ صاحب)

پرانی آبادی ہے۔ ایک دفعہ پہلے غیر آباد ہو چکی ہے۔ بعد ازاں دوبارہ داود خان ولد حسن خان قوم کسوال نے حضرت دیوان حضوریؒ کی پیدائش 974ھ سے ایک سو انتیس سال قبل 845ھ کو موجودہ بستی بھنڈ ور کی بنیاد ڈالی۔ اپنے والد کے نام پر گاؤں کا نام حسن ڈور رکھا جو کہ بعد میں بگڑ کر بھنڈ ور ہو گیا۔ جب قوم کسوال کو بعجہ زہر خوردنی سلطان ہاتھی خان سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس ووالی پوٹھوہار کے حکم سے مراد خان بدھال نے علاقہ سے بدر کیا۔ تو سارنگ خان نے عباس خان ولد مراد خان قوم بدھال کو یہ رقبہ وراثت میں دیا۔ مراد خان کے دیگر پسران کو بڑی بدھال خوالی اور آڑہ میں جاگیریں عطا ہوئیں۔ جنڈول، تیرڑ، ملیار اور دیگر خدمتگار قومیں اور اہل حرفت آباد کئے۔ حضرت دیوان حضوریؒ کا مزار اقدس اسی گاؤں میں ہے۔ آپ کا تعلق سلسلہ قادریہ سے ہے۔ آپ کی اولاد صاحبزادگان کا علاقہ پوٹھوہار میں اسلامی اور سیاسی خدمات میں بہت اہم کردار رہا ہے۔ غیر مسلم اور اہل حرفہ کافی تعداد میں آباد تھے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے ہندو سکھ بھارت چلے گئے۔ گاؤں میں پختہ تالاب بخشی ڈالا مل کا تعمیر کردہ ہے۔ اسلامی عہد میں بدھال قبیلہ سے کئی اشخاص فوج میں ملازم تھے اس وجہ سے معافی دار اور آئمہ دار تھے۔ عہد سکھاں میں حبیب اللہ اور اس کا لڑکا داراب خان بزمرہ سولوی ملازم تھے۔ اسی لئے موضع بجنال کا نصف جاگیر میں عطا ہوا۔ جس کا اب داراب بجنال نام ہے۔ داراب خان کی اولاد کی نمبرداری اور ملکیت ہے۔ سردار چتر سنگھ کے عہد میں متعلقہ بنام چوہدری جنگباز خان بجوار موضع جنوٹ حاکم بھی کے نام تھا۔ جس میں ایک سو روپیہ معافی درج ہے۔ دو نمبردار ہیں۔ اصل رقبہ

630 گھماؤں ہے۔ اب 2760 گھماؤں ہے۔ 1500 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1513 روپے معاملہ ہے۔ تقسیم ہند سے قبل تین سو چالیس گھر تیراں سو مردم شماری

تھی۔ 70 غیر مسلم گھر غیر آباد ہو گئے۔ الٰہی بخش خان سفید پوش نے عید گاہ اور مسجد تعمیر کروائی۔ اس موضع میں ڈھوک ملیاراں، ڈھوک سیاہل، ڈھوک امب، ڈھوک گورسیاں، ڈھوک رفیع اکرم الٰہی، ککوہ، ڈھوک ساگرہ، ڈھوک لاڑ، اور ڈھوک جڑول شامل ہیں۔ عہد سکھاں میں سردار سوبھا سنگھ کو بھی منجھ عطا تھا۔

بھت مست

بھت اصل میں بیت ہے جس کے معنی عربی میں گھر کے ہیں۔ بعض لوگ بھتی کہتے ہیں۔ قوم کسوال نے اپنے اقتدار کے وقت تمام علاقہ مشرقی مہی کے دیہات پر قبضہ کر لیا۔ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ اور ہندو آباد تھے۔ ہندوؤں کی غیر آبادی پر قوم کسوال نے آباد کیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ قبلاً کلاں 1783ء میں چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ نے تصرف حاصل کیا۔ چوہدری صاحب نے مصری خان قوم دھمیال، ہاتوں خان قوم جنیال اور گھسیٹا خان قوم گھگھر کو آباد کیا۔ جن کی اولاد آج تک قابض ہے۔ ان کی اقوام کی علیحدہ ڈھوکیں ہیں۔ موجودہ رقبہ 722 گھماؤں ہے۔ پانچ صد گھماؤں مزروعہ ہے 534 روپے معاملہ ہے۔

بھت شیر علی

موضع بھت کلاں کے رقبہ سے شیر علی خان قوم کسوال نے 180 گھماؤں اپنے تصرف میں کی اور علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ قوم کسوال کے اخراج پر ساکناں موضع سرال کے صاحب دستار پنوار خاندان کے تصرف کی وجہ سے موضع سہنسرال میں شامل ہوا۔ پنوار قبیلے نے

تھیال، پھڈیال، ساگرہ وغیرہ گردونواح سے لا کر آباد کئے۔ چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ کو اس رقبہ سے چہارم عطا تھی۔ عہد سکھاں کے خاتمہ تک چوہدری شاہباز خان پنوار جندوٹ گورنر شمالی پنجاب کا نام مالکانہ حقوق اور چہارم رہا۔ عہد انگریزی کی آمد پر اولاد چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ و سہنسرال حسب حصص مالک جدی قرار پائے۔ اور دیگر قوموں کو مزارع مستقل قرار دیا۔ عہد سکھاں میں شاکر خان قوم فیروزوال کو جاگیر میں عطا تھا۔ موجودہ رقبہ 764 گھماؤں ہے 340 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 366 روپے معاملہ ہے۔ ایک نمبردار اولاد چوہدری شہباز خان پنوار جندوٹ سے ہے۔ پچاس گھر ہیں اور مردم شماری تین سو ہے۔ ڈھوک گالا اس موضع میں شامل ہے۔ عہد اسلام میں صاحبان خاندان پشند ور کو یہ موضع بطور دھرم ارتھ عطا تھا۔ بھت سجاول کا کچھ رقبہ شامل ہو جانے کی وجہ سے اصل رقبہ 240 گھماؤں ہو گیا۔

بھت سجاول

سجاول خان قوم کسوال نے 45 گھماؤں رقبہ بھت کلاں سے علیحدہ کر کے ڈھوک آباد کی۔ کسوال خاندان کے اخراج پر صاحب دستار پنوار قبیلہ سہنسرال قابض ہوا۔ اور یہ گاؤں سہنسرال میں شامل ہوا۔ چوہدری دیندار خان پنوار کو یہاں سے چہارم یعنی کل پیداوار سے چوتھائی حصہ بوجہ چوہدراہٹ عطا تھا۔ چوہدری کو یہ رقبہ سردار صاحب سنگھ جنگی نے عطا کیا تھا۔

بھت کسوال

محبت خان قوم کسوال کو چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں بھت کلاں سے الگ کر کے بطور جاگیر عطا کیا گیا۔ قوم کسوال غیر آباد ہو گئی۔ اور یہ رقبہ بھت مست میں شامل ہو گیا۔ اب اسے بھت جنیال کہتے ہیں۔ قوم جنیال مالک و قابض ہے۔

سہنسرال بھائی خان

یہ پرانی آبادی ہے۔اس کا نام نرالہ باندہ تھا۔خطہ پوٹھوہار میں جہاں کہیں بھی قوم باندہ آباد ہے اس آبادی کو گوہڑہ کہتے ہیں۔اب بھی یہاں ایک ڈھوک کو گوہڑہ کہتے ہیں۔قوم باندہ کے خاتمہ پر بھائی خان کسوال نے تصرف حاصل کیا۔اور گاؤں کا نام بھائی خان درج ہوا۔قوم کسوال غیر آباد ہوئی۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے کسی کپور خان قوم پنوار مورث گوت سہنسرال کو وراثت میں عطا کی اس کا بیٹا سہنسر خان مشہور تھا۔جس کے نام پر قوم سہنسرال مشہور ہوئی۔اور گاؤں کا نام بھی سہنسرال بھائی خان مشہور ہوا۔پنوار سہنسرال قبیلہ نے منصب چودھرائی حاصل کر کے اچھا اقتدار کیا۔اور گرد و نواح کے غیر آباد اور ویران دیہات پر قبضہ کر لیا۔بادشاہ ایرانی کے حملہ کے وقت یہ گاؤں جلا دیا گیا۔سکھ عہد حکومت میں اسی قبیلہ کے صاحب دستار ناظم اور چوہدری تھے۔ان کو سات دیہات میں چہارم عطا تھا۔اور اسی قبیلہ کے حکمران کی کوشش سے غیر آباد قومیں خصوصاً 1783ء کے قحط کلاں کے بعد دیہاتوں میں آباد ہوئیں۔یہاں سے کئی افراد اٹھ کر دیگر دیہات میں آباد ہوئے اس قبیلہ کے حکمرانوں کے تفصیلی حالات تاریخ راجپوت پنوار جنجوت و سہنسرال میں درج ہیں۔1835 بکرمی چوہدری دیندار خان نے ایک برج تعمیر کرایا جہاں سپاہی پہرہ دیتے تھے۔برج کی بنیاد حضرت میاں حاجی صاحب عرف بگا شیر موضع درکالی شریف نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔اور پنوار سہنسرال قبیلہ جنجوت و سہنسرال کو حکم فرمایا کہ اگر آپ لوگ برج کی حفاظت نہ کر سکے تو تباہ ہو جاؤ گے۔آج برج خستہ حالت میں موجود ہے۔حضرت بگا شیر کی بشارت سچ ثابت ہوئی۔عہد سکھاں میں یہ گاؤں صدر مقام تھا۔شاہراہ قدیم کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے حکام اور فوجیں ٹھہرتی تھیں۔چوہدری شاہباز جنگی اولاد کو دس فی صد معاملہ زمین سے انعام چوہدراہٹ عطا رہا جو کہ خاتمہ عہد انگریزی پر بند

ہو گیا۔علاقہ بھی میں ہزار ایکڑ کی جاگیریں اس قبیلہ جنجوت و سہنسرال کی ملکیت ہیں۔علاقہ پوٹھوہار میں چند گنتی کے بڑے جاگیرداروں میں شامل تھے۔عہد قدیم سے آج تک عوامی خدمت میں پیش پیش رہے۔غریبوں کی خدمت راجگان جنجوت و سہنسرال کی وراثت ہے۔اس قبیلہ نے قیام پاکستان کے وقت گراں قدر خدمات انجام دیں۔گاؤں کا موجودہ رقبہ 1055 گھماؤں ہے۔700 گھماؤں مزروعہ ہے 150 گھر ہیں۔600 مردم شماری اور تین نمبردار ہیں۔قوم کسوال نے اپنے اقتدار کے وقت سہنسرال کا تعلق شمار کیا۔سلطان کپور خان سہنسر خان، حنیفہ خان، بہلسی خان، پہاڑ خان، بھتیجا خان، چوہدری سجاول خان، عزت خان، دیندار خان، سرانداز خان، اور چوہدری شاہباز خان کے بعد دیگر صاحب دستار افراد ہو گزرے ہیں۔یہ گاؤں بطور انعام منجملہ صاحب دستار قبیلہ کو دیا جاتا تھا۔اصل رقبہ تین آسامی تین قلبہ یعنی 585 گھماؤں ہے۔سلطان کپور خان موضع گکھرالی سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔راجہ محمد شجاع خان ممبر ڈسٹرکٹ کونسل سابقہ جہلم کا تعلق اسی گاؤں اور قبیلہ سے ہے۔

دھمیک (دھمکہ):۔

پرانی بستی ہے۔ دھمی خان ولد لنگاہ خان مورث اعلیٰ قوم دھمیال صاحب حشمت و اقبال بحضور فیروز شاہ دہلی کے ہاں ملازم تھا کسی وجہ سے آزردہ خاطر ہو کر مع جمعیت خود اس علاقہ میں آیا اور بمقام دھمیک قیام کیا۔ اور ایک چھوٹا قلعہ تعمیر کیا۔ اس کے نام پر بستی کا نام دھمکہ مشہور ہوا۔ انہی ایام میں ملک قد خان علاقہ داتگلی میں حکمران تھا۔ اس نے دھمی خان سے جنگ کی جس میں فریقین کا کافی نقصان ہوا۔ دھمی خان کو شکست ہوئی اور دھمیال حکومت ختم ہو گئی۔ جس جگہ جنگ ہوئی اس مقام کو بھاؤ شہید کہتے ہیں۔ بھاؤ قوم بھی دھمیالوں کی مددگار تھی۔ تیاری تالاب جلال خان کے عہد میں مواضعات بنام دھمکہ فریدن اور دھمکہ پیادہ مقرر ہوئے۔ فرید خان سوار کو 180 گھماؤں کی جاگیریں عطا ہوئیں۔ قدرت خداوندی سے دونوں جاگیرداروں کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ اور دونوں مواضعات بھٹار قبیلہ بھنسرال کے تصرف میں آ گئے۔ قبضہ قلعاں 1783ء کے بعد محمد یار خان بھٹار برادر چوہدری دیندار خان کے حصہ میں یہ مواضعات آئے۔ آج تک اولاد محمد یار خان بھٹار بطور مالک و قابض ہے۔ چوہدری سلطان اور شاہ احمد خان کو عہد سکھاں میں چہارم عطا تھا۔ بھٹار قبیلہ سے صرف یہی خاندان سرسبز حالت میں ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے بانی شہاب الدین غوری بادشاہ کا شاندار مقبرہ اسی قصبہ کے قریب واقع ہے۔ اس علاقہ کی حکمران قوم گکھڑ روڈ سارہ بھی پال نے سلطان کو شہید کر دیا۔ شہادت کے بعد سلطان کو رفقائے کار سمیت یہیں پر دفن کر دیا گیا۔ اقوام گوجر اور آدڑہ بطور مزارعان وچکا قوکا آباد ہوئے۔ نمبردار ایک ہے آبادی خاص موضع دھمیک اور کوٹ جس جگہ قلعہ تھا وہ جگہ ہے۔ یہاں سے ملکہ اینٹیں اٹھا کر گرد و نواح میں تعمیر مکانات میں استعمال کی گئیں۔ قلعہ کو ہمایوں مغل نے ایران سے واپسی کے وقت مسمار کر دیا تھا چونکہ یہاں کے دھمیال شیر شاہ سوری کی فوج میں

ملازم تھے۔ بعد ازاں سردار رنجیت سنگھ نے بوقت جنگ سکھاں و انگریزاں 1849ء قلعہ سے بھاگتے وقت اسے بارود سے اڑا دیا تھا۔ عہد سکھی میں چوہدری دیندار خان بھٹار کے تصرف اور چہارم میں شامل تھے۔ سردار پرتاب سنگھ کے عہد میں تموقال اور بھٹوال آباد ہوئے۔ عہد اسلام میں 360 گھماؤں رقبہ تھا اب 950 گھماؤں ہے جس میں سے بقدر پانچ صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ 675 روپے معاملہ اور ایک نمبردار ہے۔ اقوام ترکمان، تیلی اور باقی آباد ہیں۔ سلطان غزنی ابراہیم ابن مسعود نے 1079ء قلعہ کوٹ دھمیک قیام کیا گکھڑوں نے دھمیالوں کو شکست دینے کے بعد زبردستی پیشہ زمینداری پر لگا دیا۔ قوم تکیال مورث اعلیٰ "تاگا" کے باپ بھوتو دوگرہ طرف چھاچھو ہندو نے جموں سے آ کر اس گاؤں میں آباد قوم دھمیال کی خوبصورت عورت کے عشق میں مبتلا ہو کر شادی کی بعد ازاں موضع تکیال پہ کرائی آباد ہوا۔

موہڑہ لال

منشی لعل قوم آہیر نے گاؤں آباد کیا۔ ابتداء میں اس کا رقبہ صرف 30 گھماؤں تھا۔ گردش زمانہ سے آہیر غیر آباد ہوئے۔ چوہدری عزت خان صاحب دستار بھنسرال نے اس پر قبضہ کر لیا۔ عہد سکھاں میں یہ گاؤں بھٹار قبیلہ کو انعام میں عطا رہا۔ عہد انگریزی میں اولاد دیندار خان حسب حصص جدی ایک قرار پائیں۔ عہد سردار پرتاب سنگھ میں چوہدری سر انداز خان ولد ذوالفقار خان بھٹار نے منیر دھمیال کو موضع میانہ چک سے لا کر آباد کیا۔ اس کی اولاد موروثی مزارعان ہیں۔ نمبرداری اولاد سر انداز خان بھٹار کی ہے۔ موجودہ رقبہ 2560 گھماؤں ہے جس میں 140 گھماؤں مزروعہ 130 روپے معاملہ ہے۔ ڈھوک چھپر میں اولاد قادر بخش آباد ہے۔ چوہدری شاہ باز خان بھٹار کو یہ گاؤں انعام میں ملا تھا۔ کچھ رقبہ موضع رائے پور کا بھی شامل ہوا۔ اصل رقبہ 6 قیمتی 90 گھماؤں ہے۔

راۓ پور بدھال

راۓ بخشی خان کسوال نے آباد کیا۔ جب کسوال غیر آباد ہوۓ تو کچھ عرصہ بعد بدھال خاندان موضع بشندور کے قبضہ میں رہا۔ اسکے بعد پنوار قبیلہ سہمرال سے چوہدری دیندار خان قابض ہوا۔ عہد انگریزی میں بطور چک موضع سہمرال میں شامل ہوا۔ ساکنان سہمرال مالکان ہیں۔ تھوڑی سی زمین علیحدہ چھوڑی گئی تھی۔ چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع سہمرال کو چہارم میں عطا ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چل بوگیال (چل بڑکی)

اوڈ ہر سہ دیہات چل کا ایک موضع تھا۔ جو کہ چل خان کسوال نے آباد کیا۔ کسوال خاندان کے اخراج پر علاقہ بڑا سے ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر بدھال خاندان موضع بڑکی نے تصرف میں کی۔ اور دم دیہہ چل بڑکی درج ہوا۔ بعد ازاں بدھال قبیلہ خارج ہو گیا۔ پنوار قبیلہ سہمرال نے دخل حاصل کیا۔ اور قوم کنیال کے کاشت کار آباد کئے۔ سردار رنجیت سنگھ حاکم پوٹھوہار نے رحم علی خان قوم بوگیال موضع ڈھیکی کو جاگیر میں دے دیا۔ اس لئے نام دیہہ چل بوگیال مشہور ہوا۔ چوہدری دیندار خان پنوار کی دیہہ بڑا سے بوجہ آبادی چہارم عطا تھی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 624 گھماؤں ہے۔ 400 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 434 روپے معاملہ ہے۔ 65 گھر اور 400 مردم شماری ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ راجپوت پنوار ساکنان دھمیک اولاد چوہدری نور احمد کی ملکیت بوجہ جاگیرداری عہد سکھاں سے ہے۔ کسوال کے بعد تھہ منڈال اور ہندو غیرہ آباد ہوۓ۔ چھنڈیال اور تھوتھال قوم کنیال سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہوۓ۔ قحط کلاں 1783ء میں گاؤں ویران ہوا۔ تو چوہدریاں سہمرال نے کنیال قبیلہ واپس لا کر آباد کیا۔

چل ہنڈال

موضع چل کلاں سے اس رقبہ پر قوم ہنڈال نے قبضہ کیا۔ لیکن وہ غیر آباد ہو گئے۔ سردار صاحب سنگھ بھنگی نے چوہدری دیندار خان پنوار کو براۓ آبادی اور مع حقوق چہارم عطا کئے۔ چوہدریاں جندوٹ نے قحط کلاں 1783ء کے بعد قوم کنیال کو دھنقدیو سے لا کر آباد کیا۔ تھوتھال اور چھنڈیال بھی آباد کئے۔ عہد انگریز میں چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس اعظم جندوٹ نے ملکیت دیہہ کا دعویٰ کیا۔ جس سے صرف تعلقہ داری تجویز ہوئی۔ جس کے حقوق بعد ازاں چوہدری عمر دراز خان ولد چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع جندوٹ نے فروخت کر دیئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ اب 469 گھماؤں ہے۔ 220 گھماؤں مزروعہ 439 روپے معاملہ نمبردار ایک 40 گھر اور مردم شماری 400 کے قریب ہے۔

چل بنہ خان

سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں 90 گھماؤں زمین بنہ خان قوم بوگیال کو دی گئی۔ بنہ خان جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ باشندگان دیہہ نے بوجہ قرض یہ رقبہ چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ و سہمرال کو دے دیا۔ چوہدری موصوف نے مختلف زمیندار اور خدمتگار قوموں کو آباد کیا۔ انگریزی کی آمد پر چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ نے ملکیت کا دعویٰ کیا۔ جو کہ خارج ہو گیا۔ یہ موضع کئی بار دھمیک میں شامل ہو کر علیحدہ ہوا اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ اب 461 گھماؤں 434 روپے معاملہ اور تین صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ اس موضع میں چل ستو اور ستوٹھی شامل ہے۔ بگیالوں کے ختم ہونے پر موضع دھمیک کے دھمیالوں نے قبضہ کر لیا۔ اور موضع دھمیک میں شامل ہوا۔ بعد ازاں قوم جنجیال آباد ہوئی۔ صوبیدار حسین خان قوم بگیال کا اس مواضعات سے تعلق تھا اپنے زمانے میں ایک قابل ذکر ہستی کے مالک تھے۔ اب ان کی اولاد

میں میجر ریٹائرڈ ظفر خان قابل ذکر ہیں۔ رب صوبیدار صاحب کے پوتے ماجد نسیم صاحب نہایت ہی پرہیزگار اور صوم صلوۃ کے پابند اور علامہ حضرت پروفیسر جناب طاہر القادری صاحب کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں۔

ہتھیہ خالصہ

بہت پرانی آبادی ہے امیر تیمور کے حملے کے وقت برلب شاہراہ ہونے کی وجہ سے گاؤں ویران ہوگیا۔ قوم کسوال نے قبضہ کرلیا جب سلطان فیروز خان گکھڑ نے کسوالوں کو اس علاقے سے خارج کردیا۔ تو دیہہ ہذا بھی اس سے خالی ہوگیا۔ سلطان ہاتھی خان رئیس نے 929 ہجری موضع ہتھیہ ادر کے بانی خان اور مان ولد حسن قوم کسوال کی صاحبزادی سے شادی کی اور اس گاؤں کو دوبارہ آباد کیا۔ چنانچہ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام ہتھیہ مشہور ہوا۔ اقوام دھمیال، کھنتریل، بھوار، تھتھال، جھمٹ اور گکھڑ وقتاً فوقتاً آباد ہوئے 1783ء کے قحط کلاں میں گاؤں ویران ہو گیا۔ چنانچہ چوہدری دیدار خان بھوار موضع جندوت دہمسرال کو دوبارہ آبادی عطا ہوا۔ یہ چوہدری کے نام تھا۔ چوہدری صاحب نے مفرور اور غیر آباد زمینداروں اور خدمتگاروں کو دوبارہ آباد کیا۔ کئی نئی اقوام بھی آباد کیں۔ سردار رنجیت سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان کو اس موضع سے ایک ہزار روپے معافی عطا تھی۔ اور انتظام چوہدری شاہباز اور ان کے دوسرے بھائی چوہدری جنگباز خان موضع جندوت کے نمبردار تھا۔ اس گاؤں کا رقبہ عہد اسلام میں 1260 گھماؤں تھا۔ اب 5476 گھماؤں ہے۔ 3416 گھماؤں مزروعہ ہے 3552 روپے معاملہ ہے۔ علاقہ بھر میں یہ سب سے بڑا موضع ہے۔ چونمبردار 400 گھر اور مردم شماری تین ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ گاؤں تین حصوں ہتھیہ دھمیال، ہتھیہ خاص اور ہتھیہ پائیں پر مشتمل ہے۔ اس میں ڈھوک [illegible] ڈھوک [illegible] سرائے

سیداں، سرائے راجگان، ڈھوک تب اور ڈونگی شامل ہیں۔ امیر تیمور کی [illegible] گری کے بعد [illegible] خان جس کی اولاد دھمیال کہلاتی ہے ملک کل محمد خان گکھڑ کے عہد میں از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ اس کے بعد کسوال آباد ہوئے وہ بھی غیر آباد ہوگئے۔ بابر بادشاہ کی فوج کے ظلم و ستم سے 925ھ گاؤں پھر ویران ہوا۔ 929ھ کو تیسری بار آباد ہوا اول دھمیال دوم کسوال سوم تھتھال اور آخر میں کھنتریل اور جھمیٹ و جنجیال آباد ہوئے۔

ہنسلہ

ہنس خان قوم کسوال نے آباد کیا۔ کسوال غیر آباد ہوگئے۔ اور رقبہ دیہہ ہذا ہتھیہ جال میں شامل ہوگیا۔ عملداری سکھاں میں علاقہ ہتھیہ سے الحاق ہوا۔ سردار رنجیت سنگھ حاکم وقت نے چوہدری سر انداز خان بھوار جندوت کو معہ وراثت حقوق پر [illegible] انگریز کے دور حکومت میں مالکان گدڑیام نے قبضہ کرلیا۔ چوہدری جندوت شاہباز خان نے دعویٰ ملکیت کیا۔ جس میں چار فیصد روپیہ جمع پر تعلقہ داری تجویز ہوئی۔ اور اصل مالک کے بندوبست میں سر انداز خان بھوار جندوت کا نام لکھا گیا۔ چونکہ مالکان گدڑیام سے تعلق داری کی رقم وصول کرتے رہے۔ یہ موضع گدڑیام میں شامل ہوا۔ آج کل اس دیہہ کا نام [illegible] ہے۔ گاؤں [illegible] ہی اسی موضع میں شامل ہے۔ قوم بھکرال مالک وقابض ہے۔ دھمیال بھی آباد ہیں۔ اصل کہتے ہیں کہ یہاں پہلے قوم ہندو آباد تھی۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

گدڑیام

یہ ہندو راجگان کے عہد میں آباد ہوا۔ قدرتی طور [illegible] سے غیر آباد ہوئے۔ قوم گدڑیال آباد ہوئی۔ وہ بھی انقلاب زمانہ کی شکار ہوئی۔ قوم بھکوں نے [illegible] حاصل کیا۔ عہد سکھاں میں یہ نام چوہدری دیدار خان موضع جندوت دہمسرال کے [illegible] قوم [illegible]

میں میجر ریٹائرڈ ذوالفقار خان قابل ذکر ہیں۔ راجہ صوبیدار صاحب کے پوتے ماجد نعیم صاحب نہایت ہی پرہیزگار اور صوم صلوٰۃ کے پابند اور علامہ حضرت پروفیسر جناب طاہر القادری صاحب کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں۔

ہتھیہ خالصہ

بہت پرانی آبادی ہے امیر تیمور کے حملے کے وقت یہ لب شاہراہ ہونے کی وجہ سے گاؤں ویران ہوگیا۔ قوم کسوال نے قبضہ کرلیا جب سلطان فیروز خان گکھڑ نے کسوالوں کو اس علاقے سے خارج کردیا۔ تو دیہہ ہذا بھی اس سے خالی ہوگیا۔ سلطان ہاتھی خان رئیس نے 929 ہجری موضع ہتھ دوہر کے بانی خان اور مان ولد حسن قوم کسوال کی صاحبزادی سے شادی کی اور اس گاؤں کو دوبارہ آباد کیا۔ چنانچہ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام ہتھیہ مشہور ہوا۔ اقوام دھمیال، کھوتریل، بجوار، تحتال، بھمبت اور گکھڑ وقتاً فوقتاً آباد ہوئے 1783ء کے قحط کال میں گاؤں ویران ہو گیا۔ چنانچہ چوہدری دیدار خان بجوار موضع جندوت دھمیال کو دوبارہ آبادی عطا ہوا۔ یہ چوہدری کے نام تھا۔ چوہدری صاحب نے مفرور اور غیر آباد زمینداروں اور خدمتگاروں کو دوبارہ آباد کیا۔ کئی نئی اقوام بھی آباد کیں۔ سردار رنجیت سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان کو اس موضع سے ایک ہزار روپے معافی عطا تھی۔ اور انتظام چوہدری شاہباز اور ان کے دوسرے بھائی چوہدری جنگباز خان موضع جندوت کے نمبردار تھا۔ اس گاؤں کا رقبہ عہد اسلام میں 1260 گھماؤں تھا۔ اب 5476 گھماؤں ہے۔ 3416 گھماؤں مزروعہ ہے 3552 روپے معاملہ ہے۔ علاقہ بھر میں سب سے بڑا موضع ہے۔ چو نمبردار 400 گھر اور مردم شماری تین ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ گاؤں تین حصوں پر ہے ہتھیہ دھمیال، ہتھیہ خاص اور ہتھیہ پائیں پر مشتمل ہے۔ اس میں ڈھوک مل، [illegible] ڈھوک سرائے

سید اس سرائے راجگان، ڈھوک تب اور ڈھوک جنگی شامل ہیں۔ امیر تیمور کی [illegible] کے بعد گمی خان جس کی اولاد دھمیال کہلاتی ہے ملک کل محمد خان گکھڑ کے عہد میں از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ اس کے بعد کسوال آباد ہوئے وہ بھی غیر آباد ہوگئے۔ بابر بادشاہ کی فوج کے ظلم و ستم سے 925ھ گاؤں پھر ویران ہوا۔ 929ھ کو تیسری بار آباد ہوا اول دھمیال دوم کسوال سوم تھوتھال اور آخر میں کھوتریل اور بھمبت و جنجیال آباد ہوئے۔

ہنسلہ

ہنس خان قوم کسوال نے آباد کیا۔ کسوال غیر آباد ہوگئے۔ اور رقبہ دیہہ ہذا ہتھیہ جال میں شامل ہوگیا۔ عملداری سکھاں میں علاقہ [illegible] سے الحاق ہوا۔ سردار رنجیت سنگھ حاکم وقت نے چوہدری سر انداز خان بجوار جندوت کو معہ وراثت حقوق پر عطا کیے۔ انگریز کے دور حکومت میں مالکان گدڑیام نے قبضہ کرلیا۔ چوہدری جندوت شاہباز خان نے دعویٰ ملکیت کیا۔ جس میں چار فیصد روپیہ جمع پر تعلقہ داری تجویز ہوئی۔ اور اعلیٰ مالک کے [illegible] میں اولاد سر انداز خان بجوار جندوت کا نام لکھا گیا۔ چونکہ مالکان گدڑیام سے تعلق داری کی رقم وصول کرتے رہے۔ اور یہ موضع گدڑیام میں شامل ہوا۔ آج کل اس دیہہ کا نام گاڑ [illegible] ہے۔ گاؤں [illegible] ابھی اسی موضع میں شامل ہے۔ قوم گھوڑال مالک و قابض ہے۔ دھمیال بھی آباد ہیں۔ اصل کہتے ہیں کہ یہاں پہلے قوم ہندو آباد تھی۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

گدڑیام

یہ ہندو راجگان [illegible] کے عہد میں آباد ہوا۔ قدرتی آفات [illegible] سے غیر آباد ہوئے قوم گدڑیال آباد ہوئی۔ وہ بھی انقلاب زمانہ کی شکار ہوئی۔ قوم بھٹوں نے [illegible] حاصل کیا۔ عہد سکھاں میں یہ نام چوہدری دیدار خان موضع جندوت دھمیال کے نام [illegible]

آباد ہے۔ چک تریڈھا میں دھمیال قابض ہیں۔ اصل رقبہ 225 گھماؤں تھا۔اب 1509 گھماؤں ہے۔نمبردار ایک اور مردم شماری 700 سے زیادہ ہے۔قوم گدڑال کے نام پر گدڑیام مشہور ہوا۔ مواضعات گاڑھی گدڑیام میں اب شامل ہے۔ گاڑ میں کپتان ایوب خان قابل ذکر شخص ہیں۔ وہ مورخہ 31.12.98 بروز جمعرات 98 سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

مہرقلی چوہان

مہرقلی قوم چوہان نے سب سے پہلے آباد کیا۔قوم چوہان گردش روزگار سے غیر آباد ہوئی۔قبضہ گلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیدار خان پنوار کارداد سنہبرال نے کسی قوم دھمیال کو آباد کیا۔گاؤں کا پٹہ چوہدری جندوٹ کے نام تھا۔ڈھوک بچھو، ڈھوک منگ اسی موضع میں شامل ہیں۔اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔اب 238 گھماؤں ہے۔ 160 گھماؤں مزروعہ ہے۔190 روپے معاملہ نمبردار ایک قوم دھمیال میں سے ہے۔50 گھر اور مردم شماری تین صد سے زیادہ ہے۔حضرت سلطان محمد شہاب الدین غوری کا مزار اسی مواضع میں ہے۔

بڑی اسکندرال

پرانی آبادی ہے پہلے ہندو آباد تھے۔اس کے بعد اسکندرال اور تھتھال آباد ہوئے۔گاؤں کا پٹہ اور دیگر انتظام چوہدری دیدار موضع جندوٹ و سنہبرال کے سپرد تھا۔حویلی، جھنڈ میرا، چوہان، ڈھوک جوگی، بیوٹ، فتح پور، ڈھوک سنیر، ڈھوک آزہ، گوزہ، ڈھوک پہاڑیاں، ڈھوک پنڈ، اور ڈھوک راجگان اسی موضع میں شامل ہیں۔تھتھال، دھمیال، گھتویل، اور گوجر آباد ہیں۔اصل رقبہ 630 گھماؤں تھا۔اب 2570 گھماؤں ہے۔ایک ہزار گھماؤں مزروعہ ہے۔1080 روپے معاملہ اور نمبردار تین ہیں۔ 150 گھر اور آبادی چھ سو ہے۔

گنڈاپیک

تاج محمد قوم گنڈوال رئیس اکبر قلی خان گکھڑ کے ہاں ملازم باعہدہ ہرکارہ تھا۔ ہرکارہ کو فارسی میں پیک کہتے ہیں۔ خدمت کے عوض رئیس نے جاگیر عطا کی۔ چنانچہ جاگیردار کی قوم اور پیشہ کے نام پر گنڈاپیک مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اسکندرال موضع لبڑی سے اٹھ کر قابض ہوئے۔ سردار جیہ چتر سنگھ کے عہد حکومت میں مشخصہ دیہہ بنام چوہدری شاہباز خان پنوار جندوٹ کے نام درج ہے۔ اصل رقبہ سانچہ گھماؤں تھا۔اب 641 گھماؤں ہے۔90 گھماؤں مزروعہ ہے۔اسی روپے معاملہ ہے۔ایک نمبردار اور تیس گھر ہیں۔اور مردم شماری چار سو کے قریب ہے۔

کروٹہ اسکندرال

پہلے گوجر آباد تھے۔جن کی گوت کروٹہ تھی۔قدرت خداوندی سے قوم گوجر گوت کروٹہ غیر آباد ہو گئی۔ دوسری مقامی روایات کے مطابق جب پیلو خان ولد ملک سکندر خان مورث اعلیٰ قوم سکندرال نے دیہہ میں رہائش اختیار کرلی تو یہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی۔اس جگہ کروں کے بہت زیادہ درخت تھے۔بزبان پوٹھوہاری توت کے درخت کو کروں بھی کہتے ہیں۔ کروں والا سے رفتہ رفتہ یہ علاقہ کروٹہ کے نام سے مشہور ہوا۔سلطان پیلو خان مورث خاندان کروٹہ اولاً ڈھوک پیلو بڑی جھرنا میں رہائش پذیر ہوا بعد ازاں موضع کروٹہ آباد ہوا۔سلطان پیلو خان کی قبر ڈھوک سے مغرب کی جانب درختوں کے جھنڈ میں چونہ گچ تا حال آباد ہے۔ بعد ازاں قوم دھمیال آباد ہوئی۔گاموں خان قوم ساہی کو کچھ رقبہ عطا ہوا۔اس کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔موضع جھرنا میں دھمیال نجام۔بازی گر گوت ڈوم آباد ہیں۔ بیل بنگیال میں قوم گھوڑوال آباد ہے۔سرجلال خان شاہراہ قدیم کے کنارے اسی گاؤں کے رقبہ میں واقع ہے۔ جہاں پرانی مسجد اور مزار مقدس حضرت شاہ جہاں چشتی واقع ہے۔ہر سال ماہ جیٹھ میں میلہ ہوتا

ہے۔ بڑی بارونق جگہ ہے۔ دو نمبردار قوم گکھڑ اور ایک قبیلہ دھمیال سے ہے۔ اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے اب ۲۰۹۰ گھماؤں ہے۔ ۸۵۷ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۸۰۰ روپے معاملہ ۱۵۰ گھر اور مردم شماری ۹۰۰ سے زائد ہے۔ گکھڑوں سے قبل زمیندار مالک تھے۔ اللہ داد خان وباز خان مقدم دیہہ تھے۔ بصورت دیگر زمینداروں کو حقوق مالکیت حاصل نہ تھے۔ دیہہ ہذا مترجم نگار راجہ محمد ارتاسب خان کا آبائی گاؤں ہے۔

کھڑیوٹ

ہندو راجگان کے عہد میں آباد ہوا۔ ان کی گوت کھڑی تھی۔ اس لئے نام دیہہ کھڑیوٹ مشہور ہوا۔ وٹ ہندی میں گھر کو کہتے ہیں ہندو راجگان کی غیر آبادی پر اسکندرال۔ تھوتھال۔ تنیال۔ دھمیال۔ اور کنیال آباد ہوئے۔ مقامی روایات کے مطابق اس جگہ قوم بافندہ کی کثرت تھی۔ وہ کھڈیوں پر کپڑا بناتے تھے۔ کھڈیوں والا سے کھڑیوٹ مشہور ہوا۔ موجودہ کھڑیوٹ کے نزدیک آجنگ موہڑہ بافندگان موجود ہے۔ زمانہ قدیم سے جاگیروں اور زمینوں پر قابض ہیں۔ حاکم پوٹھوار سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد حکومت میں وزیر جماعت قوم نارمہ کو یہ جاگیر میں عطا تھا۔ جماعت خان مہاراجہ چتر سنگھ کا وزیر تھا۔ وزیر جماعت خان نے مختلف قوموں کو آباد کیا۔ جنگ سکھاں وانگریزاں ۱۸۴۹ء کے خاتمہ پر مہاراجہ چتر سنگھ نے ہتھیار ڈال دیے جماعت خان وزیر مہاراجہ چتر سنگھ تحصیل باغ ریاست آزاد کشمیر کا رہنے والا تھا۔ ڈھوک آڑہ، ڈھوک لس، ہندووالی، کوہڑہ، ہیرو، پاری باڑی، ہرسہ دیہات ملی موہری، ہرسہ دیہات سوکھی اس موضع میں شامل ہیں۔ اقوام تھتھال، بھکوال، اور بافندہ آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۲۵۰ گھماؤں ہے۔ اب ۲۱۳۲ گھماؤں ہے۔ ۹۰۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۹۶۳ روپے معاملہ ہے۔ تین نمبردار قوم گکھڑ سے ہیں۔ ۱۵۰ گھر اور آبادی ۷۰۰ سے زیادہ ہے۔

(نوٹ) موجودہ موضع کھڑیوٹ بجانب شمال مشرق ایک بہت پرانا قبرستان ہے۔ اس میں تین چونے گچ کی نہایت خوبصورت قبور ہیں۔ دیرینہ سال بزرگوں سے روایت ہے۔ کہ یہ وزیروں کی قبریں ہیں۔ واللہ عالم بالثواب۔

(محمد ارتاسب کردہ)

وزیروں کے نام نیاز علی اور جماعت مندرج ہیں یہ قوم نارمہ سے تھے۔ اور تحصیل باغ ضلع پونچھ آزاد کشمیر سے تعلق تھا۔

چک ملہ (اسکندرال)

یہ گاؤں قوم برہمن کی وراثت تھا۔ اسکندرال برہمنوں کو زبردستی نکال کر قابض ہوئے۔ تھتھال بھی آئے۔ تھتہ کلاں ۱۸۳۷ء میں اسکندرال غیر آباد ہو گئے اور قوم دھمیال آباد ہوئی۔ ملہ مقامی زبان میں ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان لمبی شکل کا میدان ہو۔ اس گاؤں کا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں تھا اب ایک ہزار گھماؤں ہے ۳۳۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۳۶۷ روپے معاملہ نمبردار ایک ۷۰ گھر مردم شماری تین سو سے زائد ہے۔ ڈھوک توت ڈھیری۔ ڈھوک چوہانی۔ ڈھوک جمعہ۔ ڈھوک بوستان اور ڈھوک لسوڑا اس موضع میں شامل ہیں۔ اسکندرالوں کے قبضہ کی وجہ سے نام دیہہ ملہ اسکندرال مشہور ہوا۔ دھمیالوں کی آمد پر چک ملہ مشہور ہوا۔

نوٹ۔ ڈھوک ڈھیری چوہدری صدیق کے مکان کے دالان میں ایک بیری کے درخت کے تنے میں سوراخ تھا بزرگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ عہد سکھاں میں یہاں مجرموں کو باندھا جاتا تھا۔

کوٹیام

کولو ہندو نے آباد کیا اس کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ قوم اسکندرال قابض ہو گئی۔ عہد سکھاں مشہ بنام چوہدری شاہ باز خان بجوار موضع ہندوٹ کے نام درج ہے۔ اب یہ رقبہ چپ بھی سے خارج ہے اور تحصیل گوجر خان میں شامل ہے۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔ آجکل یہ کٹیام کے نام سے مشہور ہے۔

میانہ چک

قوم قریشی المعروف میانہ آباد ہے۔ حضرت دیوان حضوری کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ روایت ہے کہ آپ قوم قریش کے ولی اللہ تھے۔ اس کا کل رقبہ ۶۱۲ گھماؤں ۳۶۰ گھماؤں مزروعہ ۲۳۰ روپے معاملہ اور نمبردار ایک ہے۔ اس گاؤں میں قوم قریشی آباد ہے۔

جھنگی بھاگرتھ

جنگو قوم دھمیال نے آباد کیا بعد ازاں بھاگرتھ برہمن قابض ہو گئے۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن گوت بھاگرتھ غیر آباد ہو گئی۔ عہد سکھاں میں یہ رقبہ موضع بڑی اسکندرال میں شامل ہوا۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں تھا۔

بھرڑا یا بھلرا

وجہ تسمیہ معلوم نہ ہو سکی کی بار گدڑیام میں شامل ہوا۔ سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد حکومت میں وزیر جماعت خان کو جاگیر میں دیا گیا۔ جماعت خان قوم تارمہ سردار چتر سنگھ کا وزیر تھا۔ اس نے محمود نامی قوم دھمیال کو کانسی کا علاقہ ملال چپ روہتاس سے لا کر آباد کیا۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں تھا۔ اب ۹۲۲ گھماؤں ہے۔ جس میں سے ۱۵۳ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۱۴۸ روپے معاملہ اور ایک نمبردار ہے۔ خانہ شماری ۱۵ گھر اور ۱۰۰ کے قریب آبادی ہے۔ دھمیالوں سے پہلے قوم بھکوال بطور وراثت آباد تھی۔ دھمیالوں کو سہنسر الو کے مشورے سے آباد کیا گیا تھا۔

دوہالہ

وجہ تسمیہ معلوم نہ ہو سکی۔ یہ جدید عہد انگریزی میں آباد ہوا۔ قوم جٹ نگیال آباد تھے۔ کل رقبہ ۱۲۷ گھماؤں تھا ۴۸ گھماؤں مزروعہ رقبہ ہے۔ ۳۵ روپے معاملہ اور ایک نمبردار ۵ گھر مردم شماری ۲۵

سے زیادہ ہے مگر یہ دو موضعات کے درمیان واقع ہے۔ یعنی ککڑوالہ اور بھنگالہ گاؤں کے درمیان ایک موڑ اور گھنڈ میں واقع ہے۔ دوہالہ گول چکر کو کہتے ہیں۔ یعنی دو دریاؤں کے درمیان گول چکر میں آباد ہونے کی وجہ سے دوہالہ درج دفتر ہے۔

(محمد ارتاسب کروندہ)

سنتوٹھی

عہد انگریزی سے قبل یہ گاؤں چپ بیول میں شامل تھا۔ البتہ موضع خانپور فرنسیال سے علیحدہ کیا گیا۔ قوم دھمیال آباد ہے۔ سنتو نامی ہندو نے اسے آباد کیا۔ اس کی اولاد آباد ہے۔ کل رقبہ ۵۳۷ گھماؤں ہے۔ ۱۲۷ گھماؤں مزروعہ ۱۳۵ روپے معاملہ، دو نمبردار، ۳۵ گھر اور مردم شماری ۲۰۰ کے قریب ہے۔ قوم تھتھال سے چوہدری محمد افسر خان نمبردار جاگیردار اور بڑی شکارگاہ کا مالک ہے۔ دیگر قابل ذکر شخصیتوں میں اکبر خان داد خان، یعقوب خان، حسین اور منگو بخشی شامل ہیں۔ علاقہ ہی کی شمالی سرحد کا آخری علاقہ ہے۔ حضرت باوا رنگے شاہؒ کی تربت مبارک بھی یہیں واقع ہے۔

چک محمد حسن (میر اراجگان نزد چک میانہ)

انگریزی دور حکومت میں محمد حسن خان اسکندرال موضع لبڑی کو بند اسماعیل رکھ سرکار سے جاگیر عطا ہوئی۔ جاگیردار مذکورہ نے علیحدہ ڈھوک آباد کی۔ ۹ گھر اور مردم شماری ۴۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ معاملہ ۳۵ روپے مقرر ہوا تھا۔ کل رقبہ تقریباً ۲۰۰ بیگھ ہے۔ یہ بہت پرانی شکارگاہ ہے۔ اور حدود سرکاری جنگلات رکھ اسماعیل میں واقع ہے۔ اس وقت میجر راجہ قمر زمان کیانی کے قبضہ میں ہے۔ جو راجہ حسن خان ذیلدار و رئیس لبڑی کا پوتا ہے۔ اب ان کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ اس وقت ان کے داماد راجہ حیدر زمان کیانی کی یہاں رہائش ہے۔ راجہ محمد حسن کی وجہ سے دیہہ کا نام چک محمد حسن ہے۔

گھمرکی

وجہ تسمیہ معلوم نہیں ہے۔ یہ گاؤں پہلے تپہ بیول میں شامل تھا۔ عہد انگریزی میں تپہ پھی میں شامل ہوا۔ قوم کلیال مالک و قابض ہے۔ یہ رقبہ موضع خانپور فرنسیال سے علیحدہ ہوا۔ اصل رقبہ ۲۲۷ گھماؤں اور مزروعہ ۸۵ گاؤں ہے۔ ۹۲ روپے معاملہ ہے نمبردار ایک ۲۰ گھر اور مردم شماری ۱۰۰ کے قریب ہے۔

جبوکسی

اب یہ موضع تپہ پھی سے خارج ہے۔ اور تحصیل گوجر خان میں شامل ہے۔ بانی دیہہ جبو قوم گوجر گوت بجران ہے۔ اس کی اولاد علاقہ کوہستان میں چلی گئی۔ کس کے کنارے پر واقع ہے اس لئے نام دیہہ جبوکسی مشہور ہوا۔ گوجر غیر آباد ہو گئے۔ روشن خان قوم پھکوال موضع کونتریلہ جو کے تھمن خان کی نسل سے تھا سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس سے گاؤں وراثت میں حاصل کیا تھا۔ سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد میں چند سال چوہدری شہباز خان پنوار موضع جندوٹ کو جاگیر میں عطا رہا۔ چوہدری مذکورہ نے زمیندار قوموں کو آباد کیا۔ عہد سکھاں میں تپہ گلیانہ میں شامل ہوا۔

لونڈی پٹی

بعد ازاں قوم کور از موضعات کو ملا تھو گڑ سے برخاست ہو کر ۱۰۳۲ ہجری میں دوبارہ آباد کیا۔
بعد ازاں شاہ شہاول قوم سید اس گاؤں میں آ کر آباد ہوئے۔ ان کی بزرگ با کرامات ہیں۔ دیہہ مذکورہ میں پہلی قوم کور اور بعد میں اعوان آ کر آباد ہوئے۔

دربیان تسمیہ میال

وراثت قوم کسراں کی تھی میاں سوگی ولد تیمن موضع کھنوال سے آ کر اس گاؤں میں آباد ہوا۔ چونکہ سوگی کا خطاب میاں تھا اس لئے گاؤں کا نام میاں سے میال مشہور ہو گیا۔ بعد میں برہمن کھتری چندہ ملیار اور اعوان آ کر آباد ہوئے۔ دیگر قوم کرخت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ عبداللہ شاہ کی اولاد بھی قدیم عرصہ سے آباد ہے۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۳۰۰ گھماؤں ہے۔

کراہی (شیخوپورہ)

یہ گاؤں قوم کسر کی وراثت ہے۔ جوگی نام کا ایک آدمی موضع کھنوال سے آ کر یہاں آباد ہوا۔ اس جگہ پر پانی کی کثرت تھی جو ہر وقت بہتا رہتا تھا۔ پانی کی کثرت کی وجہ سے اس گاؤں کا نام کراہی رکھا گیا۔ اس گاؤں کا پرانا نام شیخوپورہ تھا۔ اور گوجر قوم آباد تھی۔ میاں جوگی اور سوگی دونوں بھائی تھے جن میں سوگی نے میال اور جوگی نے کراہی آباد کیا۔ اس کا رقبہ بھی تین آسامی یعنی ۳۰۰ گھماؤں ہے۔ دونوں گاؤں کی مالک ورثاء سوگی اور جوگی کی اولاد ہی چلی آ رہی ہے

چک موہری (ترکوال تحصیل گوجر خان)

بہت پرانا دیہات ہے اس کی اصل وراثت قوم گوجر ہے۔ کسی موہری ولد ترکو قوم کسر موضع کھنوال سے آ کر یہاں پر آباد ہوا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موہری والے گوجروں کی گھوڑی قوم کسر نے ذبح کر دی۔ گھوڑی کی ہلاکت کی وجہ سے دونوں قوموں کی زبردست جنگ ہوئی قوم گوجر مال مویشیوں سے گھبرا گئے اور کھٹے قوم کسر تعداد میں زیادہ ہونے کی وجہ سے فتحیاب ہوئی اور گوجر قوم

شکست کھا گئی۔ چنانچہ گوجروں کو جلاوطن کر دیا گیا اسی وجہ سے گاؤں کا نام چک موہری ترکوال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۵۰۰ گھماؤں ہے۔

کونٹ (تحصیل گوجر خان)

اس گاؤں کی اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ قوم گوجر کی گوت کہنہ کا قدیمی مسکن تھا۔ قدرت خداوندی سے گوجر کہنہ غیر آباد ہو گئے۔ دیہہ بے چراغ شد بعد ازاں مچھلات کونٹ قوم مغل جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا اسے خدمت کے عوض جلال خان گکھڑ نے تین آسامی زمین بطور جاگیر عطا کی اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اپنے نام پر اس نے اس کا نام کونٹ رکھا۔ ۹۲۲ ھ میں کونٹ قوم مغل نے گاؤں میں مستقل رہائش اختیار کی۔ کونٹ قوم مغل کی اولاد اپنی قدیم وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۳۰۰ گھماؤں ہے۔

کسرانو

قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے میاں سوجا اور سونان قوم کسراں سکنہ موضع بے کسراں تحصیل تلہ گنگ کو وراثت میں عطا کیا۔ میاں سوجا نے اپنے قدیمی وطن بے کسراں کے نام پر بے کسرانو نام رکھا۔ گکھڑ خاندان کی بھریالہ کے دور حکومت میں وارد کرنیال سگیال بھی آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۳۰۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹہ کلاں

اصل وراثت قوم [illegible] کی ہے۔ عہد حکومت سلطان ہاتھی خان گکھڑ میں علاقہ پوٹھوہار سے نکال دیئے گئے۔ اور سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں ہولان قوم بھٹی نے دوبارہ آباد کیا۔ ہولان بھٹی نے اپنے مورث خاندان مہوٹہ کے نام پر اس گاؤں کا نام مہوٹہ رکھا۔ کونان

قوم بھٹی کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ تین سامی یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹھہ مصری

پہلے قوم گدڑ آباد تھی۔ بوڈن بھٹی نے حملہ آور ہو کر قوم گدڑ کو وہاں سے نکال دیا۔ سلطان اکبر علی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں مصری خان ولد بوڈن خان نے اپنے اور اپنے مورث خاندان مہوٹھہ کے نام پر اس گاؤں کا نام مہوٹھہ مصری رکھا۔ اصل رقبہ ایک اسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹھہ لنگڑیال

اصل وراثت قوم لنگڑیال کی ہے۔ قوم بھٹی حاکم وقت کی زیادتیوں کی وجہ سے ویران ہوئے۔ کیونکہ یہ قوم گکھڑ سرداروں کی مشیر تھی بعد ازاں نعت خان نسل مصری خان مہوٹھہ بوڈن قوم بھٹی نے قبضہ کرلیا اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

بھور چیاں

بھر پرانا گاؤں ہے ایک دفعہ قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گیا۔ بعد ازاں ملک بھور قوم اعوان گوت چیاں نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آباد کیا۔ بانی کے نام اور گوت کی وجہ سے گاؤں کا نام بھور چیاں مشہور ہو گیا۔ بعد ازاں ولاور خان گکھڑ نے بطریق نیاز پیر دستگیر حضرت قبلہ شاہ چن چراغ قوم سید گیلانی کو ۱۱۳۲ ہجری المقدس میں بطور وراثت جاگیر میں عطا کر دیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

حسولہ ابوالخیر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے سو قوم گوجر نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں مسمیان ابوالخیر، یاراشاہ اور سائیو ہر برادران قوم کہوٹ موضع نیلہ دھن

ملوکی سے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ مسمی ابوالخیر بھائیوں میں بڑا ہونے کے علاوہ نہایت پارسا اور ولی اللہ بھی تھے۔ اس لئے گاؤں کا نام حسولہ ابوالخیر مشہور ہوا ہے۔ تینوں بھائیوں کی اولاد گاؤں پر قابض و خود مختار ہے۔ اس گاؤں کا اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

لنگاہ

اصل وراثت قوم لنگاہ کی ہے۔ یہ قوم قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئی۔ اور گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ مسمی کیا سو قوم کہوٹ نے موضع کریالہ علاقہ دھن ملوکی سے آکر سلطان جلال خان کے اہلکاروں کی اجازت سے سابقہ ویران گاؤں کے مغرب میں نیا گاؤں آباد کیا قوم کہوٹ نے اقوام مائر بھیں اور چکر آباد کئے آج تک قوم کہوٹ اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۲۵ گھماؤں ہے۔

لوسیر گوجراں

اصل وراثت قوم گوجر ہے اس گاؤں کو گوجروں کی ایک گوت لوسیر نے آباد کیا۔ اسی وجہ سے گاؤں کا نام لوسیر گوجراں مشہور ہوا دیگر قوموں میں مثل جھلے اور مہوکری وغیرہ بھی آباد ہیں۔ قوم جنجر بھی آباد ہے اصل رقبہ ایک آسامی ۹ قبہ یعنی ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

ہائی کہوٹ

اصل وراثت قوم ملیار کی ہے مسمی ہائی قوم ملیار نے گاؤں آباد کیا بعد ازاں رجا قوم کہوٹ نسل براں موضع کریالہ دھن ملوکی سے سلطان جلال خان کے عہد میں اپنے اہل و عیال سمیت نقل مکانی کر کے گاؤں میں آباد ہو گیا قوم ملیار علاقہ سے غیر آباد ہو گئی۔ اقوام مائر بھیں علاقہ میں دھن ملوکی سے آکر آباد ہوئے اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کیسر گوجراں

مسمی کیسر قوم نائی (حجام) سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ذاتی خدمت گار خلیفہ تھا۔ رئیس نے خدمت کے عوض گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم حجام بھی غیر آباد ہوگئی۔ اور بعدازاں قوم گوجر نے قبضہ کر کے از سرنو گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

لیدانہ خورد

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے، گاؤں کا نام لیدانہ مشہور ہوا اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کالس سوکیا نند

اصل وراثت گوجر کی ہے۔ مسمی تلجہ قوم گوجر گوت کالس نسل عاقی گوجر نے سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی بعدازاں بخشی سوکیا نند کو سلطان دلاور خان گکھڑ نے وراثت میں عطا کیا۔ اس لیے جاگیردار بخشی سوکیا نند کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام کالس سوکیا نند مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

ٹھٹھہ بافندہ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ یہ رقبہ شاملات دیہہ یعنی مال مویشی کے لیے چراگاہ تھی۔ زیادہ قوم گوجر کے مال مویشی چرا کرتے تھے گوجر اپنی زبان میں مال مویشی والے کو ٹھٹھی کہتے تھے۔ اس لیے گوجروں نے آہستہ آہستہ وہاں مکانات بھی تعمیر کر لیے۔ اور آبادی کا نام ٹھٹھہ مشہور ہو گیا۔ بعدازاں قوم بافندہ بوراثت داری قابض ہوگئی۔ اس لیے نام دیہہ ٹھٹھہ بافندہ مشہور ہو گیا۔ قوم بافندہ قدیمی قوم اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پوٹھوہار میں قدیم سے آباد چلے

آ رہے ہیں۔ بعدازاں قوم سولیال بھی آ کر آباد ہوگئی اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

سوہاوہ صادق

سوہاوہ نامی ہندو نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سوہاوہ مشہور ہوا قدرت خداوندی سے سوہاوہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ بعدازاں علاقہ کی سرحد پر سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے اپنے چھوٹے بھائی مرزا صادق گکھڑ کو یہ موضع بطور جاگیر عطا کیا۔ مرزا صادق گکھڑ رئیس نے از سرنو سوہاوہ کو آباد کیا جاگیردار مرزا صادق گکھڑ رئیس کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام سوہاوہ صادق مشہور ہوا۔ گکھڑ صادق کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 6 آسامی یعنی 1080 گھماؤں ہے۔

توکل کلیال

مسمی توکل قوم کلیال نے اکبر علی خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی کلیالوں کی اولاد کے علاوہ اقوام گھنگر اور اعوان بھی آ کر آباد ہوگئے اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

نکو مائیر

رئیس جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم مائیر نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہات نکو مائیر مشہور ہوا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک عمر خان

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس پھرپالہ کو قوم بھکوال موضع کو ترتیلہ پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔ رئیس نے قوم بھکوال سے دیرینہ دوستی اور شاندار خدمات سرانجام دینے پر عمر خان، عثمان خان، ابراہیم خان پسران بھن خان قوم بھکوال کو علیحدہ علیحدہ جاگیریں عطا کیں۔ تینوں بھائیوں نے اپنی جاگیروں میں علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کیے موضع چک عمر خان خاص میں اقوام گوجر کیارک اور ملیار بھی آباد ہیں عمر خان

gakhars.org | GYC ™

بھکوال کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک ابراہیم خان (چک باقر شاہ)

سلطان خان گکھڑ نے عمر خان بھکوال کے دوسرے بھائی مسمی ابراہیم خان کو ایک آسامی کی جاگیر موضع چک عمر خان کے نزدیک عطا کیا۔ ابراہیم خان قوم بھکوال نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا کچھ عرصہ بعد قوم بھٹی، اجوڑ، سید بکلیار بھی آ کر آباد ہوئے۔ اب اس گاؤں کو چک باقر شاہ کہتے ہیں۔ قوم سید کے کسی مورث کے نام پر گاؤں کا نام چک باقر شاہ مقرر ہوا آوان اور گوجر پہلے آباد تھے۔ اور نصف اراضی پر مالک وقابض تھے۔ اصل وراثت قوم بھکوال کی ہے کل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک عثمان خان (چک بھکوال)

عمر خان اور ابراہیم خان کے تیسرے بھائی مسمی عثمان خان کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ایک آسامی کی جاگیر دیگر بھائیوں کے قریب عطا کی عثمان خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا اب اس گاؤں کو چک بھکوال کہتے ہیں۔ مگر بعد میں یہ گاؤں دونوں دیہاتوں میں شامل کر دیا گیا یعنی علیحدہ موضع ختم کر دیا گیا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہیں۔

للیانڈی

مسمی لالو قوم مغل نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام للیانڈی مشہور و درج ہوا لالو مغل کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چھمبر بدھال

قدیم سے آباد ہے۔ بانی دیہہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ مسمی مراد خان قوم بدھال موضع پشند درچپ مہی

علاقہ (سوہاوہ بکلیال) کے چار بیٹوں کو ہژدہ یعنی اٹھارہ آسامی کی جاگیریں بطور وراثت پوٹھوہار کے مختلف دیہات میں عطا ہوئیں۔ ہر ایک بھائی کے حصہ میں چار آسامی چہ قلبہ اراضی حصہ میں آئی۔ عباس خان ولد مراد خان قوم بدھال کو ساڑھے تین آسامی موضع پشند درچپ مہی میں اور بقیہ ایک آسامی موضع چھمبر بدھال میں عطا ہوئی۔ قدرت خداوندی سے قوم بدھال کے جاگیرداروں کی اولاد غیر آباد ہو گئی بعد ازاں قوم آوان اور گھنگر آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

جھاٹلہ کمال خان

قوم آوان گوت جھاٹلہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی قوم کے نام پر گاؤں کا نام جھاٹلہ آباد ہوا کچھ عرصہ بعد کمال خان قوم جنجوعہ نے قبضہ کر لیا اس لیے گاؤں کا نام جھاٹلہ کمال خان مشہور ہوا۔ اصل رقبہ چار آسامی یعنی 720 گھماؤں ہے۔

جھاٹلہ چیاں

جھاٹلہ کمال خان اور جھاٹلہ چیاں ہر دو مواضعات وراثت قوم اعوان قطب شاہی کی ہے۔ اعوان گوت جھاٹلہ کے ایک شخص نے علیحدہ دیہات آباد کیا گاؤں میں قوم سید بھی قدیم سے آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جسوال

مسمی جس خان قوم آوان نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی گاؤں کا نام جسوال مشہور ہوا کچھ عرصہ بعد قوم سید بھی آ کر آباد ہو گئی دونوں قوموں کی اولاد مالک وقابض ہے۔ قوم اعوان قدیمی وراثت کی اصل مالک ہے۔ اصل رقبہ چہ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

جکو کوتلہ

کسی جکو قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی قدرت خداوندی سے برہمن کی نسل گاؤں سے غیر آباد ہوئی بعدازاں قوم اعوان گوت کوتلہ نے قبضہ کرلیا اس لیے نام دیہہ جکو کوتلہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چھمبری

قدیم دور حکومت میں آباد ہوا اصل بانی نامعلوم ہے۔ رئیس پھرہالہ کا عہد حکومت میں قوم آوان نے قبضہ کرلیا آوان کی نسل قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

رتھی غریبا

عہد قدیم سے آباد ہے رئیس پھرہالہ کے عہد میں قوم گکھڑ نے دخل مالکانہ حاصل کیا دیگر اہل حرفت اور خدمت گار قوم میں بھی آباد ہیں اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

تپہ نڑالی

نڑالی چوہدلال

یہ گاؤں زمانہ قدیم سے اس کو کسی نارو قوم کا لوہندو نے ۳۸۲ ہجری میں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام نڑالی مشہور ہوا۔ تاریخ آباد بحساب ابجد یوں درج ہے

زہرو قوم کا لوبا آباد ۳۸۲ ہجری

لعل خان چوہدخان ولد ملک پیر خان گکھڑ رئیس نے ۹۳۱ ہجری میں بوارثت دار قبضہ کر کے رہائش اختیار کرلی۔ لال خان ولد چوہدخان باپ بیٹے کی عمل داری ہو جانے کی وجہ سے گاؤں کا نام نڑالی چوہدلال مشہور ہوگیا۔ بعدازاں اختیار خان ولد مراد خان قوم بدحال موضع جھند وریبی (علاقہ سوہاوہ بکیال) کو سارنگ خان گکھڑ نے جاگیریں عطا کیں۔

تاریخ آمدن گکھڑاں موصوف چناں است نڑالی داما سرور ہاد ۹۳۱ ہجری۔

اختیار خان بدحال کی اولاد مالک وقابض ہے اقوام گنگال کیال آدڑہ چیمہ باری باری آکر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۹۷ گھماؤں ہے۔

(شارنگ بوارثت داروں دیہہ آباد و خطاب اوشاہ چوہدلال است)

بجرانہ

مسمی خیان خان قوم راجپوت گوت چوہان جو کہ راجہ دیپال حاکم شہر بجاپور کی نسل سے تھا بزرگان خیان از ملک دکھن خان سے نقل مکانی کر کے ضلع گجرات کے موضع دھوریہ میں رہائش اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد خیان خان چوہان نے موضع دھوریہ کو چھوڑ کر رئیس آدم خان گکھڑ کے پاس ملازمت اختیار کرلی ایک گوجری عورت جو کہ نہایت حسین وجمیل تھی گوجری کے عشق میں مبتلا ہو کر اسلام قبول کرلیا رئیس موصوف نے ذاتی خدمات اور اسلام قبول کرنے کے عوض چار آسامی رقبہ دراثت میں عطا کیا۔ چنانچہ خیان خان نے اپنی جاگیر میں ۹۶۰ھ میں گاؤں آباد کیا۔ اور اپنے

آباؤاجداد کے قدیمی وطن بجاپور کے نام بجرانہ رکھا۔ چنانچہ نام دیہہ گوجر بجراں مشہور ہوگیا۔ خیان خان کے چار بیٹوں کی اولاد بجرانہ آباد رہی۔ اطلا کی اولاد سہوائی اور کانوعہ میں آباد ہوئی۔ جیک کی اولاد موضع چک مرزا صاحب میں آباد ہوئی اور چوتھے بیٹے ملک تاجو کی اولاد موضع دھوریہ ضلع گجرات میں جا کر آباد ہوئی اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

ڈھوک فرنسیال

قدیم سے آباد ہے پہلے قوم آدڑہ اور گوجر آباد تھے قدرت خداوندی سے دونوں قومیں غیر آباد ہوگیں بعدازاں جنگش خان ولد بوڈا خان ولد فرنسیہ خان گکھڑ نے ۹۸۷ھ ویران آباد کے مقام پر دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ گاؤں کے ایک شخص کی بکری کو جنگل میں گرگ (بھیڑیا) نے مار ڈالا دوسرے دن بکری کا مالک بکری کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس مقام پر پہنچا جہاں بکری مردہ حالت میں پڑی تھی تمام بکری کو بھیڑیا کھا چکا تھا صرف کمر بچا یا تھی پوٹھوہاری زبان میں کمر کو ڈھونگ (تھنگ) کہتے ہیں اس لیے اس زمین اور جگہ کا نام ڈھونگ والی مشہور ہوگیا اور اس احاطہ زمین کو جنگش خان قوم فرنسیال گکھڑ نے آباد کیا تھا۔ اس لیے نام دیہہ ڈھونگ فرنسیال مشہور ہوا۔ اقوام گوجر، بجاڑ اور بھکوال قدیمی مالک اور قابض تھے اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

تر راٹی

اصل دراثت قوم گوجر اور تھتھال کی ہے۔ اس آبادی میں ایک عورت مسماۃ ترراٹی قوم گوجر رہائش پذیر تھی۔ اور کسی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور تھی چنانچہ مسماۃ ترراٹی کے نام اور رہائش کی وجہ سے نام دیہہ ترراٹی مشہور ہوگیا۔ راجو خان قوم کنیال موضع سیدا کنیال معظم قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا اس لیے رئیس سے جاگیر حاصل کی تھی۔ قدرت خداوندی سے تھتھال اور گوجر غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم کنیال نے سارے گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد اقوام گوجر

gakhars.org | GYC ™

کنیال، بمپال، ولمیال، اور بکھال، تھیال، سلکال، گاؤں میں آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مستالہ بھکوال

مستالہ بھکوال اور مستالہ جنداں پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ گاؤں کا بانی مستا نامی ایک ہندو تھا بانی گاؤں مستا برہمن کے نام پر گاؤں کا نام مستالہ جنداں ہوا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں بے چراغ ہو گیا بعد ازاں مسمی کھکڑ خان قوم بھکوال نسل تحول ولد میاں بجہ یو منہاس سکنہ موضع پانگ آباد ہوا گاؤں میں پانی کے چشمے جاری ہیں بعد ازاں قوم مصر پوٹھوہار میں رشتہ داروں کے پاس آ کر آباد ہوئی قوم بھکوال کجاہ سے آ کر آدم خان گکھڑ کے عہد میں 955ھ میں آباد ہوئی اس گاؤں کا نام مستالہ بھکوال مشہور ہوا ایک قدیمی قلمی کتاب میں گاؤں کی بنیاد از دست مست خان قوم بھکوال درج ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مستالہ جنداں

مسمی محمود خان قوم جند نے سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر اپنی وراثت دو آسامی الگ کرنے کی استدعا کی رئیس نے عرض منظور کر لی چنانچہ محمود خان قوم جند نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا بانی کی قوم جند کی وجہ سے گاؤں کا نام مستالہ جنداں مشہور ہوا اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

تابن قطبال

قطب خان قوم بھکوال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر گاؤں آباد کرنے کی اجازت مانگی رئیس نے عرض منظور کر لی چنانچہ قطب خان نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام تابن قطب مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم بھکوال غیر آباد ہو گئی اور قوم تمگیال نے قبضہ کر لیا۔

تابن کلاں

تابن کلاں، تابن قطبال، تابن ہوسنگ اور تابن کسوال چاروں آبادیاں پہلے ایک ہی جگہ تھیں مگر غیر آباد ہو گئیں۔ بعد ازاں شیخ بدھوا اور شیخ مانو موضع جبہ ضلع گجرات نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں تابن گاؤں آباد کیا اور گاؤں کا نام موہڑہ چک تابن مشہور ہوا۔ قوم کاک جو کہ قدیمی آباد تھے غیر آباد ہو گئے شیخ بدھو شیخ مانو اور قوم جنجوعہ تینوں کی قدیمی وراثت ہے۔ جلال خان نے عمر خان قوم بھکوال کو تیرہ آسامی کی جاگیر اسی موضع سے عطا کی گاؤں میں زیادہ تعداد قوم تمگیال کی ہے گاؤں میں پانی کی بن اور چشمہ جاری ہے پوٹھوہاری زبان میں چشمہ بن کو تابن کہتے ہیں اس لیے اس کو تابن کہتے ہیں۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

تابن کسوال

مسمی رضا قلی خان ولد بڈھا خان قوم کسوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ایک آسامی جاگیر موضع تابن کلاں سے عطا کی۔ رضا قلی خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا بانی کی وجہ سے گاؤں کا نام تابن کسوال مشہور ہو گیا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

تابن ہوسنگ

غلام حسین ولد شمس خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان نے چھ قطعے زمین تابن کلاں سے بطور جاگیر عطا کی غلام حسین بھکوال نے جاگیر میں گاؤں آباد کیا قوم تمگیال قدیمی کاشتکار ہیں۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دوتالہ خالصہ

پرانی آبادی ہے۔ کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا۔ رئیس جلال خان گکھڑ وادمال نے دوتو خان ولد الو خان قوم بھکوال کو جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ بانی اور جاگیر دار گاؤں کی وجہ سے دوتالہ مشہور ہوا دوتو خان بھکوال کی اولاد مزید نے زمیندار قوم تنگیال قوم گوجر، گوت کثارنہ، کسانہ، اور خدمت گاروں کو آباد کیا کسی نامعلوم وجہ سے قوم بھکوال نقل مکانی کر کے موضع جنڈالہ (چپ بڑالی) جا کر آباد ہو گئے۔ اس لیے اس گاؤں کا نام جنڈالہ بھکوال مشہور ہو گیا۔ جہسم خان قوم گجر بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے۔ حضرت شاہ کمال ولی اللہ بزرگ کی بددعا سے بے اولاد اس دُنیا سے رُخصت ہوا موضع دوتالہ پر باری باری جاگیر دار مقرر کیے جاتے رہے۔ یہ کسی ایک قوم کی جاگیر نہ تھا اس لیے سکھوں کے عہد میں گاؤں کا نام دوتالہ خالصہ مشہور ہو گیا خالصہ سرکاری زمین کو کہتے ہیں اقوام سید، اور لوہدرہ قدیمی مالک و قابض ہیں، اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

نالیہ گوجرمل

قدیمی گاؤں ہے۔ نادہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام نالیہ مشہور ہوا۔ کھتری اور زمیندار قوم جنڈ قدیمی آباد ہیں۔ مسمی گوجرمل قوم برہمن بھگت جلال خان رئیس گکھڑ کے پاس بعہدہ وکالت نوکر تھا۔ رئیس نے شاندار اور احسن خدمات سرانجام دینے پر گوجرمل وکیل کو جاگیر میں عطا کیا۔ اس لیے گاؤں کا نام نالیہ گوجرمل مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے گوجرمل برہمن جاگیر دار کی اولاد بوجہ حادثہ غیر آباد ہو گئی۔ اور موضع سنگھوئی (سنگھوری) میں جا کر آباد ہو گئے۔ حضرت پیر شہاب الدین ہاشمی اس گاؤں میں جلوہ افروز ہوئے۔ پیر صاحب کا مزار اقدس اسی گاؤں میں واقع ہے۔ ہزاروں عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔ پیر صاحب کی اولاد گاؤں میں آباد ہے۔ اور اپنے بزرگ کی شاندار روایات کو قائم رکھے ہیں۔ قوم گوجر، گوت، کسوال، نسل

شیخ بدھو وہاسو، موضع نابن کلاں کو چھوڑ کر موضع نالیہ گوجرمل آباد ہو گئے، قوم گوجر اور پیر صاحب کی اولاد مالک و قابض ہیں۔ دیگر زمیندار اقوام تنگیال، کہال، متیال، وداروگر، ولمیال اور شاہ کمال کی نسل بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

سوہڑہ کنیال

مسمی صحبت خان اور رحموں خان ولد حبیب خان قوم کنیال ولد گلجا خان بن مالکھوخان بن ترکو خان بن کنگ خان بن کنیال خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا صحبت خان قوم کنیال بھی سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ اسی وجہ سے ہر دو مذکورہ بالا کو گکھڑ رئیس کی طرف سے نقد تنخواہ اور جاگیر عطا تھی۔ چونکہ صحبت خان کارمختار تھا۔ قرب جوار کے دیہات سے زمین الگ کر کے عطا کی گئی تھی۔ جاگیر دار کی قوم سے نام دیہہ سوہڑہ کنیال مشہور ہوا۔

ممدال کھینگر

پیر محمد اور سلیم خان کھینگر نسل سعد بن بوجا جو کہ گاؤں کے قدیمی مالک تھے۔ نقل مکانی کر کے موضع سنگھور (چپ دیرہ آدڑہ) پرگنہ پھرہالہ جا کر آباد ہو گئے۔ نقل مکانی کی اصل وجہ کا شاہراہ قدیم پر واقع ہونے کی وجہ سے بیرونی حملہ آوروں کے ہاتھوں کئی بار نقصان پہنچا تھا۔ روز کے حملہ آوروں کے ڈر اور نقصانات کے خوف سے کھینگر بھاگ گئے۔ بانی گاؤں پیر محمد عرف ممدال کھینگر کی وجہ سے گاؤں کا نام کھینگر ممدال مشہور ہوا۔ آج تک پیر محمد کھینگر ممدال کی اولاد مالک و قابض ہے۔ چونکہ چپ آدڑہ سے کچھ عرصہ بعد واپس آ گئے تھے۔ پیر محمد قوم کھینگر ریاضت میں بہت مشہور تھا۔ اور فقیر منش آدمی تھا۔ پیر محمد قوم کھینگر کا مزار موضع سنگھور چپ آدڑہ میں واقع ہے اور لوگ آج بھی روحانی فیض کے لیے نہایت عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔ اصل رقبہ 1000 گھماؤں ہے۔

کیال (دارہ کیال تحصیل گوجر خان)

موضع کیال مسمی سنو خان قوم کیال نے آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام کیال مشہور ہوا۔ کیال غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم منگیال آ کر آباد ہو گئی قوم منگیال کی وجہ تسمیہ یوں ہے۔

(نوٹ) بھوتو نامی قوم ہوڑ گوت یا ہتو علاقہ جموں نے موضع دھمیک (سوہاوہ) دھمکہ تحصیل میں آباد قوم دھمیال کی ایک عورت کے عشق میں مبتلا ہو کر مذہب اسلام قبول کیا۔ اور قوم دھمیال کی عورت سے شادی کرنے کے بعد موضع کیال آ کر آباد ہو گیا موضع دھمیک قوم دھمیال اور کیال قوم منگیال کا مرکز ہے۔ بھوتو کا بیٹا سانپ سے کھیلنے اور معجزانہ طور پر بچ جانے کے واقع کی وجہ سے ناگا مشہور ہوا اس واقع کی تفصیل قوم منگیال جپہ مسی کے باب میں پڑھی جا سکتی ہے۔ ناگا کی اولاد منگیال مشہور ہوئی۔ ناگا کے تین بیٹوں سلیم، ہمین، اور جندہ کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔

بھوتو

ناگا

سلیم ہمین جندہ

اقوام منگیال ان تینوں بھائیوں کی اولاد ہے۔ مذکورہ بالا اقوام سانپ کو نہیں مارتیں۔

(محمد ارشاد سب کروٹہ)

جرموٹ خورد (جھرموٹ)

مسمیان جھرما اور دھرما دونوں بھائی تھے۔ ان کا تعلق قوم برہمن سے تھا۔ مسمی جھرما کے نام پر گاؤں کا نام جھرموٹ مشہور ہوا۔ خدا کی قدرت بانی گاؤں جھرما اور دھرما قوم برہمن کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں معموری خان ولد نگر خان قوم بدھال کو ۹۲۰ھ المقدس میں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ معموری خان بدھال کی اولاد مالک و قابض

ہے۔ بدھالوں کے علاوہ دیگر خدمت گار اور زمیندار قومیں بھی آباد ہیں قوم کھنڑیل بھی گاؤں میں آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

(دھرکوٹ) جرموٹ کلاں جھرموٹ

مسمی جھرما کے بھائی دھرما نے گاؤں کی بنیاد رکھی گاؤں کا نام بانی کے نام پر دھرکوٹ مشہور ہوا۔ رضائے الٰہی سے بانی گاؤں قوم برہمن دھرما کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ قدیم کاغذات میں گاؤں کا نام دھرکوٹ درج ہے۔ بعد ازاں رجب بخش خان ولد سائیسو خان قوم بدھال کو سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ مسمی رجب بخش خان قوم بدھال نے ۹۵۶ھ کو ویران گاؤں دھرکوٹ سے مغرب کی طرف نئے گاؤں کی بنیاد رکھی جدید بانی کا نام رجب بخش خان تھا۔ گاؤں کا نام جھرکوٹ کلاں مشہور ہوا، ملیار اور دیگر خدمت گار قومیں بھی آباد ہیں اصل وراثت قوم بدھال کی ہے۔ رقبہ تین آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

ڈورہ بدھال

زمانہ قدیم سے آباد ہیں مسمی ڈورہ گوجر نے ۵۹۷ھ میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام ڈورہ مشہور ہوا قوم گوجر غیر آباد ہوئی بعد ازاں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے مہمد خان ولد مراد خان قوم بدھال کو یہ موضع جاگیر میں عطا کیا مہمد خان قوم بدھال نے اپنی جاگیر میں رہائش اختیار کر لی مہمد خان اس سے پہلے چند ورچہ مسی (علاقہ سوہاوہ کھیال جہلم) میں رہائش پذیر تھا۔ مہمد خان بدھال کی نسل اپنی قدیمی وراثت پر مالک قابض ہے دیگر قوموں سے گوجر، آدڑہ، اور کھنڑیل بھی قدیمی آباد ہیں۔ اصل رقبہ چار آسامی یعنی 720 گھماؤں ہے۔

تاریخ بنیاد اں در حساب ابجد بہ مصرع۔ ڈورہ مسرور و دانا آباد ۵۹۷ھ

gakhars.org | GYC ™

بسہ کسوال

یہ گاؤں اصل وراثت قوم مصراں گوت سدین کی ہے۔ مسوتامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام بسہ مشہور ہو۔ بعد ازاں عباس خان نسل بوڈھا خان قوم کسوال نے ۸۹۵ھ میں رئیس پھر ہالہ سے معافی مانگ کر گاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔

(**نوٹ**) چونکہ رئیس ہاتھی خان کے قتل کے سلسلہ میں سارنگ خان گکھڑ نے قوم کسوال کو پوٹھوہار سے نکال دیا تھا۔ رئیس ہاتھی خان کی بیوی بانی پشند ورداد خان کی ہمشیرہ اور نسن خان قوم کسوال کی لڑکی تھی۔ بیوی نے اپنے شوہر سلطان خان کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس واقع کے متعلق تفصیلی حالات کیگوہر نامہ جو کہ روزہ سائے پھر ہالہ کی تاریخ ہے درج ہیں۔ عباس خان قوم کسوال کی رہائش کی وجہ سے گاؤں کا نام بسہ کسوال مشہور ہوا عباس کسوال کی اولاد مسلمان ہے قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے قوم تگیال بھی قدیم سے آباد ہے اور مالک ہے اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ڈھوچک

اصل وراثت قوم گوجر گوت ڈھو کی ہے۔ مسمی بومیرا قوم گوجر، گوت ڈھو نے سلطان ہاتھی خان کے عہد میں آباد کیا درویش خان قوم جنجوعہ رئیس نے حملہ آور ہو کر گاؤں تباہ و برباد کر دیا بانی قوم ڈھو کے نام چک مشہور ہوا۔ درویش خان جنجوعہ کے حملہ کے بعد دوبارہ حد بندی کر کے گاؤں آباد کیا گیا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے یہ گاؤں قوم ککجز کو بطور وراثت عطا کیا۔ ککجزوں کی اولاد بھی قابض ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

قبیل ساہوال

قدیم سے آباد ہیں قبیل خان قوم ساہوال (ساہی) نے گاؤں کی بنیاد رکھی سلطان آدم خان گکھڑ رئیس نے قبیل خان کو یہ گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام قبیل ساہوال درج ہوا۔ حکم خداوندی سے قوم ساہوال غیر آباد ہوئی آسب ولد بوجا قوم کھنگر کی اولاد قابض ہو گئی۔ آج تک قوم کھنگر اپنی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

صحت چوہدلال (صحال میانہ)

پرانا گاؤں ہے گردش روزگار کی وجہ سے اصل بانی غیر آباد ہیں بعد ازاں صحت خان بن عاقل خان بن چوہدخان بن ملک بیر خان گکھڑ نے قبضہ کر لیا۔ اور صحت خان گکھڑ کے قبضہ کی وجہ سے گاؤں کا نام صحت چوہدلال مشہور ہوا۔ بانی نے اپنے اور دادا کے نام پر گاؤں کا نام صحت چوہدلال رکھا۔ بعد ازاں قوم گوجر، کہوریہ، جھنی اور میانہ آ کر آباد ہو گئے۔ قدرت خداوندی سے قوم چوہدلال غیر آباد ہوئی اور قوم گوجر کہوریہ جھنی اور میانہ نے حقوق ملکیت حاصل کر کے قبضہ کر لیا آج تک انہی اقوام کی اولاد مالک و قابض ہے۔

کیلاسال (کرسال)

عہد قدیم سے آباد ہے۔ کئی دفعہ آباد ہو کر غیر آباد ہوا۔ مسمی کیلا خان ولد فتح محمد قوم بھکوال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس والیان پوٹھوہار کے عہد میں بنیاد رکھی بانی گاؤں کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام کیلا سال مشہور ہوا۔ اب عوام اُسے کرسال کہتے ہیں مسمی کیلا خان بھکوال کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بولیال فیروزال

زمیندار قوم بولیال نے آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ بولیال مشہور ہوا۔ بعد ازاں بہادر خان قوم فیروزال نے قبضہ کر لیا قوم فیروزال کی وجہ سے قوم بولیال غیر آباد ہو گئی قدیمی قلمی کتابوں میں لکھا ہے کہ گاؤں کی بنیاد لعل خان قوم فیروزال نے رکھی تھی۔ زمیندار قوم کیال بھی آباد ہے۔ خدمت گار بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کیک بدحال

مسی کیک کی نسل سے رائے لدھا ہندو موضع تمبار متصل ناکال برلب دریا کہان کا رہنے والا تھا۔ شاہو خان قوم کسوال رئیس موضع مسہ کسوال کے پاس ملازم تھا۔ دوران ملازمت اسلام قبول کر لیا شاہو خان قوم کسوال کا اسلامی نام نیک محمد رکھنے کے علاوہ عہدہ وزارت پر فائز کر دیا گیا۔ نیک محمد نے قوم بدحال کی لڑکی سے شادی کر لی۔ نیک محمد کے ہاں صاحب محمد پیدا ہوا۔ صاحب محمد نے موضع چکڑالی سے شادی کر لی چنانچہ صاحب محمد کے ہاں فیر محمد پیدا ہوا فیر محمد نے موضع جیرو رتیال سے شادی کی اور فیر محمد کے ہاں کال محمد پیدا ہوا کال محمد نے موضع کیک میں شادی کی موضع کیک سے شادی کی وجہ سے بدحالوں نے نصف وراثت داج میں عطا کر دی۔ چونکہ کال محمد کیک کی نسل سے تھا اس لیے اسکی ساری اولاد کیک بدحال مشہور ہوئی بعد ازاں بدحالوں نے افغانوں سے جنگ کی اور تمام بدحال قوم بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے صرف چند آدمی کال محمد کی نسل میں سے بچے چونکہ کال محمد کی اولاد کا مورث اعلیٰ کیک ہندو تھا اس لیے ساری نسل کیک بدحال مشہور ہوئی۔ کیک کی نسل گاؤں پر مالک و قابض ہوئی قوم بدحال گوت کیک کی وجہ سے گاؤں کا نام کیک بدحال مشہور ہوا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سہیال کھینگر

سہیال خان قوم کھینگر نے ملک فیروز خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے سہیال کھینگر مشہور ہوا کھینگر اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔

سنہرال بھکوال

قدیم سے آباد ہے۔ قحط کلاں میں ویران ہو گیا۔ بچہ قوم سنہرال نے گکھڑ رئیس مبارک خان کے عہد میں از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے سنہرال مشہور ہوا۔ بعد ازاں بہادر خان جو کہ بیرم خان قوم بھکوال سکنہ کوٹ تریلہ کا بھائی تھا اس نے سلطان جلال خان کے عہد میں وراثت حاصل کی۔ اس لیے گاؤں کا نام سنہرال بھکوال مشہور ہوا۔ گاؤں کا پرانا تالاب بہادر خان کے نام سے مشہور ہے۔ قوم سلحال موضع کالی کھینگر سے اور کیال قوم بھکوال کی معرفت آباد ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد بھکوال موضع باکیوال حپ گلیانہ میں علیحدہ چک بندی کر کے رہائش پذیر ہوئے۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

موہری بیرسال

موہری بیرسال قدیم سے آباد ہے۔ ایک دفعہ بالکل ویران ہو گیا تھا۔ بیرم خان قوم بدحال موضع بھدور کو سلطان جلال خان گکھڑ نے فوجی خدمات کے عوض بطور جاگیر عطا کیا۔ جس جگہ موجودہ گاؤں واقع ہے پہلے اس آبادی کا نام موہری تھا۔ بیرم خان کو گاؤں جاگیر میں مل جانے کی وجہ سے جاگیردار کے نام پر بیرسیال مشہور ہوا۔ اللہ کی رضا قوم بدحال غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں قوم

gakhars.org | GYC ™

تھتھال لوہدرہ اور کھتریل قابض ہو گئے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔پوٹھوہار کے مشہور شاعر فاضل شاکی کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔

موہری کھتریل

موہری ہرسال اور موہری کھتریل شروع میں ایک ہی گاؤں تھا۔سلطان جلال خان رئیس کے دور میں قوم کھتریل نے موہری کلاں سے کچھ قبہ زمین الگ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔گاؤں کا نام قوم کھتریل کے نام پر موہری کھتریل مشہور ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دھریالہ خاکی

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔انہوں نے پرستش گاہ (عبادت خانہ) کے لئے مکان بنایا ہوا تھا۔عبادت گاہ کو دیرہ کہتے ہیں۔چنانچہ رفتہ رفتہ دھریالہ نام مشہور ہو گیا۔بعدازاں مسمی خاکی خان ولد ملک فرنیہ خان کو ملک کل محمد خان (بانی گھگیانہ) کے عہد 845ھ میں بطور جاگیر منصب میں عطا کیا۔خاکی خان کی رہائش کی وجہ سے نام گاؤں دھریالہ خاکی مشہور ہوا۔کچھ عرصہ بعد خاکی خان قوم فرنیال گاؤں چھوڑ کر موضع طوطہ چپ (تحصیل) حویلی چلا گیا۔اس کے بعد لعل بیگ قوم مطیال سکنہ کنکوہ سے آکر گاؤں میں دخل حاصل کیا۔اقوام کھتریل، رتیال، اور سنبھرال بھی قدیمی آباد ہیں۔رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

غریبا گھڑیال

مسمی غریبا قوم گھڑیال نے سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر نام دیہہ غریبا گھڑیال مشہور ہوا۔غریبا گھڑیال کی نسل وراثت پر قابض و مالک ہے۔اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

مہمد ہرال

مہمد خان قوم ہرال جو کہ مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے قدیمی نمک خوار رائے زادہ ہنگر راج سکنہ موضع گھگیانہ کی نسل سے تھا اور نسخہ ہذا بہ تیسیر دیہات علاقہ پوٹھوہار کو انہوں نے ہی مرتب کیا تھا۔سابقہ عظیم خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے رائے زادہ کو جاگیر میں عطا کیا۔احاطہ اراضی کا قدیمی نام ہرال درج ہے۔اصل وراثت رائے زادہ خان گھگیانہ کی ہے۔اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

بیدیانہ (بردیانہ)

قدیمی گاؤں ہے۔گاؤں کی بنیاد بیدا نامی قوم برہمن نے رکھی تھی۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام بیدیانہ مشہور ہوا۔کچھ عرصہ قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔اور قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔کچھ عرصہ حیات خان ولد احمد خان ولد محسن خان قوم بدحال کو سلطان اکبر خان قلی گکھڑ نے خدمات کے عوض بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔حیات خان بدحال کی اولاد مالک و قابض ہے۔کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

راکیال کھرالی کھڑالی

پانی کے کنارے قدیمی گاؤں ہے۔پہلے گاؤں کا نام راکیال مشہور تھا۔بعدازاں کھرال مشہور ہوا۔عمر خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ نے جاگیر منصب میں عطا کر دیا۔عمر خان کی قوم بھکوال کے نام پر گاؤں کا نام کھڑالی مشہور ہوا۔بعدازاں صرف کھرالی رہ گیا۔قوم ہنکیال بھکوالوں کی مرضی سے آکر آباد ہوئے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

کوٹلی حمید

مسمی حمید قوم گوجر گوت کوٹلی نے گاؤں کی بنیاد رکھی اس وقت علاقے کا حکمران سلطان اکبر قلی

خان تھا۔ بانی گاؤں حمید کی قوم اور نام کی وجہ سے کوٹلی حمید مشہور ہوا۔ جو کہ بعد ازاں کوٹلی حمید بن گیا۔ قوم گوجر غیر آباد ہوگئی۔ اقوام کلیال اور دھمیال قابض ہو گئے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ڈلیال

مسمی ڈلا قوم تھتھال نے گاؤں کی بنیاد رکھی بعد ازاں خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری کی اولاد سے حضرت دیوان شاہ جمال "موضع شاہدرہ (لاہور) کو چھوڑ کر اس گاؤں میں جلوہ افروز ہوئے چنانچہ گکھڑوں نے حضرت شاہ جمال ؒ کی خدمت اقدس میں گاؤں بطور نذرانہ جاگیر میں عطا کر دیا۔ شاہ صاحب ؒ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ حضرت شاہ جمال ؒ کی اولاد اپنے قدیمی گاؤں اور جاگیر پر قابض ہے۔

(**نوٹ**) شاہ صاحب ؒ کی اولاد اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ حضرت صاحب ؒ کے مزار اقدس پر ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

سابہ شیر خان

گاؤں کی بنیاد مسمی سابہ قوم حجام (نائی) نے رکھی تھی۔ سابہ نائی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ذاتی خلیفہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں غیر آباد ہوگیا۔ شیر خان قوم بوگیال نے قبضہ کر لیا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دومالی

مسمی دھما قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام دھمالی مشہور ہوا۔ بعد ازاں برہمن غیر آباد ہوئے۔ قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔ مقدمہ قتل میں ملوث ہوئے تو قوم گکھڑ کے ڈر سے گجرات بھاگ گئے۔ بعد ازاں مسمی ملوں قوم کہوٹ موضع لدھن ملوکی سے آکر سلطان اکبر قلی

خان گکھڑ کے عہد میں موضع دھمالی آباد ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم کہوٹ کے سکنائے موضع لنگاہ سے عداوت ہو گئی۔ عداوت سے کہوٹ بھاگ کر پشاور چلے گئے۔ اصل وراثت کہوٹ قوم کی ہے۔ کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کوٹلی مراد

مراد خان قوم گوجر گوت کوہلی نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ سلطان جلال خان کے عہد میں غیر آباد رقبہ کو آباد کیا۔ اس کے بعد زمیندار قوم تھتھال آباد ہو گئی۔ بعض قدیم کتابوں میں لکھا ہے کہ مراد خان ہی دراصل قوم تھتھال سے تھا۔

کالس دریائی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے گوجروں کی گوت کالس قدیم سے آباد ہے۔ گاؤں کے مشرق میں پانی تھا۔ اور موسم برسات میں گاؤں کے شمال میں زمین سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام کالس دریائی مشہور ہوا۔ تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے۔ کہ سلطان مراد قلی خان رئیس بھر بالکو پھوڑہ جائے نہانی میں تھا۔ ہندی زبان میں اس کو بھگندر کہتے ہیں۔ مسمی دریا نامی قوم باندہ فقیر اللہ لوک کے دم اور دعا سے رئیس صحت یاب ہو گیا۔ اس خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں میں جاگیر عطا کر دی۔ اس لئے گاؤں کا نام دریا فقیر جاگیردار کے نام پر کالس دریائی مشہور ہوا۔ حضرت دریا قوم باندہ کی خانقاہ گاؤں میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد گاؤں اور قرب جوار کے دیہات میں آباد ہے۔

(**نوٹ**) بعد ازاں دوبارہ قوم کالس نے قدیمی جاگیر پر قبضہ کر لیا۔ غیر ملکی حملہ آور نادر شاہ نے 1739ء کو چھوٹا سا علاقہ اور قلعہ حسوال قوم گوجر گوت کالس کو عطا کیا۔ پہلے یہ گاؤں چپ بڑال کے ساتھ منسلک تھا۔ قحط کلاں 1783ء بمطابق 1890 بکری میں اصل مالکان دیہہ غیر آباد

gakhars.org | GYC ™

ہو گئے۔ شیر خان گوجر حاکم حسولہ نے علاقہ پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ شیر خان نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کے گورنر بابا صاحب سنگھ بیدی کے ساتھ قلعہ جند میں سخت جنگ ہوئی اور شکست کھائی۔ اس حرکت سے ناراض ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے علاقہ وقلعہ حسولہ کی حکمرانی سے بے دخل کر دیا۔ اور موضع جنڈیال علاقہ سید پور بطور جاگیر میں عطا کر دیا۔ چوہدری شیر خان گوجر گوت کالس کے پسران کرم داد خان اور فتح دین خان نے سردار راجہ شام سنگھ اٹاری والے کی ملازمت اختیار کر لی۔ چنانچہ خدمت کے عوض سردار شام سنگھ نے دوبارہ علاقہ حسولہ کا قبضہ اور ملکیت واپس دلائی۔ اس عہد میں شیر خان نے چچا خیر محمد داماد شرف دین بھانجا زاد بھائی سرخرو خان وفضل خان اور بہن مسماۃ احمد بیگم اور نور بیگم کو بھی ریاست کی جاگیر میں حصہ دار بنایا۔ عہد سکھاں کے خاتمہ تک ہر ایک کا قبضہ بحال رہا۔ انگریز کے عہد کے شروع 1849ء کے بعد چوہدری غلام محمد اور چوہدری خیر محمد نے حقیقت دیہہ کو غلط کر کے کل جاگیر مع حصہ شاملات تین حصوں پر تقسیم کر لی۔ بعد ازاں دو حصہ غلام حسن خان اور ایک حصہ خیر محمد خان کی اولاد میں تقسیم ہوا۔ سردار راجہ شیر سنگھ حاکم وقت نے موضع بلبل خورد چہ بھی سے ایک سو گھماؤں کی جاگیر چوہدری فتح دین خان غلام حسن خان اور غلام محمد خان کو عطا کی مذکورہ چوہدری صاحبان باری باری علاقہ وقلعہ حسولہ پر حکمران رہے۔ آجتک قوم گوجر گوت کالس میں آباد قدیمی جاگیرداروں کی اولاد سے مسمیان افضل خان اسلم خان، اعظم خان، کیپٹن ارشد خان، اکرم خان اور اعجاز خان آباد ہیں۔ اور علاقہ میں ان کا اچھا اثر ورسوخ ہے۔ اور علاقہ بھی میں ان کا رئیسوں میں شمار ہے۔

جنداندان

اصل وراثت قوم جند کی ہے۔ رجا قوم جند نے سلطان جلال خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اس لئے نام دیہہ جند مشہور ہوا۔ گردش روزگار سے قوم جند غیر آباد ہوئی۔ بعد ازاں رئیس

مہارا خان گکھڑ نے ملاں قوم اعد جو کہ رئیس کا منظور نظر تھا۔ گاؤں خدمت کے عوض جاگیر میں عطا کر دیا۔ اس لئے گاؤں کا نام جنداندان مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

ساگون

مسمی ساگو قوم گوجر گوت معار نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد 1031 ہجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ساگون مشہور ہوا۔ گوجر غیر آباد ہو جانے کے بعد اقوام لودھرہ اور ملیار آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ڈھوڑہ

مسمی ڈھوڑہ قوم گوجر گوت کتانہ (کسانہ) نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام سے نام دیہہ ڈھوڑہ مشہور ہوا۔ قوم گوجر غیر آباد ہو جانے کے بعد اقوام ملیار، کھینگر اور بھکوال قابض ہو گئیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

چک قادر قلی

قادر قلی قوم گوجر گوت کوبلی نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد میں موضع کوبلی سے چک بندی کر کے اپنا حصہ الگ کر کے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا نام چک قادر قلی مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم گوجر گوت کالس آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

بیرین دتا

بیرین دتہ قوم ملیار نے سلطان مکرم قلی خان گکھڑ کے عہد 1078ھ میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام اور باپ کے نام پر بیرین دتا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم ملیار غیر آباد ہوئی۔ گاؤں کا رقبہ موضع ڈھوڑہ کے زمیندار کاشتکاری کرتے رہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

gakhars.org | GYC™

موعنہ

منیر (منیر) ولد بن ولد نسو ولد تمہ کسی دیگر علاقہ سے آ کر موضع تمہ پرگنہ (ضلع) روہتاس میں سکنی پذیر ہوا۔ پھر اس جگہ کو چھوڑ کر پوٹھوہار کے مختلف دیہات میں آباد ہو گئے۔ تمام قوم تمہ اسی کی اولاد ہے۔ منیر تمہ نے ملک لوہر خان گکھڑ کے عہد حکومت 691ھ میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ بانی کا نام منیر تھا۔ اس لئے نام دیہہ موعنہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم جنجوعہ فیروز وغیرہ نے قبضہ کر لیا۔ قوم تمہ غیر آباد ہو گئی۔ اقوام دھمیال اور کھنگر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دیبی بھکوال (دیوی)

قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کے ہے۔ برہمن غیر آباد ہو گئے مسمی ٹھکر خان قوم بھکوال نسل سدو خان کو سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔ اس وقت قوم برہمن سے مسماۃ رام دیبی زندہ تھی۔ مسماۃ رام دیبی (رام دیوی) نے اپنی وراثت قوم بھکوال کو لکھ دی۔ مسماۃ دیبی اور قوم بھکوال کی وراثت ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام دیبی بھکوال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

جھنگی گنگال

جس جگہ موضع جھنگی گنگال آباد ہے۔ اس جگہ درختوں کا جھنڈ تھا۔ جھنڈ کو پوٹھوہاری زبان میں جھنگ کہتے ہیں۔ قوم گنگال سلطان جلال خان گکھڑ عہد میں آباد ہوئی۔ اس لئے جھنگی گنگال مشہور ہوا۔ قوم بھکیال قدیمی مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سوہاوہ (داخلی دیوی)

سوہاوہ پرانی آبادی ہے۔ بانی گاؤں سوہاوہ نامی ہندو تھا۔ بانی کے نام پر سوہاوہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم گنگال آ کر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

بوڑا دبیلا (دہول)

بوڑا خان قوم بھکوال نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اسلئے گاؤں کا نام بوڑا مشہور ہوا۔ بعد ازاں دلا قوم برہمن نے سلطان اکبر قلی خان رئیس کے عہد میں بطور وراثت رہائش اختیار کر لی۔ قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ قوم بھکوال آباد ہو گئی۔ دلا برہمن کی جاگیر کی وجہ سے گاؤں کا نام بوڑا دبیلا مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

بھوبھڑ کال

قدیمی گاؤں ہے ایک دفعہ بالکل ویران ہو گیا تھا۔ بعد ازاں تاپا قوم بھوبھڑ رکھا قوم کال بر دو زمینداروں نے گکھڑ سردار لشکری خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے بانیان دیہہ کی اقوام بھوبھڑ اور کال کے نام پر نام دیہہ بھوبھڑ کال مشہور ہوا۔ اقوام بھوبھڑ اور کال نے دیگر خدمت گار قوموں کو لا کر آباد کیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کولو چھچی (کولیاں)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ قدیم دور میں کولا برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی اسلئے گاؤں کا نام کولو مشہور ہوا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ پھر قوم گوجر گوت چھچی نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام کولو چھچی مشہور ہوا۔ عوام اس کو کولیاں بھی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔ اقوام پھگال اور کھیال بھی آباد ہیں۔

ناڑا جنجوعہ

ناڑا جنجوعہ اور ناڑہ وجیہ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ گاؤں کی بنیاد ناڑا برہمن نے رکھی تھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام ناڑا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں فوجدار خان قوم جنجوعہ سکنہ کھیالہ کو 180 گھماؤں کی جاگیر عطا ہوئی۔ اسلئے گاؤں کا نام ناڑہ جنجوعہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ناڑا جیہ

مسمی شجاعت خان ولد فیروز خان قوم جیہ سکنہ موضع بل کو سلطان جلال خان کے عہد میں موضع ناڑا جنجوعہ سے جو رقبہ کی جاگیر وراثت میں عطا ہوئی جاگیردار نے اپنی زمین میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام موضع ناڑا جیہ مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

آوڑہ کشمیری

مسمی غلام قوم آوڑہ نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اس لئے گاؤں کا نام موہڑہ آوڑہ مشہور ہوا۔ قوم آوڑہ غیر آباد ہو جانے کے بعد رحمان قوم کشمیری گوت بٹ نے سلطان مراد خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ اسلئے گاؤں کا نام آوڑہ کشمیری مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

چک قادہ

مسمی قادہ قوم گوجر نے سلطان مبارک خان گکھڑ کے عہد میں چک بندی کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ قوم گوجر نے بڑی جانفشانی سے بنجر زمین (رقبہ) کو آباد کیا۔ مسمی قادہ گوجر کے پاس بے شمار گائیں بھینس تھیں۔ گوجر مال مویشی کو اپنے بیٹوں کی طرح پالتے ہیں۔ اگر کوئی مویشی ضائع

ہو جائے تو ان کی عورتیں بین کرتی ہیں۔ اور مرد کئی دن تک سوگ مناتے ہیں۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام چک قادہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

موہڑی

قدیم سے آباد ہے۔ بوقت آبادی وجہ کھدائی کے دوران زمین سے آدمی کا سر نکلا اس لئے آبادی اور گاؤں کا نام موہڑی مشہور ہوا۔ سب سے پہلے قوم تھہ نے قبضہ حاصل کیا۔ دیگر قومیں بعد میں آ کر آباد ہوئیں۔ اصل وراثت قوم تھہ کی ہے۔ مسمی نسو ولد تھہ کی اولاد اس علاقہ میں کثرت سے آباد ہے۔ قوم تھہ کے مورث کا نام تھہ تھا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

جبوال

قدیمی آبادی ہے۔ مسمی جبا قوم ہندو نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جبوال مشہور ہوا۔ اقوام بھکوال اور ہرجیال بھی قدیم سے آباد ہے۔

تبرکات حضرت داؤد شاہ حکائی موضع دانگلی

علم موت اور مصیبت کے خوف کو یا تو کچل کر رکھ دیتا ہے یا اس پر غلبہ پا لیتا ہے (نامعلوم)

تیہ چوپالی

تپہ حویلی

موضع دانگلی

یہ دیہات عہد قدیم سے آباد ہے۔ پوٹھوار کے قدیم حکمران اقوام راجپوت اور رووسانے پھر پال کا دارالحکومت تھا۔ اولاً آبادی ایک دانا نامی دیو کی تھی۔ وہ مخلوق بنی آدم کو بہت تنگ کرتا تھا۔ اتفاقاً اسی دور میں ایک فقیر صاحب کمالات دیہہ میں پہنچا۔ لوگوں نے دیو کے نقصان سے فقیر کو آگاہ کیا۔ ولی اللہ نے فوراً دیو کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ دیو جان کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوا۔ چاروں طرف مضبوط پہاڑ تھا۔ ایک جگہ پتھر میں شگاف کر کے دیو بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ پوٹھواری زبان میں پہاڑی کے تنگ راستہ کو گلی کہتے ہیں۔ دیو کا نام دانا تھا۔ اسی وجہ سے نام دیہہ دانگلی مشہور ہوا۔ رقبہ آخر قبہ یعنی انیس سو بیس کنال ہے۔ دانگلی بھی قوم گکھڑ کا دارالحکومت تھا۔

بالیماہ

موضع بالیماہ قدیم سے آباد ہے۔ اولاً اس جگہ بالا ناتھ جوگی مقیم تھے۔ اور ان کے متصل حضرت دودا شاہ حقانی بھی اقامت گزیں تھے۔ ہر دو بزرگ کشف کمالات میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ آخر کار آپس میں مقابلہ ہوا۔ بالا ناتھ جوگی مغلوب ہو کر بذریعہ پرواز کوٹلہ پر جا پہنچا۔ حضرت دودا شاہ حقانی نے بھی بلند چیخ کر اپنے عصا مبارک کو زمین میں گاڑ دیا۔ بقدرت ربانی برکت ولی اللہ سے زیتون کا خشک عصا سرسبز درخت میں تبدیل ہو گیا۔ چنانچہ آج تک وہی زیتون کا درخت کوٹلہ پر سرسبز مع فقیر موجود ہے۔ نام دیہہ بالا ناتھ جوگی بالیماہ مشہور ہوا۔ قوم جوگی دو کنال بطور وراثت مالک و قابض ہیں۔ رقبہ صرف 96 گھماؤں ہے۔ بالا ناتھ جوگی اہل فرقہ جوگی کے بانی گورو گورکھ کے منظور نظر چیلے یعنی شاگرد تھے۔

بروڑہ گھوال (ڈھنگل برہمناں)

عہد قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی تھی اس دیہہ کا نام ڈھنگل برہمناں مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں بروڑہ نامی برہمن نے از سر نو آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے نام بروڑہ مشہور ہوا۔ انقلاب روزگار سے قوم برہمن دوبارہ غیر آباد ہو گئیں۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے منو نامی قوم گھوال کو بطور جاگیر عطا کر دیا۔ اولاد منو قوم گھوال بوجہ وراثت داری مالک و قابض ہے۔ اس دیہہ کا نام دفتر کاغذات مال میں بروڑہ گھوال درج ہے۔ ایک آسامی یعنی 1440 کنال رقبہ ہے۔

سروبا خالصہ

اصل وراثت قوم برہمناں کی ہے۔ سروبا نامی برہمن نے دیہہ کو آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے سروبا مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان ہاتھی خان گکھڑ سلطان جلال خان اور سلطان دلاور خان گکھڑ جو سر رووسانے پوٹھوار کے موضع بھلاکھر میں با[illegible]ت اور سروبا میں شامل تھے۔ جہاں اکثر رووسانے پھر پال رہائش رکھتے تھے۔ اسی لئے کاغذات میں سروبا خالصہ درج ہے۔ رووسانے پھر پال نے برائے آبادی زمیندار اقوام کھنڈیل گھوال اور ملیار وغیرہ آباد کئے۔ زمیندار اقوام کھنڈیل و گھوال بطور کاشتکار آباد ہیں۔ اقوام چوہدریاں وچوہدلال بھی آباد ہیں۔ کسی قوم کی مستقل جاگیر نہ ہونے کی وجہ سے سروبا خالصہ درج دفتر ہے۔ خالصہ سرکاری زمین کو کہتے ہیں۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

مانیاٹمدہ (ہیرڑ)

پرانے دیہات میں سے ہے۔ اولاً قوم گوجر آباد تھی۔ دیہہ کا نام ہیرڑ مشہور ہوا تھا۔ نامعلوم وجوہات سے قوم گوجر غیر آباد ہوئی۔ بعدازاں کسی رام برہمن قوم مہریال دیہہ پر قابض ہوا۔ اور از سرِ نو آباد کیا۔ نام دیہہ مانیاٹمدہ مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن مذکورہ نے دین اسلام قبول کر لیا۔ لیکن لوگ انہیں رتیال ہی کہتے ہیں قوم سوال بھی بطور مالک آباد ہیں۔ زمیندار اقوام کنیال و ملیار بھی آباد ہیں۔ رقبہ اراضی 2880 کنال ہے۔

سدا کھنبال

سدا ولد جابر دو برادران حقیقی قوم بھٹی نے بنیاد دیہہ رکھی۔ چونکہ سدا بہت زیادہ مالدار تھا۔ اس لئے بانی دیہہ سدا مشہور ہوا۔ لیکن سدا لا اولاد رہا نسل لدھا وراثت پر قابض رہی۔ وجہ تسمیہ قوم کھنبال اس طرح بیان کرتے ہیں۔ اولاد لدھا کا قافلہ بیوپاریاں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ دوران جھگڑا اولاد لدھا نے اپنے شملے پلنگ کے پر لگا رکھے تھے۔ بزبان پوٹھوہار پر کو کھنب کہتے ہیں۔ بیوپاری مظلوم رئیس اکبر قلی خان گکھڑ کے پاس پہنچے سلطان گکھڑ موصوف نے پوچھا کہ آپ کا ساز و سامان کس نے لوٹا ہے انہوں نے کہا کہ یہ کھنباں والے نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ اس واقعہ کی وجہ سے سدا کھنبال مشہور و درج دفتر ہوا۔ برہمن گوت کالا بھی بطور وراثت مالک و قابض ہیں۔

جھمالی

اب جس جگہ موضع جھمالی آباد ہے۔ جھما نامی برہمن نے اولاً بنیاد رکھی تھی لیکن دوسری روایت ہے کہ گکھڑ رانی منگو نے اس جگہ باولی تیار کی۔ باولی پر چند درخت "بڑ" کے بہت پرانے اور بہت بڑے تھے۔ ان کے تنے ستونوں کی طرح دور سے نظر آتے تھے۔ بزبان پوٹھوار ستونوں کو تھم کہتے

ہیں۔ تھماں والی سے رفتہ رفتہ بگڑ کر نام جھمالی مشہور ہوا۔ زمیندار قوم منگیال اور کھتری مثل کند باری اور کانگڑی بطور وراثت اس جگہ زیادہ تعداد میں تھیں۔ رقبہ 360 کنال ہے۔

منگورہ

پرانے دیہات میں سے ہے۔ اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ منگو نامی قوم گوجر نے بنیاد دیہہ رکھی۔ ملک پیر خان گکھڑ رئیس کے عہد 897ھ میں دیہہ آباد ہوا بانی دیہہ کی وجہ سے نام منگورہ مشہور ہوا۔

در حساب ابجد تاریخ بنیاد نوشتہ دیہہ

(دہ منگو منگورہ ہست آباد 897 ہجری)

بعد میں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان اصالت خان رئیس گکھڑ کے عہد میں قوم تیلی گوت لنوال بھی آباد ہو گئی۔ برہمن قوم راد یہ بھی بوجہ وراثت داری آباد ہیں۔ سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے پاس فاضل بیگ نامی ساکنہ دیہہ ہذا منگورہ ملازم خاص تھا۔ گکھڑ رئیس نے مرزا کا خاندانی خطاب عطا کیا۔ جو کہ مرزا فاضل بیگ کے نام سے مشہور رہا۔ رقبہ 1440 کنال ہے۔

تندہ میگرال

تندہ بنیال و تندہ میگرال ایک ہی دیہہ تھا۔ اصل وراثت قوم برہمن کی تھی۔ چنانچہ تندہ نامی برہمن نے ملک منگ خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں 641ھ القدس میں بنیاد دیہہ رکھی۔ (تاریخ بحساب ابجد تندہ تندہ آباد و محمود 64ھ) بعدازاں قوم برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اقوام منگیال، سنگال، کنیال، ایال باری آباد ہوئے۔ سلطان اکبر خان قلی کے عہد حکومت میں ایک دیہہ کی بجائے دو مواضعات کر دیئے گئے۔ علاول خان قوم میگرال کو دو آسامی یعنی 360 کنال زمین بطور جاگیر عطا ہوئی۔ دفتر کاغذات میں اسی لئے تندہ میگرال درج ہے۔ تندہ نوال علیحدہ آبادی ہے۔

نندنہ جنال

رنگ خان قوم جنجوعہ کہ حال اوشاں راجنال میگو سید رئیس مراد قلی خان گکھڑ کے پاس ملازم خاص تھا۔ موضع نندنہ سے بطور وراثت دو آسامی یعنی تقبہ یعنی 705 گھماؤں زمین حاصل کی۔ سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں کافی اراضی ہمراہ نندنہ جنال کی موضع اراضی میں شامل کر دی گئی۔ اسی احاطہ زمین پر قوم جنال قابض ہے۔ رسالدار بہادر علی صاحب کا آبائی گاؤں ہے۔

ککر سیداں

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ ککر سیداں، ککر بدھال و ککر ساکوال تینوں دیہات ایک ہی جگہ آباد تھے۔ راجپوت رعیہ رائے کیلا جو کہ رائے بیلا کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور رائے بیلا بانی بیول ہے۔ رائے کیلا سے ککر مشہور ہوا۔ بحساب ابجد بنیاد دیہہ اس طرح لکھی ہے۔

(کیلا نام ککر باد آباد 424ھ)

بعد ازاں رئیس پھر بالہ نے ہندو راجگان کو اس دیہہ سے خارج کر دیا۔ اور حضرت سید مہدی شاہ کو ایک آسامی چار قلبہ یعنی 240 گھماؤں زمین بطور نذرانہ وراثت میں عطا کی۔ قوم سادات نسل سید مہدی شاہ و اقوام ہنود، خدمتگار اہل حرفت پیشہ کو قصبہ خانپور، پک و دیگر مواضعات سے لا کر آباد کیا۔

ککر ساکوال

وجہ تسمیہ ککر بیان ہو چکی ہے۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں فیض اللہ ساکوال کو مواضعات ککر سے دو آسامی یعنی 360 گھماؤں جاگیر بطور وراثت عطا ہوئی۔ فیض اللہ ساکوال نے جاگیر میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کی قوم کی وجہ سے ککر ساکوال مشہور ہوا۔ بعد میں قوم بھنڈیال بھی آ کر یہاں آباد ہوئی۔

ککر بدھال

سوہن خان قوم بدھال سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کا ملازم خاص تھا۔ اسی وجہ سے رئیس موصوف سے ککر کلاں سے ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں زمین بطور جاگیر وراثت میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد قوم بدھال غیر آباد ہو گئی اور وراثت پر دھمیال قابض ہو گئے۔ اور بعد ازاں بھٹریل بھی آ کر آباد ہوئے۔

دو بھیرن میگرال

پرانے دیہات میں سے ہے۔ اس کا بانی دو بیر نامی ہندو بیان کرتے ہیں۔ بعد ازاں شاکر خان قوم میگرال جو کہ دیوان لشکر خان ولد سلطان آدم خان رئیس پھر بالہ کا ماموں تھا۔ شاکر خان میگرال جموں کی شورش میں رئیس لشکر خان گکھڑ کی سپاہ میں موجود تھا۔ دوران جنگ کمال جو انمردی دکھائی۔ اس بہادری کے صلہ میں رئیس نے دیہہ ہذا بطور جاگیر عطا کیا۔ قوم نگیال، مرنیال۔ اور گوجر قدیم سے آباد اور قابض ہیں۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ آدمال نے اپنے عہد حکومت میں اپنے چھوٹے بھائی مرزا شریف کو دیہہ مذکورہ جاگیر میں دے دیا۔ مرزا شریف اور اس کی اولاد نے اپنی سکونت دیہہ میں قائم رکھی۔ رقبہ اراضی 4320 کنال ہے۔

ساہوٹ بوگیال (چک بوگیالاں)

ساہوٹ بگیال، ساہوٹ صدرا اور ساہوٹ بدھال اولاً تینوں مواضعات ایک ہی دیہہ تھا۔ سدا نامی برہمن بانی دیہہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم بوگیال وراثت پر قابض ہوئی۔ آخرکار 1061 ہجری المقدس سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے عہد حکومت کے عتاب سے ڈر کر مسیاں بیلا خان، کمال خان، زین خان، اور محمودی خان بوگیال اپنے قبیلے سمیت دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرل گکھڑ

gakhars.org | GYC ™

پناہ میں چلے گئے۔ حاکم میر پور نے چند دیہات سے تھوڑی تھوڑی زمین جدا کر کے بوگیالوں کو بطور گزارہ عطا کی۔ ان دیہات کو اب علاقہ اندرہل میں چک بوگیالاں کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد صدر خان ولد دیا خان ولد معموری خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس پیش ہو کر دو آسامی تین قلبہ یعنی 405 گھماؤں زمین کی جاگیر ساہوٹ سے بطور وراثت حاصل کی۔ بوگیالوں کی نسل مالک وقابض ہے۔ سدا برہمن کی اولاد سے شکریال اولاد سرانداکافی امیر کبیر تھا۔ اس کی وجہ سے گاؤں آباد و شاد تھا۔ آج تک ایک جگہ کا نام شکرو ڈھیری مشہور ہے۔

ساہوٹ صدرا

سلطان مراد خان قلی خان گکھڑ رئیس نے مواضعات ساہوٹ کلاں سے آٹھ قلبہ یعنی ایک سو بیس گھماؤں کی جاگیر صدر خان ولد دیا خان قوم بوگیال کو بطور وراثت عطا کی۔ بانی دیہہ کی جاگیر میں دیہہ آباد ہو گیا۔ اور نام ساہوٹ صدرا مشہور ہوا۔

ساہوٹ بدہال

پہاڑ خان ولد نصیب خان قوم بدھال سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے ہاں ملازم تھا۔ رئیس نے ساہوٹ کلاں سے تین آسامی چھ قلبہ یعنی 630 گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ پہاڑ خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کی قوم کی وجہ سے ساہوٹ بدھال مشہور ہوا۔ زمیندار اقوام بھینس وابیال بھی آباد ہیں۔

طوط فرنسیال

اول دیہہ طوط شکیال نامی زمیندار نے بڑی عمارت بنائی بانی دیہہ کی وجہ سے طوط نام مشہور ہوا۔ بعد میں مرزا چنڈال و مرزا تاج خان آدمال اور خاکی خان سپہ (تحصیل) کوال میں رہائش اختیار کر کے قابض ہوئے اقوام بدھال اور شکیال وغیرہ بھی دیہہ ہذا میں آباد ہیں۔ رقبہ اراضی ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

سموٹ گکھڑاں

عہد قدیم سے آبادہ۔ اولاً ساماں نامی بھٹی از ست سیالکوٹ سے آکر ملک گل محمد خان گکھڑ رئیس کے ہاں بطور داروغہ اسپاں یعنی سیس ملازم ہوا۔ برائے رہائش اسپاں (گھوڑے) 840 ہجری دیہہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کا نام ساماں تھا اور گکھڑوں نے آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ سموٹ گکھڑاں مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے اپنے بیٹے مرزا ہوشیار بیگ کو برائے رہائش عطا کیا۔ یہ واقعہ 950 ہجری المقدس کا ہے۔ بہنگام بندوبست پنجم در 979 ہجری المقدس رائے ٹھوہ قانون گو نے اس دیہہ کی چھ آسامی و تین قلبہ یعنی 1125 گھماؤں فی قلبہ پانزدہ گھماؤں زمین تجویز کی۔ اس حساب سے اس دیہہ کا کل رقبہ ایک ہزار و بست پنج گھماؤں مقرر ہوا۔ ماسوائے اقوام گکھڑ اور گوجرال کے باقی کوئی وارث نہیں ہے۔ کچھ عرصہ بعد بدھال، بکیال، برہمن، کھتریل، گوجرال، سید معین اور اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہو گئیں۔

بیرہالی

بیرا نامی برہمن بانی دیہہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ شہزادی رانی منگو زوجہ اللہ داد خان گکھڑ نے دادن نامی قوم بدن کو بطور مزارع کاشتکار کے ملازم رکھا۔ چنانچہ دادن قوم بدن نے دیہہ آباد کیا۔ قلبہ رانی کرنے والے کو پوٹھواری زبان میں ہالی کہتے ہیں۔ اس وجہ سے دیہہ ہذا کا نام بیرہالی مشہور ہوا۔ تاحال دادن خان کی اولاد بطور وراثت مالک وقابض ہے۔

(نوٹ) رانی منگو زوجہ شہزادی کے محل کے کھنڈرات شہنشاہ شہاب الدین غوری کے مقبرہ کے قریب سرجلال خان یا تال جلال گکھڑ رئیس نزد موضع کروٹہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم موجود ہیں۔ جو کہ اس فانی دنیا کیلئے باعث عبرت ہیں۔ رقبہ اراضی 1440 کنال ہے۔

لونی

بانی دیہہ لونا نامی قوم منہاس بیان کرتے ہیں۔ اس وجہ سے دیہہ کا نام لونی مشہور ہوا۔ قوم گکھڑ کی نسل اس جگہ کو چھوڑ کر موضع ترلی چپ (تحصیل) آزرہ جا کر آباد ہو گئے۔ اور کھیل مشہور ہوئے۔ لونی دیہہ جاگیر خالصہ مقرر ہوا۔ دیگر اقوام ملیار، تھوتھال، بجرا، برہمن، لوہدرہ وغیرہ آباد و شاد ہیں۔ دیہہ ہذا کسی کی بھی جاگیر نہیں تھا۔ خالصہ جاگیر سرکاری زمین کو کہتے ہیں۔ رقبہ اراضی چھ قلبہ ہے۔

بساندوٹ فرنسیال

پرانے دیہات میں سے ہے۔ ایک دفعہ بے چراغ ہو گیا تھا۔ بعد ازاں بسا خان قوم جرال نے دوبارہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام پر بساندوٹ مشہور ہوا۔ سلطان سارنگ خان گکھڑ کے عہد حکومت میں ٹھوہر خان قوم کاہروال اور اس کے بیٹوں کو بطور جاگیر عطا کیا۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے فتح خان وشیر خان فرنسیال کو بطور جاگیر عطا کیا۔ چنانچہ تا حال فتح خان وشیر خان قوم فرنسیال کی اولاد و بطور وراثت مالک و قابض ہے۔ ذیلدار رئیس راجہ محمد خان مرحوم کا آبائی گاؤں ہے۔ رقبہ اراضی چار آسامی ہے۔

کالونعہ خالصہ (اودھ نگری)

عہد پاستان سے آباد چلا آتا ہے۔ ہندوؤں کے عہد قدیم میں دیہہ کا نام اودھ نگری تھا۔ اور چند قومیں آباد تھیں۔ مگر بعد میں غیر آباد ہو گئیں۔ کچھ عرصہ بعد مسمیاں بیرا، الو، اور کالو پسران اطلا قوم گوجر گوت بجران نے آباد کیا۔ بانی کالو پسران کالو کی وجہ سے کالونعہ مشہور ہوا۔ حضرت شاہ عثمانؒ کی دعا اور برکت سے اطلا گوجر کی نسل بہت خوشحال ہے۔ اور بہت زیادہ تعداد میں ہے۔ قوم برہمن گوت دت اور بانی بھی آباد ہیں۔ دیگر اقوام ایال بھینس بھی آباد و شاد ہیں۔ رقبہ اراضی پانچ آسامی ہے۔

مالی مہابت

مالی نامی قوم گوجر بانی گاؤں بیان کرتے ہیں۔ بانی دیہہ کی وجہ سے مالی مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت حبیب شاہؒ قوم سید بخاری جو کہ رئیس دلاور خان کے ہاتھیوں کے فیل بان تھے۔ اس ملازمت کے صلہ میں رئیس نے گاؤں سید حبیب شاہؒ بخاری کو بطور جاگیر بخش دیا۔ یعنی بطور نذرانہ گاؤں دیا۔ چونکہ فیل بان کو مہاوت کہتے ہیں۔ اس وجہ سے مالی مہاوت مشہور اور درج دفتر ہوا۔ رقبہ اراضی دو قلبہ ہے۔

ستوامی

اصل وراثت قوم برہمن کی تھی۔ ستو نامی برہمن بانی گاؤں ہے۔ بانی دیہہ کی وجہ سے نام ستوامی مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد دلو خان ولد موسیٰ خان ولد ہریا قوم گوجر عرف بجران نے قبضہ کر لیا۔ رقبہ اراضی ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

ناکال

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ کئی بار بے چراغ ہوا۔ اصل وراثت قوم کسوال کی ہے۔ چونکہ ٹکا خان قوم کسوال بانی دیہہ ہے۔ تاریخ فتح خوانی میں تاریخ آبادکاری بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(زنکا کسوال آباد و شاداب 871ھجری)

بعد ازاں قوم کسوال کو سارنگ خان گکھڑ نے علاقہ پوٹھوہار سے نکال دیا۔

(نوٹ) چونکہ سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کی بیوی دلاور خان ولد بسن خان سکنہ ...... قوم کسوال کی ہمشیرہ تھی رئیس کو بیوی نے زہر دیکر ہلاک کیا تھا۔ اس نے بوقت نزع اپنے جانشین سلطان سارنگ خان کو چند وصیتیں کی تھیں۔ ان میں سے ایک وصیت قوم کسوال کو پوٹھوہار سے

بزور شمشیر نکالنا شامل تھا۔ چنانچہ قوم کسوال بھاگ کر علاقہ آمدریل ضلع میرپور چلی گئی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً مختلف اقوام آ کر آباد ہوتی رہیں۔ خصوصاً چندن، منگیال، آوڑہ اور بدھال وغیرہ بطور وراثت مالک و قابض ہیں۔ رقبہ اراضی تین آسامی ہے۔

بھکورا بگلہ

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ بھکورا می قوم برہمن بانی گاؤں ہے۔ چونکہ دیہہ کھنڈوں میں واقع ہے۔ گاؤں سے باہر آنے کے صرف دو ہی راستے ہیں پوٹھواری زبان میں راستہ کو بگہ کہتے ہیں اس لئے نام گاؤں بھکورا بگلہ مشہور ہوا۔ بعد میں قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ اقوام جنجوعہ، گوجر اور گکھڑ ریال بطور وراثت مالک و قابض ہیں۔ رقبہ اراضی ایک آسامی تین قلبہ ہے۔

چوجہ محموٹ (موجودہ جھوچھ)

چوجہ خان اور محمد خان قوم اتھیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے دیہہ ہذا بطور جاگیر عطا کیا۔ سابقہ آبادی دیہہ بالکل ویران ہو چکی تھی۔ مسمیان چوجہ خان اور محمد خان نے از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ اور ہر دو اشخاص نے اپنے نام پر گاؤں کا نام چوجہ محموٹ رکھا۔ بعد ازاں قوم نارمال نے وراثت پر قبضہ کر لیا۔

سابقہ چیف آف سٹاف جنرل نکا خان گورنر پنجاب کا آبائی گاؤں ہے۔ رقبہ اراضی تین آسامی تین قلبہ ہے۔

بیگی

بیگ نامی قوم بیلے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ سلطان موصوف نے 8 قلبہ یعنی 96 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ بیگ قوم بیلے نے از سر نو دیہہ کو آباد کیا۔ اور گاؤں کا نام اپنے نام پر بیگی رکھا۔ اور اسی نام سے مشہور ہوا۔ رقبہ اراضی آٹھ قلبہ ہے۔

ہمکن

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی ہمکن قوم گوجر نے آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ ہمکن مشہور و درج دفتر ہوا۔ گوجر اپنی قدیمی وراثت اور جاگیروں پر مالک و قابض ہیں۔ رقبہ اراضی چھ قلبہ ہے۔

اجاڑ نور محمد

نور محمد قوم بھکوال سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم قدیمی دار الحکومت قصبہ دانگلی میں رہائش پذیر تھا۔ اور رئیس کی گائیں اور بھینسیں وغیرہ چرایا کرتا تھا۔ اسی خدمت کے صلہ میں سلطان موصوف نے مواضعات چکیامی کرم چند سے علیحدہ کر کے چار قلبہ یعنی 60 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ نور محمد بھکوال نے از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ جہاں مال مویشی رات کو اکٹھے رکھے جاتے ہیں۔ پوٹھواری زبان میں اس کو جاڑ کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے نام گاؤں اجاڑ نور محمد مشہور و درج دفتر ہوا۔

چکیال (چکیامی ملوک و چکیامی کرم چند و چکیامی ہتک)

پہلے تینوں مواضعات ایک ہی گاؤں تھا۔ یعنی صرف ایک جگہ آبادی تھی۔ بانی گاؤں قوم گوجر سے تھے۔ بوقت آبادکاری کھدائی کے دوران زمین کی تہہ سے چند سنگ آسیا (چکی پتھر) کے پڑ برآمد ہوئے۔ چونکہ پوٹھواری زبان میں آسیا کو چکی کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام چکیال مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں مسمیان کرم چند، ملوک چند پور اور ہتک تینوں حقیقی بھائی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ہاں ملازم تھے۔ ملازمت کے صلہ میں تینوں بھائیوں کو رئیس نے علیحدہ علیحدہ 90 گھماؤں کی جاگیریں بطور وراثت عطا کیں۔

gakhars.org | GYC ™

سالپور

سالوخان قوم سنگال سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے ہاں ملازم تھا۔ گکھڑ موصوف نے خدمت کے عوض مواضعات منڈرہ، گف، بکھر اور ترنہ سے ایک آسامی یعنی ایک سو اسی گھماؤں زمین کی جاگیر علیحدہ کر کے بطور وراثت عطا کی چنانچہ سالوخان قوم سنگال نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی دیہہ کی وجہ سے سالپور مشہور و درج دفتر ہوا۔

سکرانہ

قدیم سے آباد ہے۔ ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ بعد ازاں سوکھا نامی برہمن اور رانا خان کسوال نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں سکھا اور رانا کی وجہ سے نام دیہہ سکرانہ مشہور ہوا۔ تاریخ آبادکاری بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(سوکہا رانا آباد است ایں دیہہ 905 ھجری المقدس)

کچھ عرصہ بعد دیوان دلاور خان ولد سلیم خان ولد سلطان آدم خان گکھڑ رئیس نے قوم کسوال کو گاؤں سے نکال کر خود بزور شمشیر قبضہ کر لیا۔ اقوام کلیال اور دھنیال بھی قدیم سے آباد اور ملک و قابض ہیں۔

اوکر بری

اوکر نامی قوم بری نسل مت برہمن سکنہ موضع منور سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اسی خدمت کے عوض رئیس نے دو قلبہ یعنی 30 گھماؤں زمین بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔ جاگیر میں مسمی اوکر قوم بری نسل مت برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ رقبہ اراضی دو قلبہ ہے۔

پاٹا بدحال

رجا قلی خان قوم بدحال نسل اودھو خان سکنہ موضع ماحیہ علاقہ تخت پڑی (اکبر آباد) سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ رجا قلی قوم بدحال نہایت باذوق اور خوش پوش نوجوان تھا۔ رجا قلی بدحال کی خوش مزاجی اور باذوق طبع سے متاثر ہو کر رئیس موصوف کو پاٹی خان کے نام پکارتا تھا۔ اصلی نام رجا قلی خان تھا۔ مگر رئیس کے پاٹی خان کہنے سے خاص و عام میں رجا قلی کے بجائے پاٹے خان مشہور ہوا۔ خدمت کے عوض رئیس نے ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ رجا قلی عرف پاٹی خان بدحال نے گاؤں جاگیر کی زمین میں آباد کیا۔ اس وجہ سے نام دیہہ پاٹا خان بدحال مشہور و درج دفتر ہوا۔ رقبہ اراضی ایک آسامی ہے۔

سیرو خمار

سیرو خان قوم جنجوعہ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس بطور پیادہ ملازم تھا۔ سیرو خان جنجوعہ شراب کا بہت زیادہ عادی تھا۔ ایک دفعہ ہمراہ مراد قلی خان جنگل میں شیر کے شکار میں مشغول تھا۔ دوران شکار جنگلی درندوں کے مقابلے میں کمال جوانمردی دکھائی۔ رئیس نے بہادری اور جوانمردی سے متاثر ہو کر تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ سیرو خان جنجوعہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ نام سیرو تھا۔ لیکن شراب کے نشہ میں مست رہنے کی وجہ سے گاؤں کا نام سیرو خمار مشہور ہوا۔ کیونکہ فارسی زبان میں شراب کو خمر کہتے ہیں۔

بجال

میاں بجال قوم راجپوت سلطان جلال خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ کسی مسلمان عورت پر عاشق ہو کر مذہب اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جانے کی وجہ سے رئیس نے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ میاں بجال قوم راجپوت نے گاؤں آباد کر کے

رہائش اختیار کر لی۔ گاؤں کا نام جنجال تھا۔ بعد ازاں جنجال مشہور ہوا۔ رقبہ اراضی 6 قلبہ ہے۔

موہڑہ ہندال

مرزا ہندال قوم آدمال گکھڑ ساکنہ موضع سکراتہ سلطان اصالت خان کے ہاں بزمرہ پیادہ ملازم تھا۔ دو قلبہ یعنی تیس گھماؤں جاگیر وراثت میں عطا ہوئی۔ بانی گاؤں کی وجہ سے نام موہڑہ ہندال سے مشہور ہوا۔

گھونگیال

سمان خان قوم گھونگیال ساکن قصبہ میرپور سرکار گکھڑواں رئیس اصالت خان میں نوکر تھا۔ اس کو چھ قلبہ زمین یعنی 90 گھماؤں جاگیر عطا ہوئی۔ سمان خان قوم گھونگیال نے اپنے بھائی وطن سے بلا کر آباد کئے۔ قوم کے نام پر نام موضع گھونگیال مشہور ہوا۔

بھائی میر علی

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے اس جگہ برہمن آباد تھے۔ گاؤں کا بانی بھایا نامی برہمن تھا۔ اس کے نام پر نام موضع بھائی مشہور ہوا۔ بعد ازاں برہمن کسی وجہ سے خارج ہو گئے۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں میر علی قوم نتوال (تسوال) تیلی کو ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں رقبہ موضع بھائی سے بطور وراثت عطا کیا گیا۔ اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اب قوم مہو دھمیال آباد ہے۔

بھائی لعلم

لعل مل برہمن سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔ اس کی موضع بھائی سے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں زمین وراثت میں عطا کی گئی۔ لعل مل برہمن نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں

آباد کیا۔ اسلئے نام موضع بجائے لعل مل کے بھائی لعلم مشہور و درج دفتر ہوا۔

بمہ گنگال

پرانے دیہات سے ہے۔ بانی گاؤں بمہ نامی برہمن ہے۔ جس نے 891 ہجری میں گاؤں اپنے نام پر آباد کیا۔ تاریخ بنیاد بحساب ابجد فقرہ ذیل سے پتہ چلتا ہے۔

(بمہ برہمن آباد است این 891ھ)

بعد ازاں برہمن جلاوطن ہو گئے۔ سلطان جلال خان نے گنگو نامی قوم بھٹ یعنی بادفرش کو وراثت میں عطا کیا۔ قوم بھٹ بھی نابود ہو گئی۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم جنجوعہ نے تصرف حاصل کیا۔ سلطان کرم خان رئیس کے عہد میں قوم جنجوعہ نے حکم عدولی کی اور باغیانہ رویہ اختیار کیا۔ اسلئے رئیس نے گاؤں سے جلاوطن کر دیا۔ دیگر قومیں کلیال، اور خدمتگار وغیرہ بھی آباد ہیں۔ قوم کلیال کاشتکاری کرتے ہیں۔ قوم گنگال کی رہائش کی وجہ سے بمہ گنگال مشہور ہوا۔

سانگوٹ

(قدیم دیہات سے ہے۔ تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے)

(سنگا نام بنگیال ہست این دیہہ 837ھجری

سنگا خان نسل بنگش خان سے ہے۔ ان کا کرسی نامہ یعنی شجرہ نسب راجہ جگدیو پنوار سے آملتا ہے۔ راجہ جگدیو ہندوستان کا مشہور و معروف مہاراجہ ہو گزرا ہے۔ سنگا خان نسل بنگش کا مورث موضع باہرہ علاقہ سیالکوٹ سے ملک کل محمد خان گکھڑ بانی گیانہ کے عہد حکومت میں آکر یہاں آباد ہوا۔ بنگش خان کی نسل بنگیال کے نام سے مشہور ہے۔ 837 ہجری میں سنگا خان قوم بنگیال نے رئیس کی اجازت سے گاؤں آباد کیا۔ چونکہ بانی کا نام سنگا تھا۔ اسلئے گاؤں سانگوٹ مشہور ہوا۔

چوہا خالصہ

یہ گاؤں قدیم سے آباد ہے۔ گاؤں کے پاس ایک پانی کا چشمہ ہے پوٹھوہاری زبان میں چشمے کو چوہا کہتے ہیں۔ اس وجہ سے نام دیہہ چوہا مشہور ہوا۔ پہلے برہمن قابض تھے۔ جب قوم سوال نے پوٹھوہار کے چند علاقہ جات پر تصرف حاصل کیا۔ تو موضع چوہا پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد رئیس نے سوالوں کو بعد مدت زیر خوردگی سلطان ہاتھی خان اس علاقہ سے خارج کر دیا۔ اور موضع کو خالصہ دیہات میں شامل کر دیا۔ سرکاری دیہات کو خالصہ دیہات کہتے ہیں۔ اس لئے نام دیہہ چوہا خالصہ مشہور ہوا۔ اقوام سریالاں، سوہالاں، بھگتاں، بوراشت داری آباد ہیں۔ سلطان مراد قلی خان نے بھگت سورج والے سری پت اور ہرسنگھ کو موضع کانوے سے بلا کر اس جگہ آباد کیا۔ قوم برہمن گوت سہگل بھی رہائش رکھتے ہیں۔ بعد ازاں قوم سریالاں نابود ہو گئے۔ دلا رائے نامی قوم کھیال موضع اونگ سپر (تحصیل) گوجرخان سے بوجہ رشتہ داری قوم سریالاں آ کر آباد ہوا۔ قوم سوہالاں بھی قدرت خداوندی سے نابود ہوئی۔ قوم گجھے رال علاقہ اندرل سرکار میرپور سے بوجہ رشتہ داری قوم سوہالاں آ کر آباد ہوئی۔ اقوام ہنگیال اور کنیالاں بھی آباد ہیں۔ بھگتوں کی آمد کے بعد چوہا بھگتاں مشہور ہوا۔

لسنہبا (حویلی گکھرواں)

یہ تعلقہ ورکالی معموری سے ہے۔ پہلے یہاں قوم گکھڑ کی رہائش تھی۔ اس وجہ سے اس جگہ کو حویلی گکھرواں کہتے ہیں۔ اب بھی چند مزار یعنی قبریں اس احاطہ زمین میں واقع ہیں۔ جو کہ قوم گکھڑ کی ہیں۔ بعد ازاں سلطان لشکری خان ولد سلطان اکبر قلی خان جو کہ برادر حقیقی سلطان مراد قلی خان گکھڑ کا ماں جایا بھائی تھا۔ اس جگہ کو چھوڑ کر موضع ترکھڑی میں جا بسا۔ اور ترکھڑی (تخت پڑی) کا نام اکبر آباد رکھا۔ لسنہبا نامی برہمن ولد راداس گوت دت جو کہ کافی دولتمند

تھا۔ سلطان مکرم خان المعروف سلطان مقرب خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آ کر اس جگہ آباد ہوا۔ اور اپنے نام پر موضع کا نام لسنہبا رکھا۔ پہلے قوم بھینس اس جگہ رہتی تھی۔ قدرت خداوندی سے نابود ہو گئی۔ برہمن سوری بوجہ رشتہ داری قوم چھتاں (دت) اور میدارا قوم کھیال بگھریال آباد ہیں۔

اراضی

پہلے یہ کوئی موضع نہ تھا۔ سلطان مکرم خان کی تجویز کے تحت مواضعات ورکالی معموری، دھنوت جنال، سالپور، لسنہبا اور دیگر دیہات سے رقبہ علیحدہ کر کے ایک اراضی ہمراہ موضع دیرہ خالصہ پرگنہ پھرالہ مقرر کرنا چاہتے تھے۔ کسی وجہ سے وہ زمین دیرہ خالصہ میں شامل نہ ہو سکی۔ اور جدا ہی رہی۔ اس لئے نام اراضی مشہور ہوا۔ اقوام جنال کھیال، برہمن سودن یا سوڈھی دت از نسل لسنہبا اس رقبہ میں آباد ہیں۔

ورکالی معموری

قدیم دیہات سے ہے۔ اولاً ورگداس برہمن نے 786 ہجری میں بنیاد رکھی۔ اس لئے نام دیہہ ورکالی مشہور ہوا۔ تاریخ آبادی بحساب ابجد ایں است ۔ ورگداس ورکالی آباد کرد 786 ہجری بعد ازاں برہمن ویران ہو گئے۔ دوسری اقوام وقتاً فوقتاً آباد ہوئیں۔ قوم کھیال موضع کھکھلی فیروز وال سے اٹھ کر بوجہ زیادتی قوم فیروز وال گکھڑ یہاں آباد ہوئے۔ قوم کھیال سے چوہدری عثمان نامور آدمی ہو گزرا ہے۔ اس کی اولاد میں پسران رزاق اور میر محمد تھے۔ یار محمد کھیال بیپاری مالا سے چوہدری عثمان کے گھر سے شادی کی۔ اس کے چار پسران ہوئے۔ جو عبدل جمال، داد اور حیات نامی تھے جمال کے گھر تین پسران مسمیان معموری، ہولا اور مواج پیدا ہوئے۔ معموری علم فارسی میں اعلیٰ مہارت رکھتا تھا۔ اس وجہ سے نام دیہہ ورکالی معموری مشہور ہوا۔ گھگھر، واڑیال، گنگال، کنیال، وضیال، دھیدا ورطیہ اراقوم بھی آباد ہیں۔ ایک جگہ کا نام میر اوداس والا مشہور ہے۔

عہد رووسائے پھرہالہ اندرمل ترکھڑی کے مزار اسی گاؤں میں واقع ہیں۔ زمیندار قومیں تکی، بھٹی، گورہ، ملیار، قوم کھوکھر، کلاڈاں، مرملیال، قتیال، تھہ، سرنیال، درتیال، کتیال، گوجر اور کی اکثر آباد ہیں۔ سلطان ہاتھی خان کی قبر اسی موضع میں واقع ہے۔ سلطان دلاور خان کی قبر بھی یہاں موجود ہے۔

پنیام

یہ گاؤں دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرمل سرکار میرپور میں واقع ہے۔ عہد قدیم سے آباد ہے۔ پہلے برہمن آباد تھے۔ ایک دفعہ گاؤں بے چراغ ہوگیا تھا۔ جبار قلی خان ولد علی محمد خان کے دور حکومت میں دوبارہ آباد ہوا۔ جنجیال، چوہان، گوجر، ٹنگیال، سیاحقان، تھوتھال، کلیال ملیار، میرجیال، رودیال، درنیال، اور قرنال قومیں آباد ہیں۔ جب دیوان دولت خان ولد میرا خان نے اپنی لڑکی کا رشتہ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس سے کیا۔ تو موضع پنیام اپنی دختر کو داج میں دیا۔ اس کے بعد یہ گاؤں چپ حویلی پرگنہ دانگلی میں شامل ہوا۔

آہنگر

یہ گاؤں بھی دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرمل سرکار میرپور میں واقع ہے۔ اہنگر ہی برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں گاؤں بے چراغ ہوگیا۔ پرگنہ اندرمل شہنشاہ ہند جلال الدین اکبر اعظم کی طرف سے گکھڑوں کو منصب میں عطا تھا۔ اس لئے از سر نو گاؤں کو آباد کیا گیا۔ ٹنگیال، برہمن، راوال، آہنگر اور سیاحقان قومیں آباد ہیں۔ بعد میں دیوان دولت خان نے جب اپنی لڑکی کا نکاح سلطان اکبر قلی خان ولد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے کیا تو یہ گاؤں لڑکی کے داج میں دے دیا گیا۔ اس لئے یہ گاؤں چپ حویلی میں شامل کیا گیا۔

درکالی شیر شاہی

شیر خان قوم بھکوال موضع دیوی کے بھکوال خاندان سے تھا۔ یہ سخی اور رحمدل مرد تھا۔ اسی سخاوت کی وجہ سے شیر شاہ مشہور ہوا۔ رئیس اکبر قلی خان کی سرکار میں ملازم تھا۔ اس کو درکالی کلاں سے ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں رقبہ بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔ شیر خان بھکوال نے جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے درکالی شیر شاہی مشہور ہوا۔ قوم بھکوال اور کھنگر بھی آباد ہیں۔ چوہدری گلفراز خان کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔

(موہڑہ) میرہ وسنگال

یہ گاؤں قوم سنگال کی وراثت ہے۔ میر خان ولد محمد خان قوم سنگال قوم کا جروالا سے تھا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں گاؤں آباد ہوا۔ اور بانی میر کی وجہ سے میرہ وسنگال مشہور ہوا۔

بھلاکھر۔ بھلاکھر، بھلاکر

پرانے دیہات سے ہے۔ بھلا والا جبر قوم ہنود نے ملک گل محمد خان گکھڑ بانی گکیانہ کے عہد حکومت میں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بھلاکھر مشہور ہوا۔ قدیم راجپوت ہندو عہد حکومت سے یہاں ایک مقدس پتھر موجود ہے۔ جس کی پرستش کی جاتی ہے۔ یہ پتھر عجیب ہے کہ دن میں کئی رنگ بدلتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے متبرک پتھر ہے۔ بعد ازاں کسی بھلا ایک گوجری عورت پر عاشق ہوکر مسلمان ہوگیا۔ اس کے بعد بھلا کی نسل بھلا گوجر مشہور ہوئی۔ تا حال بھلا گوجر کی اولاد گاؤں میں آباد و قابض ہے۔ اس گاؤں میں پانی کی نہریں بھی جاری ہیں۔ اکثر رئیس پھرہالہ بالخصوص سلطان ہاتھی خان گکھڑ و جلال خان اور سلطان دلاور خان گکھڑ اس گاؤں میں قیام کرتے تھے۔ موضع سردھا کی حد میں بلند ٹیلہ پر گکھڑوں کے محل مشہور ہیں۔ باغستان گوناگوں اشجار ترک و چنار وغیرہ۔ میوہ دار و گلستان دراں موضع واقع

سیا تھلہ

یہ گاؤں دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرمل سرکار میرپور میں واقع ہے۔ محمد خان ولد سند حاری خان ولد تھو خان اور سند حاری خان کا بیرونج خان چوہان گوت آدڑہ قصبہ بڑالی سے اُٹھ کر ملک اندرمل میں آئے۔ محمد خان موضع کرزی میں آباد ہوا۔ اصالت خان ولد سند حاری خان نے موضع سیا تھلہ کو از سر نو آباد کیا۔ بعدازاں نظر خان اور فقیر خان قوم آدڑہ جو کہ اصالت خان کی نسل سے تھے۔ اپنی وراثت جاگیر سے چوتھا حصہ قوم کرنانہ (کنانہ) کو بخش دیا۔ چنانچہ قوم کنانہ نے ایک قبیلہ یعنی پندرہ گھماؤں زمین پر قبضہ کرلیا۔ وہاں پر قوم مہوالہ بھی آباد ہے۔

ہروج

ہروج نامی کنیز زادی (غلام) دیوان دولت خان کی صاحبزادی کے ہمراہ پھروالہ آئی۔ چنانچہ خدمت کے عوض کنیز زادی کو زمین عطا کی۔ مساۃ ہروج نے جاگیر میں اپنے نام پر گاؤں آباد کیا۔ جو کہ پر تحصیل حویلی میں شامل ہوا۔

جبیر سورج ڈھاکا

جبیر نامی قوم گوجر نے گاؤں کو آباد کیا۔ گاؤں کے قریب ایک پہاڑ سورج ڈھاکا کے نام سے موسوم ہے اس لئے نام دیہہ جبیر سورج ڈھاکا مشہور ہوا اور درج دفتر ہوا۔ یہ پانچ گاؤں دیوان دولت خان نے اپنی پیاری بیٹی کو داج میں عطا کئے تھے۔ اس لئے پر حویلی (تحصیل) پرگنہ (ضلع) داتلی میں شامل کئے گئے۔ پوٹھوہاری زبان میں پہاڑ کو ڈھاکہ کہتے ہیں۔

میر گالہ منگرال:۔

میرا خان کسوال نے ۱۷۱۵ھ میں گاؤں آباد کیا۔ گاؤں کے قریب ایک راستہ بطور گلی واقع

ہے۔ بانی دیہہ کا نام میرا تھا۔ اس لئے میر گالہ مشہور اور درج دفتر ہوا۔

(دمیرا کسوال آباد شدہ دیہہ ۱۷۱۵ھ)

بعدازاں شمس خان منگرال جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے ایک اسامی تین قلبہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں زمین بطور جاگیر وراثت میں عطا کی۔

میر گالہ جلو

جلو نامی قوم تیلی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔ رئیس نے ڈیڑھ آسامی یعنی 27 گھماؤں کی جاگیر میر گالہ کلاں سے علیحدہ کر کے خدمت کے عوض عطا کی۔ جلو ہم کجھ گر یعنی تیلی نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ جو کہ میر گالہ مشہور و درج دفتر ہوا ہے۔

میر گالہ اہیال

بدھو نامی قوم اہیال کو رئیس جلال خان گکھڑ کے عہد میں ایک آسامی تین قلبہ یعنی 225 گھماؤں کی جاگیر میر گالہ کلاں سے علیحدہ کر کے عطا کی گئی۔ چنانچہ بدھو قوم اہیال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ میر گالہ اہیال مشہور و درج دفتر ہوا۔

میر گالہ خالصہ

چونکہ میر گالہ کلاں کا کل رقبہ چھ اسامی اور تین قلبہ یعنی ۱۱۲۵ گھماؤں تھا۔ میر گالہ منگرال، میر گالہ جلو اور میر گالہ اہیال تینوں دیہات کیلئے چار آسامی یعنی 580 گھماؤں کی جاگیریں الگ الگ کر کے عطا کی گئی۔ بقیہ 545 گھماؤں زمین کسی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ رقبہ خالصہ میں شامل کر لیا گیا۔ اور جدید آبادی بنام میر گالہ خالصہ مشہور و درج دفتر ہوئی۔ خالصہ سرکاری رقبہ کو کہتے ہیں۔

gakhars.org | GYC ™

بناہل

موضع بناہل قدیم دیہات سے ہے۔ بان نامی برہمن گوت شار ریال نے آباد کیا۔ اس وجہ سے نام گاؤں بناہل مشہور ہوا۔ اب یہ موضع مپر کاہرو میں شامل ہے۔ تاریخ آبادی بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(ز بابان برہمن بناہل آباد 508 ہجری)

بعد ازاں اقوام برہمن مسلمان ہو گئے۔ اور اپنی دیرینہ اور قدیمی وراثت پر قائم ہیں۔ جسنال سلہال، بیجال، ملیال اور ملیار اقوام بھی آباد ہیں۔

دہانیلہ

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے دھنا نامی قوم برہمن گوت ریال نے 477 ہجری المقدس میں آباد ہو گیا۔ تاریخ فتح خوانی میں بنیاد دیہہ اس طرح لکھی ہے۔

ز دھنا برہمن دھانیلہ آباد

مسلمان رئیس پھرہالہ کے دور حکومت میں اس علاقہ میں اسلام کی روشنی پھیلی چنانچہ اس دوران دھنا برہمن گوت ریال کی اولاد مسلمان ہو گئی۔ اس کے بعد قوم گوجرال اور دھیار بھی آباد ہو گئی۔

چک مرزا صاحب

قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمناں کی ہے۔ گودھو نامی قوم برہمن کے چک بندی کر کے آباد کیا۔ اس وجہ سے نام دیہہ چک برہمناں مشہور ہوا۔ قدیم ہندو آبادی کے نشانات اب تک موجود ہیں۔ قدرت خداوندی سے ہندو آبادی غیر آباد ہو گئی۔ یہ مواضعات رئیس اللہ داد خان

گکھڑ رئیس کی دختر کو بطور جاگیر عطا تھے۔ جس کا نام مرزا صاحب تھا۔ قوم گوجر گوت بجران از نسل چنا مرزا صاحب رئیس زادی کی معرفت آباد ہوئے۔ چنانچہ رئیس زادی صاحب کے دور حکومت کے تالاب کنویں (چاہات) حوض، باغات اور پختہ عمارات شاہی آہنگ موجود ہیں۔ زمیندار قوم تھوتھال اور بنگیال و بلوچ قومیں آباد ہیں۔

بلالہ سیداں

ہندوؤں کی قدیمی وراثت ہے۔ بلو نامی ہندو نے آباد کیا۔ اس کے نام پر بلالہ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم سید کو وراثت میں عطا ہوا۔ سیدزادوں نے قوم دوکیال کو برائے کاشتکاری آباد کیا۔ اب قوم دھمیال بھی مالک و قابض ہے۔

پنڈوڑا خالصہ

پانڈو نامی برہمن بانی دیہہ ہے۔ بعد ازاں قوم سوگالاں نے وراثت پر قبضہ کر لیا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم اہجیال آباد ہو گئی۔

پنچوہا

پنچو نامی قوم برہمن جو کہ بھی پانڈو بانی پنڈوڑا خالصہ کا بھائی تھا۔ اس نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن ویران ہو گئے۔ پھر مالک چندو قوم برہمن گوت تودیال نے تصرف حاصل کیا۔ بعد ازاں ملیار اور زمیندار قومیں آ کر آباد ہو گئیں۔ قوم کنتال برہمن بھی قدیم سے آباد ہیں۔

برانمہ

پرانے دیہات میں سے ہے۔ قوم دھوبی جو کہ رئیس پھرہالہ کے قدیمی پارچات (کپڑے برتن) صاف کیا کرتے تھے۔ اس خدمت کے عوض دھوبیوں کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا۔ قدرت

gakhars.org | GYC ™

خداوندی سے کچھ عرصہ بعد قوم دھوبی غیر آباد ہو گئے۔ اسلئے اصل مالکان سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ دیگر قومیں وقتاً فوقتاً آ کر آباد ہوتی رہیں۔

سہیالی عمر خان

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے سہیالی نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عمر خان قوم منگرال کو جاگیر میں عطا کیا۔ عمر خان منگرال نے یہ گاؤں از سر نو آباد کیا۔ قوم منگرال نے کسی گھیا خان جو کہ قوم کھتریل کا بزرگ ہے۔ موہڑہ گھیا سے لا کر آباد کیا۔ موہڑہ گھیارا کو حضرت گھیا خان مورث اعلیٰ قوم کھتریل نے آباد کیا تھا۔ قوم ہون بھی آباد ہے۔

گیگاندہ

عہد پاستان سے آباد ہے۔ زمانہ قدیم میں گھیا نامی قوم جنگ نے از سر نو آباد کیا۔ جنگ علاقہ پوٹھوار میں ہندوؤں کی قدیم ترین قوم کی ایک گوت ہے۔ جنگ، بکالو اور کیری قوموں کا قدیمی مسکن پوٹھوہار کا علاقہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد جنگ قوم اس گاؤں سے غیر آباد ہوئی۔ پھر قوم گوجر نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ مگر قدرت خداوندی سے گوجر بھی غیر آباد ہو گئے۔ اب قوم باقندہ کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس گاؤں سے کچھ رقبہ قوم بھٹ چوپا بھٹاں والا کو رئیس گکھڑ کی طرف سے دھرم ارتھ یعنی مذہبی خدمت کے صلہ میں عطا ہوا۔

موضع کروڑ کلاں و کروڑ خورد سے حسب ذیل مواضعات جدا ہوئے۔

تھاتھی

سردار رتن سنگھ کی عملداری کے وقت فتح نور قوم اسکندرال کی معرفت قوم منگیال اور دیگر زمیندار آباد ہوئے۔

میانہ پوٹھہ

سردار رتن سنگھ کی عملداری کے وقت میانہ گوجر فقیر نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ بودہ نامی برہمن پہلے آباد ہوا۔ بعد ازاں میانہ آباد ہوا۔ اسلئے میانہ پوٹھہ کے نام پر میانہ پوٹھہ مشہور ہوا۔ حضرت دیوان کا مزار اقدس گاؤں میں موجود ہے۔

نوٹ۔ حضرت غوث الاعظم جناب عبدالقادر جیلانیؒ کے خلفاء پنجاب میں چار دیوان ہیں۔ ۱۔ حضرت عبداللہ دیوان حضورؒ شند ور شریف ۲۔ حضرت دیوان راجیال ضلع جہلم ۳۔ حضرت دیوان میانہ پوٹھہ ۴۔ حضرت دیوان ولی نعمت اللہ بخاری سری نگر کشمیر

جبری

مہاراجہ گلاب سنگھ کے ابتدائی عہد حکومت میں عزیز خان قوم سکندرال گکھڑ نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔

ارام پور (رنڈا)

سوکھا نامی تھانیدار جو کہ راجہ گلاب سنگھ کے پاس ملازم تھا ایک برج مرمت کر کے موہم زمیندار سکنہ موضع جلال علاقہ لیزی کو آباد کیا۔ جس نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ چوہدری حاکم خان مرحوم پولیس ہیڈ کانسٹیبل کا آبائی گاؤں تھا۔

بورگی

راجہ گلاب سنگھ کے ابتدائی عہد حکومت میں میانہ پوٹھہ کی حدود میں دیوان جواہر مل نے فیض زمیندار کو موضع پوٹھہ سے لا کر آباد کیا۔ جس نے علیحدہ ڈھوک بورگی کے نام سے آباد کی۔

رہوڑا خالصہ

مگوڑہ، پلیام، چک خاص، چک رہوڑا

پلینہ خاص گکھڑیال

پلینہ، جبر، موہڑہ بدھال

یک، یک، یک

بیول

کنیال، میرہ صفیال، دھمیال، پنجاں

چک خالصہ، ونجگر، انو، ڈھیری، پلندری، کوٹلی ابڑ

یک یک

شمار قلبہ ہائے موہڑہ مانگ داخلی درکالی معصوری

گنگال	یک آسامی تین قلبہ	بانڈہ	تین قلبہ
چوہان، وکھلی، بیلدار	تین قلبہ	کنیلے	تین قلبہ
اچھیال	تین قلبہ	بڈابڑ	دو قلبہ
سوگا	تین قلبہ	پھٹاکی	تین قلبہ
بخاری	دو قلبہ	نجار (ترکھان)	دو قلبہ

تپہ گاہرو

تپہ کاہرو

کاہرو

قوم کاہروال جو کہ قوم جنجوعہ کی شاخ ہے۔ علاقہ ہذا میں کثرت سے آباد ہے۔ اور قدیم سے صاحب اقتدار ہیں اس وجہ سے علاقہ کا نام کاہرو مشہور ہوا۔ اس نام کے دو تپہ جات ہیں۔ ایک تپہ ہذا پرگنہ دانگلی اور دوسرا تپہ کاہرو پرگنہ پھرہالہ میں شامل ہے۔ قوم کاہروال کا صدر مقام تحصیل کہوٹہ ہے۔

نارو گکھڑاں

پہلے تپہ کاہرو میں قوم جوتال بوراثت داری قابض تھیں۔ ان کا خطاب سہیہ تھا۔ موضع نارو پہلے نار سہیہ نامی قوم جوتال نے آباد کیا۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام نارو مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم جوتال غیر آباد ہوگئی۔ اور ایک بھائی مرزا صادق خان گکھڑ کو موضع سوہاوہ میں اپنے ملک کی سرحد پر آباد کیا دوسرے بھائی عمر خان کو موضع نارو اپنے علاقہ کی سرحد پر آباد کیا۔ عمر خان پہلے ٹکال عمر خان نزد گوجر خان آباد تھا۔ تھرہال قوم یہاں پر قدیم سے آباد تھی۔ قوم گکھڑ کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے کنوؤں سے پانی حاصل کرنے میں گکھڑوں کو سخت رکاوٹ ہوتی تھی۔

چنانچہ گکھڑوں نے قوم تھرہال کی مدد سے الگ کنواں تیار کرنا شروع کیا۔ ایک دن قوم تھرہال کے طاقتور نوجوان کنویں کی کھدائی میں مصروف تھے کہ اچانک وعدہ خلافی کرتے ہوئے گکھڑوں کے آدمیوں نے ان کو کنویں کے اندر ہی سنگسار کر دیا۔ قوم تھرہال کے جوان کنویں کے اندر سنگ باری کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ اور جو آدمی قوم تھرہال سے زندہ بچے ان کو گکھڑوں نے انتہائی

بے دردی سے ہلاک کر دیا۔ اور خود تمام گاؤں پر قابض ہوگئے۔ بعد ازاں پانی والا کنواں منہدم کر دیا۔ عمر خان کی وراثت حسب ذیل ہے۔

ہرو گراں: نارو گکھڑاں	سہالی عمر خان	ٹکال عمر خان	فاکون
تین آسامی	ایک آسامی	دو آسامی	ایک آسامی

فاکون

فکو نامی قوم گوجر نے آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا نام فاکون مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہوگئے۔ بعد ازاں شکر خان ولد باصر خان قوم کاہروال آباد ہوا۔ آج تک شکر خان کی اولاد مالک و قابض ہے۔ ان کو شکرال کہتے ہیں۔

مٹور

قدیم دیہات سے ہے۔ مٹ نامی برہمن نے اس کی بنیاد رکھی اس دور میں پیر کالا ولد قل قوم جنجوعہ مع بامنا پروہت قوم برہمن کھیالہ (پنڈ دادن خان) کے علاقہ سے اٹھ کر اس علاقہ کاہرو متصل موضع میرا ایک اونچی جگہ بیٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا۔ اس جگہ کو کانڈ پاری کہتے ہیں۔ پھر پروہت مذکورہ کے مشورہ سے پیر کالا نے مٹ برہمن کے گھر سے شادی کر لی۔ مٹ برہمن کی لڑکی کا نام رانی کاہو تھا۔ سوائے اس لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔ تمام جائیداد اور ہر قسم کی وراثت اپنی لڑکی کے نام منتقل کر دی۔ اور خود بیوی کو ہمراہ لے کر جنگلوں میں عبادت کیلئے چلا گیا۔ رانی کاہو کے بطن سے پیر کالا کے ہاں دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام جس رائے تھا اور دوسرے کا نام پت رائے تھا۔ ان دونوں بھائیوں جس رائے اور پت رائے کی اولاد علاقہ کاہرو میں آباد ہے۔ اور بمطابق نام پیر کالا اور رانی کاہو ان کو کاہروال کہتے ہیں۔ اور علاقہ کا نام بھی کاہرو مشہور ہوگیا۔ اولاد بامنا پروہت بھی بوراثت داری مالک و قابض ہیں۔

gakhars.org | GYC™

گولیہ

اصل وراثت قوم برہمناں ہے۔ گولو نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا اس وجہ سے گاؤں کا نام گولیہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہو گئی اور قوم کاہروال نے دیہہ پر قبضہ کر لیا۔

کولیتر (سنبال)

کولیتر قوم برہمن بانی دیہہ ہے۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ کنبا خان ولد بوڑا خان نے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ کنبا خان کی وجہ سے گاؤں کا نام کنبال مشہور ہوا۔ جو کہ بعد میں بگڑ کر سنبال مشہور ہوا۔

سیتو

سیتو قوم برہمن بانی دیہہ تھا۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سیتو قوم بانڈہ سے تھا۔ قدرت خداوندی سے بانڈے غیر آباد ہوئے قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا۔ زمیندار قوم رنیال بھی آباد ہے۔

جونیال

پہلے اس جگہ گوجر قوم آباد تھی۔ کچھ عرصہ بعد گوجر غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم جونال نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام جونال مشہور و درج دفتر ہوا۔

کاتیال ہون

کیتو قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے کاتیال نام مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن نابود ہو گئے۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے مسمی شجاعت خان قوم ہون کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا اس لئے کاتیال ہون مشہور ہوا۔ اور درج دفتر ہوا۔

پنڈ بیو بھینسو (نروٹ)

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے اس کو نروٹ کہتے تھے کیونکہ بانی نروٹ قوم برہمن سے تھا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ بیو یا بیٹو خان قوم کاہروال نے ایک بلند ٹیلہ پر از سر نو گاؤں آباد کیا۔ پشتہ یا اونچی جگہ کو بنڈ کہتے ہیں اس وجہ سے نام دیہہ بنڈ بیو مشہور ہوا۔ بعد ازاں بدھال، ملیال، ہسنیال، کنیال، اور جنال قومیں آباد ہو گئیں۔ اصل وراثت راجے بیو خان کاہروال کی ہے۔

ساگراں

بہت پرانا گاؤں ہے جسے ہندوؤں نے پہلے آباد کیا۔ مگر قدرت خداوندی سے اصل بانی گاؤں غیر آباد ہوئے تو قوم جھمیال نے تصرف حاصل کر لیا۔ اقوام میانہ اور نجار (ترکھان) بھی آباد ہیں۔

بھنڈ گراں

بھنڈ ایک قوم ہے جو کہ نقالی کر کے لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔ گکھڑوں کے ہاں نقل کیا کرتے تھے۔ اس پیشہ میں خدمت کے عوض گاؤں بطور جاگیر وراثت میں عطا ہوا۔ بھنڈ قوم کی رہائش کی وجہ سے نام دیہہ بھنڈ گراں مشہور ہوا۔ پوٹھواری زبان میں گاؤں کو گراں کہتے ہیں۔ قدرت خداوندی سے بھنڈ یعنی مراثی غیر آباد ہو گئے۔ جگو نامی قوم جھمیال نے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

ویلوٹ

چاچا نامی مراثی یعنی بھنڈ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔ اور ہر وقت موقع بے موقع عرض معروض کرتا اس گستاخی سے اسے بار ہا منع کیا گیا لیکن چاچا مراثی باز نہ آیا۔ اس وجہ سے اس کو ویلوٹ کہتے ہیں۔ اس کی خدمت کی عوض رئیس نے دو وقبہ یعنی 30 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ چاچا مراثی نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے ویلوٹ نام مشہور

ہوا۔ کچھ عرصہ بعد مراثی قوم خارج ہوگئی اور قوم کاہروال نے قبضہ کرلیا۔ پوٹھواری زبان میں ویلوٹ کو واڈ کہتے ہیں۔

بگھی

گاؤں کا بانی قوم بریلی تھی۔ قوم کاہروال کے رئیس علاقہ کے دربار میں پیش ہوکر وراثت حاصل کی۔ لیکن یہ دیہات مت نامی گوت بریلی قوم برہمن موضع مئور سمیت اپنی لڑکی کو دے دیئے۔ موضع بگھی میں تھوبڑ خان قوم کاہروال کی اولاد بوراثت داری آباد ہے۔ زمیندار قوم منہاس اور ادوال بھی سکونت پذیر ہیں۔ قوم ادوال بوجہ رشتہ داری قوم کاہروال موضع سکرانہ سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوئی۔

بنڈ

مسمی بندو نامی برہمن قوم گاؤں کا بانی تھا۔ قدرت خداوندی سے بندو برہمن کی نسل ختم ہوئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں بنجا خان سنگرال نے بطور وراثت سکونت اختیار کی آجتک بنجا خان سنگرال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ بامنا پروہت قوم برہمن کی نسل اور قوم کاہروال بھی آباد ہے۔

بنسر کدالی

بنسر نامی قوم برہمن نے پہلے آباد کیا بعد ازاں کدری خان ولد شیخ خان قوم کاہروال کو سلطان جلال خان گکھڑ نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔ قوم برہمن بطور وراثت مالک وقابض تھے۔

بریکا

ظاہر ہے کہ یہ گاؤں بریکا نامی کسی ہندو نے آباد کیا۔ سلطان اکبر قلی خان کے عہد حکومت میں

نجابت خان قوم ستی بوراثت داری قابض ہوا۔ اب ستیال اور قوم ستی مالک وقابض ہیں۔

پنچواڑ سہنیہ

قوم جوتال نے آباد کیا قدرت خداوندی سے قوم جوتال غیر آباد ہوگئی بعد ازاں قوم کاہروال اور منال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

بادنیال

یہ بات واضح ہے کہ بامنا نامی برہمن پروہت پیر کال تھا۔ بامنا پروہت کا ذکر پچھلے صفحات میں ہوچکا ہے۔ بامنا پروہت موضع گرنہ طوٹ کھیالہ (تحصیل پنڈ دادن خان) ضلع جہلم سے آکر اس علاقہ میں آباد ہوا۔ بامنا نے اپنے نام پر گاؤں آباد کیا۔ پروہت مذکور کی اولاد کو بادنیال کہتے ہیں۔ اولاد حسن خان ولد پیر خان قوم کاہروال سکونت پذیر ہے۔

تھوبیہ (تھوہا خالصہ)

پہلے یہاں کوئی اور قوم آباد تھی۔ ایک دفعہ یہ گاؤں غیر آباد ہوگیا۔ بعد ازاں تھوتھا خان ولد بدھی خان قوم کاہروال از سر نو اسے آباد کیا۔ بانی کے نام پر تھوہا مشہور ہوا۔ تھوہا خان قوم کاہروال کے چار بیٹے تھے۔ جن کا نام بندو خان، بھسو خان، روپو خان، اور جسو خان تھا۔ ان چاروں بھائیوں کی اولاد یہاں پر آباد ہے۔ اور اپنے بزرگوں کے نام پر اپنی گوتیں چلی آرہی ہیں۔

ا۔ بندوال ۲۔ جسوال ۳۔ جسوال ۴۔ روپوال۔

گف سہنگال (منڈادت)

جہاں موضع گف آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام منڈادت مشہور تھا۔ یہاں پر قوم بھکوال آباد تھی قدرت خداوندی سے قوم بھکوال غیر آباد ہوئی۔ سنگو خان قوم کاہروال جس کے بزرگوں کو موضع تھوہا

gakhars.org | GYC ™

کے دوسرے شریکوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ اس وقت سنگو خان ماں کے پیٹ میں تھا۔ جب پیدا ہوا تو اس کا نام سنگو خان رکھا گیا۔ ماں اس کو ہندو جوگی کے پاس لے گئی۔ جوگی رمیں عبادت میں مشغول تھا۔ وہ اس بچے پر مہربان ہو گیا۔ اور اسکی ماں کو کہا کہ اس بچے کی بہت سی اولاد ہو گی۔ اور اس جگہ گاؤں آباد کریگا۔ اس گاؤں کا نام گف رکھا گیا۔ پوٹھوہاری زبان میں غار کو گف کہتے ہیں۔ بانی دیہہ کی وجہ سے گف سنگال مشہور ہوا۔ سنگو خان کی اولاد کو سنگال کہتے ہیں۔

لہڑی

جس جگہ لہڑی آباد ہے اس جگہ پہلے ایک بڑا جنگل تھا۔ لہر سیہ قوم جوتال نے اس احاطہ کی زمین میں گاؤں آباد کیا۔ اس وجہ سے گاؤں لہڑی مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم کاہروال نے اس گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ زمیندار قوم آوڑہ آباد ہے۔ دیگر خدمت گذار اقوام ورودگر (ترکھان) نائی (حجام) زمیندار قوم تراڑ بھی آباد ہے۔ باسنا قوم برہمن کی اولاد بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔

بیر مالی جتیم و بیر مالی بست

پہلے ایک ہی گاؤں دس قلبہ یعنی 150 گھماؤں کا تھا۔ بیر سیہ قوم جوتال نے گاؤں آباد کیا۔ سلطان جلال خان کے عہد میں دو موضع مقرر ہوئے۔ چند عرصہ قوم جنگسال بھی آباد رہی۔ جتیم قوم مراہی کو چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں اور بست قوم ملیار کو چار قلبہ یعنی 60 گھماؤں کی جاگیریں بطور وراثت عطا ہوئیں۔ جتیم قوم مراہی اور بست قوم ملیار نے علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کئے۔

چنور

اصل وراثت قوم جوتال کی ہے چونکہ چنن قوم جوتال گوت سیہ نے گاؤں آباد کیا مسمی چنن کے

نام پر چنور مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام جوگی زمیندار سہن آباد ہوئیں۔ گاؤں کا کل رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں ہے۔

کنیال ورگداس

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی کنیال قوم گوجر نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر قوم غیر آباد ہو گئی۔ ورگداس قوم برہمن نے قبضہ کر لیا۔ کہتے ہیں کہ ورگداس برہمن اس قدر دلیر بہادر اور تیر انداز تھا کہ تمام کاہروال اس سے ڈرتے تھے۔ آخر ایک دن موقع ملتے ہی ملک خان کاہروال نے قتل کر دیا۔ بعد ازاں قوم کاہروال اور گودال نے تصرف حاصل کر لیا۔ گاؤں کا کل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

دودیلی

عہد پاستان سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ قدیم زمانے میں دودا قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم سارنگال سے نقل مکانی کر کے موضع منگھر اں چپ آوڑہ اور موضع دودہار وغیرہ میں جا بسے۔ بعد میں کاہروال قوم قابض ہو گئی۔ زمیندار قوم ایہال بھی آباد ہیں۔ گاؤں کا رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

ایہال (آہال)

مسمی آہالو نامی ہندو نے آباد کیا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال اور گودال آباد ہوئیں۔ کل رقبہ دس قلبی یعنی 150 گھماؤں ہے۔

بہگار

قدیم دیہات میں سے ہے۔ بہگار پسر کسال قوم برہمن نے آباد کیا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ

gakhars.org | GYC ™

کے عہد میں قوم کاہروال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ اقوام برہمن اور منہاس آباد ہیں۔ زمین ایک آسامی یعنی 210 گھماؤں ہے۔

بہلادر

بہلا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر بہلا مشہور ہوا۔ سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال قابض ہوئی۔ برہمن بھی آباد تھے۔ اصل رقبہ 70 گھماؤں ہے۔

موميام

مومن خان کنھال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ہاں کسی اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔ رئیس نے خدمت کے عوض یہ جگہ جاگیر میں عطا کی۔ چنانچہ بانی دیہہ مومن خان کنھال کی وجہ سے گاؤں کا نام مومیام مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم کنھوال غیر آباد ہوئی۔ رول خان قوم کاہروال اور ملیار آباد قومیں ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

میرا

جب قوم کاہروال نے موضع منور پر قبضہ کیا۔ تو آپس میں وراثت تقسیم کی چنانچہ محابت خان اور دولو خان قوم کاہروال کو موضع میرا جو کہ پہلے ویران تھا حصہ میں دیا گیا۔ چونکہ آبادی سے پہلے اس جگہ کا نام میرا مشہور تھا۔ اس لئے آبادی ہو جانے کے بعد گاؤں کا نام میرا مشہور و درج دفتر ہوا۔ قوم کاہروال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

بیور

بعد سمیہ قوم جوتال نے آباد کیا۔ قوم جوتال کا قدیمی خطاب سمیہ مقرر ہوا۔ اس کی سبب سے قابض

ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔ ذیلدار نجیب فرزند مرحوم کا آبائی گاؤں تھا۔

کانڈیاری

اصل وراثت قوم کاہروال کی ہے جب پیر کالا اور باسنا پروہت قوم برہمن کھیالہ (تحصیل پنڈ دادن خان) سے اس علاقہ میں آئے تو پہلے اس جگہ عبادت الٰہی کرتے تھے۔ کیونکہ اس جگہ گھنا اور خاردار جنگل تھا۔ اس لئے اس جگہ کا نام کانڈیاری مشہور ہوا۔ اصل رقبہ دس قلبہ یعنی 150 گھماؤں ہے۔

بہلا ہوٹ (ہوٹہ)

عہد پاستان سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ بہلا نامی برہمن نے آباد کیا۔ بہلا قوم برہمن گوت ہوٹ یا ہوٹہ سے تھا۔ بانی دیہہ کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام بہلا ہوٹ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا۔ اصل رقبہ چھ قلبہ 90 گھماؤں۔

لاٹوری (لٹوری)

قدیم دیہات سے آباد ہے پہلے قوم برہمن آباد تھی۔ جب قوم کاہروال نے منور پر قبضہ کر لیا۔ تو بعد ازاں دیگر دیہات پر بھی قبضہ حاصل کر لیا۔ چنانچہ اسی وقت قوم برہمن بھی اس گاؤں سے غیر آباد ہو گئی۔ گھیبا خان ولد بودو خان قوم کاہروال کی نسل نے اس گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ قدرت خداوندی سے کاہروال بھی غیر آباد ہو گئے۔ چنانچہ موضع منور کے خاندان کاہروال نے قوم سید کو یہاں پر قابض کرا دیا۔ اصل رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

سرالیڈ (سیری)

اصل وراثت قوم جوتال ہے۔ سیر سمیہ ولد جوتو قوم جوتال نے آباد کیا۔ اس لئے جان دیہہ

سرائے مشہور ہوا۔ اب اس گاؤں کو بیری کہتے ہیں اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

آہا

مسمی آہا رام ہندو نے آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ آہا مشہور ہوا۔ بعد ازاں اصل بانی ہندو غیر آباد ہو گئے اور زمیندار قوم جنال وراثت داری قابض ہوئے جس وقت پرگنہ داڑنگی شہانہ دہلی کی طرف سے اجارہ پر دیا گیا تو اس وقت قوم جنال سے مال گذاری ادا نہ ہو سکی اس وجہ سے مسمی مرید قوم جنال نے اپنی وراثت بھولا خان قوم کاہروال کے پاس فروخت کر دی۔ بھولا خان قوم کاہروال موضع میرا کا رہنے والا تھا۔ او کافی دولت مند تھا اسکے بعد کاہروالوں کا دخل ہوا اور آج تک مالک و قابض ہیں۔

جنوئی

جینا نامی ہندو نے آباد کیا۔ بانی دیہہ کی وجہ سے موضع جنوئی مشہور و درج دفتر ہوا۔ انقلاب روزگار کی وجہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔ قوم کاہروال نے تصرف حاصل کر لیا۔ اصل رقبہ دس قلبہ 150 گھماؤں ہے۔

کہرائین

پہلے قوم کہران کے ہندو آباد تھے قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا اور ہندو غیر آباد ہو گئے۔

بہروئی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ قوم کاہروال نے بزور شمشیر قوم گوجر کو نکال دیا اور خود قابض ہو گئے اصل رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

سہسی

پہلے ہندو آباد تھے قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہو گئے قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

بیارتھ

بیارتھ نامی ہندو نے آباد کیا۔ قوم کاہروال نے ہندوؤں کو گاؤں سے نکال دیا اور خود قابض ہو گئے۔ بانی دیہہ مسمی بیارتھ کی وجہ سے نام دیہہ بیارتھ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔ اب یہ گاؤں موضع لہڑی میں شامل ہے۔ یعنی بیارتھ داخلی لہڑی ہے۔

دیوئی

مسمی دیوئی ہندو نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم ہندو خارج ہو گئی اور یہ گاؤں بھلار میں شامل ہو گیا۔ اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے اب دیوئی داخلی بھلار ہے۔

تپہ بیول

gakhars.org | GYC ™

بیول

پرانے گاؤں میں سے ہے۔قوم ہندو راجگان کے عہد میں دو حقیقی بھائی رائے کیلا اور رائے بیلا قوم راجپوت اس ریاست کے مالک تھے کلر کا علاقہ رائے کیلا کے حصہ میں آیا اس لحاظ سے رائے کیلا راجپوت نے نالہ کانسی کے کنارے گاؤں آباد کیا۔بانی دیہہ کی وجہ سے گاؤں بنام کیلا مشہور ہوگیا۔ جو کہ بگڑ کر رفتہ رفتہ کلر مشہور ہوگیا۔دوسرے بھائی رائے بیلا راجپوت کو علاقہ بیول حصہ میں ملا چنانچہ رائے بیلا نے 412ھ المقدس نے ایک گاؤں نالہ کے کنارے آباد کیا۔بانی کے نام پر نام دیہہ بیول مشہور ہوا۔حساب ابجد کے مطابق تاریخ بنیاد یوں ہے۔(بیول آباد شد از بیلا 412 ہجری) بعد ازاں گکھڑوں نے اصل راجگان کو ختم کر کے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور اقوام بھٹی ، بھیس وغیرہ کو اس گاؤں میں آباد کیا۔کچھ عرصہ بعد قوم کسوال نے اپنے شریک بھائیوں گکھڑوں سے ندی کے کنارے زبردست جنگ کی اور لڑائی میں شکست کھا کر علاقہ اندرل سرکار میرپور چلے گئے۔چنانچہ رئیس نے گاؤں پیرزادوں کو جاگیر میں عطا کر دیا۔پیرزادوں نے زمیندار اقوام گنگال، ہتھیال، دھمیال، کنیال کو آباد کیا۔ان کے علاوہ خدمتگار اقوام بافندہ، کجد گر (تیلی) ملیار، دارو گر (ترکھان) ہندوؤں اور جماعہ کسابان کو آباد کیا۔کافی عرصہ بعد کسوالوں نے اپنی قدیمی وراثت کا دعویٰ کیا۔اور اس جھگڑے میں قوم کسوال کے ہاتھوں اللہ داد خان ولد داتا خان قوم گنگال مارا گیا۔چنانچہ کسوالوں کو موضع بیول سے زبردستی نکال دیا گیا۔اللہ داد خان قوم گنگال شہید کا مزار اسی گاؤں میں اور کافی مشہور ہے۔اصل رقبہ 2160 گھماؤں ہے۔

دھریالہ ہمکن

جس جگہ موضع دھریالہ آباد ہے۔پہلے یہاں ہندو رہا کرتے تھے۔جو کہ یہاں پوجا کرتے تھے۔اس لئے اسے دھریالہ کہتے ہیں۔قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہوئے۔اور قوم گوجر

نے بوراثت داری دخل حاصل کر لیا۔لیکن گوجر ہے نے پانی کی کمی کی وجہ سے گاؤں چھوڑ دیا۔اور گاؤں بے چراغ ہوگیا۔گاؤں میں صرف ایک چشمہ رہ گیا جہاں رووسا ئے بھڑبال سلطان جلال خان گکھڑ کے ملازم شتربان (اونٹوں) کو بٹھاتے تھے۔اس چشمہ کا نام دھیر مشہور ہوا۔اس گاؤں کی دو چیزیں بہت مشہور ہیں۔اول چیونٹے (کیڑے) دوم پانی کی قلت پھوہاری زبان میں چیونٹیوں کو پھلیاں کہتے ہیں۔مہتہ مدین نامی قوم برہمن گوت ہمکن موضع تل میں رہتا تھا۔اور سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ایک دن دوران گھوڑ اسواری شہزادہ اکبر قلی خان کے گھوڑے کے منہ کی جھاگ مہتہ مدین کے دامن پر گر گئی۔مہتہ مدین مذکور نے بے تحاشہ شہزادے کے گھوڑے کو چابک مارے اس گستاخی پر شہزادہ اکبر قلی خان نے بہت غصہ کیا۔مہتہ مدین نے اکبر قلی کے باپ کی عنایت اور احسانات کی وجہ سے خفگی اور غصے کی کوئی پرواہ نہ کی۔اور جواب میں کہا۔کہ کیوں غصہ ہوتا ہے۔جب تمہاری بادشاہی ہوگی تو بندہ کو اپنے گھر بار سے نکال دینا۔کچھ عرصہ بعد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس علاقہ بنگش میں دوران لڑائی شہید ہوگیا۔تو پھوہار کی حکومت سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کو مل گئی۔اس وقت ان کلمات کی بنا پر مہتہ مدین نے غصے کی وجہ سے غلطی سے جو کلمات منہ سے نکالے تھے۔رئیس نے مہتہ مدین کو موضع تل سے ملک بدر کر دیا۔اور ایک ویران مقام جو کہ موضع دھیرہ میں تھا۔مہتہ کو وراثت میں دے دیا۔مہتہ نے موضع دھیرہ میں سکونت اختیار کر لی۔آجتک مہتہ مدین برہمن گوت ہمکن کی اولاد وراثت پر قابض ہے۔اور مہتہ کی کچھ نسل موضع تل میں بھی موجود ہے۔دفتر میں نام گاؤں دھریالہ ہمکن درج ہوا۔سلطان اکبر قلی خان گکھڑ نے مہتہ ملازم کے کلمات جو کہ اس نے گھوڑے کی جھاگ گر جانے کی وجہ سے کہے تھے۔پورے کر دکھائے۔اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

بھاگ سہنہ

چونکہ بانی دیہہ بھاگو قوم برہمن سے تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام بھاگ سہنہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے نصیب خان قوم بھکوال موضع بھورہ نصیب کو جاگیر میں عطا کیا۔ اور نئے سرے سے گاؤں کو آباد کیا گیا۔ نصیب خان بھکوال کی اولاد تا حال مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کنبے فیروز وال (کنّی)

مواضعات کنبے فیروز وال کنبے صادق اور کنبے مرزا صاحب تینوں کی اولاد ایک ہی جگہ آباد تھی۔ عہد پاستان میں کنّی نامی ہندو تھا۔ جس کی آبادی کے کھنڈرات موجود ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ مشہور و معروف راجپوت راجہ سالو ولد راجہ سالباھن والئی سیالکوٹ دیو کو مارنے کیلئے اس کے تعاقب میں جب اس گاؤں کی حدود میں پہنچا تو دیو پر لرزہ (خوف) طاری ہو گیا۔ یعنی وہ ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ اور بھاگتا ہوا موضع حل کے آس پاس چاروں شانے چت گر پڑا۔ چونکہ دیو پر موضع کنبے کی حدود میں لرزہ طاری ہوا تھا۔ اور پوٹھوہاری زبان میں کانپنے یعنی لرزہ کو کنّی کہتے ہیں۔ اس واقع اور وجہ سے موضع کا نام کنبے مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں پیار خان قوم فیروز وال کو ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر اس گاؤں سے وراثت میں عطا ہوئی۔ پیار خان فیروز وال نے اس جگہ رہائش اختیار کر کے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ اس لئے دفتر میں کنبے فیروز وال درج و مشہور ہوا۔ چونکہ یہ گاؤں قوم فیروز وال کی وراثت ہے۔ اصل رقبہ چوتھ قبہ یعنی 90 گھماؤں تھا۔

کنبے صادق

مرزا صادق خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا چھوٹا بھائی تھا۔ رئیس نے چوتھ قبہ یعنی 90

گھماؤں کی جاگیر چھوٹے بھائی کو عطا کر دی۔ بانی دیہہ کی وجہ سے کنبے صادق مشہور و درج دفتر ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

کنبے مرزا صاحب

چونکہ مرزا صاحب نامی رانی منگو کی بیٹی تھی۔ مرزا صاحبہ کو چوتھ قبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر داج (جہیز) میں ملی تھی۔ مسماۃ مرزا صاحب نے جاگیر میں دیہہ آباد کیا۔ اور نام کنبے مرزا صاحب مشہور و درج دفتر ہوا۔

حل خالصہ

چونکہ راجہ سالو قوم راجپوت کے خوف سے دیو موضع حل کی حدود گر پڑا تھا۔ پوٹھوہار کی زبان میں کف دست کو حل کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام حل پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ حل نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔ چونکہ اس کی پرانی آباد کے نشانات موجود ہیں۔ یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ (سرکاری) رہا کسی قوم کی جاگیر نہ بن سکا۔ اس لئے اس کو حل خالصہ کہتے ہیں۔ سلطان مکرم خان گکھڑ المعروف مقرب خان کے عہد میں بخشی جواہر مل بھکن کو پانچ سو گھماؤں اراضی کی جاگیر عطا ہوئی۔ جاگیر رقبہ موضع حل سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اقوام بھٹی، کھوریہ، ملیار، برہمن، کانگر، جبرال، داریال، آوان میرالیہ (جمہور) وراثت کے لحاظ سے آباد ہیں۔ گاؤں کو بائیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

بھٹی قوم چار حصہ	داریال	کھوریہ	ملیار	کانگر	جبرال	برہمن	میروالہ	آوان
۴	۳	۲	۲	۲	۳	۳	۲	۲

سوائے اس موضع کے کسی گاؤں میں یہ تجویز نہیں ہے۔ اکثر اوقات رانی لشکر قلی جو کہ دلاور خان کی اہلیہ تھی۔ اس گاؤں میں رہائش رکھتی تھی۔ چنانچہ رانی لشکر قلی کا محل اس گاؤں میں موجود

ہے۔ راجہ گلاب سنگھ قوم راجپوت نے سات پتی حصے مقرر کیے۔

فقیر بخش	محمد علی	بوڑھا بخش سیالہ	سماہاں نگر	احمد داریال	بہادر قوم ملیار	قا بخش
یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک

گاؤں کا اصل رقبہ آٹھ آسامی یعنی 1440 گھماؤں ہے۔

سبز بنگیال (بنگیال)

سبز خان، چنگا خان اور روکھا خان تینوں حقیقی بھائی تھے۔ ان کا باپ مسمی ٹھکر خان ولد خواجہ خان قوم بنگیال علاقہ سیالکوٹ تپہ حویلی سے غیر آباد ہو کر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں اس جگہ آباد ہوا۔ چونکہ اس سے پہلے یہ گاؤں ایک دفعہ غیر آباد ہو چکا تھا۔ بانی کے نام اور قوم کے نام کی وجہ سے اس گاؤں کا نام سبز بنگیال مشہور ہوا۔ سبز بنگیال کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ آج تک مسمیان نوروز بنگیال، فیروز بنگیال اور بودھر بنگیال کی نسل قابض ہے۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

چنگا بنگیال (بنگیال)

چنگا خان قوم بنگیال جو کہ سبز خان بنگیال سے عمر میں دس سال چھوٹا تھا۔ اس کو جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں جاگیر عطا ہوئی۔ چنگا خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا اس لئے بانی کے نام اور قوم کے نام کی وجہ سے نام موضع چنگا بنگیال مشہور ہوا۔ تا حال اولاد چنگا قوم بنگیال قابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

روکھیا بنگیال (بنگیال)

روکھا خان قوم بنگیال ولد مسمیان سبز خان اور چنگا خان کا تیسرا اور سب سے چھوٹا بھائی تھا۔

روکھا خان کو سلطان جلال خان رئیس نے تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ اس گاؤں میں پہلے قوم گوجر مالک وقابض تھی۔ مگر روکھا خان نے جاگیر مل جانے کی وجہ سے قوم گوجر کو زبردستی اس گاؤں سے نکال دیا۔ اور نئے سرے سے گاؤں آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام اور قوم کی وجہ سے روکھیا بنگیال نام مشہور ہوا۔

نوٹ۔ علاقہ پوٹھوہار میں آباد بنگیال قوم کی اکثریت ان ہی تین بھائیوں سبز خان، چنگا خان اور روکھا خان کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی بنگیال گھرانے جٹ بھی کہلاتے ہیں۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کور نصیب

موضع کور نصیب پرانے گاؤں میں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد کورنامی قوم ہندو نے رکھی تھی۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے کور نام مشہور ہوا۔ پہلے ہندو آباد تھے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں نصیب خان قوم بھکھوال کو بطور جاگیر وراثت میں عطا ہوا۔ نصیب خان بھکھوال کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ پہلے ہندو قوم برہمن نقل مکانی کر کے موضع بھاگن چلے گئے۔ نصیب خان بھکھوال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۲۵ گھماؤں ہے۔

جگا پکا

جگا نامی قوم بھوترا سلطان جلال خان گکھڑ کے ہاں قاصد کے عہدے پر فائز تھا۔ اس کی خدمات کے عوض سلطان نے اسے تین قلبہ یعنی ۲۵ گھماؤں جاگیر عطا کی تھی۔ چنانچہ جگا نے اپنی جاگیر میں یہ گاؤں آباد کیا۔ فارسی زبان میں قاصد کو پیک کہتے ہیں اور اس پیک یا قاصد کا نام جگا تھا۔ ان ہر دو وجوہات کی بنا پر اس گاؤں کا نام جگا پکا مشہور ہوا۔ اصل رقبہ تین قلبہ یعنی ۲۵ گھماؤں ہے۔

دھمو ہا

گاؤں کی بنیاد کسی دھمو نامی برہمن نے رکھی تھی۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام دھمو ہا مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام ٹیکرال، بھکھوال، دھنیال، رگنگال اور دیگر خدمت گذار اقوام نے بھی تصرف حاصل کر لیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

ملک پور کسوال

یہ گاؤں ہندوؤں کی قدیمی وراثت ہے۔ گاؤں کی بنیاد ملکو نامی ہندو برہمن نے رکھی تھی۔ ملکو کسی دھمو نامی ہندو کا بھائی تھا۔ بعد میں قوم کسوال نے اس گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اور نام دیہہ موضع ملک پور کسوال رکھ لیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

دینگد یو کلیال

عرصہ قدیم سے آباد ہے۔ پانچوں مواضعات دینگد یو کلیال نے دینگد یو ایسیر ال، دینگد یو سیداں، دینگد یو بکر منگ اور دینگد یو خالصہ ایک ہی جگہ آباد تھے۔ گاؤں کی بنیاد دینگو نامی برہمن قوم نے رکھی۔ اس وقت ۸۷۳ھ تھی اور ملک فیروز خان کی حکومت تھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام دینگد یو مشہور ہوا۔ حساب ابجد کی رو سے تاریخ آبادی کچھ یوں ہے۔

دھنگو برہمن آباد است لیس ۸۷۳ھ

بعد ازاں قوم کلیال کے مورث پہاڑ خان کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے ایک اسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں جاگیر دینگد یو عطا کی۔ چنانچہ پہاڑ خان قوم کلیال نے اپنی جاگیر میں یہ گاؤں آباد کیا۔ اس کے علاوہ سلطان ولاور خان گکھڑ رئیس کے دور حکومت میں پہاڑ خان قوم کلیال نے کامل میں اپنی وراثت ایسراں کو لگا کر دی چونکہ ایسر پوٹھوہار میں موضع دینگد یو چلے آئے۔

دینگد یو ایسراں

سدا رنگ نامی قوم برہمن عرف ایسر پہاڑ خان قوم کلیال کے ہمراہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ملازم تھا۔ اسے اس خدمت کے عوض چھ قلبہ زمین یعنی ۹۰ گھماؤں کی جاگیر موضع دینگد یو کلاں سے عطا ہوئی۔ چنانچہ قوم برہمن نے اپنی جاگیر میں یہ گاؤں آباد کیا۔ اور بانی کے نام پر ہی اس گاؤں کا نام مشہور اور درج دفتر ہوا۔ چنانچہ آج تک سدا رنگ قوم برہمن عرف ایسر قوم ایسر کی اولاد مالک وقابض ہے اصل رقبہ تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہے۔

دینگد یو سیداں

مسمی سید کمال شاہ قوم سید کو سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں اراضی بطور نذرانہ عطا کی۔ چنانچہ سید کمال شاہ نے اسی جگہ پر اپنا گاؤں آباد کیا۔

دینگد یو بکر منگ (ترمنگ)

یہ گاؤں مجبور خان ولد احمد خان ولد ملک پیر خان گکھڑ کو سلطان جلال خان رئیس کی طرف سے جاگیر میں عطا ہوا۔ چنانچہ جاگیر ملنے کے بعد مجبور خان نے گاؤں آباد کیا۔ احمد خان کی اولاد کو احمال کہتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی مجبور خان نے پلیٹ میں بکرے کی سری رکھ کر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش کی اس واقعہ کی وجہ سے گاؤں کا نام دینگد یو بکر منگ مشہور ہوا۔ آج مجبور خان قوم گکھڑ کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

دینگد یو خالصہ

جس وقت رائے جھو عرف بال سنگھ موضع گکیانہ اور عمر خان قوم بھکوال سلطان رئیس جلال خان

gakhars.org | GYC ™

گکھڑ کے عہد حکومت اور حکم کے مطابق پیمائش وفہرست دیہات پرگنہ دانگلی اور پرگنہ پھر والہ کی مکمل کر چکے تو اسی وقت موضع دھنگہ یوکلاں سے 120 گھماؤں اراضی خالصہ حالت میں بچ گئی یعنی وہ زمین کسی کو بطور وراثت یا منصب نہ مل سکی۔ دیگر اقوام آ کر آباد ہو گئیں۔ چونکہ یہ خالصہ اراضی تھی اس لئے گاؤں کا نام دھنگہ یو خالصہ مشہور و درج دفتر ہوا۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

پلینہ

پرانے دیہات میں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد پلیا نامی برہمن نے رکھی تھی کچھ عرصہ مسی علی بیگ قوم کسوال نے برہمنوں کو اس گاؤں سے نکال کر وراثت پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ اسی زمین کے احاطہ میں اسی کا مجرہ واقع ہے علی بیگ کا بھتیجا فاضل بیگ قوم کسوال جو کہ موضع کرور خورد میں رہائش پذیر تھا بعد میں گکھڑوں نے قوم کسوال کو علاقہ پوٹھوار سے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کو زہر دے کر مارنے کے الزام میں نکال دیا۔ پس دیوان شمس خان گکھڑ نے موضع پلینہ میں رہائش اختیار کر لی۔ مسی بھاگو قوم کلیال، بکویل، بھٹریل، اور نارو اقوام لا کر آباد کیں۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

ملوٹ بھکوال

ملوٹ بھکوال ملوٹ کسوال اور ملوٹ پیر محمد پہلے ایک ہی موضع تھے۔ اور ایک ہی جگہ آباد تھے۔ گاؤں کا بانی ملو نامی برہمن تھا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بھی ملوٹ مشہور ہوا۔ ایک دفعہ سارا گاؤں ویران ہو گیا تھا۔ بعد ازاں نوروز خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے تین آسامی یعنی 540 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا ہوئی۔ چنانچہ نوروز خان نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے ملوٹ بھکوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ آج تک نوروز

خان بھکوال کی اولاد مالک و قابض ہے۔ قوم کھتری گوت لانبہ بھی وراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

ملوٹ کسوال

دلیل خان قوم کسوال کو سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے ایک آسامی 195 گھماؤں کی جاگیر موضع ملوٹ کلاں سے عطا ہوئی۔ چنانچہ دلیل خان قوم کسوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ ملوٹ کسوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد قوم دھمیال آباد ہو گئی۔ قوم میانہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی ایک قلبہ یعنی 195 گھماؤں ہے۔

دھمک ملوٹ پیر محمد

مسی پیر محمد قوم بوگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا ہوئی۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ دھمک ملوٹ پیر محمد مشہور ہوا۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد ادیار خان قوم فرنسیال نے دخل حاصل کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بوجہ قحط مبلغ تین صد کے عوض بوگیال قوم نے اپنی وراثت کو مسی ٹھکو باز خانپوریہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ قوم دھمیال اور میانہ بھی ٹھکو باز کے ہمراہ حصہ دار قابض ہیں۔ مگر تمام وراثت انقلاب روزگار کی وجہ سے فروخت کر کے چلے گئے۔ قحط میں کوئی بھی نہ رہا اور دیہہ بالکل ویران ہو گیا۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

قاضی چھوٹا (قاضیاں)

پرانے دیہات سے ہے۔ اصل بانی اور وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسی چھوٹا قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے دیہہ چھوٹا مشہور ہوا۔ بعد ازاں قاضی حسام الدین کو سلطان جلال خان

رئیس پھر ہالہ کی طرف سے مذہبی خدمت اور بحیثیت امام بطور وراثت رہائش کیلئے عطا ہوا۔ چونکہ قاضی کا عہدہ قدیم زمانے سے یعنی راجپوتوں اور رودوسائے پھر ہالہ کے دور سے ریاست پوٹھوہار کے پرگنہ دانگلی اور پرگنہ پھر ہالہ اسی خاندان کے پاس چلا آرہا تھا۔ قاضی عبدالکریم شمس الاسلام مولوی عبدالحکیم شہرۂ آفاق قاضی ہو گزرے ہیں۔ اس لئے دفتر میں نام دیہہ قاضی چھپرہ مشہور و درج ہے۔ اصل رقبہ 60 گھماؤں ہے۔ چوہدری تاج مشہور کبڈی باز کا آبائی گاؤں ہے۔

نوٹ: قاضی غلام حسن مرحوم افسر مال کا تعلق بھی اسی گاؤں سے تھا۔ ان کا لنگر دن رات جاری رہتا تھا۔ نہ معلوم خرچ کہاں سے پورا ہوتا تھا۔

خانپور فرنسیال (فرنسیال) گکھڑ

قدیم دیہات سے ہے۔ اس گاؤں کی بنیاد کسی خانا نامی قوم دھمیال نے رکھی۔ بانی کے نام پر خانپور مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم دھمیال ویران ہوگئی۔ اس کے بعد ہمت خان قوم فرنسیال کو گل محمد خان گکھڑ رئیس کی طرف سے بطور وراثت جاگیر میں عطا ہوا۔ اس لئے خانپور فرنسیال مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

(ہاروں) اہلون فرنسیال (راہوڑ)

اہلون فرنسیال قدیم دیہات ہے۔ اس کی بنیاد اہلون نامی قوم برہمن 894 ہجری میں رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام گاؤں اہلون مشہور ہوا۔ حساب ابجد کی رو سے تاریخ آبادی یوں ہے

لاہون برہمن اہلون چوں آباد 894 ھجری

قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔ اور قوم فرنسیال و دھمیال گاؤں پر قابض ہوگئے۔

اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مانک رائے (جیک رائے)

گاؤں کی بنیاد کسی مانک نامی قوم گوجر نے رکھی تھی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کسی خیا نامی ہندو چاچپور کے علاقہ سے آکر علاقہ پوٹھوہار میں داخل ہوا۔ اور ایک گوجری جو کہ بہت حسین اور خوبصورت تھی پر عاشق ہو گیا۔ اور اپنا مذہب ہندو چھوڑ کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس سے شادی کر لی۔ اس کے گھر چار لڑکے پیدا ہوئے۔ جو کہ مسمیاں اطلا، عازب، ملک تاجو، اور جیک کے نام سے مشہور ہوئے۔ اطلا کی اولاد موضع ستوانی اور موضع کالوخہ میں آباد ہوئی۔ عازب کی نسل موضع بگرانہ میں سکونت پذیر ہوئی۔ ملک تاجو کی اولاد موضع جیو کسی اور علاقہ کوہستان کی طرف چلی گئی۔ اور چوتھے بھائی مسمی جیک کی اولاد نے مانک رائے ہی میں رہائش اختیار کر لی۔ جیک قوم گوجر سلطان آدم خان گکھڑ رئیس پھر ہالہ کے پاس ملازم تھا۔ مطفیل نیکو خدمات کے عوض اس کو "رانگی" کا خاندانی خطاب ملا۔ اسلئے رائے جیک کے نام سے مشہور ہوا۔ رائے جیک کے ہاں مانک رائے پیدا ہوا۔ اور مسمی مانک رائے نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ مانک جیک رائے مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں عمر خان قوم بھکوال سکنہ کوٹ ترپلہ کو منصب کے طور پر عطا ہوا۔ قوم گوجر اور بھکوال کی آئے روز لڑائی جھگڑوں سے تنگ آکر گوجر یہاں سے چلے گئے۔ اور موضع جیک مرزا صاحب آباد ہو گئے۔ چونکہ گوجروں کی سابقہ برادری موضع ستوانی اور کالوخہ میں آباد تھی۔ قوم بھکوال نے مزید آبادی کرنے کیلئے قوم سیل ورزی کے خدمت گار آباد کئے۔ قدرت خداوندی سے عمر خان بھکوال کی نسل ختم ہوگئی۔ اور دیگر خاندان بھکوال آباد ہو گئے۔

چکڑالی بدحال

موضع چکڑالی بدحال اور بلو چکڑالی شروع میں ایک ہی گاؤں تھا۔ اس گاؤں کی بنیاد مسمی چکڑ

ولد بدو خان قوم بدھال نے سلطان ہدو خان المعروف سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے
حکومت میں رکھی تھی۔ ہندوستان میں ظہیر الدین مغل بادشاہ بابر کا دور تھا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا
چکڑالی مشہور و درج ہوا۔ آجکل چکڑ خان قوم بدھال کی اولاد مالک و قابض ہے۔ زمیندار
ان سے بدھال، سلہال، کنیال، دھمیال اور کلیال آباد ہیں۔

نوٹ: حضرت صاحب زادہ عبد الحکیم کی اولاد بھی آباد ہے۔ آپ کا مزار مقدس قلعہ سنگنی میں
ہے۔ قبر کے سرہانے سوراخ ہے سات دن متواتر حاجت مند مشکل کیلئے پکارتے تو خدا کے
سے مراد پوری ہوتی ہے۔

جلو چکڑالی

جلو نامی قوم تیلی رئیس پھرہالہ کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض 135 گھماؤں جاگیر
وراثت عطا ہوئی۔ اپنی جاگیر کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔ چنانچہ جلو قوم تیلی بانی دیہہ کی وجہ
گاؤں کا نام جلو چکڑالی مشہور و درج دفتر ہوا۔ اصل 135 گھماؤں ہے۔

رتالہ

رتا نامی قوم برہمن گوت رتال نے 782 ہجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی تھی۔ بانی کی قوم کی وجہ
گاؤں کا نام رتالہ مشہور ہوا۔ تاریخ آبادی بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(از رتتال آں دیہہ چوں آباد 782 ھجری)

قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم آدزہ وراثت کے طور پر قابض ہو گئی۔ قوم کلانہ کو
بطور وراثت داری آباد کیا گیا۔

ماکھیالہ گکھڑاں

ماکھیا قوم برہمن نے 656 ہجری میں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے ماکھیالہ مشہور

ہوا۔ تاریخ فتح خوان میں اسطرح لکھا ہے۔ زما کھیا ماکھیالہ جست آباد 656 ہجری۔ قدرت
خداوندی سے برہمن ختم ہو گئے۔ اور لشکر خان آدمال گکھڑ نبیرہ (دختر زادہ) سلطان آدم خان
رئیس گکھڑ نے ویران گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ اور بطور وراثت دخل حاصل کر لیا۔ قوم اہیال کو رئیس
پھرہالہ نے آباد کیا۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

سہر بوگیال

پرانے گاؤں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد پاندھا نامی قوم برہمن گوت سہاری نے رکھی۔ برہمن مذکور
کی ذات کی وجہ سے نام موضع سہر مشہور ہو گیا۔ اس کے بعد شہداد خان قوم بوگیال کو یہ گاؤں
سلطان کبر قلی خان گکھڑ رئیس کی طرف سے عطا ہوا۔ اسلئے گاؤں کا نام سہر بوگیال مشہور و درج
ہوا۔ اس کے بعد قوم اہیراں بطور وراثت آباد ہوئی۔

سوہا۔ سوخہ۔ ہیر سال (سنگنی)

شروع میں سوخہ ہیر سال سوخہ حافظ سوخہ مرزا صاحب اور سوخہ بہار چاروں دیہہ ایک ہی جگہ آباد
تھے۔ کہ "سوہاوہ" نامی ہندو نے آباد کیا۔ مدت دراز تک ہندو برہمن آباد رہے۔ سلطان جلال
خان گکھڑ کے عہد حکومت میں ایک موضع کے چار مواضعات علیحدہ علیحدہ بنائے گئے۔ سوخہ
ہیر سال ادھم خان قوم بدھال سلطان جلال خان کے ہاں ملازم تھے۔ اس کو ایک آسامی اٹھارہ
قلبہ یعنی 300 گھماؤں کی جاگیر موضع سوخہ کلاں سے الگ کر کے بطور وراثت عطا ہوئی۔ دیگر
قوموں سے بھیال، ہمیال، بگل، دھمیال اور ملدین بطور وراثت آباد ہوئیں۔ ایک مکان
المعروف سنگھے جو کہ بھگت سوراج، سورج کی سجدہ گاہ (عبادت گاہ) اس گاؤں میں واقع
ہے۔ اور ہندو اسے نہایت متبرک جانتے تھے۔ مقامی زبان میں اس کو سنگنی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ
ایک آسامی اٹھارہ قلبہ یعنی 300 گھماؤں ہے۔

سوہا۔ سوجہ حافظ

حضرت حافظ مخدوم محمد ابراہیم قریشی مستجاب الدعوات امام دہلی کی طرف سے علاقہ پوٹھوہار میں تشریف لائے۔ رونق سجائے بھر پالہ نے موضع سوجہ سے چوقبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر الگ کر کے برائے مدد معاش نذرانہ میں عطا کی۔

نوٹ: اصلی حضرت حافظ مخدوم صاحب کی اولاد آج تک گاؤں میں مالک و قابض ہے۔ حافظ کی خانقاہ مبارک اسی گاؤں میں لوگوں کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ اور پوٹھوہار بھر میں مشہور ہے۔ عوام نہایت عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔ اور دلی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

نوٹ: مولانا جناب محمود شائق صاب نے بیان کیا کہ قبرستان سوہی حافظاں میں ایک سو پچاس حافظ قرآن مدفون ہیں۔

سوہا۔ سوجہ بہار (تجمیاں) کھجماں

پہاڑ خان قوم کھوکھر سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم خاص تھا۔ پہاڑ خان کھوکھر موضع سوجہ کلاں سے 30 گھماؤں کی جاگیر الگ کر کے بطور وراثت عطا کی۔ پہاڑ خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اور نام سوجہ پہاڑ مشہور ہوا۔ جو کہ بگڑ کر رفتہ رفتہ سوجہ بہار کے نام سے موسوم ہوا۔ اصل رقبہ 60 گھماؤں ہے۔

سوجہ مرزا صاحب

مشہور ہے کہ دیوان اللہ داد خان گکھڑ کی دختر مرزا صاحب کے نام اور جاگیر کی وجہ سے نام دیہہ سوجہ مرزا صاحب مشہور درج دفتر ہے۔ 210 گھماؤں اصل رقبہ ہے۔

کمال پور

سلطان کمال خان گکھڑ نے اپنے دور حکومت میں دریائے بہت (جہلم) سے ایک پانی کا نالہ یا نہر کھودنی شروع کر دی۔ مگر دوران کھدائی اس جگہ زنبور سیاہ (کالے بچھو) نکل آئے۔ اور لوگوں کو ڈنگ مارتے چنانچہ زمین میں کھدائی کا کام روک دیا گیا۔ اور اس کے بعد نالہ کھودنے کا کام بھی ترک کر دیا گیا۔ اور اس جگہ کمال خان کے حکم سے گاؤں آباد کیا گیا۔ اور گاؤں کا نام کمال پور درج مشہور ہوا۔ قوم جنگرال بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 105 گھماؤں ہے۔

کرور کلاں

مواضعات کرور کلاں اور خورد ابتداء میں ایک ہی جگہ آباد تھے گاؤں کا بانی کرو نامی قوم برہمن تھا اس کے نام پر گاؤں کرور مشہور ہوا۔ قوم برہمن سے مسیاں، جگو، بہگا، بید، پرپا، بہت نامی گرامی ہستیاں ہو گزری ہیں آج تک بے شمار زمینوں کھنڈروں ندی نالوں اور تالاب ان ہی بزرگوں کے نام مشہور چلے آتے ہیں۔ شیخ نصیب فقیر اللہ لوک کی بددعا سے برہمن قوم میں یہاں سے غیر آباد ہو گئیں یہ لوگ قوم چھبر برہمن سے تعلق رکھتے تھے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کچھ عرصہ بعد قوم کسوال بوراثت داری قبضہ کر لیا فاضل بیگ خان قوم کسوال ولد تاش بیگ خان کی اولاد اسی جگہ رہائش پذیر ہے۔ سلطان جلال خان قوم کسوال کے گھر سے شادی کر کے موضع کرور کلاں میں رہائش پذیر اختیار کی دل باز قوم مراسی جو کہ خانقاہ شیخ نصیب پر سازد یہہ کی حیثیت سے آباد کیا گیا۔ قوم میانہ آباد ہے۔ موضع کرور خورد قوم کسوال کی عملداری میں علیحدہ دیہہ بن چکا تھا۔ رئیس بھر پالہ کی عملداری ہو جانے کی وجہ سے دوبارہ کرور کلاں سے ملحق یعنی آمیز (شامل) کر دیا گیا اصل رقبہ چوقبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

gakhars.org | GYC ™

داریال

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمیاں دارو جاگیر بانگ اور چلونے گاؤں آباد کیا چونکہ وارد(یا) تھا۔ اس لیے گاؤں کا نام داریال مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن گاؤں سے غیر آباد ہو گئے دیگر اقوام مثل بھٹی چوہان جھنجیال اور بھکوال وغیرہ وراثت کے لحاظ سے آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

رہوڑا خالصہ

پرانے دیہات سے ہے۔ تاج اللہ خان قوم جنجوعہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی بوقت آبادی اس زمین پر درخت رہوڑا بہت زیادہ تھے۔ درختوں کی زیادتی کی وجہ سے گاؤں کا نام بھی رہوڑا مشہور و درج دفتر ہوا گاؤں کا کل رقبہ پانچ آسامی اور چھ قلبہ یعنی 1650 گھماؤں ہے۔ اور پیشہ کے لیے جو زمین بطور جاگیر عطا نہیں کی جاتی تھی۔ وہ خالصہ (سرکاری) جات رقبہ میں گنی جاتی تھی۔ قدرت خداوندی سے قوم جنجوعہ غیر آباد ہو گئی۔ اور دیگر قومیں کنیال کھوڑیل بھٹی میانہ اور تھوتھال اس گاؤں میں آباد ہو گئے لیکن گاؤں ہمیشہ خالصہ ہی رہا کسی کو جاگیر میں نہ مل سکا۔ اصل وراثت خالصہ (سرکاری) ہے جو گکھڑوں کی تھی۔

ہیر کسوال

پرانے گاؤں سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ گاؤں کی بنیاد دیہاما قوم برہمن نے رکھی برہمنوں کو رئیس ہاتھی خان نے کسی وجہ سے جلاوطن کر دیا اور کسوالوں کو قابض کرا دیا جس وقت کسوالوں نے رئیس ہاتھی خان کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تو بوقت نزع ہاتھی خان نے اپنے بھتیجے سارنگ خان کو وصیت کی کہ قوم کسوال پر کبھی اعتبار نہ کرنا ان کی جائیدادیں ضبط کر کے ملک بدر کر دینا۔ اسی وجہ سے جب سارنگ خان جب برسر اقتدار آیا تو کسوالوں کو اپنے علاقے سے نکال دیا

چنانچہ کسوال ملک بدر ہو گئے اور ان کی اکثریت میرپور وغیرہ میں آباد ہو گئی بعد ازاں دیگر قومیں کسیال آ کر یہاں آباد ہو گئیں

بورگی کرم چند (کلاں)

بورگی کرم چند اور بورگی خاص شروع میں ایک ہی جگہ آباد تھے گاؤں کی بنیاد بورنگ نامی قوم نے رکھی نظام قدرت سے یہ قوم غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان کے پاس کرم چند ایک ملازم کرم چند قوم برہمن کو جلال خان نے علاقہ بخش خان کو ہاٹ میں لڑائی کے دوران بہادری جوہر دکھانے پر دو آسامی چھ قلبہ یعنی ۳۵۰ گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ کرم چند اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ برہمن خدا کے حکم سے غیر آباد ہو گئے مثل کھوڑیل بھینس، آدڑہ جھنجیال قومیں گاؤں میں بطور وراثت آباد ہو گئیں اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

بورگی خاص

موضع بورگی کی وجہ تسمیہ بیان کی جا چکی ہے یہ گاؤں بورگی کلاں کا ایک حصہ ہے حاجی خان بورگی جلال خان کے پاس ملازم تھا اس خدمت کے عوض اسے یہ گاؤں بطور وراثت عطا کیا گیا اور رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے اس نے ایک گاؤں آباد کیا بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام بورگی پڑ گیا۔ قوم تھوتھال بھی گاؤں میں آباد ہے اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

پنڈوڑی گکھڑواں:-

پرانے گاؤں سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ چنانچہ پنڈت نامی قوم برہمن بنیاد رکھی حساب ابجد میں تاریخ اس طرح ہے۔

پنڈت پنڈوری آباد و بادو ۷۰۰ ہجری

قوم تیلی گوت لاٹووال، آدڑہ، کسوال اور دتا جو ہنگیال آ کر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں سلطان جلال

خان گکھو نے دیوان لنگر خان کو بطور وراثت عطا کیا۔ اس لئے نام پنڈوڑی گکھواں مشہور ہوا
۔ بعد ازاں اب کبڈی کے مشہور کھلاڑی کا مسکن اسی گاؤں میں ہے

نڑالی جبیر

نڑالی جبیر، نڑالی کورغ، نڑالی کسوال شروع میں تینوں گاؤں ایک ہی جگہ آباد تھے ۲۱ے ہجری میں نڑائن نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام نڑالی مشہور ہوا۔ تاریخ فتح نڑالی بس گاؤں کی تاریخ یوں درج ہے

نڑالی نام مشہور شد نڑائن برہمن نمودہ آباد

بعد میں قوم کسوال نے قبضہ کرلیا کچھ عرصہ بعد جبیر خان گکھڑ کو سلطان جلال خان رئیس پھروالہ نے دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں کی جاگیر موضع نڑالی میں عطا کی۔ جبیر خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام نڑالی جبیر مشہور ہوا۔ پس اقوام بھگیال وجودال جنجوعہ دار وگر دیہہ سکونت پذیر شد قوم گنگال بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔

نڑالی کسوال

جو تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔ سلطان جلال خان کے عہد میں ذکریا خان ولد عنایت خان قوم کسوال کو نڑالی کلاں سے ۳۶۰ گھماؤں زمین بطور وراثت عطا کی گئی۔ ذکریا خان کسوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بعد میں قوم بھگیال قابض ہو گئی۔

نڑالی کورغ

کورغ خان قوم اعوان کو سلطان جلال خان کے دور میں ۸ قلبہ یعنی ۱۲۰ گھماؤں زمین بطور وراثت عطا ہوئی۔ کورغ خان اعوان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس طرح گاؤں کا نام نڑالی کورغ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے اعوان قوم یہاں سے غیر آباد ہو گئی اصل رقبہ آٹھ قلبہ ۱۲۰ گھماؤں ہے۔

سنتوتھ بال

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے سنتا نامی برہمن قوم نے ملک کل محمد کے دور میں اس کی بنیاد رکھی اس کے نام پر گاؤں کا نام سنتوتھ مشہور ہوا۔ تاریخ ابجد یوں ہے۔

زسنتا برہمن چوں آباد ہا ۸۳۹ ہجری

سلطان جلال خان کے عہد میں رائے وتھو عرف بال نے عمر خان قوم بھکوال کے ہمراہ تمام گاؤں پھر کر آسامی وار فہرست بندوبست تیار کی۔ اس خدمت کے عوض رئیس نے رائے وتھو کو سترہ آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں اور عمر بھکوال کو تیرہ آسامی یعنی ۳۳۰ گھماؤں کی جاگیریں عطا کیں ۔ ملک موتو جو رائے وتھو کا برادر حقیقی تھا موضع سنتوتھ سے چھ قلبہ زمین بطور وراثت حاصل کی تھی ملک موتو نے از سر نو گاؤں آباد کیا ملک موتو کی نسل سے رئیس ہمارا خان کے عہد حکومت میں رائے زادہ بے کرن بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے اور رائے زادہ بے کرن کی وجہ سے گاؤں آباد و شاد اور سرسبز تھا۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

ڈھیری پلندری

جس جگہ ڈھیری پلندری آباد ہے اس جگہ چند پشتے بنے ہوئے تھے جس وقت ملک موتو خان کا نبیرہ (دختر زادہ) پلندری عرف بال ولد رائے زادہ ناصر کو سلطان جلال خان کی طرف سے چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں کی جاگیر وراثت میں ملی پلندری نے اپنی جگہ پر گاؤں آباد کیا پشتہ کو پوٹھوہاری زبان میں ڈھیری کہا جاتا ہے بانی کے نام اور ڈھیری کی وجہ سے گاؤں کا نام ڈھیری پلندری مشہور ہوا۔ پلندری رائے زادہ کی اولاد مالک و قابض چلی آ رہی ہے۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

gakhars.org | GYC ™

ہرڑ

جس جگہ موضع ہرڑ آباد ہے پہلے اسی احاطہ میں گاؤں آباد تھا شاہی گزرگاہ کے قریب ہونے کی وجہ سے شاہی لشکروں کو تکلیف اور نقصان کی وجہ سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں کالو خان قوم ہرڑ جو کہ سلطان جلال خان پھر بالے کے پاس وزیر کے عہدے پر فائز تھا۔ اس کے علاوہ مسمیان اسحاق و سادا قوم ہرڑ کو یہ گاؤں بطور وراثت جاگیر میں عطا ہوا انہوں نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا بانیوں کی قوم ہرڑ کی وجہ سے گاؤں کا نام موضع ہرڑ مشہور و درج دفتر ہوا۔ آج تک قوم ہرڑ اپنے قدیمی وراثت پر قائم و قابض ہے۔

بھڈانہ گوجر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے شروع میں بوڑ نامی قوم گوجر گوت بھڈانہ نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آباد کیا بانی کی گوت اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام بھڈانہ گوجر مشہور و درج ہوا۔ دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قوم بھی آباد ہیں۔

(بھٹی) ٹبی قلاں

مسمیان جہانگیر اور رزاق قوم گوجر گوت بھٹی نے ملک گل محمد خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا اسی وجہ سے گاؤں کا نام ٹبی مشہور ہوا۔ جس وقت شیر شاہ سوری بادشاہ ہند اور گکھڑوں کا روہتاس کے نزدیک مقدمہ جاری تھا اس وقت قوم کھتری گوت شامل سکنہ موضع کالا پر گنہ روہتاس جو کہ گکھڑوں کے ملازم تھے شیر شاہ سوری کے فوجیوں کے ظلم سے ڈر کر پنوار میں آ گئے اور موضع ٹبی رہائش اختیار کر لی۔ گلی قوم نے با عزت زندگی گزارنے کے لئے خانپور میں قوم سارنگ کے پاس نوکری اختیار کر لی اور موضع خانپور میں ہی رہائش اختیار کر لی کچھ عرصہ بعد گاؤں میں قوم گجر نے قبضہ کر لیا۔

تھومی گوجراں

اصل وراثت قوم گجر کی ہے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں بگا نامی قوم گوجر گوت تھولے نے گاؤں کو آباد کیا تا حال گوجر وراثت کے لحاظ سے قابض ہیں۔

کھو کہائی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے، پہلے اس گاؤں کو موہڑہ گوجراں کہتے تھے قدرت خداوندی سے قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں رائے بھمو عرف بال کے بھائی ملک موتو کو تین قبہ یعنی ۷۵ گھماؤں ہمراہ موضع سنتو تھہ وراثت میں دیا ملک موتو نے بوقت فصل ربیع اپنی زمین میں گندم کی فصل کی بجائی کی ایک بوٹی جس کا نام کھو کہائی ہے۔ فصل کے ساتھ بہت اگ آئی اور گندم کو خراب کر دیا۔ یہ بعیشہ اگی تھی اور اس زمین کا نام کھو کہائی پڑ گیا کھو کہائی کو پوٹھوہاری زبان میں گھاٹ کہتے ہیں عوام اس بوٹی کو بھاٹ کے نام سے پکارتے ہیں بوٹی کی وجہ سے زمین و گاؤں کا نام کھو کہائی مشہور ہو گیا یہ گاؤں رائے زادوں کی وراثت ہے اصل رقبہ ۳ قبہ یعنی ۷۵ گھماؤں ہے۔

سوہاوہ منہ خان

پرانے گاؤں میں سے ہے۔ ایک دفعہ بالکل غیر آباد ہو گیا تھا۔ کسی ملک سوہاوہ قوم کسوال جو اس علاقہ میں برسر اقتدار اور صاحب اقبال تھا۔ اس جگہ کو پسند کیا اور 858 ہجری المقدس میں گاؤں کا از سر نو آباد کیا۔ چونکہ اصل بانی قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو چکے تھے اور نئے سرے سے آباد کرنے والے کا نام سوہاوہ تھا اس لئے نام بھی یہ سوہاوہ مشہور ہوا۔ تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے

"از سوہاوہ ملک وے آباد شدند"۔

بعدازاں قوم کسوال کو نکال دیا گیا۔ جو کہ بھاگ کر علاقہ اندرل سرکار میرپور چلے گئے تھے۔ اس

لے گاؤں ویران ہو گیا تھا۔ بعد خان اور مال قوم اور مال جیرہ (دختر زادہ) اور ایوان جنگھ خان اور مال کو یہ گاؤں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے بطور وراثت ہوا۔ اس لئے نام دیہہ سوہاوہ خان مشہور و درج دفتر ہوا۔ زمیندار دھمیال گکھڑ، کھنڈیل، اور بنگیال قومیں آباد ہیں۔

کنیری

مسمی کنیر خان قوم منگرال سکنہ موضع کوٹلی سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے موضع پلینہ کے نزدیک چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر عطا کی۔ کنیر خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے بانی کے نام پر کنیری مشہور و درج دفتر ہوا۔ آجتک کنیر خان قوم منگرال کی اولاد قابض ہے۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

ملکووالہ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ ملکو نامی قوم گوجر نے ملک منگ خان کے عہد میں 610 ہجری گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی اس طرح لکھی ہے۔

بنا ملکو ملکووالہ قوم گوجر 610 ہجری

کچھ عرصہ بعد قوم گوجر بیرونی اور غیر ملکی حملہ آور بابر بادشاہ کی فوجوں کی زیادتیوں کی وجہ سے غیر آباد ہو گئی۔ اور قوم بنگیال وراثت کے طور پر قابض ہو گئے۔

پنجگرانو

بچو نامی قوم برہمن گوت جوشی نے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ پنجگرانو مشہور و درج دفتر ہوا۔ بچو برہمن کی نسل سے ہریا نامی بہت ہی نامور آدمی ہو گزرا ہے۔ کچھ عرصہ بعد قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے اور دیگر زمیندار قومیں تھوتھال، کنیال، کھنڈیل، اور پھنڈیال وغیرہ آباد ہو گئیں۔ آج تک اکثر زمینوں کے نام ہریا برہمن سے منسوب ہیں۔

ہرال (ڈھوک سلطان عالم)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے مسمی کہلا نامی برہمن نے عہد آتش پرست میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اسلئے گاؤں کا نام ہرال مشہور ہو گیا۔ قدرت خداوندی اور گردش روزگار سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ دیگر زمیندار قومیں موضع ہمیہ دھمیک جو بھی (سوہاوہ ضلع جہلم) کی رہنے والی تھیں۔ جو کہ اس گاؤں موضع ہرال کے نزدیک ہے قابض ہو گئے۔ آجکل گاؤں کا نام ڈھوک سلطان عالم ہے۔ موضع دھمیک جو بھی قدیم سے قوم دھمیال کا مسکن چلا آرہا ہے۔

بلام

مل رام قوم برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بلام مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہو گیا۔ مسمی رحمت خان قوم باٹھہ جو کہ رئیس جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ کسی لڑائی میں بہادری دکھائی اور رئیس پھروالہ نے خطاب ترکی عطا کیا۔ اس کے علاوہ بہادری کے صلہ میں رحمت خان قوم باٹھہ کو موضع بلام جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ رحمت خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کی اور رہائش اختیار کر لی۔ بعد ازاں زمیندار قوم کنیال بھی آباد ہو گئے۔

کاہلی بقا محمد (چوکھہ)

جس جگہ کاہلی بقا محمد آباد ہے قدیم عہد پاستان میں ایک وسیع اور باکمال شہر آباد تھا۔ اس شہر کا نام چوکھہ تھا۔ ہندوؤں کی تمام زمیندار خدمت گار اقوام اور ہر قسم کے کاریگر اس گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔ قدرت خداوندی سے گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ بعد ازاں قوم برہمن گوت کال آباد ہوئی۔ بانی کی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کاہلی مشہور و درج دفتر ہوا۔ برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بقا محمد قوم بھٹی اور قوم دھمیال آ کر آباد ہوئے۔ نئے سرے سے گاؤں کو آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ کاہلی بقا محمد مشہور ہوا۔ اور امیر حیدر

gakhars.org | GYC ™

کہوٹ کا آبادی گاؤں تھا۔

بہادر دیال کمانگر

بہادر دیال نامی قوم گوجر نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام گاؤں کا نام بہادر دیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ نے صدق محمد کمانگر جو کہ تیروں کے لئے کمانیں تیار کرتا تھا۔ خدمت کے عوض گاؤں بطور وراثت میں عطا کیا۔ اس لئے نام دیہہ بہادر دیال کمانگر مشہور ہوا۔

مل ملیار

جس جگہ موضع مل آباد ہے پہلے اس گاؤں میں قوم بانضہ آباد تھی۔ اس لئے گاؤں کا نام کوٹ بانضہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں ملکو نامی قوم ملیار نے رانی منگو کے عہد حکومت میں گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اور گاؤں کا نام مل ملیار مشہور ہوا۔ رئیس پھرہالہ کی کچہری قدیم زمانے سے سرائے خانپور تک میں چلی آرہی تھی اس لئے اکثر اوقات گکھڑ خاندان پھرہالہ اس کچہری میں فیصلے اور بخششیں یعنی انعام واکرام دیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے عملی طور پر سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ نے اپنے پانچوں بیٹوں کے لئے موضع مل ملیار سے پانچ حصے مقرر کر دیئے۔

جاگیردار	نادر علی خان	شادمان خان	منصور علی خان	ابراہیم خان	سعد اللہ خان
مزارع	منگو ملیار	عنایت ملیار	روشن ملیار	گوجر ملیار	لشکری ملیار

اراضی جوہرل

بخشی جوہرل قوم برہمن گوت سکھن سکنہ موضع دھریال سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے مواضعات مل خالصہ منگورہ اور خوطہ سے زمین الگ کر کے نئی اراضی تشکیل دی۔ جوہرل قوم سکھن بہت مالدار آدمی تھا۔ اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد

کیا۔ ایک باولی (کنواں) کھدوائی۔ 1154 ہجری المقدس میں موضع اراضی ایک علیحدہ گاؤں قرار دے دیا گیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ اراضی جوہرل مشہور و درج دفتر ہوا۔ بخشی جوہرل کی نسل تا حال مالک وقابض ہے۔

گولین

جہاں موضع گولین آباد ہے اس کے نزدیک پانی کا تالاب گولین کے نام سے مشہور ہے۔ تالاب پانی کے نام کی وجہ سے گاؤں گولین مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم مکھیال نے بوراثت داری قبضہ کر لیا۔ اور آج تک قدیمی وراثت پر کھیال قبیلہ کی نسل ملک وقابض ہے۔ رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

ہرنوبیہ

ہریا نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ہرنوبیہ مشہور ہوا۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے بعد میں دیگر قومیں آ کر آباد ہو گئیں۔ موضع سوہاوہ کے مرزے (گکھڑ) وراثت داری گاؤں میں داخل ہوئے۔ رئیس پھرہالہ کی عمل داری میں مواضعات مپ (تحصیل کہوٹہ) جن کے نام فہرست میں درج ہیں جے سکھوں کے عہد میں الگ کر دیئے۔

رہواڑ خالصہ

منجوٹھا	پلیام	جھنگ طوف	جھنگ رحوڑا
آیک سامی	یک آسامی	یک آسامی قاضی	یک آسامی نادر علی
180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں

کرور برہو	سے لاد
کلاں	خورد
تیج آسامی	یک آسامی

gakhars.org | GYC TM

سیانہ پوٹھہ   قاضی   بجرگی   رام پور   ہرد و یوری

یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی

180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں

چکند   ڈھیری میانی   کرور خاص

یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی

180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں

بیول خاص معہ اولاد

موضع بیول خاص کا رقبہ 12 آسامی یعنی 2160 گھماؤں ہے۔

بیول خاص   میرا   ہنیال   دھمیال   کنیال

یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی   یک آسامی

180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں   180 گھماؤں

خانپور قرنسیال

دوسرے مواضعات سے زمین مل گئی ہے۔

چھنی   ہنسلہ   ہراڑ   ملوٹ

8 قبہ خزانی کو رخ خزانی جبر میں مل گئی باقی زمین کو خزانی کسوال کہتے ہیں۔

ٹگے   سوئٹھ ہرسال   سوئٹھ بہار   سوئٹھ مرزا صاحب   سوئٹھ تھیانی   دھنگد یو ا سیراں

یکسر   ۳،۳   ۳   ۳   یک آسامی

دھنگد یو کنیال   دھنگد یو خالصہ

۳   ۸ قبہ

تینوں دیہات ایک ہی جگہ تھے اور دھنگد یو ا سیراں کہلاتے تھے

دھنگد یو بکر منگ   دھنگد یو سیداں

۸ قبہ   ۳   ۱۱ قبہ

دونوں دیہات ایک ہی جگہ تھے اب عوام انہیں دھنگد یو گوجراں کہتے ہیں۔

موضع رتالہ زمیجات شامل شدند

ملوٹ کسوال   رہوڑا   بوری کرم چند

اہلون قرنسیال (ہارون)

اہلون خاص   تکہ چک

یک آسامی   یک آسامی

پلیام   پنڈوڑی گلمراں   ماکیالہ   کٹے فیروز وال   کٹیہ مرزا صاحب   کالی جا محمد

۲   چھ قبہ   نو قبہ

بھوپال   سیر بنکیال   پنگڑکیال   سہلوالی

۲۰   ۲   ۲   ۲

تپہ گلیانہ

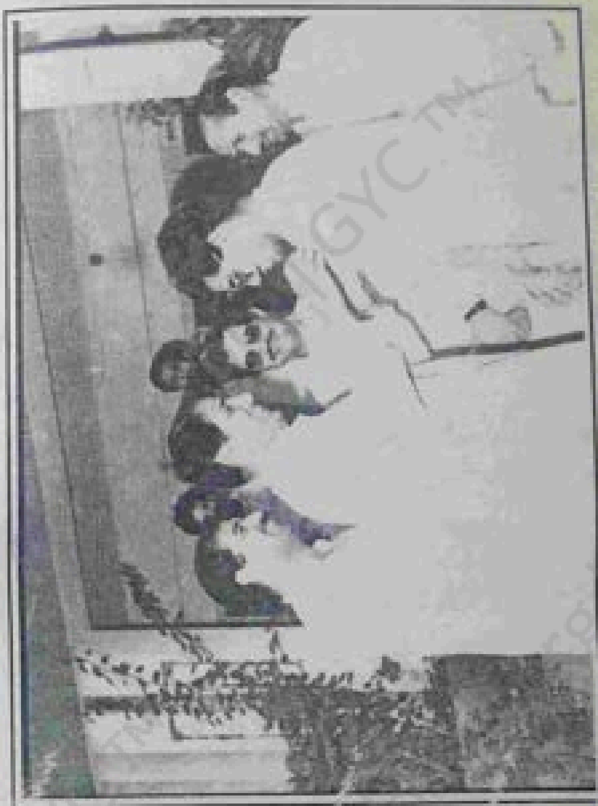

خانپور پکہ

بہت پرانی آبادی ہے۔ شاہراہ اعظم پر واقع ہونے کیوجہ سے شاہی فوجوں اور غیر ملکی وغیرہ حملہ آوروں کے ہاتھوں کئی بار تاراج ہوا۔ بار ہوا لنگو خان ولد پکا قوم مطیال نے سلطان آدم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں بنام پدر خود گاؤں آباد کیا۔ چونکہ بانی مذکورہ کے باپ کا نام پکا تھا اسلئے مشہور ہوا۔ قوم گوجر گوت کتانہ بطور وراثت آباد ہیں سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے گاؤں میں بہت بلند پکے مکانات بنوا کر اپنی کچہری منتقل کی۔ اور اپنی بیگمات کے لئے بھی یہاں پر مکان بنوائے اور بیگمات نے اس گاؤں میں رہائش اختیار کی۔ اس لئے خانپور پکا مشہور و درج دفتر ہوا۔ گکھڑ اقوام کی رہائش کیوجہ سے بہت آباد و شاد تھا۔ یہاں پر بہتر (72) (چنتا ودو) قومیں ہندوؤں اور مسلمانوں کی آباد تھیں۔ عیدگاہ عہد قدیم سے پختہ بنی ہوئی ہے۔ احمد شاہ درانی ذی کے حملہ میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ گاؤں کے باشندے علاقہ کلر اور پنڈی اور اول بھاگ گئے۔ اصل رقبہ ایک آسامی تین قلبہ یعنی 225 گھماؤں ہے۔

جنڈ گوجراں

جہاں موضع جنڈ آباد ہے۔ پہلے اس جگہ گھنا جنگل تھا اور علاقہ بالکل ویران تھا۔ ملک فیروز خان ولد ملک کل محمد گکھڑ کے طویل اسپاں یعنی گھوڑوں کے باڑے ہمیشہ اسی جنگل میں رہتے تھے۔ قوم گوجر کی گوتیں لاہی اور دیالی (مالی) سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 955 ہجری المقدس میں گجرات سے آ کر یہاں پر رہائش اختیار کی۔ اس جگہ سبزہ و گھاس وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھی۔ قوم گوجر کے ساتھ بے شمار گائیں اور بھینسیں تھیں۔ مال مویشی درختوں کے سایہ تلے باندھا کرتے تھے۔ بیری کے درخت زیادہ تھے۔ پوٹھوہاری زبان میں بیری کے درخت کو جنڈ کہتے ہیں۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام جنڈ مشہور ہوا۔ اور گوجروں کی مستقل رہائش کیوجہ سے جنڈ

گوجراں درج دفتر ہوا۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج ہے۔

گشت تاریخ جنڈ را نظیر آباد جنڈ محمود شاہ از گوجر 955 ہجری قوم گوجراں وراثت داری درآں دیہہ آباد است۔

قوم گوجر کی گوتیں اور دیگر سیر گوجر یک۔ بھکلا یک۔ سرا یک ہوت۔ مہلو یک۔ جر یک۔ آوان یک۔ جنڈ یک۔ تجار یک۔ کوٹلی یک آباد ہیں۔ دارو گر بھی آباد ہے اس قوم کی کیفیت اس طرح ہے۔ کہ بیرو نامی داروگر (ترکھان) قوم موضع کھوکھر موضع کھوہارے سے آ کر جنڈ گوجراں میں کوٹلی کے پاس رہائش اختیار کر لی۔ مسمی بیرو کے گھر ڈھیر کے گھر تین بیٹے ہوئے۔ جو کہ بنام رحمت اللہ۔ سردار۔ اور سعد اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ رحمت اللہ کی اولاد علاقہ جہلم میں چلی گئی دوسرا بیٹا سردار لاولد چلا گیا۔ تیسرا بیٹا سعد اللہ جو کہ فارسی زبان میں ذاتی مہارت رکھتا تھا گوجراں کوٹلی سے معاملہ وصول کر کے رئیس پھروالہ کے ایلچیوں کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد رئیس معظم قلی خان گکھڑ کے عہد میں مسمی سعد اللہ کا گوجروں سے وراثت کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا۔ بعد میں موضع جنڈ سے سعد اللہ داروگر کو گیارھواں حصہ دیا گیا۔ سعد اللہ کے گھر داد اللہ پیدا ہوا۔ اور مسمی داد اللہ سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں بہت مشہور رہا۔ زمیندار قوم براہم بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ بارہ آسامی یعنی 2100 گھماؤں ہے۔ جنڈ دارگراں۔ جنڈ مہلو۔ جنڈ کمان آبادیاں ہیں۔ صوفی امیر علی صاحب ڈھوک غوریاں داخلی جنڈ کا آبائی گاؤں ہے۔

گلیانہ

موضع گلیانہ پرانی آبادی ہے۔ ایک دفعہ گردش ملک سے ویران ہو گیا تھا۔ بعد ازاں دوبارہ ملک کل محمد خان قوم گکھڑ نے گاؤں کو پسند کر کے 840 ہجری المقدس میں رہائش اختیار کر لی۔ ملک کل محمد کی رہائش کی وجہ سے گاؤں دوبارہ آباد ہو گیا۔ اور گاؤں کی آبادی بہت بڑھ گئی۔ گاؤں

gakhars.org | GYC ™

میں بہتر (72) قومیں ہندو اور مسلم آباد تھیں۔ زمیندار قومیں، کانمدی، کلاڑ۔ گر۔ جندراں۔ جند ۔تہ۔ ملیال۔ اور کورہ آکر آباد ہو گئیں۔ قوم جند نے اپنی وراثت رائے زادہ بھگراج اور رائے زادہ دیوان دنی چند کے ہاتھوں فروخت کر دی۔ اور خود سید پور گکھڑاں چلے گئے اس موضع میں رائے زادے مالک اراضی ہوئے دیگر قومیں باری باری قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئیں۔ اس کے بعد دیگر قومیں گکھڑوں اور راجپوتوں کی معرفت آباد ہوئیں۔ جن میں قوم کلانہ۔ لودھرہ ۔ اہیال۔ بگڑال۔ بدوال۔ بھنگر۔ بھیلس۔ تھوتھال۔ ۔ ہون۔ بنگیال۔ اور خدمت گار قوم ملیار شامل ہیں۔ احمد شاہ درانی کے حملہ کے وقت اقوام ہون۔ تھتھال اور دیگر یہاں سے بھاگ گئے۔ اب قوم برہمن۔ پانڈہ، نجار اور تیلی وراثت پر مالک و قابض ہیں۔ اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی 900 گھماؤں ہے۔ بگیانہ بھکروال۔ بگیانہ اہیال۔ بگیانہ بھیلس اور بگیانہ ملیار آبادیاں ہیں۔

جنال بھائی خان

موضع بھائی خان قوم جنال کی قدیمی وراثت ہے۔ اس لئے سابقہ نام جنال۔ حبیب اللہ مشہور ہے۔ 1122 ہجری المقدس میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر قید کا حکم دیا۔ امیر افغان موضع سکنہ قصور جو کہ بہادر شاہ دہلی کا ملازم خاص تھا۔ سلطان دلاور خان گکھڑ کو بادشاہ کے حکم سے گرفتار کر کے اپنے پاس رکھا۔ چونکہ امیر خان افغان بہت قدر شناس تھا۔ اس لئے دوران قید رئیس کی بہت خدمت کی۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ بہادر شاہ دہلی نے گکھڑ رئیس کا قصور معاف کر دیا۔ اور اپنے منصب (حکمرانی) پرگنہ دانگلی پر بحال کر دیا۔

سلطان دلاور خان نے افغان موصوف کی دوران قید خدمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بھائی خان ولد امیر خان افغان کو موضع جنال جاگیر میں عطا کر دیا۔ چنانچہ امیر خان افغان کے بیٹے بھائی خان

نے گاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔ اور اسی وجہ سے دفتر میں جنال بھائی خان درج ہوا۔ اصل وراثت قوم افغان کی ہے قوم جنال اس جگہ کو چھوڑ کر موضع مہلو چلے گئے۔ دیگر قومیں اوڑہ اہیال اور ملیار وغیرہ آباد ہیں۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔ پوٹھوہار کے مشہور و معروف صوفی شاعر سید حبیب شاہ کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔ حبیب شاہ صاحب کا نام 1995 میں درج کیا گیا۔

مرادیال

مراد خان، جعفر خان اور قادر خان ولد راول خان قوم کھینگر نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ پہلے گاؤں کا نام راویال مشہور تھا۔ مگر بعد ازاں مرادیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ چونکہ مراد خان سب بھائیوں سے بڑا تھا۔ مراد خان، جعفر خان اور قادر خان قوم کھینگر تینوں بھائیوں کی اولاد مالک و قابض ہے اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

کالی کھینگر

کالی کھینگر اور کالی بھکوال پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ برہمن قوم کالہ نے آباد کیا۔ بانی کی قوم کالہ کی وجہ سے کالی نام مشہور ہوا۔ اسی دوران پہاڑ خان کھینگر کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں اس کے وزراء نے نصف حصہ کالی سے عطاء کیا۔ پہاڑ خان قوم کھینگر نے گاؤں آباد کر کے رہائش اختیار کی اس وجہ سے نام دیہہ کالی کھینگر مشہور و درج دفتر ہوا۔ دیگر قوموں سے کھتری۔ سلکال اور کھٹوتیل بطور مالک و قابض ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کالی بھکوال

موجب تحریر کالی لکھی جا چکی ہے۔ بہار خان قوم بھکوال کو سلطان جلال

gakhars.org | GYC ™

یعنی 360 گھماؤں کی جاگیر موضع کالی سے الگ کر کے عطا کی۔ بھکوال مذکور نے حقوق ملکیت حاصل کر کے سکونت اختیار کر لی۔ اس لیے نام گاؤں کالی بھکوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ قوم برہمن بھی کافی تعداد میں آباد تھے۔ ان کی رشتہ داری موضع کالا گوجراں میں تھی۔ کالا گوجراں دریائے بہت (جہلم) کے کنارے واقع ہے۔ قوم کھنگر اور دھمیال بھی آباد ہیں۔ سلہال اور باقتدہ بھی مالک اراضی ہیں اصل وراثت قوم بھکوال کی ہے مگر قدرت خداوندی سے بھکوال غیر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 2 آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

پراڑالی

بہت پرانا دیہ ہے۔ کئی بار ویران ہو کر آباد ہوا۔ مسمی پاڑا خان ولد سید خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے یہ گاؤں بطور جاگیر عطا کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام پراڑالی مشہور ہوا۔ پاڑا خان کے گھر مصری خان پیدا ہوا۔ مصری خان کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ موارج خان اور خیر دین۔ دونوں بھائیوں کی اولاد گاؤں میں قابض و مالک ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کنجٹ۔ کانیٹ تاج خان (سکریلہ)

کانیٹ تاج خان اور کانیٹ ملوک پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ پہلے گاؤں کا نام سکریلہ تھا۔ کئی بار ویران ہو کر آباد ہوا۔ پرانی آبادی کے نشانات اور کھنڈرات کئی جگہ موجود ہیں۔ کافی مدت بعد مسمیان کانا اور جٹ قوم دارو گر جو کہ ملک محمد خان گکھڑ کے دور حکومت 793 ہجری اور مقدس میں مکہ مکرمہ میں حج کرنے کے بعد واپس ہوئے تو گاؤں کے طرف دکھن آباد ہوئے۔ رئیس پھرہالہ کی اجازت سے غیر آباد اراضی کو آباد کیا۔ چونکہ گاؤں کے بانی کانا و جٹ تھے۔ اس لئے گاؤں کا نام کنیٹ مشہور ہوا۔ تاریخ آباد بحساب ابجد یوں درج ہے۔

کانیٹ آباد شد 793 ہجری

قدرت خداوندی سے دارو گر قوم غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں دیوان تاج خان گکھڑ نے اس جگہ کو پسند کر کے اپنے قبیلہ سمیت رہائش اختیار کر لی اب نام گاؤں کانیٹ تاج خان مشہور ہے۔ اقوام گوجر۔ دھمیال۔ کھوکھر۔ ملیار۔ ہندو اور کنیال بھی آ کر سکونت پذیر ہو گئے۔ قوم دارو گر کو ترکھان کہتے ہیں۔

کانیٹ ملوک (خلیل)

ملوک خان ولد سید خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے 989ھ ہجری المقدس میں دو آسامی یعنی 360 گھماؤں کی جاگیر موضع کانیٹ تاج خان سے بطور وراثت عطا کی۔ چنانچہ ملوک خان قوم بھکوال نے اپنی جاگیر میں الگ گاؤں آباد کیا۔ اسلئے بانی کی وجہ سے کانیٹ ملوک مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں قوم بھکوال غیر آباد ہو گئی۔ اب قوم کھوترئیل اور دھمیال بطور وراثت داری مالک و قابض ہیں اصل رقبہ دو آسامی 360 گھماؤں ہے۔ عوام اسے کنیٹ خلیل کہتے ہیں۔

گرجھالہ

اصل وراثت قوم کھنگر کی ہے۔ مسمی گوہر قوم کھنگر نے سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔ بعد میں قوم کھوترئیل اور آزدہ آ کر آباد ہو گئے۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم کھوترئیل اور آزدہ مقدمہ قتل کے سلسلہ میں گاؤں سے فرار ہو گئے۔ بعد ازاں قوم تگیال اور کلیال آباد ہو گئے۔ اصالت خان قوم بدھال جو کہ موضع ساہوٹ بدھال تپہ حویلی کا رہنے والا تھا۔ قوم بھکوال موضع کنتریلہ سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے موضع گرجھالہ میں وراثت حاصل کی۔ بعد میں قوم دارو گر (ترکھان) نے بھی آ کر گاؤں میں رہائش

اختیار کرلی۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

عثمان رجادا

مسمیاں عثمان اور رجادا ولد جنگا خان ولد حسن خان قوم آدزہ موضع بھس مادو پہ (تحصیل) بڑالی سے آکر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کی اجازت سے غیر آباد گاؤں کو آباد کیا۔ ہر دو بھائی عثمان اور رجادا کی وجہ سے گاؤں کا نام عثمان رجادا مشہور و درج دفتر ہوا۔ بانی دیہہ ہر دو بھائیوں کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی آٹھ قلبہ یعنی 300 گھماؤں ہے۔

بوکرہ

اصل وراثت قوم گوجر گوت بوکرہ کی ہے۔ مسمی راجو قوم گوجر گوت بوکن نے سلطان کمال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں کی قوم کی وجہ سے بوکرہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے عہد حکومت میں زمیندار قوم دھمیال اور خدمت گار قوم ملیار گوت ارجن اور بہت وراثت پر قابض ہو گئے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کوتریلہ

کوتو نامی قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ رئیس پھروالہ کے عہد حکومت میں قوم آدزہ نے موضع کیالہ کے خاندان گکھڑ سے رشتہ مانگا۔ قوم گکھڑ بوقت بات چیت رشتہ خاموش رہی۔ مگر گکھڑوں نے قوم آدزہ کا رشتہ مانگنا توہین سمجھا۔ قوم آدزہ کو اپنے گاؤں موضع کیالہ میں بارات لانے کو کہا۔ چنانچہ گکھڑوں پر اعتماد کرتے ہوئے قوم آدزہ بارات لے کر موضع کیالہ پہنچے گکھڑوں نے تمام باراتی دولہا مرد اور عورتیں اور بچوں کو ہلاک کر دیا اس وقت قوم آدزہ کا حکمران بارو شاہ آدزہ تھا۔ جس کا پایہ تخت موضع بڑالی تھا گکھڑوں نے باراتیوں کے قتل عام کے بعد

موضع بڑالی پایہ تخت پر حملہ کر دیا۔ موضع بڑالی میں قتل عام کے بعد شہر کو نیست و نابود کر دیا اس وقت میاں بھولو قوم منہاس گوت بھکوال کے تین صاحبزادوں مسمیاں۔ تھول۔ کول اور جاس جو کہ دار الحکومت موضع بڑالی بارو شاہ آدزہ کے پاس دربار میں ملازم خاص تھے۔ قوم آدزہ کی طرف داری اور حمایت کرتے ہوئے گکھڑوں کے خلاف زبردست جنگ کی آخر کار شکست کو تسلیم کرتے ہوئے تینوں بھائی دشمنوں کی پناہ میں چلے گئے۔ بعد ازاں ملک گل محمد خان گکھڑ نے جاس کو موضع حصہ پرگنہ اکبر آباد (تخت پڑی) مسمی تھول کو موضع سیالہ پھروال اور مسمی کول کو موضع کوتریلہ جاگیر میں عطا کر دیا کوتریلہ اس وقت جنگل اور ویرانہ تھا۔ سابقہ گاؤں ختم ہو چکا تھا مسمی کول ولد میاں بھیو قوم منہاس گوت بھکوال نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر کوتریلہ مشہور ہوا۔ کول خان کی اولاد سے مسمی عمر خان بھکوال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بہت ہی نامی گرامی ہو گزرا اس نے علاقہ پرگنہ (ضلع) دانگلی اور پرگنہ پھروالہ جو کہ رئیس پھروالہ کی ریاست پر مشتمل۔ رائے زادہ بھگو نے از سر نو بندوبست و پیمائش اور آسامی و دیہہ دار مقرر کی اور موضع کوتریلہ کو قوم بھکوال کی وراثت قرار دیا گیا۔ بھکوالوں نے قوم آدزہ۔ جاڑہ۔ کلیال اور مغیال کو آباد کیا۔ بنیاد گاؤں کوتریلہ تاریخ فتح خوانی میں یوں درج ہے۔ کہ

از دست کول نامی بھکرال دست

اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

باولیال

باول خان ولد سلطان خان رئیس گکھڑ نے موضع گلیانہ سے ایک آسامی یعنی ایک سو اسی گھماؤں اراضی علیحدہ کر کے ایک گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام باولیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ باول خان آدمال کسی نا معلوم وجہ سے گاؤں چھوڑ کر پرگنہ (ضلع) کھڑی اندل چلے گئے اور

بعدازاں قوم کھمگر کو نگڑوں نے آباد کیا اقوام کھمگر اور کنگڑ بوراثت داری آباد ہیں اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے

جکروکیلاں (چکری)

پرانی آبادی ہے کئی دفعہ ویران ہو کر آباد ہوا۔ مسمی جکرا ہی قوم بھٹی سلطان آدم خان رئیس گکھڑ کی فوج میں وکیل کے عہدہ پر مامور تھا رئیس نے خدمت کے عوض جکر جاگیر میں عطا کر دیا۔ بانی کے عہدہ وکیل کی وجہ سے نام موضع جکروکیلاں مشہور و درج دفتر ہوا۔ سابقہ گاؤں بالکل ویران ہو چکا تھا۔ جکر خان قوم بھٹی وکیل نے از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قدرت خداوندی سے جکر خان بھٹی وکیل کی نسل غیر آباد ہو گئی بعدازاں مسمی صاحب قوم کھمگر۔ کلیال۔ چنہ بار۔ گورہا۔ اور ملیار باری باری آباد ہوئے۔ قوم برہمن قوم کلیال کے عہد حکومت کے زمانے سے گاؤں میں مالک اراضی ہیں۔ بعدازاں گکھڑ رئیس پھر ہالہ کے حکم سے کارداروں سے یہ گاؤں قوم بھکوال سنہ موضع کوتریلہ کو جاگیر میں عطا کر دیا۔ اصل رقبہ دو آسامی چہ قلبہ یعنی ۲۵۰ گھماؤں ہے آج کل عوام سے چکری وکیلاں کہتے ہیں۔

(چک بیلی خان) باکوال (باکھوال)

مسمی باکو ولد طوطو قوم ھتھال سکنہ موضع ترلائی سلطان آدم خان رئیس کے عہد ۹۶۳ ہجری المقدس کو گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام باکوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم ٹمیال۔ ملیار جندرال وغیرہ آباد ہو گئے۔ مسمی باز بیلی خان اور عارف خان قوم بھکوال سکنہ موضع بسنرال کو چھوڑ کر موضع باکوال کی حدود سے چک بندی کر کے یعنی کچھ رقبہ علیحدہ کر کے نیا گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں بیلی خان قوم بھکوال کی وجہ سے موضع چک بیلی خان مشہور ہوا۔ بیلی خان

بھکوال کی نسل مالک وقابض ہے۔ گاؤں بیلی خان قوم بھکوال کی اولاد کی وجہ سے بہت زیادہ رقبہ بزور شمشیر قبضہ میں لے لیا۔ اور موضع چک باکوال کو موضع چک بیلی خان کے ساتھ ملا دیا اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

دولمی

پرانی آبادی ہے۔ مسمی دولو قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے دولمی مشہور ہوا۔ بعدازاں قوم تھہ۔ دھمیال۔ کھوتریل۔ برہمی اور پانڈو بوراثت داری آباد ہو گئے۔ ان چاروں اقوام کی اولاد آج تک مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے

مطوتہ (گوجر)

مسمی مطو قوم تھہ سلطان کمال خان گکھڑ رئیس کی عہد حکومت ۹۷۳ ہجری المقدس میں کمال خان کے وزراء کی اجازت سے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے مطوتہ مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ گوجر آباد رہے۔ قوم بنگیارہ کی دو اشخاص مسمیاں علیا اور نورا آ کر آباد ہو گئے اصل وراثت قوم تھہ کی ہے۔ اور اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ مطوتہ بنگیارہ بھی علیحدہ دیہہ ہے۔

چوہان گوجر خان

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ خانا گوجر نے ملک گل محمد خان گکھڑ رئیس بانی گھگیانہ کے عہد حکومت ۸۳۹ ہجری المقدس میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی گاؤں خانا قوم گوجر کے نام کی وجہ سے گوجر خان مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعدازاں سلطان حمد خان المعروف ہاتھی خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم چوہان کو وراثت میں عطا کیا۔ اس لئے نام گاؤں چوہان گوجر خان مشہور و درج دفتر ہوا۔

gakhars.org | GYC ™

کچھ عرصہ تاش بیگ قوم فیروزدال کو سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس نے جاگیر میں عطا کردیا۔ جب رئیس نے گاؤں قوم فیروزدال کو بخش دیا تو اُس وقت مگر اس گاؤں میں قابض تھے قوم گجر جو لحاظ سے طاقتور تھی انھوں نے قوم فیروزدال کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنی قدیمی وراثت پر ڈٹے رہے اور فیروزدال کو اپنی وراثت میں داخل ہونے سے روک دیا چنانچہ قوم فیروزدال نے سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس کی حکومت میں حاضر ہوکر گوجروں کے خلاف شکائت کی۔ رئیس نے حکم عدولی کرنے کی وجہ سے قوم گوجر کو موضع چوہان گوجر خان ۔ سے زبردستی نکال دیا۔ گوجروں نے گاؤں کو خالی کردیا۔ مگر قوم گکھڑ فیروزدال کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کردیا۔ بعد میں قوم چوہان، گکھڑ، برہمن اور راجپوت اپنی وراثت پر قائم ہوئے اور آج تک ان ہی قوموں کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ گوجر خان کا ذیلدار ہون قبیلہ سے ہے۔ کوٹھہ کلاں کا ذیلدار بوستان خان اسی قبیلہ سے ہے۔

نودیال

موضع نودیال اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ تیجا نامی قوم نودیال نے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 945 ہجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کی قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام نودیال مشہور و درج ہوا۔ تاریخ فتح خوانی میں تاریخ آبادی اسطرح ہے۔

چوں تیجا برہمن نودیال آں نمود 945ھجری

ڈھورہ

مسمی ڈھورہ قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے ڈھورہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں سرمست خان ولد شیر بیگ خان قوم بگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے وراثت میں عطا کیا۔ قوم برہمن اور قوم بگیال کی آپس میں خونریز جنگ ہوئی آخر کار برہمن گاؤں سے غیر آباد

ہوگئے۔ اور بگیال قابض ہوگئے۔ قوم اجیال کو بگیالوں نے لا کر آباد کیا۔ قوم آوزہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

اونگ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی اونگ قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر اونگ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 1004 ہجری میں بخشی امین چند قوم کھتری کو بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔ چنانچہ رئیس دلاور خان گکھڑ پھرہالہ کے حکومت کے عہد میں بخشی امین چند قوم کھتری کی نسل سے مسمی عالم چند ولد بخشی امیر چند نے مذہب اسلام قبول کرلیا۔ اسلامی نام شیخ عالم رکھا۔ چنانچہ شیخ عالم نے رئیس پھرہالہ کے کارداروں کی مدد سے قوم گوجر کو گاؤں سے نکال کر گاؤں پر قبضہ کرلیا۔

حبیب کنیال

حبیب عارف ولد کھیی خان قوم کنیال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 999ھ میں گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ بانی کے نام پر حبیب کنیال مشہور و درج ہوا۔ حبیب خان قوم کنیال کی نسل مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

سہالی بوگیال

تاریخ فتح خوانی میں تحریر ہے کہ سہالی پہلے سہو قوم ہندو نے 757 ہجری میں آباد کیا۔ بحساب ابجد یوں درج ہے۔

زسہو نام سہالی آباد است 757ھجری

بعد ازاں گاؤں ویران ہوگیا۔ شیر خان ولد محمد خان قوم بوگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے تیر احمد گاؤں سے بطور وراثت عطا کیا۔ شیر خان بوگیال کے دو لڑکے رجا خان اور کرم خان

بوگیال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ بعد ازاں قوم دھمیال بھی آکر آباد ہوگئی۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

سہیالی کھنگر

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں کالو نامی قوم کھنگر نے علیحدہ وہیہ آباد کیا۔ اور گاؤں کا نام سہیالی کھنگر مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم دھکیال بھی آکر آباد ہوگئی۔

سہیالی فرنسیال (سہیالی فرسیال)

سین خان ولد رجا خان قوم فرنسیال کو ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر پرانی سہیالی سے الگ کر کے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔ بعد ازاں سین خان فرنسیال نے جوگی قوم برہمن کو گاؤں میں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم فرنسیال غیر آباد ہوگئی۔ جوگی برہمن کی اولاد مالک وقابض ہے۔ قوم گھتریل بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

بھاگپور فلاں

بہت پرانی آبادی ہے کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا۔ مسمی بھاگو نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ اس لئے نام گاؤں بھاگپور مشہور ہوا۔ رئیس پھر ہالہ اور بادشاہ ہند شیر شاہ سوری کے درمیان قلعہ روہتاس کے قریب معرکہ آرائی ہوئی۔ اس دوران مسمی کالا ل قوم کھتری گوت فل کی اولاد موضع کالہ پرگنہ روہتاس کو چھوڑ کر پرگنہ دانگلی آگئے۔ چونکہ کالا ل قوم کھتری گوت فل قدیم سے رئیس پھر ہالہ کے پرگنہ روہتاس کے کاردار چلے آرہے تھے۔ اس خدمت اور نقل مکانی کے عوض پھر ہالہ کے مقامی کارداروں نے موضع بھاگپور فلاں کالا ل کی اولاد کو جاگیر میں عطا کر دیا۔ قوم ہنجیال بھی آباد ہے۔ قوم کھتری گوت فل قدیم سے مالک وقابض چلے آرہے ہیں۔ اصل رقبہ 180 گاؤں ہے۔

ترمہال کلاں (تھر بھیال کلاں)

ترمہا خان قوم بھکوال نے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں اقوام کھوکر یعنی میانہ بوراثت داری آکر آباد ہوگئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ترمہال خورد (تھر جیال خورد)

سرت خان قوم چنتھ از موضع ضلع رسول نگر سے آکر سلطان کمال خان رئیس کے پاس ملازم ہوا۔ کمال خان نے ترمہال کلاں سے تیسرا حصہ بطور وراثت عطا کیا۔ چنانچہ سرت خان قوم چنتھ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ آج تک سرت خان کی نسل وراثت داری مالک وقابض ہے۔ قوم میال یا میال بوراثت داری مالک اور گاؤں میں آباد ہیں۔ اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے۔

نیکانہ

شاہراہ قدیم پر آباد ہونے کی وجہ سے شاہی افواج کے ہاتھوں کئی بار تباہ وبرباد ہوا۔ بعد ازاں نیکا قوم جھیت نے سلطان آدم خان کے عہد حکومت میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ قوم جھیت نے قوم بھٹی کو باہر سے لاکر آباد کیا۔ آج تک قوم جھیت بدستور مالک وقابض ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

اوگاہوں

جس جگہ موضع ہون آباد ہے۔ پہلے گھنا جنگل تھا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں اوگا خان قوم ہون نے 1077 ہجری المقدس میں رئیس کے خصوصی حکم سے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اوگا خان قوم ہون کی ہمشیرہ سلطان مراد قلی خان پھر ہالہ کی بیوی تھی۔ اوگا خان ...

gakhars.org | GYC ™

موضع پیر کے کنارے والا تھا۔ باقی گاؤں کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ اوگا ہون مشہور و درج دفتر ہوا۔ اوگا خان کے دوسرے بھائی بگا خان کی اولاد بھی گاؤں میں برابر کی مالک اور حصہ دار ہے۔ ہر دو بھائیوں کی اولاد و گاؤں پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

نوٹ: چوہدری کفایت علی مترجم نسخہ ہٰذا کی تحقیقات کے مطابق ہون قبیلہ خاندان بنوار کی شاخ ہے۔ ہون خان ولی کی دعا سے پیدا ہوا۔ اس کی اولاد ہون کے نام سے مشہور ہوئی۔ ہون خان کی نویں پشت میں سلطان سنبھر خان کی اولاد سنبھرال کے نام سے مشہور ہوئی۔ سنبھر خان کی اولاد موضع سنبھرال چپ ہی سوہاوہ سے اٹھ کر علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہوئی۔ اس واقعہ کی تفصیل خان دان بنوار چپ ہی کے باب میں درج ہے۔ راولپنڈی گزیٹیر پارٹ اے 1907ء صفحہ 68 پر قوم راجپوت کے بیان میں لکھا ہے کہ قوم ہون لیاب سے زیادہ ست اور جرائم پیشہ ہے۔ فوجدار خان اوگا ہون کو راجپوت برادری میں ذیلدار بنایا گیا ہے۔

کتاب پنجابی مسلمان مصنف لفٹیننٹ کرنل۔ ایم واٹکے رسالہ نمبر 17 صفحہ 55 میں لکھتے ہیں۔ کہ ہون بنوار راجپوت ہیں۔ اور رتبہ جگدیو والی سیالکوٹ کی اولاد سے ہیں۔ یہ چھوٹا سا قبیلہ فوجی ملازمت میں کم ہے۔ ان کے صرف بیس افراد فوج میں ملازم ہیں۔ یہ عام طور پر تحصیل راولپنڈی مگر تھوڑی تعداد میں تحصیل گوجر خان اور علاقہ ہزارہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

کرونبہ پیر (کلاں)

پیر کرونبہ فقیر جوگی مشہور ہستی ہو گزری ہے۔ جوگی فقیر بغیر کھائے پیئے کافی عرصہ تک پانی کے کنارے ریاضت و عبادت میں مشغول رہا۔ جائے عبادت کے قریب ہی گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ کرونبہ پیر مشہور ہوا۔ اس جوگی فقیر کی تربت (سمادھی) گاؤں میں واقع ہے۔ بیساکھی کے دنوں میں گرد و نواح سے بے شمار ہندو یہاں غسل یعنی اشنان کرتے اور خیرات

کرتے تھے۔ کرونبہ پانچ گاؤں پر مشتمل ہے۔ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ جو کہ پانی کے کنارے آباد ہے۔ گاؤں کی بنیاد پیر کرونبہ جوگی فقیر ہی نے رکھی تھی۔ اصل رقبہ 990 گھماؤں ہے۔

کرونبہ جوگیال

مسمی جوگی خان ولد میرا خان قوم بھکرال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے موضع کرونبہ کلاں سے 180 گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ جوگی خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ کرونبہ جوگیال مشہور ہوا۔ جوگی خان کی نسل قدیمی وراثت پر قابض ہے۔

نوٹ: ڈھوک نمازی اسی موضع میں شامل ہے۔ بھکرال قبیلہ کے جاگیرداروں نے زیادہ رقبہ غیر زراعت پیشہ قوموں کے پاس فروخت کر دیا۔ یا خدمت کے عوض عطا کر دیا۔ اللہ دتہ پسر غزن خان قابل ذکر شخصیت ہیں۔

کرونبہ بلوچ

بلوچ خان ادمال گکھڑ کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے 180 گھماؤں کی جاگیر موضع کرونبہ کلاں سے الگ کر کے عطا کی۔ بلوچ خان ادمال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ کرونبہ بلوچ مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں نورنگ خان قوم جنجوعہ سکنہ دادوت نے مراد قلی خان گکھڑ کے عہد میں دخل حاصل کیا۔ اس کے بعد دولا خان قوم گوجر چوہان نے دخل حاصل کر لیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کرونبہ الیاس

الیاس خان ولد دولی خان قوم بھکوال سکنہ موضع کوتریلہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ سلطان نے کرونبہ کلاں سے 135 گھماؤں کی جاگیر علیحدہ کر کے عطا کی۔ چنانچہ الیاس خان قوم بھکوال نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ کرونبہ الیاس مشہور و درج

ہوا۔ بانی گاؤں کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے۔ موہڑہ پھلاڑی، موہڑہ صادو اور موہڑہ شیر
دلی آبادیاں ہیں۔ اقوام کشمیری، مدوریت اور بازی گر کافی تعداد میں آباد ہیں۔ شہباز خان ککھڑ
خوت کی اولاد بھی بوراثت داری آباد ہے۔

کروٹہ عثمان

عثمان خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے کروٹہ کلاں سے تین قبہ اراضی علیحدہ
کر کے جاگیر عطا کی چنانچہ عثمان خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا اور نام موضع کروٹہ
عثمان مشہور ہوا۔ بانی گاؤں کی اولاد قوم بھکوال آج تک گاؤں پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ
تین قبہ یعنی ۲۵۰ گھماؤں ہے۔ اقوام لوہار، درزی اور حیانہ بھی آباد ہیں۔

کروٹہ کیا سوال

کروٹہ کسوال کی حدود میں پہلے قوم گھنگر آباد تھی بعد ازاں رجا خان قوم کسوال کو رئیس پھروالہ نے
گاؤں میں آباد کیا۔ بعد ازاں رجا خان کی اولاد مقدمہ قتل کے سلسلے میں فرار ہو کر دریائے جہلم
کے کنارے جا کر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں نورنگ خان قوم نیدن جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا
ملازم تھا رئیس نے خدمت کے عوض گاؤں نورنگ خان قوم نیدن کو عطا کیا جبکہ قوم دھمیال قوم
نیدن سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے آباد ہوا بعد ازاں سید خان از نسل لشکری خان اومال جو
کہ سلطان مراد قلی خان گکھڑ کا ملازم تھا خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں سید خان کو بخش دیا
چنانچہ سید خان قوم اومال نے گاؤں میں رہائش اختیار کر لی قوم گنگیال بوراثت داری آباد
ہے۔ اس کے علاوہ نیدن، دھمیال اور اومال قدیم سے اپنی اپنی جاگیروں پر مالک و قابض
ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی چہار قبہ یعنی ۵۰۰ گھماؤں ہے۔

جیرو رتیال

میاں رتن دیو قوم ڈوگرہ گوت منہاس موضع دیوہ تاڑ علاقہ جموں سے آکر ملک ہد خان گکھڑ کے
پاس ملازم تھا اور مذہب اسلام قبول کر لیا اور نام رتن دیو کی بجائے رتے خان مشہور ہوا چنانچہ
میاں رتے خان قوم ڈوگرہ گوت کی نسل کو رتیال کہتے ہیں۔ رتے خان کی اولاد میں مسمیاں جیرو
خان، جھگہ خان، سکھو خان، المعروف بگو خان، قمر خان اور بیر خان پانچوں حقیقی بھائی تھے۔ جیرو
خان پیر گلاں ہونے کی وجہ سے قبیلہ رتیال کا صاحب دستار مقرر ہوا۔ ملک فیروز خان اور ملک
سکندر خان برادران حقیقی ولد قوم ملک گل خان کے عہد میں ایک جنگ کے سلسلہ میں جیرو خان
قوم رتیال اور دیگر بھائیوں نے ملک فیروز خان وغیرہ کی مدد کی اس خدمت کے صلہ میں ۸۸۲ھ
موضع جیرو رتیال جاگیر میں عطا ہوا۔ جیرو خان، جھگہ خان اور سکھو خان المعروف بگو خان کی اولاد
موضع جیرو رتیال میں آباد ہوئی۔ اور مسمی قمر دین خان کی اولاد بیر رتیال سہال یا سہیال وغیرہ
آباد ہوا اقوام لار (لدھڑ) اور برہمن کے پروہت موضع جیرو رتیال سے آکر یہاں وراثت پر
قابض ہو گئے اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۹۰۰ گھماؤں ہے۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج
ہے۔

از جیرو رتیال باد آباد ۸۸۴ھ ہوا

ٹانگیل عمر خان

ٹانگیل عمر خان، ٹانگیل پہلوان اور ٹانگیل ساہوال تینوں دیہات پہلے ایک ہی جگہ آباد تھے۔ اور قوم
گنگیال آباد تھی اس وجہ سے موضع کا نام ٹانگیل مشہور ہوا۔ شاہراہ قدیم پر واقع ہونے کی وجہ سے غیر
ملکی حملہ آوروں مثلاً مغل، افغان، درانی اور ابدالی وغیرہ کی شاہی فوجوں کے ہاتھوں کئی بار تباہ ہو کر
دوبارہ آباد ہوا۔ سلطان جلال خان نے رئیس آدم خان پسرہ عمر خان کو دو آسامی جاگیر موضع ٹانگیل

اور تین آسامی جاگیر موضع نارہ گکھڑواں اپنے علاقہ کی سرحد میں عطا کی کچھ عرصہ بعد عمر خان نقل مکانی کر کے موضع نارہ گکھڑواں تپہ کاہرو میں رہائش اختیار کرلی اقوام مثل سلحال بھکوال اور سطیال بوراثت داری مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

نگائیل پہلوان

پہلوان خان قوم بھکوال کو تین آسامی جاگیر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی جاگیر موضع نگائیل کلاں سے الگ کر کے عطا کی چنانچہ پہلوان خان قوم بھکوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔اس لیے نام دیہہ نگائیل پہلوان مشہور ہوا اسکے علاوہ قوم آوزہ بھی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں۔اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

نگائیل ساہوال (نگائل سوہال)

مسمی ساہوال قوم تھتھال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے تین قلبہ زمین نگائیل کلاں سے الگ کر کے عطا کی۔اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا اور نام دیہہ نگائیل ساہوال مشہور و درج دفتر ہوا اصل رقبہ ۳ قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہے۔

کھلاوٹ

موضع کھلاوٹ عہد قدیم سے آباد ہے گاؤں کے قریب ایک باولی واقع ہے پانی کی باولی پر ایک بڑا پتھر استادہ ہے۔ پوٹھوہاری زبان میں اسوہ کو کھلا اور پتھر کو وٹ کہتے ہیں ان ہی دو وجوہات کی بنا پر نام دیہہ کھلاوٹ مشہور و درج ہوا۔اقوام تھتھال اور بھسرال بوراثت داری آباد ہیں۔

بھینس داموال

دامون نامی بھینس نے گاؤں کی بنیاد رکھی دامون کا مزار موضع بھینس کے متصل واقع ہے۔

قدرت خداوندی سے بانی گاؤں کی اولاد غیر آباد ہو گئی بعد میں مسمی خلیفہ بخشو سکنہ موضع کابیت تاج خان رئیس مکرم خان گکھڑ کے پاس بعہدہ پر شکاری فائز تھا۔رئیس نے اس خدمت کے عوض موضع بھینس داموال جاگیر میں عطا کیا اور خلیفہ بخشو نے گاؤں میں رہائش اختیار کرلی اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

مانکیالہ گکھڑواں

مسمی مانک خان ولد باول خان قوم گکھڑ موضع باولیال سے غیر آباد ہو کر علاقہ اندرل جموں و کشمیر چلے گئے۔بعد ازاں جوگی برہمن کی اولاد موضع سہالی فرنسیال المعروف سہالی فرنسیال کو چھوڑ کر مانکیالہ گکھڑواں میں آباد ہو گئے اس لیے نام مانکیالہ برہمن مشہور ہوا۔اقوام کھیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض چلے آرہے ہیں اصل رقبہ چھ قلبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

پنڈوڑہ فرنسیال

مسمی پنڈت نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی اس لیے گاؤں کا نام پنڈوڑہ مشہور ہوا بعد ازاں راول خان قوم فرنسیال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں میں دخل حاصل کیا اور بعد ازاں سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے یہ گاؤں قوم میانہ سکنہ موضع بھائی خان کو عطا کیا۔قدرت خداوندی سے قوم میانہ اور قوم فرنسیال غیر آباد ہو گئے۔راول خان قوم فرنسیال کو جاگیر مل جانے کی وجہ سے پنڈوڑہ فرنسیال مشہور و درج دفتر ہوا۔گاؤں بے چراغ ہو گیا اس کے بعد مختلف قوموں نے دخل حاصل کر لیا۔اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

جھماٹ

پرانے دیہات سے ہے جھماٹ نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی بعد ازاں قوم کنیال اور

gakhars.org | GYC TM

کھوتزیل بکے بعد دیگرے آ کر آباد ہو گئے سلطان ممارا خان گکھڑ اور سلطان ولاور خان نے مسیان بھولا فتح محمد میراں عبدالعزیز قوم سید گوت ترندی کو یہ گاؤں بطور وراثت نذرانہ جاگیر میں عطا کیا قوم سید نے دھمیال اور آوڑے آباد کیے۔ اور قوم ہند و برہمن کنیال اور کھوتزیل قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ سید ترندی اور قوم دھمیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہیں۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

آہیر

اصل وراثت قوم آہیر کی ہے۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ آہیر مشہور ہوا۔ ایک دفعہ قوم برہمن گوت سولیال سکنہ موضع سوئیال نے چپ روہتاس سے شادی کی بارات کی واپسی پر موضع آہیر کے قریب قیام کیا۔ قوم آہیر اس وقت بہت بدمست تھی اور برہمنوں کی کی بارات کے ساتھ دست درازی کی۔ اس لئے فساد برپا ہو گیا۔ چنانچہ برہمنوں نے قوم آہیر کے بے شمار آدمی قتل کر دیئے۔ آج تک قوم آہیر کا قبرستان گاؤں کے قریب موجود ہے۔ سابقہ گاؤں آہیر اب ویران ہو چکا ہے۔ لڑائی کے دوران زندہ بچنے والے آہیر قوم کے افراد دریائے جہلم کی طرف بھاگ گئے۔ بعد ازاں قوم کیال نے قبضہ کر لیا۔ اسی وجہ سے بعض قدیم کاغذات مال میں آہیر کیال درج ہے۔ کچھ عرصہ بعد یہاں جمال قوم کمبوہ اور قوم ڈھڈیال آ کر آباد ہو گئیں۔ اس دوران مسماۃ گجراتی قوم نارو نے فیروز خان قوم آہیر سے نکاح کیا۔ اس وجہ سے قوم نارو نے گاؤں میں وراثت حاصل کی۔ رقبہ 810 گھماؤں ہے۔

موتیال (تمیال)

متونامی قوم بھینس ولد کلیال خان نے سلطان جلال خان پھرہالہ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام موتیال مشہور و درج ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم بھینس غیر آباد

ہوئی۔ اور موضع کا نوحہ چہ حویلی پرگنہ دانگلی جا کر رہ گیا ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مہلو جنال

مسمی مہلو اور رگھو برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے دونوں بھائیوں کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ اور گاؤں پر قوم آوڑہ نے قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں سلطان ولاور خان گکھڑ رئیس نے مسمی بھائی خان افغان کو مواضعات جنال بھائی خان بطور جاگیر وراثت میں عطا کر دیئے۔ چنانچہ قوم جنال نے ہی موضع بھائی خان سے ایک آسامی رقبہ الگ کر کے موضع مہلو جنال گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ مہلو جنال مشہور ہوا۔ سرخرو قوم جنال کے گھرانے سے فتو قوم نارو نے شادی کر لی۔ فتو نارو کی بیوی نہایت حسین وجمیل عورت تھی۔ اس رشتہ داری کی وجہ سے قوم نارو نے موضع مہلو جنال میں وراثت حاصل کر کے رہائش اختیار کی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

روگنگے (موجودہ رٹ)

قدیم دیہات ہے۔ مسمی رگھو قوم برہمن جو کہ مہلو بانی موضع مہلو جنال کا بھائی تھا۔ رگھو نے موضع روگنگے آباد کیا۔ چنانچہ بانی کے نام پر نام دیہہ روگنگے مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے رگھو برہمن کی نسل غیر آباد ہوئی۔ قوم کسوال نے قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد بمقدمہ ہرخوروئی میں سلطان ہاتھی خان گکھڑ کو ہلاک کرنے کے الزام میں قوم کسوال کو پوٹھوہار سے نکال دیا گیا۔ بعد ازاں بار قوم کھوتزیل، گوجر اور ملیار آ کر آباد ہوئے۔ کچھ مدت بعد قوم کسوال کے چند افراد نے سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس سے مقدمہ قتل کی معافی مانگ کر اور رئیس کی حسب اجازت موضع روگنگے رہائش اختیار کر لی۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔ کچھ عرصہ عیسیٰ خان اور ولی داد خان بدحال سکنہ ہند و رچہ بھی آباد رہے۔

gakhars.org | GYC™

بڑکی بدحال

موضع بڑکی قدیم سے آباد ہے۔ مسماۃ بڑکی مراسن قوم مراسی مشہور اور کافی عمر رسیدہ ہو گزری ہے۔ اس کے نام پر گاؤں کا نام بڑکی مشہور ہوا۔ اولاد مراسی کو یہ گاؤں 735ھ میں بطور وراثت عطا ہوا۔ بڑکی مراسن گانے میں ماہر تھی۔ اس کی آواز میں خوش الحانی اور سرور تھا۔ تاریخ آبادی بحساب ابجد یوں ہے

بڑکی آباد والی دل شاد 735ھ

بعد ازاں نیازی خان ولد مراد خان قوم بدحال کو سلطان سارنگ خان رئیس گکھڑ نے یہ گاؤں بطور جاگیر عطا کر دیا۔ قوم میال یا میسال کو بدحالوں نے آباد کیا۔ قوم بدحال نے ہی موضع موہڑہ بروال اور موضع کولی آباد کیا۔ سلطان دلاور خان رئیس کے عہد حکومت میں پرگنہ اجارہ پر تھا۔ ریاست کا معاملہ سرکاری نیازی خان قوم بدحال خود لگاتا تھا۔ ہاتھی خان اور سارنگ خان وغیرہ رووسائے پھر بالہ کا 1137ھ میں پھر بالہ پر جھگڑا ہو گیا۔ قوم بدحال کے جوان سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کی فوجوں میں شامل تھے۔ مراد خان قوم بدحال نے قسم کھائی تھی کہ میدان جنگ میں سلطان سارنگ خان کے سوا کسی کو نیزہ نہیں مارے گا۔ چنانچہ مراد خان بدحال نے اپنا قول سچ کر دکھایا اور قسم پوری کر کے بسلامت لشکر میں واپس آیا۔ سلطان ہاتھی خان نے اپنے جانشین کو وصیت کی تھی کہ قوم بدحال نمک حلال ہے۔ ہمیشہ وفادار رہے۔ کچھ عرصہ بعد بھائی خان قوم بدحال سکنہ ملالہ نے نیازی خان بدحال پسر ہاتھی خان سکنہ بڑکی بدحال کی لڑکی سے شادی کر لی۔ بڑکی بدحال کا مالیہ سرکاری بھائی خان بدحال خود ادا کرتا تھا۔ نیازی خان بدحال کے گھر سوائے لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے تمام وراثت اپنے داماد بھائی خان بدحال کے نام منتقل کر دی۔ بعد ازاں بدحال بھائی کی وراثت اس کے پسران میں تقسیم کر دی گئی۔ جس

بڑکی بیلدار

مسمی عبدالمجید قوم بیلدار اس علاقہ میں مشرق کی سمت سے وارد ہوا۔ اور سلطان آدم خان رئیس کے حضور ماہر تعمیرات پر ملازم ہوا۔ اس خدمت کے عوض رئیس نے چھ قلبہ اراضی بطور وراثت موضع بڑکی گاؤں سے علیحدہ کر کے اس کو بطور جاگیر عطا کی۔ بعد میں سلطان معظم قلی خان کے عہد میں پرگنہ داتھلی اجارہ پر تھا۔ اور مالیہ سرکاری بیلدار ادا نہیں کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد بیلدار مقدمہ قتل کے سلسلہ میں مفرور ہو کر یہاں سے چلا گیا اور گاؤں سلطان کرم خان نے بانکے خان کے سپرد کر دیا۔ اصل وراثت قوم بیلداراں کی ہے۔ عبدالمجید کو رئیس آدم خان نے خطاب بیلدار عطا کیا تھا۔

کورفراش

مواضعات کورفراش کورحجام اور کورمست پہلے ایک ہی جگہ آباد تھے۔ کور نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کا عظیم اللہ خان نامی شخص فراش (چپڑاسی) تھا۔ فارسی زبان میں چپڑاسی کو فراش کہتے ہیں اس خدمت کے عوض رئیس نے نو قلبہ یعنی ۱۳۵ گھماؤں اراضی اسے جاگیر میں عطا کی۔ اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اور بانی کے عہدہ کی وجہ سے گاؤں کا نام فراش مشہور ہوا۔ آج تک عظیم اللہ فراش کی اولاد مالک و قابض ہے قوم جنجوعہ کی شاخ کاہروال بھی آباد ہے۔

کورحجام

دھوندی نامی قوم حجام (نائی) جو سلطان جلال خان رئیس پھر بالہ کا ملازم تھا۔ اس خدمت کے صلہ میں چھ قلبہ اراضی وراثت میں عطا ہوئی۔ گاؤں کا نام بانی کی قوم کے نام کی وجہ سے کورحجام مشہور ہوا۔ یہ بھی موضع کورکلاں سے علیحدہ کر کے عطا کی گئی۔ دھوندی کی اولاد مالک رئیس پھر بالہ اور ادا ... کی خدمتگار ہے۔ قوم ہرل بھی اس گاؤں میں آباد ہے اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

کی تفصیل اسطرح ہے۔

ڈبی خاص	موہڑہ جھنڈا	موہڑہ ورمہ	ڈلی بڈی	مانکیالہ برہمناں	موہڑہ کریل
90 گھماؤں	90 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	90 گھماؤں	60 گھماؤں
موہڑہ بھرول	کریل				
105 گھماؤں	90 گھماؤں				

مانکیالہ

مسمی مانگ خان ولد بادل خان قوم گکھڑ موضع بادلیال سے غیر آباد ہو کر موضع مانکیالہ میں آباد ہوا۔ اس لئے گاؤں کا نام مانکیالہ گکھڑاں مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد مانگ خان کی اولاد غیر آباد ہو کر علاقہ اندمل میر پور صوبہ جموں کشمیر کی طرف چلی گئی۔ بعد ازاں مسمی جوگی برہمن کی اولاد موضع سہیال فرنسیال المعروف سہائی فرنسیال کو چھوڑ کر مانکیالہ گکھڑاں میں آباد ہو گئے۔ اس لئے گاؤں کا نام مانکیالہ برہمناں مشہور و درج ہوا۔ قوم مکھیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

کورمست

مست نامی ساربان (شتربان) جو کہ رئیس پھرہالہ کے قبیلے کے اونٹوں کی نگرانی کرتا تھا۔ اور ملازم خاص تھا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے چہ قطعہ اراضی خدمت کے عوض کورکلاں سے الگ کر کے عطا کی۔ مست شتربان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے مست خان ساربان کی اولاد گاؤں سے غیر آباد ہوئی۔ اور اس جاگیر کی زمین کو موضع کور فراش میں شامل کر دیا گیا۔ پوٹھوہاری زبان میں شتربان کو اونٹھ واعوں کہتے ہیں۔ مست شتربان کے نام کی وجہ سے کورمست مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ملالہ

یہ گاؤں بہت ہی پرانی آبادی ہے۔ کئی دفعہ ویران ہو کر آباد ہوا۔ مسمی رانا ملاح جو کہ سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اس وجہ سے یعنی بطور ملاح خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں رانا ملاح کو عطا کیا۔ گاؤں کا نام بانی کے پیشہ اور خدمت کی وجہ سے ملاحوالہ مشہور ہوا۔ جو کہ بعد میں بگڑ کر ملالہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے ملاح مذکور کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے مسمی خان قوم بدھال کو بطور وراثت جاگیر عطا کی سکندر خان برخوردار خان قوم بدھال نے برائے آبادی مسمی حسن بیگ قوم مطیال موضع قصبہ کنیال سے لا کر آباد کیا۔ حسن بیگ مطیال موضع کنیال سے مقدمہ قتل کی وجہ سے فرار ہو کر بدھالوں کی پناہ میں اس گاؤں میں آباد تھا۔ حسن بیگ قوم مطیال نے اسی گاؤں میں رہائش اختیار کی اصل وراثت قوم بدھال کی ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

گوجرا

قوم گوجر نے آباد کیا۔ اس لئے نام گاؤں گوجرا مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

اراضی بوہرا

بوہرا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہوئے۔ دیگر زمیندار قوموں نے قبضہ کر لیا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

ڈوگی سدین

چونکہ گاؤں نشیبی جگہ واقع ہے۔ اس لئے نام بوجہ ڈوگی مشہور ہوا۔ پوٹھوہاری زبان میں نشیبی جگہ کو ڈوگی کہتے ہیں۔ قوم سدین سکنہ لوسیال چہ بداد پرگنہ پھرہالہ بطور وراثت مالک و قابض ہوئے۔

gakhars.org | GYC ™

اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ناروٹہ

قوم نارو نے گاؤں آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نارو مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔ قوم نارو کی نسل قدیم سے آباد ہے۔

اراضی ڈھوڈی

مسمی ناجا قوم ڈھوڈی نے گاؤں آباد کیا۔ اصل بانی قوم ڈھوڈی قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ گاؤں بالکل ویران ہے۔ زمیندار خدمت گار قوم میں آباد ہیں۔

اراضی دہیرن

مسمی دہیرن قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ اور قوم میال اور میال نے قبضہ کر لیا۔ اسلئے گاؤں کا نام دہیرن میال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے

اراضی موہری

1121 تا 1162 ہجری میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے پرگنہ داجگی سلطان پھر ہالہ کو اجارہ پر دے دیا۔ اس کے بعد احمد شاہ درانی نے 1163 ہجری کو علاقہ پوٹھوہار رئیس پھر ہالہ سلطان مکرم خان المعروف مقرب خان کو جاگیر میں عطا کیا۔ سلطان مقرب خان گکھڑ آدمال خاندان پھر ہالہ کے آخری رئیس تھے۔ چونکہ سکھ سردار گوجر سنگھ بھنگی نے 1177 ہجری کو بمقام گجرات لڑائی میں شکست دے کر پوٹھوہار کا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ قبیلہ پھر ہالہ کے دور حکومت میں پرگنہ داجگی اجارہ پر تھا۔ اسی دوران سلطان مکرم خان نے یہ اراضی نودیال تپہ گلیانہ سے الگ کر کے موضع محیال تپہ بڈالہ پرگنہ پھر ہالہ میں شامل کر دی مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر گاؤں کو علیحدہ دیہہ شمار

کیا جاتا ہے۔ اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے۔

کانیال (کیال)

بخشو قوم کنیال نے گاؤں آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کانیال مشہور و درج ہوا۔ زمیندار اور اہل حرفت پیشہ آباد ہیں۔

gakhars.org | GYC ™

تپہ بڑالی

پرگنہ دانگلی

gakhars.org | GYC ™

خانپور چوہا

قدیمی آبادی ہے۔ گاؤں کا قدیمی نام چوہا ہے کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا ہے۔ بعد ازاں خان نامی قوم آوان نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ بانی کے نام پر مشہور ہوا۔ خان آوان کی اولاد کو سدیال آوان کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ منڈیال آوان، کیلوال آوان بھی آباد ہیں۔ زمین دار قوموں سے ڈڈیال، ہون، نجار، اور ملیار باری باری آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بملا بھکوال

بمبا خان ولد میرا خان بھکوال نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ بملا بھکوال مشہور ہوا۔ بمبا خان بھکوال کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے۔ اقوام مولیال اور ملنگ بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کھوکھر فرنسیال

اصل وراثت قوم کھوکھر کی ہے۔ بعد ازاں قوم فرنسیال نے قبضہ کر لیا۔ سلطان معظم قلی خان گکھڑ رئیس نے قائم خان قوم بھکوال کو سکنہ موضع کوتریلہ سے لا کر یہاں آباد کیا۔ قوم فرنسیال کے قبضہ کے وقت سے کھوکھر فرنسیال مشہور ہے۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔

پنڈی بدحال (پنڈی گوجراں)

پنڈی بہت ہی پرانی آبادی ہے گاؤں کی بنیاد پنڈت نامی ہندو نے راجگان کے عہد میں رکھی تھی۔ بانی گاؤں پنڈت قوم راجپوت کے نام کی وجہ سے نام دیہہ پنڈی مشہور ہوا۔ رئیس پھر بالہ کے دور حکومت میں قوم بدحال نے قبضہ کر لیا۔ قدرت خداوندی سے قوم بدحال غیر آباد

ہوئی۔ اور قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔

ساپہ بھکوال

قدیم سے آباد ہے۔ کسی ہندو رئیس نے گاؤں آباد کیا۔ رئیس ولاور خان گکھڑ کے عہد میں مسمی رجبا خان ولد سب خان قوم بھکوال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ بعد ازاں شادمان خان قوم بدحال سکنہ موضع جرموٹ سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوئے۔

اڑبڑ

مسمی اڑبڑ خان قوم مغل نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام اڑبڑ مشہور ہوا۔ اڑبڑ خان قوم مغل کی اولاد مالک و قابض ہے۔

دسئی

قدیم سے آباد ہے۔ کسی ہندو رئیس نے آباد کیا۔ رئیس پھر بالہ کے عہد حکومت میں قوم کوار نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

کرپال

اصل وراثت قوم کرپال کی ہے۔ بانی کی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کرپال مشہور ہوا۔ قوم کرپال تا حال مالک و قابض ہے۔ بعد ازاں قوم جنجوعہ بھی آ کر آباد ہوئی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

صحت نارمہ

اصل وراثت قوم نارمہ کی ہے۔ مسمی صحت نامی قوم نارمہ نے آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام صحت نارمہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں حضرت دیوان نوری کی اولاد نے دخل مالکانہ

حاصل کر کے رہائش اختیار کی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سمائیل

آوان قبیلہ سے مسمی سمائیل قوم جندنے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ سمائیل کے گھر مسمی ملدیو نامی بچہ پیدا ہوا۔ ملدیو کے تین بیٹے تھے جو کہ مسمیان جمعہ، مولا اور ساگری کے نام سے مشہور ہوئے۔ تینوں بھائیوں کی اولاد گاؤں میں بوراثت داری آباد ہے۔ قوم مغل بھی سکونت پذیر ہیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

رائے پور

مسمی رائے مجھو عرف بال جو کہ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے پاس وزیر مال کے عہدہ پر فائز تھا۔ اسی خدمت کے عوض رئیس نے ایک آسامی اراضی بطور جاگیر وراثت میں عطا کی۔ چنانچہ رائے مجھو عرف بال سکنہ موضع گھیانہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں اقوام آوان گندل (گوندل) اور جندآ کر سکونت پذیر ہو گئے۔ اصل وراثت رائے زادہ خاندان سکنہ موضع گھیانہ کی ہے۔ کل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ججیال

اصل وراثت قوم ججیال کی ہے۔ قوم کی آبادی کی وجہ سے گاؤں کا نام ججیال مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم موھمین آکر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

علی پور

اصل وراثت قوم سادات کی ہے۔ قوم سید نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے نام مبارک پر گاؤں کا نام علی پور رکھا گیا۔ آجتک قوم سید آباد ہے۔ زمیندار قوم بھینس بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ

180 گھماؤں ہے۔

ایپال (دیپال)

اصل وراثت قوم ایپال کی ہے۔ قوم ایپال نے گاؤں آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ ایپال مشہور ہوا۔ آجتک قوم ایپال مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

گوہڑہ متا

اصل وراثت قوم آدزہ کی ہے۔ گاؤں کو مسمی گوڑا خان ولد متا خان ولد ہولا خان ولد بارہ شاہ آدزہ نے آباد کیا۔ بانی گاؤں باپ اور بیٹے کے نام پر گوہڑہ متا مشہور ہوا۔ مسمی اجیر خان کی اولاد بھی سکونت پذیر ہے۔

بالکوال

اصل وراثت قوم بالکوال کی ہے قوم بالکوال نے ہی گاؤں آباد کیا۔ بانی کی قوم کے نام پر گاؤں کا نام مشہور ہوا۔ آجتک قوم بالکوال مالک و قابض ہے۔ کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

فتح پور

اصل وراثت خاندان رائے زادہ کی ہے۔ مسمی فتح چند ولد رائے زادہ مجھو عرف بال نے گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد فتح چند گاؤں کو چھوڑ کر میر پور آباد ہو گیا۔ بعد ازاں نسل راجہ خان نے وراثت پر قبضہ کر لیا۔ بانی گاؤں فتح چند ولد رائے زادہ کے نام پر گاؤں کا نام فتح پور مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کوہالی

اصل وراثت قوم کوہیرہ آوان کی ہے۔ گاؤں کو قوم کوہیرہ آوان نے آباد کیا۔ قوم کے نام پر یہ

gakhars.org | GYC ™

کوہالی مشہور ہوا۔ آج تک قوم کوہرہ آوان مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دیرہ آباد

قدیم سے آباد ہے۔ قدیم میں راہگان جنجوعہ نے آباد کیا تھا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس پھرہالہ نے مسی رائے مجھو عرف پال کو وراثت جاگیر میں عطا کی۔ رائے مجھو کی اولاد سے تا تک چند پھر رائے مسعود نے گاؤں میں رہائش اختیار کی۔ قدرت خداوندی سے رائے زادہ خاندان غیر آباد ہوگیا۔ اس کے بعد جہانگیر خان قوم آوڑہ کی اولاد اور دیگر اصل وراثت خاندان رائے زادہ گیا۔ تحصیل گوجر خان کی ہے۔ کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ عوام اسے دیرہ دھنیاں کہتے ہیں۔ اب محکمہ مال کے کاغذات میں دیرہ مسلم درج ہے۔

کجبہ بوگیال

قدیم سے آباد ہے۔ کجبہ نامی ہندو برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے برہمن ویران ہو گئے بعد ازاں قوم بوگیال نے قبضہ کر لیا۔ اس وجہ سے نام دیہہ کجبہ بوگیال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

سنگوالی

مسی سنگو خان ولد جہانگیر خان ولد ہاران شاہ قوم آوڑہ نے آباد کیا۔ بانی سنگو قوم آوڑہ کے نام پر گاؤں کا نام سنگوالی مشہور و درج دفتر ہوا۔ سنگو خان آوڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔

موہڑہ محمود (آوڑہ)

اصل وراثت قوم آوڑہ کی ہے۔ اولاً محمود خان ولد جندو خان قوم آوڑہ نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام موہڑہ محمود مشہور و درج دفتر ہے۔ پوٹھوہاری زبان میں گاؤں کو موہڑہ کہتے

ہیں۔ آجکل موہڑہ محمود آوڑہ مشہور ہے۔ محمود خان آوڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

پھوٹاک راکھا

مسی دھرو خان ولد دودا خان قوم آوڑہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بوقت آباد کاری درخت پھوٹاک بہت تھے اس وجہ سے نام گاؤں پھوٹاک مشہور ہوا۔ ۹۸۹ھ میں رئیس جلال خان گکھڑ پھرہالہ نے رائے زادہ مجھو عرف پال سکنہ موضع گلیانہ کو وراثت میں بطور جاگیر عطا کر دیا جس کی وجہ سے پھوٹاک راکھا مشہور ہوا بعد ازاں سیدا خان ولد سائیکل خان قوم آوڑہ نے موضع پھوٹاک رہائش اختیار کر لی۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۰۰ گھماؤں ہے۔

دھرگی آوڑہ

مسی تیموز ولد دودا خان نے آباد کیا چنانچہ مسی تیموز خان نے اپنے باپ کے نام گاؤں کا نام دھرگی رکھا۔ جو کہ دودا کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس کے بعد شہزادہ ولد باقی خان قوم آوڑہ نے سکونت اختیار کر لی تاحال شہزادہ خان آوڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۳۵۰ گھماؤں ہے۔

جنڈیال تھجہ

جنڈیال تھجہ جنڈیال رائے زادہ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ اور ایک ہی جگہ آباد تھے سلطان جلال خان رئیس کے عہد حکومت میں جاگیروں میں تقسیم کر کے تین دیہات قائم کیے۔ مسی جندو قوم جنڈیال نے گاؤں آباد کیا بعد ازاں تھجہ قوم جنڈیال اور ترتہ بھی آباد ہیں۔ دیہہ جنڈیال تھجہ مشہور ہوا موضع میں قوم تھجہ جنڈیال اور ترتہ آباد ہیں تینوں مواضعات کی اراضی یوں ہے۔

جنڈیالہ رائے زادہ	جنڈیالہ بجہ	جنڈیالہ قاسم خان دھمیال
۱۸۰ گھماؤں	۹۰ گھماؤں	۱۸۰ گھماؤں

گاؤں کا اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں۔

جنڈیالہ رائے زادہ (رانیکا)

جنڈیالہ رائے زادہ جنڈیالہ بھکوال پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔ قوم جنڈیال جو وہ قدرت خداوندی سے غیر آباد ہوئی۔ سلطان جلال خان رئیس کے عہد میں رائے بھنو عرف بال سکنہ موضع گھیانہ کو ایک آسامی تین قلبہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں جاگیر جنڈیالہ سے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی اس لیے نام دیہہ جنڈیالہ رائے زادہ مشہور ہوا چونکہ رائے زادہ بھنو نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا تھا بعد ازاں قوم جنڈ بھی آ کر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ ایک آسامی تین قلبہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں ہے۔

جنڈیالہ بھکوال

دیوان اللہ داد خان گکھڑ کی جنجوعہ رانی منگو نے جس وقت موضع دوتالہ جو کہ بھکوال کی ملکیت تھا خالصہ دیہات (سرکاری ملکیت) میں شامل کر دیا۔ بھکوال موضع جنڈیالہ آ کر آباد ہو گئے۔ اس لیے گاؤں کا نام جنڈیالہ بھکوال مشہور ہوا۔ اور دوتالہ بھکوال کا نام دوتالہ خالصہ مشہور ہوا۔

جنڈ خانزادہ

سب سے پہلے قوم جنڈ نے آباد کیا۔ قوم کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام جنڈ کے بجائے جنڈ مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد کسی خانزادہ قوم طور آ کر آباد ہوا۔ اسلئے نام دیہہ جنڈ خالصہ مشہور و درج ہوا۔ اقوام کھکھڑ و بلوچ بھی آباد ہیں۔

کیالہ گکھڑاں

مواضعات کیالہ آوڑہ اور کیالہ گکھڑاں پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔ گاؤں کی بنیاد کسی ہندو راجپوت نے رکھی تھی۔ رئیس پھرہالہ کے عہد میں کسی قابل خان نے دو آسامی پر قبضہ کر لیا۔ ملک پیر خان کے عہد میں بوجہ رشتہ ناطہ گکھڑوں نے قوم آوڑہ کو بارات لانے کے بہانے بلا کر تمام مرد و زن و بچے سمیت ہلاک کر دیا۔ اسوقت باران شاہ آوڑہ والی بڑا ای تھا۔ اس واقع کی تفصیل موضع کوٹریلہ جپرگھیانہ کے باب میں لکھی جا چکی ہے۔ سکھ دور حکومت میں قوم شیخ سکنہ موضع کوٹریلہ سے نقل مکانی کر کے موضع کیالہ آ کر آباد ہو گئے۔ اقوام کھتری اور انگریز بھی آباد ہیں۔ دیگر اہل حرفت اور خدمت گار قوم میں قدیم سے آباد ہیں اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کیالہ آوڑہ

قبیلہ آوڑہ مال رئیس پھرہالہ نے قوم آوڑہ کو چھ قلبہ اراضی کی جاگیر موضع کیالہ گکھڑاں سے عطا کی۔ قوم آوڑہ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ کیالہ آوڑہ مشہور و درج دفتر ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

پھمبر گکھڑاں

بہت پرانا گاؤں ہے۔ شروع سے قوم گکھڑ بوجہ وراثت داری مالک و قابض تھے۔ گکھڑ کیالہ و پھمبر یک جدی تھے۔ اقوام آوڑہ اور گکھڑ کی بوجہ رشتہ لڑائی کی وجہ سے گکھڑاں اس جگہ کو چھوڑ کر چپڑالہ پرگنہ پھروالہ چلے گئے۔ چونکہ دونوں قوموں کا کسی وقت خون ریز جھگڑا ہونے کا خطرہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد قوم سید نے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ آجتک قوم سید مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔ گکھڑ کیالہ و پھمبر دونوں قوموں کی مشترکہ صلاح سے قوم آوڑہ کو شادی کے بہانے بلوا کر تمام مرد و زن کو قتل کر دیا گیا۔

gakhars.org | GYC ™

پھمری رائے زادہ (رائیکا)

قدیم سے آباد ہے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے اپنے وزیر مال رائے زادہ پھمو عرف بال سنگھ گیانہ کو شاندار خدمات انجام دینے پر 2340 گھماؤں کی جاگیریں عطا کیں۔ تو ان ہی جاگیروں کے سلسلہ میں موضع پھمر سے 90 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ رائے زادہ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام گاؤں پھمری رائے زادہ مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دل جبہ سیداں

مسمی دل جبہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام دل جبہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔ اس کے بعد قوم سید نے قبضہ کرلیا۔ قوم سید آج تک مالک وقابض ہے۔ قوم سید کی آباد ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام دل جبہ سیداں مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

سدیالی

زمانہ قدیم سے آباد ہے۔ اولاً علم خان ولد علی خان پسران بیروخان قوم بدھال نے بوراثت داری قبضہ کرلیا۔ آج تک علم خان قوم بدھال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ سدا خان قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سدیالی مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔ برق رفتار محمد عزیز مرحوم کا آبائی گاؤں ہے۔

مالی کشمیری

گاؤں کی بنیاد قوم کشمیری نے رکھی تھی۔ پہلے گاؤں کا نام موہڑہ کشمیری مشہور تھا۔ قدرت خداوندی

سے قوم کشمیری غیر آباد ہوگئے۔ اس کے بعد قوم بلیہ نے علاقہ چبال ریاست جموں کشمیر سے آکر گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ علاقہ چبال ریاست جموں میں قوم چب کا مرکزی مقام ہے۔ قوم بلیہ نے ویران گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ قوم بلیہ کو صرف 180 گھماؤں اراضی کی جاگیر۔ بعیہ آبادکاری عطا ہوئی۔ زیادہ ہوئی۔ زیادہ جرقبہ موضع خانپور کے ساتھ شامل کردیا گیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

محمود نارمہ

مسمی محمود خان قوم نارمہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے دیہہ محمود نارمہ مشہور و درج ہوا۔ قوم نارمہ قدیمی جاگیر اور وراثت پر مالک وقابض ہے۔

زیال رائے زادہ

اس دیہہ کے متعلق دو روایات مشہور ہیں۔ اولاً مسمی گنج سنگھ بن سلطان سنگھ بن لکھمی چند بن بدھی چند بن رائے زادہ پھمو نے آباد کیا۔ بعض بیان کرتے ہیں۔ کہ زی خان ولد تخت خان قوم آدڑہ نے آباد کیا۔ اور اصل وراثت قوم آدڑہ کی ہے۔ سلطان جلال خان رئیس پھروالہ نے رائے پھمو کو بطور وراثت منصب میں عطا کیا۔ اس لئے قوم رائے زادہ نے دخل حاصل کیا۔ قوم آدڑہ سے جنگر خان بن دودا خان بن مسمی خان کی اولاد بھی مالک وقابض ہے۔

موہڑہ کانسی

اصل وراثت قوم رائے زادہ کی ہے۔ مسمی کانسی رام ولد ملک موتو نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر دیہہ موہڑہ کانسی رام مشہور و درج دفتر ہوا۔ عوام اسے موہڑہ کانسی کہتے ہیں۔ کانسی رام رائے زادہ کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ گاؤں موضع کوہالی کے قریب ہے۔

تپہ گاہرو

پرگنہ پھروالہ

gakhars.org | GYC ™

چپ کاہرو پرگنہ

اس علاقہ میں قوم دولال آباد ہے۔ کہوٹہ تحصیل کا صدر مقام ہے۔ جو کہ ضلع راولپنڈی سے ملحق ہے۔

دریوج (درہور)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ دھیر جانامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر دریوج مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم ملیار نے دخل حاصل کیا۔ مگر وہ بھی نابود ہوئے۔ قوم ستوال نسل جبر خان قدیمی اس جگہ آباد ہیں۔ قوم گودال بھی قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ قوم ہجال بھی آباد ہے۔

کوریت (کوربٹ) مانک رائے

عہد پاستان سے آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام مانک رائے تھا۔ مانک رائے برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے مانک رائے کی اولاد غیر آباد ہوئی اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ بعد ازاں مسمی کورو قوم بٹ بابت نے بوراثت داری قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم بٹ اجڑ گئی۔ مسمی توب مل قوم گودال کی اولاد بوراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

اسلوہا

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی اسلوہا قوم داروگر یعنی ترکھان نے قلعہ پھرہالہ کو ہندو راجگان کے دور حکومت کے وقت تعمیر کیا تھا۔ اس وقت راجپوت راجگان والئی پوٹھوہار تھے۔ قلعہ پھرہالہ تعمیر کرنے میں مدد دینے پر راجپوت حاکم وقت نے اسلوہا قوم ترکھان کو یہ گاؤں وراثت میں عطا

کیا۔ قدرت خداوندی سے اسلوہا ترکھان کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں رئیس جلال خان گکھڑ پھرہالہ نے نصف گاؤں موضع لرزیاں اولاد مرزا اجیر خان گکھڑ گوت چوہرلال اور نصف گاؤں قوم گوجر کو عطا کر دیا۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

بھورہ نصیب

بھورہ نصیب، بھورہ نوروز، بھورہ کھیلے اور بھورہ اہیال چاروں دیہات پہلے ایک گاؤں تھا۔ مسمی بھورہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت نصیب خان قوم بھکوال کو تین آسامی رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔ لیکن بعد ازاں نصیب خان بھکوال موضع کور نصیب چپ بیول میں جگہ پسند کر کے آباد ہو گیا۔ نصیب خان قوم بھکوال کا مزار موضع کور نصیب میں ہے۔ اقوام کھیال اور بدھال بھی بھورہ نصیب میں آباد ہیں۔

بھورہ نوروز

نوروز خان قوم سنگال کو دو آسامی رقبہ بھورہ کلاں سے حاکم وقت سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے عطا کیا۔ جاگیردار مذکور کے نام پر گاؤں کا نام بھورہ نوروز مشہور ہوا۔

بھورہ کھیلے

کھیلے خان قوم سنگال کو ایک آسامی سلطان جلال خان گکھڑ نے موضع بھورہ کلاں سے بطور جاگیر عطا کیا۔ کھیلے قوم سنگال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔

بھورہ اسیال رلیال

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت مسمی کھوکھر قوم اہیال کو چار آسامی جاگیر عطا ہوئی۔ قوم برہمن بھی قوم اہیال کے ساتھ ہی آباد ہو گئے۔ قوم اہیال کے نام پر گاؤں کا نام بھورہ اہیال

gakhars.org | GYC ™

چپ کاہرو پرگنہ

اس علاقہ میں قوم دوال آباد ہے۔ کہوٹہ تحصیل کا صدر مقام ہے۔ جو کہ ضلع راولپنڈی سے ملحق ہے۔

دریوج (درہوہ)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ دھیر جانامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر دریوج مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم ملیار نے دخل حاصل کیا۔ مگر وہ بھی نابود ہوئے۔ قوم ستوال نسل جبر خان قدیمی اس جگہ آباد ہیں۔ قوم گودال بھی قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ قوم اجیال بھی آباد ہے۔

گوریت (گوربٹ) مانک رائے

عہد پاستان سے آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام مانک رائے تھا۔ مانک رائے برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے مانک رائے کی اولاد غیر آباد ہوئی اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ بعد ازاں مسمی گور قوم بٹ بایت نے بوراثت داری قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم بٹ اجڑ گئی۔ مسمی توب مل قوم گودال کی اولاد بوراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

اسلوہا

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی اسلوہا قوم دارو گریعنی ترکھان نے قلعہ پھر والہ کو ہندو راجگان کے دور حکومت کے وقت تعمیر کیا تھا۔ اس وقت راجپوت راجگان والئی پوٹھوہار تھے۔ قلعہ پھر والہ تعمیر کرنے میں مدد دینے پر راجپوت حاکم وقت نے اسلوہا قوم ترکھان کو یہ گاؤں وراثت میں عطا

کیا۔ قدرت خداوندی سے اسلوہا ترکھان کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں رئیس جلال خان گکھڑ پھروالہ نے نصف گاؤں موضع لرزیاں اولاد مرزا اجبر خان گکھڑ گوت چوہر لال اور نصف گاؤں قوم گوجر کو عطا کر دیا۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

بھورہ نصیب

بھورہ نصیب، بھورہ نوروز، بھورہ کھیلے اور بھورہ اہیال چاروں دیہات پہلے ایک گاؤں تھا۔ مسمی بھورہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت نصیب خان قوم بھکوال کو تین آسامی رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔ لیکن بعد ازاں نصیب خان بھکوال موضع کور نصیب چپ بیول میں جگہ پسند کر کے آباد ہو گیا۔ نصیب خان قوم بھکوال کا مزار موضع کور نصیب میں ہے۔ اقوام کھیال اور بدھال بھی بھورہ نصیب میں آباد ہیں۔

بھورہ نوروز

نوروز خان قوم سنگال کو دو آسامی رقبہ بھورہ کلاں سے حاکم وقت سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے عطا کیا۔ جاگیردار مذکور کے نام پر گاؤں کا نام بھورہ نوروز مشہور ہوا۔

بھورہ کھیلے

کھیلے خان قوم سنگال کو ایک آسامی سلطان جلال خان گکھڑ نے موضع بھورہ کلاں سے بطور جاگیر عطا کیا۔ کھیلے قوم سنگال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔

بھورہ اسیال رلیال

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت مسمی کھوکھر قوم اہیال کو چار آسامی جاگیر عطا ہوئی۔ قوم برہمن بھی قوم اہیال کے ساتھ ہی آباد ہو گئے۔ قوم اہیال کے نام پر گاؤں کا نام بھورہ اہیال

مشہور ہوا۔ بانی گاؤں کھوکھر قوم اجیال کی قبر پتھر کھود کر بنائی گئی تھی۔ یہ مزار بہت مشہور ہے اور زیارت گاہ عام ہے۔

کوریاں

اصل وراثت قوم سنگال کی ہے۔ کورخان ولد غفار نبیرہ رضا خان قوم سنگال کو ایک آسامی رقبہ پر قابض ہوا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام کوریاں مشہور ہوا۔

کاکا

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کاکا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم گودال قابض ہوگئی۔ رقبہ چار آسامی ہے۔ قحط کلاں میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ چھپنے قحط کے بعد قوم برہمن کی کئی قومیں آکر آباد ہوئیں۔ مشتاء برہمن، بربکال، رمین، باٹھیال، اور سہنیال وغیرہ۔

لونہ کسوال

لونہ نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں برہمن مسلمان ہو گئے۔ قدرت خداوندی سے برہمنوں کی مسلمان اولاد غیر آباد ہو گئی۔ سلطان گکھڑ جلال خان نے ۲۰۷ گھماؤں جگہ جعفر خان قوم کسوال ملکہ موضع شاہ پور علاقہ میر پور ریاست جموں و کشمیر کو وراثت میں عطا کیا۔ جعفر خان نے اپنی جاگیر میں نئے سرے سے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ لونہ کسوال بانی کی قوم کے نام مشہور ہوا۔ لونہ کسوال، لونہ ہنگیال اور ہر دو موضع یک دیہہ یک جا آباد ہوا۔

لونہ ہنگیال

رئیس دلاور خان کے عہد میں ۴۰۰ گھماؤں کی جاگیر موضع لونہ کلاں کے موضع سے قوم ہنگیال کو عطا کی گئی۔ پہلے اس جگہ قوم تخال اور اہل نشانہ آباد تھے۔ روشن تی جنڈ اور لوہ کجر مشہور تھے۔

کیلانہ

کیلانہ نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام کیلانہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں گودال قابض ہو گئے آج تک مسمی گودال خان کی اولاد مالک و قابض ہے

دریوہا

عہد پاکستان سے آباد ہے درجا نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ قوم دولال نے قبضہ کر لیا سکھ دور حکومت میں قوم ہتھیال بھی آکر آباد ہوئی اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

کیرانگ (کھڑانگ سیداں)

پہلے ہندو آباد تھے قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہو گئے بعد ازاں قوم سید نے قبضہ کر لیا۔ قوم اعوان، ملیار، باقاعدہ بطور مالک آباد ہیں۔ تینوں قومیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرتی رہتی ہیں اس لئے گاؤں کا نام کھڑانگ پڑ گیا۔

کھوڑہ معہ سملاوہ

عہد قدیم سے آباد ہے۔ ہندو حکمران جو رئیس پھر پالہ سے پہلے پوٹھوہار پر حکمران تھے انکی برہمنوں کی اولاد سے تھے۔ رائے کھوڑہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام گاؤں کا نام کھوڑہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں رئیس پھر پالہ نے علاقہ پوٹھوہار پر قبضہ کر لیا۔ اور ہندو راجگان کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ رئیس جلال خان گکھڑ کے دور حکومت میں قوم اعوان نے ۲۰۷ گھماؤں اراضی پر قبضہ کر لیا۔ اور ۳۶۰ گھماؤں قوم گجر کی ملکیت پائی قوم گوجر کے محلہ میں ایک بڑا درخت سمال (سملو) کا تھا اس لئے گاؤں سملا کھوڑہ مشہور ہوا۔ اس کے تین موضعات مقرر کیے گئے۔

gakhars.org | GYC ™

کہوٹہ آوان	کہوٹہ دولال	سملاہ گوجراں
۲۰۷ گھماؤں	۲۰۷ گھماؤں	۳۶۰ گھماؤں

قوم دولال جو اپنی لڑکیوں کے رشتے گکھڑوں سے کرتے رہتے ہیں انھوں نے گکھڑوں کی مدد سے اٹک ندی کے کنارے پر قوم آوان سے جنگ کی آوانوں کے بے شمار نوجوان مارے گئے اس کے باوجود آوان قوم نے شکست تسلیم نہ کی جو باقی بچے انھوں نے گاؤں چھوڑ دیا بھاگ کر کسی دوسری جگہ آباد ہو گئے۔ بعدازاں صلح کر کے قوم دولال نے قوم آوان کو موضع ہون کسوال میں آباد کیا جو کہ پہلے بے چراغ تھا۔ قوم گجر اور دولالوں کو نکال دیا گیا تینوں دیہات خالصہ شمار ہوئے دفتر میں کہوٹہ مع سملا اور کہوٹہ آوان مشہور ہوئے۔

کنڈی ڈھیری

قدیم ہندو راجگان کے دور میں ایک عورت مسماۃ کنڈی مشہور تھی۔ اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ ہی ستی ہو گئی۔ عہد قدیم میں قوم راجپوت میں رواج تھا کہ عورت اپنے خاوند کے مرنے پر اس کی لاش کے ساتھ ہی جل کر خاک ہو جاتیں۔ روئے زمین پر انسانی تاریخ میں سوائے راجپوت قوم کی عورتوں کے کوئی دوسری قوم اتنی بہادری اور محبت کے ساتھ اپنے خاوند کے ساتھ مرنے کو تیار نہ ہوتیں۔ راجپوت نسل قدیم سے بہادر اور جنگجو ہے۔ جس جگہ راجپوت میاں بیوی کو جلایا گیا اس خاک کے ڈھیر کے نام ۱۸ گھماؤں زمین واگزار کی گئی۔ تاکہ غریب مدد معاش کے لئے مفت کاشت کر سکیں۔ چنانچہ اس جگہ گاؤں آباد کیا گیا۔ اس کا نام کنڈی ڈھیری مشہور ہوا۔ قوم گکیاراں بوراشت داری دراں موضع معمور و آباد شدند۔ چنانچہ گکیاراں کنڑ و کھوکھر آباد آمد۔

موہڑہ علاول الدین

علاول الدین سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ رئیس نے خدمت کے عوض ۹ قبہ یعنی ۱۳۵ گھماؤں زمین عطا کی چنانچہ علاول الدین گجر نے اپنی زمین میں گاؤں آباد کیا۔

مجھوٹ، جھوٹ

نتھا خان قوم سدال نے سلطان جلال خان کے عہد حکومت میں چار آسامی یعنی 720 گھماؤں رقبہ پر قبضہ کیا۔ اور اپنی زمین کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام مجھوٹ مشہور ہوا۔ سابقاً بے چراغ بود۔

باہتھال

اصل وراثت قوم سدال کی ہے مسمی بہت خان قوم سدال نے عہد جلال خان میں یہ گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام باہتھال مشہور ہوا۔

تن چھنگلی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے مسمی چھنگل خان قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام چھنگل تن مشہور ہوا۔ چھنگل گوجر کی اولاد مالک و قابض ہے۔ زمین آں شش قبہ است

دریوٹ شجاع

مسمی دریا خان قوم سدال نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام دریوٹ مشہور ہوا۔ بعد ازاں شجاع خان قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام دریوٹ شجاع درج دفتر ہوا۔

دریوٹ سمون

مسمی دریا خان نے ہی آباد کیا۔ دریا خان قوم دولال کی اولاد سے قمر علی خان زمیندار آباد تھا۔

قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد سون خان قوم دولال گاؤں میں آباد ہوا۔ اسلئے نام دیہہ دریوٹ سون مشہور و درج ہوا۔

سائیکوٹ سانگوٹ

قدیم دیہات سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی سائیں داس قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم آوان کی گوت بدحال نے قبضہ کر لیا۔ قدرت خداوندی سے قوم بدحال غیر آباد ہو کر موضع بسالی چلے گئے۔ تب مل قوم گودال کی اولاد آباد ہوگئی۔ اصل رقبہ 1620 گھماؤں ہے۔

درمور (مواڑہ) اردرمور

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی دھرما قوم ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام درمور مشہور ہوا۔ ہندو اقوام سے کورو، ہکان، دواز، کیتہ نامی گرامی ہو گزرے ہیں۔ آج تک گاؤں کے تالاب دمیتوں اور دوسری جگہوں کا نام ان ہی چار ہندو رووساکے نام سے منسوب چلے آئے ہیں۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہو گئے۔ نسل سنجر خان قوم گودال نے قبضہ کر لیا۔ قوم گودال کافی سرمایہ دار تھے۔ عید گاہ قوم گودال نے بنائی تھی۔ اور کئی دیگر قدیم رفاہ عامہ کے کام گودال نے سرانجام دیئے۔ آج تک قوم گودال اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اب اس گاؤں کو مواڑہ کہتے ہیں۔

سہیالی فیروزوال

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی کنگل ہندو نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہوئے۔ شاہباز خان قوم فیروزوال نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام سہیالی فیروزوال

مشہور ہو گیا۔ پہلے صرف سہیالی تھا۔ عیسیٰ خان اور زیا خان قوم فیروزوال کی اولاد گاؤں میں آباد اور قابض ہے۔

موڑی دولال

عہد قدیم سے دیہات ہے۔ موڑا نامی ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام موڑی مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام موڑی دولال مشہور ہوا۔

بہروٹہ دولال

بہروٹہ قوم ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بہروٹہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں جنگش خان قوم دولال کی اولاد نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے نام دیہہ بہروٹہ دولال مشہور ہوا۔

پیکی بہلول

رئیس جلال خان کے عہد میں مسمی بہلول نامی قاصد ہرکارہ (ڈاکیا) تھا۔ فارسی زبان میں ہرکارہ کو پیک کہتے ہیں۔ رئیس نے خدمت کے عوض 180 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ اس لئے بہلول ہرکارہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام پیکی بہلول مشہور ہوا۔ اقوام سریال، بکوال، ہنگیال اور حالا بھی آباد ہیں۔

سروٹ کمانگر (کلاں)

سروٹ نامی برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہوئی۔ مہابت خان کمانگر کو جلال خان رئیس نے دو آسامی رقبہ جاگیر میں عطا کیا۔ بانی گاؤں سروٹ برہمن اور جاگیر مہابت کمانگر کی وجہ سے گاؤں کا نام سروٹ کمانگر مشہور ہوا۔ قوم دولال بھی آباد ہے۔ تینوں دیہات پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔

سروٹ سیداں

ایک آسامی رقبہ سروٹ کلاں سے قوم سیداں کو عطا کیا گیا۔ سیدوں نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ سروٹ سیداں مشہور ہوا۔

سروٹ خالق

مسی خالق قوم دھمیال کو جلال خان کے عہد میں 180 گھماؤں یعنی ایک آسامی رقبہ کی جاگیر موضع سروٹ کلاں سے عطا ہوئی۔ خالق دھمیال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اسی لئے نام دیہہ خالق مشہور ہوا۔ بعد ازاں سید، گوجر، کی کھر وغیرہ آباد ہو گئے۔ قوم دودال سکنہ موضع کہوڑ اولاد دھمیاں راماں خان اور فرید خان آباد ہو گئی۔

باڑہ جنکھبہ

سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں کسی دولا قوم جنکھبہ اس احاطہ میں خار بندی کر کے مال مویشی رکھتا تھا۔ خار بندی کو پوٹھوہاری زبان میں باڑہ یا باڑ کہتے ہیں۔ دولا قوم جنکھبہ کی اولاد ونگ دہ قابض ہے۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

جنجور

جنجور قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جنجور مشہور ہوا۔ قوم گودر یا گودال بھی قابض ہے۔ سکھ دور حکومت میں قوم گوجر موضع اسلوہا سے اٹھ کر یہاں آباد ہوئے۔ اصل رقبہ تین آسامی ہے۔

بٹالہ

جب ہندو اقوام نے آبادی کرنے کا ارادہ کیا تو آبادی کرتے وقت نیک شگون نہ ہوا۔ اس لئے

اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آبادی شروع کی۔ عوض جا واسطے پوٹھوہاری زبان میں بٹا کہتے ہیں۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام بٹالہ مشہور ہوا۔ ہندو غیر آباد ہوئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں نسل سبز خان قوم گودال قابض ہوئی۔ قوم تیلی یعنی کمہار بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ چھ آسامی یعنی 1080 گھماؤں ہے۔

نوٹ: عہد قدیم میں ہندو پاک میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے نجومی سے حساب کرایا جاتا تھا۔

دوکھالی کلاں (دوکیالی)

دوکھالی کلاں اور دوکھالی نارو پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ مسی دوکیال برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں نسل سنجر خان قوم گودال نے چار آسامی زمین پر قبضہ کر لیا۔ بانی گاؤں دوکھالی برہمن کی وجہ سے گاؤں کا نام دوکھالی کلاں مشہور ہوا۔

دوکھالی نارو

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ڈیڑھ آسامی کی جاگیر مسی پہاڑ خان قوم نارو کو عطا کی۔ مسی پہاڑ خان قوم نارو نے اس جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ دوکھالی نارو مشہور ہوا۔

بھلوٹ

مسی بھلا نامی برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا۔ بانی گاؤں بھلا کی وجہ سے گاؤں کا نام بھلوٹ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ آسامی ہے۔

gakhars.org | GYC ™

گگار

مسی گوگا قوم گودال نے جلال خان کے عہد میں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام گگار مشہور ہوا۔ گگار خان کی آمد سے پہلے قوم برہمن نسل قوم بل آباد تھی۔ بعد ازاں قوم گودال آباد ہوئی۔

گورڑہ (جتالی)

مسی گوڑ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوئی۔ مراد علی خان کے عہد میں قوم دولال آباد ہو گئی۔ اب اس گاؤں کو جتالی کہتے ہیں۔

گہوگائی

مسی گہوگا قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام گہوگائی مشہور ہوا۔ قوم دولال بھی آباد ہے۔ بعد ازاں قوم دولال پھروندہ (بیرونہ) چلے گئے۔ دولالوں سے کوئی آباد نہ ہے۔

مانیہ باڑا

سلطان لشکر خان کے عہد حکومت میں مسی ماہنا قوم جسکھنہ نے خار بندی کر کے مال مویشی رکھا ہوا تھا۔ خانہ بندی کو پوٹھوہاری زبان میں باڑا یا جاڑ کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام بانی کے نام اور مویشیوں کے باڑ کی وجہ سے مانیہ باڑا مشہور ہوا۔ ماہنا قوم جسکھنہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔ 360 گھماؤں اصل رقبہ ہے۔

جیوڑا

مسی جیوا ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام جیوڑا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے جیوا ہندو کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ بعد ازاں قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ قوم بدوال بھی بوراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 4 آسامی ہے۔

سنگھ

مسی سالو قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سنگھ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم گوجر غیر آباد ہوئی۔ بعد ازاں قوم دولال سکنہ موضع کہوٹہ نے قبضہ کر لیا۔

سلطان پور

مسی دولال نے آباد کیا۔ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام سلطان پور رکھا گیا۔ حال موضع سلطان پور ملحق بہ سونگلہ شد

دوکید

پہلے یہ گاؤں قبضہ دیرہ خالصہ میں تھا۔ بعد ازاں قوم گودال سکنہ درکھالی کا ایک آدمی دیرہ خالصہ کے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ دیرہ خالصہ کے قاتلوں سے بطور جرمانہ قصاص کے بدلے موضع دوکید قوم گودال کی مقتول پارٹی کو عطا کیا گیا۔ قوم گودال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ زمین موضع ملحق بہ درکھالی شد۔ رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

دولجیال

دولجیال بھی بھکوال کی شاخ ہے۔ جو کہ موضع معصوری دھمیال کی ڈھوک نیاز علی اور پنڈ رکھوالی کی ڈھوک رکھ میں عہد سکھاں میں آباد ہوئے غربی بھی میں سوائے لدھوالہ کے دیگر تمام دیہات بے دخل ہو گئے۔ ان مقبوضات پر چوہدری شاہباز خان پنوار آف جندوٹ قابض ہوا۔ مگر عہد انگریزی کی آمد پر مختلف قومیں مالک قرار پائیں۔ محمد خان، فتح خان، احمد خان، نصیب خان، اور محمد حسین پٹواری حال کھور کے قابل ذکر افراد ہیں۔

تپہ حویلی

پرگنہ پھروالہ

gakhars.org | GYC ™

بھرپالہ (بھروالہ)

عہد باستان سے آباد ہے۔ عہد باستان میں ایک ہندو کسی رنجہ بھرپالہ نامی نے قلعہ تعمیر کیا بانی کے نام پر قلعہ کا نام بھرپالہ مشہور ہوا پوٹھوہار میں قوم گکھڑوں کی عملداری ہو جانے کی وجہ سے ہندو راجے غیر آباد ہوئے ۹۵۳ھ میں سلطان آدم خان گکھڑ رئیس آف خطہ پوٹھوہار نے بادشاہ ہند شیر شاہ سوری سے جنگ وجدل جاری رکھنے کے لیے قلعہ بھروالہ میں قیام کیا اور نئے سرے سے قلعہ کو درست کیا اس کے بعد روسائے بھرپالہ کا دار المستقر اور راج گری قلعہ بھرپالہ تعمیر ہوا اصل رقبہ ۱۳۵ گھماؤں ہے۔

ورہالہ

قدیمی گاؤں میں سے ہے۔ ورہالہ نامی قوم ہندو بانی وجہ بیان کرتے ہیں۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ورہالہ مشہور ہوا بعد ازاں رئیس آف بھرپالہ نے ورہالہ کی اولاد کو گاؤں سے نکال دیا سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے قوم گھنگھوال کو لا کر آباد کیا سلطان مراد قلی خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں اقوام جنجوعہ، کھنیال، بنگیال وغیرہ آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ ۲۲۵۰ گھماؤں ہے۔

کرپہ بنجال

زمانہ قدیم سے آباد ہے اصل وراثت قوم برہمن کی تھی کرپہ نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا اس لیے گاؤں کا نام کرپہ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کی اجازت سے قوم بنجال موضع بجناہ سے آ کر آباد ہو گئے۔ بنجال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے اصل رقبہ ۲۳۳۰ گھماؤں ہے۔

جھنگ بدین

جنگو نامی ہندو نے گاؤں آباد کیا قدرت خداوندی سے جنگو کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے قوم بدین کو آباد کیا سلطان دلاور خان رئیس گکھڑ نے سید محمد علی شاہ کو یہ گاؤں بطور نذرانہ وراثت میں عطا کیا قوم فضیل بھکھیل اور دھمیال باری باری آباد ہوئے۔ سید محمد علی شاہ کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے اصل رقبہ ۶۰۰ گھماؤں ہے۔

سہالہ

یہ گاؤں زمانہ قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ بالکل غیر آباد ہوا تھا۔ بعد ازاں مسمیاں سہال خان اور سنگھو خان قوم بھکوال جو کہ ملک قد خان گکھڑ رئیس اور ملک گل خان گکھڑ بانی گھیانہ کے ہاں ملازم تھے خدمت کے عوض سہال خان اور سنگھو خان کو جاگیر میں عطا کیا سہال خان کے نام پر گاؤں کا نام سہالہ مشہور ہوا قدرت خداوندی سے سہال خان لا اولاد اس دنیا سے رخصت ہوا۔ سنگھو خان کی اولاد گاؤں میں آباد ہے۔ اور اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے بعد ازاں شادمان خان گکھڑ رئیس بن امیر خان گکھڑ نے دخل مالکانہ حاصل کیا قوم بھکھیل بھی قدیم سے آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰۰ گھماؤں ہے۔

چکیوٹ

چکو نامی قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام چکیوٹ مشہور ہوا۔ سلطان مکرم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بے چراغ تھا۔ کیونکہ اصل وارثاں دیہہ کوئی نہ تھا۔ سلطان موصوف نے اقوام گوجر کو آباد کیا در عملداری سنگھاں میں زمین دار اقوام کھمل بھی آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

ہمن تراڑ

دھانامی برہمن نے آباد کیا اس جگہ ایک بہت بڑا پتھر سنگ بزرگ واقع ہے پٹھوہاری زبان میں پتھر کو سنگ تراڑ کہتے ہیں اس لیے بانی گاؤں اور پتھر کی وجہ سے گاؤں کا نام ہمن تراڑ مشہور ہوا سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم منجال سکنہ موضع کہنا وے نقل مکانی کر کے بوراثت داری اس جگہ آباد ہوئے اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

بیجا

بیجا برہمن بانی گاؤں ہے۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بیجا مشہور ہوا منجال بھی آباد ہیں۔

علیوٹ

اصل وراثت اقوام ہندو کی ہے پہلے اس جگہ پانڈے آباد تھے۔ اور گاؤں کا نام ریال تھا۔ کچھ عرصہ بعد پانڈے ویران ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا بعد ازاں عالم قوم برہمن نے از سر نو آباد کیا۔ بانی کے نام پر علیوٹ مشہور ہوا کسی وجہ سے نسل عالم برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں سلطان معظم قلی خان گکھڑ رئیس نے مسمیاں برخوردار کا مراد خان قوم چیچھ کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا دونوں بھائیوں کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اقوام کنیال کا ہزوال برہمن دھمیال اور گوجر بھی آباد ہیں اصل رقبہ ۱۰۳۵ گھماؤں ہے۔

ہون کسوال (موجودہ بھون)

اصل وراثت قوم کسوال کی ہے۔ دھانا خان قوم کسوال نے بنیاد رکھی بانی کے نام پر ہون کسوال مشہور ہوا بعد ازاں اقوام آدان اور رووال کی کہوندی کے کنارے زبردست جنگ ہوئی قوم رووال عہد قدیم سے گکھڑوں سے رشتے ناطے کرتے تھے۔ اس لیے رشتہ داری کی وجہ سے سلطان مراد قلی

خان گکھڑ نے آوان قوم کو ہون کسوال میں آباد کیا اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جھوری غلام (شامل ہون کسوال)

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ جھوری نامی گوجر نے آباد کیا اس لیے گاؤں کا نام جھوری مشہور ہوا۔ بعد ازاں غلام نامی قوم آوان کو رئیس جلال خان گکھڑ نے گاؤں وراثت میں عطا کیا مرادعلی خان کے عہد میں شادمان خان قوم آوان آباد ہوا اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کندوٹ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کندو نامی برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام کندوٹ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم سدال نے قبضہ کرلیا۔ ہاشم علی خان نام گرامی قوم سدال ہی سے تھا۔

(**نوٹ**) ہاشم علی خان بکرم خان رئیس پھر ہالہ کا سالا تھا اور ریاست کا وزیر اعظم تھا جنگ ماکیالہ میں ہلاک ہوا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

دیرو جیہ (دود چھ)

زمانہ قدیم سے آباد دیہات ہے۔ قدیم ہندو راجگان کے عہد میں قوم کالو اس علاقہ پوٹھوہار پر حکمران تھی۔ اس قوم کا ایک شخص مسمی رجیہ تھا جس نے گاؤں آباد کیا کچھ عرصہ بعد رجیہ کی اولاد غیر آباد ہو گئی ملک جسنتر خان ولد ملک بیر خان گکھڑ نے بطور وراثت قبضہ کیا اس کی اولاد کو جسنترال کہتے ہیں گکھڑوں نے گوجر اور ملیار آباد کیے مرزا جسنتر خان کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ راجہ شاہد ظفر صاحب کا آبائی گاؤں ہے۔

نوالہ ملیار

اصل وراثت قوم ملیار کی ہے۔ مسمی نوالہ نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر اور قوم ملیار کی وجہ سے نوالہ ملیار مشہور ہوا۔ سکھ دور حکومت میں قوم ہتھیال آباد ہوئی۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

غازی آدڑہ

غازی خان قوم آدڑہ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے ہاں ملازم تھا رئیس نے خدمت کے عوض ایک آسامی جاگیر موضع مغل کے نزدیک عطا کی غازی خان نے جاگیر میں گاؤں آباد کیا نام دیہہ غازی آدڑہ مشہور ہوا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

سگر پروہت

مسمی سنگا پروہت رئیس جلال خان کا ملازم تھا سلطان جلال خان نے خدمت کے عوض تین آسامی جاگیر عطا کی بانی کے نام اور پیشہ کی وجہ سے گاؤں کا نام سگر پروہت مشہور ہوا اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

لدھوٹ

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی لدھا برہمن نے آباد کیا۔ سلطان دلاور خان کی عملداری کے وقت اقوام فیروزال اور سہنسرال اس گاؤں میں آباد ہو گئے۔ فیروزال اور زمیندارا قوم سہنسرال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جنڈیالہ بوگیال

جھنڈا برہمن نے آباد کیا بانی کے نام پر جنڈیالہ مشہور ہوا سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں زمان علی خان بوگیال قابض ہوا زمان علی کی قوم بوگیال کی وجہ سے گاؤں کا نام جنڈیالہ بوگیال

مشہور ہوا اصل رقبہ ۷۲۰ گھماؤں ہے۔

گھمبر

راشت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی گھمبر قوم برہمن نے آباد کیا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے قوم میال سکنہ بڑی بدھال (گوجر خان) اور قوم جوگی آباد کی۔ بانی کے نام پر دیہہ گھمبر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

چک مانسا

راشت قوم برہمن کے ہے مسمی منا برہمن نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا اس لیے چک مانسا مشہور ہوا۔ بعد ازاں مراد قلی خان گکھڑ نے فیروزال موروثی لاور (مواہیر ڈاہرے) موڑا ایزد میندار آباد کیے اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جبرو بلوچ پنڈ ملکاں شامل پنڈ کلیال

کی جبرو سادہ بان (آدھو وادھوں) رئیس جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا خدمت کے عوض گاؤں عطا کیا چنانچہ جبرو قوم بلوچ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے دیہہ جبرو بلوچ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔ اب پنڈ کلیال میں شامل ہے عوام پنڈ ملکاں کہتے ہیں۔

چوچکاں

دیچک خان از پسران رئیس سارنگ خان گکھڑ بانی نے اپنے نام پر گاؤں آباد کیا رئیس کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

کنگوٹھ (کوٹھہ) کلاں

قدیم سے آباد ہے کنگو برہمن نے آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام کنگوٹھ مشہور ہوا بعد ازاں چوہڑ خان ولد پیر خان قوم گکھڑ نے بوراشت واری قبضہ کر لیا اولاد چوہڑ خان چوہڑال کہلاتی ہے۔ چونکہ چوہڑ خان کا خطاب چوہڑال ہے۔

اقوام گوجر، سید، کھتریل، دھمیال، بھون اور برہمن بھی آباد ہیں۔ اصل وراثت قوم چوہڑال کی ہے کل رقبہ آٹھ آسامی یعنی ۱۴۴۰ گھماؤں ہے۔

نوٹ: راجہ بوستان خان ذیلدار کوٹھہ تھے اُن کا لڑکا لال خان قائم ہے۔ ڈھوک مائی نواب اسی میں شامل ہے۔

لوہی بھیر بالا

شہنشاہ ظہیر الدین بابر نے پانچ مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا۔ آئے روز کی آمد و رفت سے شاہراہ قدیم کے کنارے بہت سے دیہات ویران ہو گئے۔ انہی ایام میں لوہی بھیر پائیں کے آوان کی دوسری چک آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں رائے زادہ بھٹو نے دو مواضعات مقرر کیے۔ دراصل موضع کی زمین 1080 گھماؤں ہے۔ دونوں مواضعات میں قوم آوان قدیم کی وراثت پر قابض ہیں۔ بوقت بندوبست رائے زادہ بھٹو کو جاگیر عطا کی۔ دو ہزار دو موضع آسامی شد۔

لوہی بھیر پائیں

حکمران راجگان پاستان کے عہد میں لوہرا نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔ بانی کے نام پر لوہی بھیر مشہور ہوا۔ ملک گل محمد خان گکھڑ نے علاول خان قوم آوان کو آباد کیا۔ علاول خان کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

کاکری (گاگری)

خطہ پوٹھوہار میں گکھڑوں سے پہلے قوم گگ آباد و حکمران ہوئی تھی۔ اس قوم کے کسی شخص نے آباد کیا۔ بانی کی قوم کے نام پر گاؤں کا نام گاگری مشہور ہوا۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں مسمی اسوجی ہندو نے مذہب اسلام قبول کر لیا۔ اس کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا گیا۔ اسوجی کی اولاد کو قوم اسوجی کہتے ہیں۔ قوم تھوتھال بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

نیازیاں

نیازی خان قوم گاندی (کاندی) کو جلال خان نے یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام نیازیاں مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام بھکوال اور کسوال کو سلطان مراد قلی خان گکھڑ اور اللہ داد خان گکھڑ نے اس جگہ آباد کو کیا۔ قوم گاندی اس گاؤں سے فرار ہو گئے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

(ربور) رجور (چراہ)

مسمی رجا قوم کھوال نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام رجور مشہور ہوا۔ بعد ازاں برہمن آباد ہوئے۔ بعد ازاں قوم جنجال نے قبضہ کر لیا۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

(نوٹ) زبردست جھگڑالو ہیں۔ بے شمار قتل ہوئے۔ اصل وراثت قوم کھوال کی ہے۔

بجناہ (کنجاہ)

پہلے کھوال آباد تھے۔ بعد ازاں قوم رتی ہیر نے گکھڑوں کی امداد سے قوم کھوال کو گاؤں سے نکال دیا۔ قوم ہیر نے قبضہ کر لیا۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔ اولاً کھوالاں بوراثت داری آباد ہوئے۔

ہمک

عہد قدیم سے آباد ہے۔ ہمک خاص میں اقوام بھٹی، ملیار، اور قاضی آباد ہیں۔ آپس میں سخت عناد رکھتے تھے۔ ڈھوک آڑہ اور برجی میں دارو گر یعنی ترکھان آباد ہیں۔ ڈھوک نیک میں بھی ترکھان، راجوال میں بھٹی، گوڑہ سیداں میں سید اور اعوان مالک و قابض ہیں۔ بھٹی قبیلے سے ہمک خاص میں جاوید اقبال بھٹی پسر محمد اقبال بھٹی کا گھرانہ قدیمی جاگیر پر مالک و قابض ہے۔ سرائے المعروف سرائیں بھی اقوام بھٹی، لوہار، قاضی مغلاں قوم با قندہ آباد ہیں۔

سید پور

ہندوستان میں حملہ آور ہونے والے آریہ قبیلوں میں کوشال، پنجال، بھارت کورو، پانڈو، یارو، ملسیاں، آنس، ڈریو، بیوس، فرورس، دودھیا، متستا، اور کاشی مشہور ہے۔ ان میں سے کوشال، کورو، پانڈو، پنجال، دودھیا، تیسا، اور کاشی خاندان کے حالات مہابھارت میں موجود ہیں رامائن کے مطابق کوشال خاندان کا راجہ دشرتھ اجودھیا کا بادشاہ تھا۔ اس کی تین بیویاں کوشلیا، سمترا اور کیکئی کے بطن سے چار لڑکے رامچندر، لچھمن، شترو گھن اور بھرت پیدا ہوئے۔ رامچندر جی پسر کلاں بہادر اور ذہین تھے۔ ان کی شادی ریاست بہار کے راجہ جنک کی حسین و جمیل بیٹی سیتا سے ہوئی۔ آپ کے والد محترم نے ولی عہد نامزد کیا۔ آپ کی سوتیلی والدہ نے سازش کر کے چودہ سال کے لئے بن باس (جلاوطن) کر دیا۔ اور اپنے بیٹے کو ولی عہد ہوایا۔ چنانچہ چودہ سال بن باس کے دوران شری رام چندر جی موضع سید پور تشریف لے گئے۔ اور کافی عرصہ یہاں مقیم رہے۔ رام چندر جی کی جلاوطنی اپنے باپ اور سوتیلی والدہ سے اظہار عقیدت اور فرمانبرداری کی شہرہ آفاق حقیقت ہے۔ رام چندر جی کی اولاد سورج بنسی خاندان بھی کہتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں جس قدر مشہور و اہم راجپوت قبائل موجود ہیں۔ وہ سب

رام چندر جی بھرت، لکشمن، کورو اور پانڈو کی اولاد ہیں۔ شری رام چندر جی کی سکونت کے مقام پر راملکڈ، سیتا کنڈ اور لکشمن کنڈ موجود ہیں۔ ان تالابوں کا پانی انتہائی شفاف ہے۔ سیتا کنڈ عورتوں کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے گرد اونچی دیوار ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے موضع سید پور میں سنسکرت زبان کی بڑی یونیورسٹی قائم تھی۔ طلباء کی رہائش اور خوراک مفت تھی۔ 2500 طالب علم اور 1150 اساتذہ تھے۔ سب کی رہائش کے لئے الگ کمرے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت 1947ء میں ہمارے بے وقوف لیڈرے مٹھی بھر لوگوں نے تمام عمارت کو نذر آتش کر دیا۔ گاؤں کے مخلص صاحب علم اور خدا ترس لوگوں کی کوشش سے مال اور چند ملحقہ کمرے بچ گئے۔ دنیا بھر سے سیاح ان تالابوں کو دیکھنے آتے ہیں۔ جب تک یہ کنڈ باقی ہیں۔ شری رامچندر جی کا نام خطہ پوٹھوہار میں زندہ رہے گا۔

کولیہ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کولا نامی قوم برہمن ہندو نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے کولا کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ رئیس دلاور خان گکھڑ نے قوم ملیار کو آباد کیا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈوڑی

مسمی پانڈو قوم برہمن نے آباد کیا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اب یہ گاؤں بے چراغ ہے۔ کبھی کوئی اور کبھی کوئی قوم زمین کاشت کر لیتی ہے۔ ایک بار پھر چند قوموں نے آبادی بنائی۔ اصل وراثت کسی کی نہیں ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ عہد سکھ میں بگیال گکھڑ اور سید آباد ہوئے۔

کانسیر (کانیہ)

مسمی کاہنا ہندو نے آباد کیا۔ گردش زمانہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔ قوم گاندھی آباد ہو گئی۔ او بڑے تردد اور کوشش سے غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنایا اصل وراثت کسی کی نہیں ہے۔

عثمان پور

رئیس جلال خان گکھڑ نے عثمان قوم گوجر کو وراثت میں عطا کیا۔ پھر گوجر نابود ہو گئے۔ آوان کاشتکاری کرتے ہیں۔ یہ گاؤں سید علی شاہ ہنگر والہ کو عطا کیا۔ سکھ عہد میں قوم دھمیال آباد ہوئی اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جہانیر

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی جہار برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں کسوال قابض ہو گئے۔ پھر قبیلہ کملال اور بجرائے تصرف حاصل کیا۔ مگر کملال بوجہ مقدمہ قتل غیر آباد ہو گئے۔ مکرم خان رئیس نے قوم سدال کو عطا کر دیا۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

اکرالہ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے اکرہ نامی برہمن نے پہلے آباد کیا بعد ازاں قوم کھٹو القابض ہو گئی۔ بعد میں قوم ہجال بھی آباد ہو گئی۔ کل رقبہ ۳۰۶ گھماؤں ہے۔

پانیالی

پہانا قوم برہمن نے آباد کیا انقلاب زمانہ سے برہمن غیر آباد ہو گئے دلاور خان گکھڑ کے کارداروں نے قوم دھمیال کو آباد کیا اصل رقبہ ۳۰۶ گھماؤں ہے۔

آڑہ۔ رکھوال (اراکوال)

جس جگہ پر گاؤں آباد ہے اس جگہ کو آڑہ کہتے تھے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں کالو گوجر رئیس کے مال مویشی چرایا کرتا تھا۔ اس خدمت کے عوض گاؤں عطا ہوا۔ پوٹھوہاری زبان میں مال چرانے والے کو اراکوال کہتے ہیں اس لئے یہ گاؤں آڑہ رکھوالا مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۲۵۵ گھماؤں ہے اب یہ موضع پانیالی میں شامل ہے۔

سنگوٹ

سنگو برہمن نے آباد کیا اس لئے وراثت برہمناں ہے۔ بانی کے نام پر سنگوٹ مشہور ہوا اب یہ گاؤں موضع نوالہ ملیار میں شامل ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جیراہ

قدیم دیہات سے ہے جیراہ ہندو نے آباد کیا۔ بعدازاں قوم کتوالاں نے قبضہ کرلیا۔ قوم ہالاں بزور شمشیر قابض ہوئی اصل رقبہ ۵۰۰ گھماؤں ہے۔

کوٹہ (کسوٹہ)

عہد پاستان سے آباد ہے کسی کوٹہ ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر کوٹہ مشہور ہوا۔ کئی قومیں آکر آباد ہوئیں۔ مگر زمانے کی گردش کے ساتھ غیر آباد ہوتی گئیں۔ آجکل قوم ہنجال بوراثت داری آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

سندھو

کسی تھا قوم جٹ گوت سندھو سلطان جلال خان کا ملازم تھا۔ اس نے اسلام قبول کیا اسلام قبول

کرنے کے عوض تھا سندھو کو جاگیر عطا کی گئی مگر قدرت خداوندی سے قوم سندھو غیر آباد ہوگئی سلطان دلاور خان نے قوم بھکوال کو آباد کیا اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

چتروہ

چترو برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام چتروہ مشہور ہوا۔ برہمن اور کئی دوسری قومیں آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

ہوتھلہ کلاں

کسی ہندو نے آباد کیا یہ تین مواضعات میں تقسیم ہوا ہوتھلا کلاں، ہوتھلہ پائیں، ہوتھلہ کلیاں رئیس پھرالہ کے دور میں پہلے قوم سید، برہمن، سنل دیو اور زمیندار قوم میں آباد ہوئیں اقوام خدمتگار بھی آباد ہیں بعدازاں قوم گاندی بطفیل گکھڑاں موضع گلیانہ سے اٹھ کر جھلیاری پائیں میں آباد ہوئی پھر موضع ہوتھلہ آگئے۔ قوم ہنگیال بھی آباد ہے رئیس پھرالہ کی طرف سے قوم ستی موضع سراہی کو برائے مدد معاش قدیم سے واگزار چلا آیا ہے۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

ہوتھلا کلیاں

اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں ۱۸۰ گھماؤں زمین موضع ہوتھلہ کلاں سے قوم کلیال کو وراثت میں عطا کی گئی۔ یہ موضع قوم ستی (سیستان) کو قدیم سے بوجہ جاگیر واگزار چلا آتا ہے قوم کلیال نے گوجر آباد کیے۔ قدرت خداوندی سے کلیال غیر آباد ہوگئے۔ سکھ عہد میں قوم ستی اور میانہ مغل بطور کاشتکار آباد ہوئے۔

ہوتھلہ پائیں

مراد قلی خان گکھڑ کے عہد میں ۱۸۰ گھماؤں رقبہ موضع ہوتھلہ کلاں سے قوم پائیں کو بطور وراثت

عطا ہوا۔ یہ گاؤں بھی ستی کی جاگیر میں واگزار چلا آتا ہے۔ پانی کی وجہ سے گاؤں ہوتھلہ پائیں مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

پنڈ کلیال

قدیم زمانہ سے آباد ہے پہلے قوم کھنوال آباد تھی کسی نامعلوم وجہ سے غیر آباد ہو گئی۔ رئیس پھروالہ جلال خان گکھڑ کے عہد میں قوم کلیال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ قوم کلیال اپنی قدیمی ریاست پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

آڑ

اس زمین کا نام قدیم دور سے آڑ چلا آتا ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام آڑ مشہور ہوا پوٹھوہاری زبان میں آڑ کھیت کی حد کو کہتے ہیں قوم دھمیال بوارث داری آباد ہوئے اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

ٹھٹھہ زناردار (ٹھٹھہ)

اصل وارث قوم گوجر ہے جنگل میں جس جگہ مویشی رکھتے ہیں اسے ٹھٹھہ کہتے ہیں اس لئے آبادی کا نام ٹھٹھہ مشہور ہوا۔ قدرت ربانی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ برہمن قوم کو برائے آبادی عطا ہوا۔ قوم زنار گلے میں جو پہنتے تھے اس لئے گاؤں کا نام ٹھٹھہ زناردار مشہور ہوا۔ سکھ دور حکومت میں قوم سادات آکر آباد ہوئی یہ کاشتکاری کرتے تھے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

تپہ بڑالہ

پرگنہ پھروالہ

gakhars.org | GYC ™

بجیال خالصہ

مسیاں ہریا بجیا اور ریا تینوں بھائی قوم برہمن سے تھے۔ ان کی رہائش پنڈ کالا میں تھی۔ ریا کوہستان نڑول کی طرف چلا گیا۔ اس کی اولاد ریال برہمن کہتے ہیں۔ بعض ان میں سے مسلمان ہو گئے۔ ہریا نے موضع ہریال آباد کیا۔ بجیا مسلمان ہو گیا۔ سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کی اجازت سے بجیا کی اولاد نے گاؤں آباد کیا۔ اس کی اولاد کو بجیال کہتے ہیں۔ گاؤں کا نام بھی بجیال مشہور ہوا۔ یہ گاؤں کبھی کسی کی جاگیر نہ رہا ہمیشہ خالصہ رہا۔ قوم بجیال بوراشت داری آباد ہیں۔ اصل رقبہ 1440 گھماؤں ہے۔

ہریال خالصہ

ہریا برہمن نے کالا پنڈ سے اٹھ کر سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کے حکم سے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر ہریال مشہور ہوا۔ اس کی اولاد کو ہریال کہتے ہیں۔ یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ رہا ہے۔ اور قوم ہریال قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

ہولیال

ایک برہمن گوت سیدا کی بوجہ زیادتی حاکم وقت مع اپنی زوجہ کے جلاوطن ہوا۔ اتفاقاً راستہ میں اس کی حاملہ عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ چونکہ حاکم وقت کے خوف سے بھاگ رہے تھے فرزند نومولود کی اسی جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔ اس بچہ کو ایک زمن یعنی ال نے اپنے پیروں کے نیچے پرورش دی۔ وہی بچہ جوان ہو کر تیر اندازی، جوانمردی اور بہادری میں شہرہ آفاق ہوا۔ چند دنوں بعد برہمن مع زوجہ اسی راستہ سے واپس ہوا۔ بچہ کو چیل کے پیروں کے نیچے سلامت پایا۔ بچے کو چیل سے لے کر گھر روانہ ہوئے۔ بچہ کی پرورش والدین نے شروع کی۔ چیل کے نام پر بچہ کا نام ہولن رکھا گیا۔ بزبان پوٹھوہاری چیل کو ہلن کہتے ہیں۔ جب بچہ جوان ہوا تو سلطان سارنگ خان کی

ملازمت کی۔ رئیس نے خدمت کے عوض 180 گھماؤں کی جاگیر عطا کی۔ چنانچہ ہولن نے اپنی جاگیر کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔ اور وہی رقبہ لیا جہاں چیل نے پرورش کی۔ اب تک ہولن کی اولاد شادی کے موقع پر دنبہ کا گوشت چیلوں کو ڈالتے ہیں تا کہ ان کی بھی مہمانی ہو جائے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سکھو سرنہ

قدیم دیہات سے ہے۔ سرنہ نامی ہندو نے آباد کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرنہ قوم کھتری کی گوت ہے۔ تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے۔

گر بنیاد سوکھو نکردہ جو از سرنہ نام شد بنیاد وے سکھو

قوم کھتری گوت سرنہ کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں ملک سوکھو نامی زمیندار بوراشت داری قابض ہوا۔ ملک سوکھو کا مزار گاؤں سے مغرب کی طرف واقع ہے۔ لیکن وہ دنیا سے لا اولاد چلا گیا۔ زمیندار قوم منیال آ کر آباد ہوئی۔ پھر قلی محمد خان ولد گکھڑ خان فیروز وال کو یہ گاؤں اکبر قلی خان نے وراثت میں عطا کیا۔ فیروز وال اور منیال قومیں آباد ہیں۔ پہلے گاؤں اتنا آباد نہ تھا۔ 1155 ہجری میں شیخ سعدیؒ اپنے مرشد حضرت سید مقبول شاہ گیلانی ساکنہ موضع پشاور کے حکم سے اس جگہ رہائش پذیر ہوئے۔ حضرت شیخؒ فقیر کی برکت اور جلوہ نمائی سے آبادی میں بہت ترقی ہوئی۔ 1177 ہجری المقدس حضرت صاحبؒ نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ شیخ سعدی کی اولاد اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ ہزاروں عقیدت مند روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے حاضری دیتے ہیں۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

قبائی باک عالم بقائی
و کر آمد بقائی شیخ سعدی

gakhars.org | GYC ™

قلعہ سیداں

جس جگہ موضع قلعہ سیداں آباد ہے پہلے یہاں گجر آباد تھے۔ قدرت خداوندی سے گجر غیر آباد ہو گئے ایک دفعہ سلطان جلال خان گکھڑ والمستقر قلعہ پھروالہ سے شاہان ہند کے دارالحکومت دہلی شہنشاہ ہند نورالدین جہانگیر کی خدمت عالیہ میں قدم بوسی کے لئے جا رہے تھے۔ جب موضع جھنڈو (گجرات) میں قیام ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ اس گاؤں میں دو درویش بھائی سید محمد اور سید محمود قوم سادات ہیں اور کرامات میں مشہور ہیں رہتے ہیں۔ سلطان ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نذر دمانی کہ اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو گاؤں نیاز میں جاگیر دوں گا۔ سلطان جلال خان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس نے حسب وعدہ موضع کالرا سیداں بزرگوں کو نذرانہ جاگیر میں عطا کیا۔ انھوں نے اپنے پسران سید رحمت اللہ اور سید حسن علی کو جاگیر میں آباد کیا سنہ ۱۰۲۱ھ میں قوم سید اس جگہ آباد ہوئی اس گاؤں کے نیچے ایک کس تیتی ندی جاری ہے اس ندی کو قلیان کہتے ہیں اس لئے نام گاؤں قلعہ سیداں ہے۔ قوم سید اپنی وراثت قدیمی پر قابض ہے اپنے بزرگوں کے تعلیم مشن کو کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہزاروں مرید اور عقیدت مند روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ تاریخ ابجد سید آباد است ۱۰۲۱ھ ہے۔ اصل رقبہ ۱۳۳۰ ہے۔

(بڑالہ) ڈیرہ بڑا نوالہ

جس وقت ملک فیروز خان گکھڑ نے اپنے بھائی ملک سکندر خان گکھڑ کو ملک پوٹھوہار سے نکال کر خود اس پر قبضہ کر لیا ان ایام میں ملک تاتاری خان بن ملک فیروز خان کیساتھ کچھ تھے گھڑ سوار تھے۔ اب جس جگہ موضع بڑالہ آباد ہے اس جگہ بڑ کے درخت آباد تھے۔ ان درختوں کے سائے کے نیچے تاتار خان کا ڈیرہ تھا اس جگہ سے تیر اندازی کرتے تھے۔ کچھ فوج یہاں پر مقیم رہی

کاک

مسی کاکا نوں بجانب کابل سے پاٹھوہار میں داخل ہوا۔ پہلے موضع لہڑی علاقہ کھیالہ پنڈ دادن خا
ن میں سکونت پذیر ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ کے ہاں ملازم ہوا پہلے یہ گاؤں غیر آباد تھا۔ کاکا خان نے اسے از سر نو آباد کیا۔ اپنے نام پر گاؤں کا نام کاکا رکھا بعد ازاں کاک مشہور ہوا۔ اس کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

آدھی

فتو خان قوم جنجوعہ مواضعات کھیالہ پنڈ دادن خان سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے پاس قلعہ پھروالہ میں ملازم تھا۔ موضع آدھی جو کہ بے چراغ تھا خدمت کے عوض سلطان موصوف نے اسے دے دیا۔ فتو خان نے اقوام جھمٹ، بھٹی، بکلاڑ آباد کیں موضع آدھی پھر بالہ اور جنجوعہ مذکور کے گاؤں کھیالہ کے درمیان واقع ہے۔ پوٹھوہاری زبان میں نصف کو آدھا کہتے ہیں اس لئے گاؤں کا نام آدھی مشہور ہوا۔

گھونگریلہ

قدیم دیہات ہے۔ ایک دفعہ کسی نا معلوم وجوہ کی بنا پر بے چراغ ہو گیا۔ مسی کنگر خان قوم بھٹی سلطان سارنگ خان کے پاس ملازم تھا۔ رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ کنگر خان کی اولاد غیر آباد ہو گئی قوم کھتری گوت سوکیہ موضع رائے کور سے اٹھ کر یہاں آئی۔ کھتریوں کے ہاتھوں ایک مسلمان زمیندار قتل ہو گیا قتل کے مقدمہ میں قید ہو گئے۔ بخشی چنار گوت لانب کی سفارش سے حاکم وقت نے آزاد کیا۔ مگر دل میں زمینداروں کا خوف تھا۔ اس وجہ سے قوم لانبہ قوم کھتری موضع ملوٹ چپ بیول سے لا کر اپنی جاگیر میں آباد کئے۔ زمیندار قوم دھمیال بھی آباد ہے۔ دیگر

gakhars.org | GYC ™

gakhars.org | GYC ™

خدمت گار قوم قدیم سے آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۴۰۷ گھماؤں ہے۔

ہیروال دولال

پرانے دیہات سے ہے اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ بانی دیہہ ہیردوال قوم گوجر تھا۔ گوجر غیر آباد ہوئے تو قوم ہوسی خان ولد لال سکندر خان اور توتی خان بوراثت داری قابض ہوئے بجر کا لک نامی قوم تنگیال آباد ہوئے۔ تنگیال اور بگیال قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔ اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

۸۸۵ھ میں دوکانیں اور مکان تعمیر ہوئے چونکہ اس جگہ بڑ کے درخت تھے۔ اس لئے دیہات کا نام ڈیرہ بڑانوالہ مشہور ہوا۔ قوم فیروزال نے یہاں سکونت اختیار کر لی اور آج تک آباد ہے۔ گاؤں کا رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے

جھیاری

گاؤں کی بنیاد ہندو دایگان نے رکھی۔ بوقت آبادی ایک مسافر جو پیاسا تھا پانی لینے کے لئے گاؤں میں گیا ایک عورت سے پانی مانگا مگر نہ ملا پھر ہر گھر میں پانی کے لئے گیا مگر نہ ملا کیونکہ گاؤں میں پانی کی قلت تھی۔ بیچارہ مسافر آبادی سے باہر آگیا اور کہا کیا عورت سمیت تمام گاؤں جھیارہ ہے کیا کسی کے گھر میں پانی نہیں ہے؟ کتنے ظالم ہیں یہ لوگ۔ چنانچہ اس واقع کے بعد اس گاؤں کا نام جھیاری مشہور ہو گیا۔ بعد ازاں بگڑ کر جھیاری ہو گیا۔ رئیس پھرپال کے عہد میں قوم دولال اولاد دلاول خان شکرا خان مرد خان آباد ہوئی، دھمیال اور بگیال قوم بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

جھیاری بنگیال (بنگھیال)

سلطان جلال خان کے عہد میں قوم بنگیال نے جھیاری کلاں سے اٹھ کر علیحدہ گاؤں آباد کیا گاؤں کا نام جھیاری بنگیال مشہور ہوا۔ آج تک قوم بنگیال اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

جھیاری کلیال

سلطان جلال خان کے عہد میں قوم بنگیال نے جھیاری کلاں سے اٹھ کر علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا نام جھیاری کلیال مشہور ہوا اصل رقبہ ۴۰۷ گھماؤں ہے

جعفر بھکوال (ڈھوک گوریاں)

جس جگہ موضع جعفر آباد ہے۔ پہلے یہاں قوم گوزا آباد تھی آبادی کا نام ڈھوک گوزیاں تھا۔ بعدازاں جعفر خان قوم بھکرال کو ۱۰۱۱ھ میں سلطان جلال خان نے جاگیر میں عطا کیا۔ انقلاب روزگار کی وجہ سے قوم گوزہ اور بھکوال غیر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

لوری گجر

سنگھر، سائیو، بسائیو تینوں بھائی چک قاضی (گجرات) میں آباد تھے آب ودانہ کی تلاش میں سائیو اور بسائیو وہاں سے آ کر ملک پوٹھوہار میں آباد ہو گئے۔ سنگھر وہاں ہی رہا۔ بسائیو ملک ہزارہ چلا گیا سائیو نے پوٹھوہار میں سکونت رکھی۔ رئیس ملک فیروز خان ولد گل محمد خان کی اجازت سے گاؤں آباد کیا بانی گاؤں کی قوم گوجر اور گوت لوری تھی اس لئے دیہات کا نام گوجر مشہور ہوا۔ سائیو کی نسل اپنی قدیم وراثت پر قابض ہے۔ گوجر قوم گوت جیو کمرہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

دو کھوہا

مسمی رلا قوم گوجر گوت چوہان مکتب میں مدرس تھا۔ ۹۷۳ھ میں رئیس کمال خان گکھڑ کی اجازت سے گاؤں آباد کیا۔ بوقت آبادی رلا کی دو بیویاں تھیں جو آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی تھیں۔ دونوں بیویوں کے لئے الگ الگ کنویں تعمیر کروائے تاکہ ایک دوسرے کے کنویں پر پانی بھرنے نہ جائیں۔ اس لئے گاؤں کا نام دو کھوہا مشہور ہوا۔ پوٹھوہاری زبان میں کنویں کو دو کھوہا کہا جاتا ہے۔ اس لئے اصل وراثت قوم گوجر چوہان کی ہے۔ گوجروں کی دیگر گوتیں موٹن، کالسی، بسوال اور بجران وغیرہ بعد میں آ کر آباد ہوئیں اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔ چوہدری محمد اشرف سیکریٹری پنجاب کا آبائی گاؤں ہے۔

ہیر (ہیر رتیال)

جس جگہ اب گاؤں آباد ہے پہلے یہاں قوم گھگڑیال آباد تھی۔ اللہ کی مرضی سے قوم گھگڑیال غیر آباد ہو گئی۔ بعدازاں قوم رتیال نسل شہید جن کی قبر ایاز سر پر واقع ہے ملک پیلو خان کے عہد حکومت میں ۱۰۱۱ھ میں آباد ہوئی اس کے نیچے پانی جاری رہتا ہے اس لئے اس کو ہیر کہتے ہیں پوٹھوہاری زبان میں پانی کے سوراخ کو ہیر کہا جاتا ہے اس لئے گاؤں کا نام ہیر رتیال مشہور ہوا بعدازاں بگڑ کر ہیر رتیال مشہور ہو گیا۔ قوم بدحال رتیالوں سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہوئی۔

ہیر (ہیر آہیر)

مسمی ٹھوٹھا قوم آہیر موضع انگا شاہ بلاول (اندہ شاہ بلاول) علاقہ آوان کاری میں اپنی قوم سے لڑ جھگڑ کر ملک پوٹھوہار میں آباد ہوا اور کچھ عرصہ موضع کنیلی (کنبے صادق) کمپ بیول رہا سلطان جلال خان کے عہد میں کنبے صادق کو چھوڑ کر جب راہبری ڈھاریاں موضع ہیر آہیر میں آباد ہوا کس (ندی) کے کنارے گاؤں آباد کیا مسمی ٹھوٹھا کے چار لڑکے تھے جو مستو، آجا، روکھا، اور ہیر کے نام سے مشہور تھے آجا موضع توپکی پپ (تحصیل) آڑہ میں آباد ہوا اور ہیر کی اولاد اسی گاؤں میں آباد ہے۔ مستو پشاور کے علاقہ میں چلا گیا۔ روکھا موضع بڑ علاقہ سید پور سارنگال آباد ہوا اور ہیر کی اولاد اسی گاؤں میں آباد ہوگی۔ سو قوم آہیر کی اولاد اپنے قدیم وراثت پر قابض ہے پوٹھوہاری زبان میں آہیر پانی رسنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

ہیر کھیال

مسمی سوکا ہی قوم کھیال موضع دوکالی کلاں پرگنہ دانگلی سے اکبر قلی خان گکھڑ کے کارداروں کی معرفت یہاں آباد ہوا۔ پرانا گاؤں غیر آباد ہو چکا تھا جو کہ کس (ندی) ہیر کے کنارے واقع تھا اور گاؤں کا بانی قوم کھیال سے تھا۔ اس لئے نام ہیر کھیال مشہور ہوا۔ دیگر اقوام کنگال، بھکیال،

gakhars.org | GYC ™

اعوان، تھوتھال اور کھنگر وغیرہ قوم بکیال کی معرفت آباد ہوئے۔

عمیالہ

میاں رنگو خان ڈوگر قوم چوہان سلطان جلال خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ اس نے اسلام قبول کیا تو اس کا اسلامی نام مومن رکھا گیا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے گاؤں جاگیر میں دیا گیا۔ جاگیردار کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام عمیالہ مشہور ہوا۔ دیگر قوم میں کھنگر۔ گنگال، ملیار وغیرہ چوہانوں کی معرفت سے آباد ہوئیں۔

درکالہ جھونگل دھریک والا

درکالہ جھونگل، درکالہ گوجراں اور درکالہ بھٹ پہلے ایک گاؤں تھا گاؤں کی بنیاد رکھنے والا ایک گوجر تھا گاؤں کی آبادی سے پہلے یہاں دھریک کے درخت عام تھے گوجروں کی برادری گجرات کی طرف سے برائے ملاقات آیا کرتی تھی اور کہا کرتے تھے کہ موضع دھریک والا میں جائیں گے۔ رفتہ رفتہ گاؤں کا نام درکالہ مشہور ہوا بعدازاں رائے ڈلا قوم تھتھال کے بھائی جھونگل کو تین آسامی رقبہ اپنے بھائی کی خدمت کرنے پر ملا۔ رائے ڈلا نے ہاتھی خان گکھڑ اور درویش خان قوم جنجوعہ رئیس کے مقابلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں تھیں۔ دیگر اقوام اپیال، رتھیال، تھریال، بھکوال اور بدھال باری باری آ کر آباد ہوئیں تھیں۔ اصل وراثت قوم تھتھال ہے دیگر اقوام بوجہ رشتہ داری آباد ہوئیں وجہ تسمیہ یوں ہے کہ تارو خان اور تھتھا خان دو حقیقی بھائی ہندوستان کے مشہور راجہ کرن خان کی نسل سے تھے دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ تارو خان کی نسل تاروآل اور تھتھا خان کی نسل تھتھال کے نام سے مشہور ہوئی تھتھال نسل جھونگل آباد ہے۔

درکالہ گوجر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے یہ گاؤں قدیم دور میں آباد ہوا سلطان سکرم خان کے عہد میں گوجر

غیر آباد ہو گئے گاؤں ویران ہو گیا۔ بعدازاں سارنگال بوراثت داری قابض ہو گئے درکالہ کلاں سے رقبہ علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا گیا۔

درکالہ بھٹ

رائے ریالہ بار فروش (بھٹ) جو شعر کہنے میں کمال مہارت رکھتا تھا سلطان جلال خان مصاحب خاص تھا۔ درکالہ کلاں میں رئیس نے ۱۲ آسامی رقبہ الگ کر کے اسے بطور جاگیر عطا کیا۔ ریالہ بھٹ کی نسل اس قدیمی وراثت پر قابض ہے پوٹھوہاری زبان میں بھٹ کو جھنڈیا مراسی کہتے ہیں۔

اصل رقبہ 1260 گھماؤں ہے

بھنگالی گوجر و کھنگر

پہلے ایک ہی گاؤں تھا مسمی عثمان قوم گوجر گوت پسوال موضع دھوریہ علاقہ گجرات سے پوٹھوہار میں آیا۔ اور اس جگہ کو پسند کر کے سلطان مرادقلی خان گکھڑ کے پاس عرض کی کہ یہ جگہ رہائش کے لئے عطا کی جائے۔ عثمان گجر نے پہلے جب اس گاؤں کو دیکھا اس دن بروز عید شادی عورتیں ایک درخت کے پاس پینگ (جھولا) جھول رہی تھیں۔ رئیس سے گوجر نے عرض کیا کہ موضع بھنگال والا عطا کیا جاوے۔ چنانچہ رئیس نے گاؤں عطا کر دیا۔ چنانچہ عثمان گوجر گوت پسوال کے دیگر رشتہ دار بوجہ رشتہ داری گوجراں ضلع نون۔ چوہان اور کانسی وغیرہ آ کر آباد ہوئے۔ مسمی روکھا قوم کھنگر جو کہ محمد بن بوب کی نسل سے تھا۔ اس کی بھنگالی کلاں سے نصف موضع اور جاگیر مرادقلی خان کے عہد میں عطا ہوئی۔ اس کی اولاد آج تک قابض ہے۔ قوم گوجر گوت کتانہ (کمانہ) بھی سکونت پذیر ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

سکروٹا کھوکھر

عہد قدیم میں مسمی سکر قوم کھوکھر نے بنیاد رکھی۔ لیکن کسی وجہ سے کھوکھر قوم غیر آباد ہوگئی۔ بعد ازاں شہباز خان فیروزوال جو کہ نسل دینا خان ولد ملک فیروز خان سے تھا۔ جلال خان کے حکم سے گاؤں آباد کی۔ شاہباز خان موضع سورتی سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوا۔ سکھ دور حکومت کے ابتداء میں یہ گاؤں ویران تھا۔ سردار صاحب سنگھ نے محی الدین قوم فیروزوال ساکنیہ والا کو یہ گاؤں بطور چہارم انعام میں برائے آبادی عطا کیا۔ اور دیگر قومیں فیروزوال کی معرفت آباد ہوئیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

چک دولت

مسمی دولت قوم بافندہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔ جاگیردار دولت بافندہ نے چک بندی کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں اقوام دھمیال، کھلیال، سہنسرال وقتاً فوقتاً آ کر آباد ہوئے۔ قوم بافندہ قدیمی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی قدیمی جاگیر پر قابض ہیں۔ گاؤں کا نام جاگیردار کے نام پر چک دولت مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

چک جولی

جس جگہ گاؤں آباد ہے۔ اس جگہ قدیم عہد راجگان کے گاؤں کے کھنڈرات تھے۔ مسمی جولا قوم گوجر گوت بجاڑ کو سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں رقبہ دیا گیا۔ اس نے چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔ قوم دھمیال بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

بڑی فیروزوال

سرور خان ولد رنگا خان قوم فیروزوال نے بے چراغ گاؤں سلطان جلال خان گکھڑ سے منصب وراثت میں حاصل کیا۔ گاؤں کے قریب ایک بہت بڑا پتہ سنگ نما بھی پتھر کا ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں کا نام بڑی فیروزوال مشہور ہوا۔ اقوام فضیل اور بجیال بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

ڈھوڈا بڑ

مسمی ڈھوڈا قوم بافندہ گکھڑوں کے گھروں میں کپڑے تیار کر کے دیتا تھا۔ چنانچہ اس خدمت کے عوض سلطان جلال خان گکھڑ نے ویران گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ڈھوڈا مشہور ہوا۔ گاؤں کے نزدیک بڑ سرزاں کا درخت ہے۔ گردش زمانہ سے قوم بافندہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ اور قوم فضیل قابض ہوگئی۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

رامیال کلاں

عہد پاستان سے آباد ہے۔ اسی عہد میں رامان نامی قوم برہمن گوت پہلار بہلاد نے آباد کیا۔ برہمن قوم کسی وجہ سے جلاوطن کی گئی۔ اس کے بعد مسمی (سونیرا) سوندر قوم بھٹی نے عہد جلال خان حسب اجازت متعدیاں 1014 ہجری میں گاؤں آباد کیا۔ اقوام سہو اور بجرا بھٹی بوراثت داری آباد ہیں۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

جگی نڑالی

جس جگہ جگی آباد ہے۔ پہلے اس جگہ غریب تھے۔ وہ ایک زمین بوٹی سروٹ کے ساتھ لگتا ہے۔ سکولوں کے بچے بڑی قلمیں بناتے ہیں۔ قوم آوان گوت جگی مشہور ہوا۔ کسی وجہ سے آوان

غیر آباد ہو گئے۔ ان ہی دنوں راجہ کان ولد شادمان خان قوم سوگیال جو کہ قوم گکھڑ کے مورث اعلیٰ گکھو شاہ کی نسل سے ہیں۔ موضع سوگیال تپہ ہی موجودہ علاقہ سوہاوہ تحصیل جہلم سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوئے۔ نقل مکانی کی وجہ سے قوم بدھال سرگودھن تپہ ہی سے دشمن تھی۔ بدھال قوم سے لڑائی میں شکست کھا کر موضع سوگیال سے بھاگ آئے۔ اور مراد خان قلی کی اجازت سے 1077 ہجری میں گاؤں آباد ہوا۔ قوم کھوال آوان بوجہ سازداری سوگیالاں گاگری تپہ حویلی پرگنہ پھرہالہ سے اٹھ کر یہاں آباد ہوئے۔ آج تک اقوام کھوال اور سوگیال اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔

آرجن

پہلے اس جگہ کھتری گوت سہوترہ آباد تھے۔ مسمی آرجن ولد بختیار سارنگ خان کے عہد میں آکر آباد ہوئے۔ بعد ازاں مسمی شیخا قوم دووال نے سکونت اختیار کی۔

مدیکالہ

مسمی مدیا قوم برہمن گوت کالا موضع کالا بھڈا ابدہ کالا جہلم سے اٹھ کر سارنگ خان کے عہد میں اس جگہ آباد ہوئے۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے مدیکالہ نام گاؤں مشہور ہوا۔

چک ماندرہ

مسمیاں مادھو اور منگ قوم برہمن حقیقی بھائی تھے۔ موضع ماندرہ کے قریب ایک پرانا پشتہ ہے جس پر ان کی سکونت تھی۔ مادھو نے جو کہ کافی دولت مند تھا۔ اس جگہ سے اٹھ کر علیحدہ چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔ دوسرا بھائی مانک موضع داریال تپہ بیول جا کر آباد ہوا۔ قوم برہمن موضع ماندرہ سے غیر آباد ہوگئی۔ قوم کلیال میوزہ بوراثت داری آباد ہے۔ بعد ازاں اقوام بھٹہ بتھیال، لوہدرہ، بدھال، ہنگیال، اور لوہدرہ آکر آباد ہوئیں۔ رئیس پھرہالہ کے عہد میں قوم کلیال

علاقہ پشاور سے میوہ لا کر سوداگری کرتے تھے۔ اس لئے قوم کلیال کے خطاب میوزہ مشہور ہو گیا۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

کیلزی کھکوی

قدیم دیہات میں سے ہے مسمی کیلز قوم بھٹی نے گاؤں آباد کیا۔ عرصہ دراز کے بعد بھٹی قوم غیر آباد ہوئی۔ رئیس مراد قلی خان کے عہد میں حضرت حاجی گوہر" قوم بجیال کو گاؤں بطور جاگیر عطا ہوا۔ اور ان ولی اللہ کا مزار اس گاؤں کی حدود میں واقع ہے۔ اور اس جگہ ڈھول بجانا منع ہے۔ چونکہ ڈھول کی آواز سے بزرگ حاجی گوہر کو حالت رقص طاری ہو جاتی تھی۔ اسلئے عوام احتراماً ڈھول نہیں بجاتے۔ حاجی صاحب کی اولاد اپنے بزرگوں کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہزاروں عقیدت مند دربار پر حاضری دیتے ہیں۔ اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جوڑیاں

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی جوڑا نامی ہندو نے گاؤں آباد کیا۔ مگر ہندو کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں مسمی عادا قوم بھنگیال موضع سہر تپہ بیول سے اٹھ کر اس گاؤں میں آباد ہوئے۔ عادا قوم بھنگیال کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سانگیہ فیروزوال

اصل وراثت قوم کھنگر کی ہے۔ سنگھر قوم کھنگر نے گاؤں آباد کیا۔ انقلاب روزگار سے کھنگر غیر آباد ہو گئے۔ جلال خان اور اخوند خان کو بطور وراثت عطا کیا۔ اس وجہ سے وہ دیرہ بڑالہ سے اٹھ کر اس جگہ بائش پذیر ہو گئے۔ دیگر اقوام بھچھل دھمیال، بھکوال، سوکن، اور ننگیال و غیر آباد

gakhars.org | GYC ™

کوروالی

اصل وراثت قوم کھتری گوت گاندھی مقرر تھی۔ مسمی کور قوم گاندی نے عہد آتش پرست میں آباد کیا۔ گردش زمانہ سے کھتری غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں فیروزوال اور زمیندار قوم بھچیال بوراثت داری آباد ہوئے۔ آخر میں اقوام دھمیال، کنیال اور کھبیال بھی یکے بعد دیگرے آباد ہوئے۔

کھبب فیروزال

دفتر محکمہ مال میں اس نام کا کوئی دیہہ نہ تھا۔ زمیندار قوم کھبال موضع کوروالی کی حد میں آباد تھے۔ نام موہڑہ کھبب مشہور تھا۔ بعد ازاں گاؤں اکبر قلی خان نے جمال خان بن گبر خان فیروزال کو عطا کیا۔ قوم کھبال غیر آباد ہو گئے۔ قوم فیروزال نسل دیا خان آباد ہے۔

جمال زنگولیہ

مسمی جمال خان قوم فیروزال اکبر قلی خان کے ہاں ملازم تھا۔ جمال خان نے بڑے شوق سے اپنے گھوڑے کے گلے میں (زنگولہ) گھنگھرو ڈال رکھی تھی۔ یہ رقبہ اس کو عطا ہوا۔ جمال فیروزال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ زمیندار قوم دھمیال بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

تو تھیہ کلیال

قدیم دیہات سے ہے۔ قدیم دور میں تھو برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر توتھیہ مشہور ہوا۔ برہمن غیر آباد ہو جانے پر قوم کلیال نے قبضہ کر لیا۔ دیگر اقوام دولال، گجریال، مطیال اور رتیال وغیرہ آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

ہیں۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

جبکی جھنگی جلال

جھنگی جلال، جھنگی بانڈ اور جھنگی تاجو پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ قدیم پشتہ اور آبادی کے کھنڈرات جھنگی تاجو اور جھنگی بانڈ کے درمیان واقع ہیں۔ 761 ہجری میں جھنگو قوم کھکھڑ نے آباد کیا۔ بحساب ابجد یوں درج ہے زجبکو کھکھڑ آباد است۔ جبل 761 ہجری بعد ازاں جلال خان گکھڑ نے اپنے حصہ برادری میں سے چار آسامی پر قبضہ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ جلال خان نے مرزا خان ولد تاج خان فیروزوال کو وراثت میں عطا کیا۔ چنانچہ مرزا خان قوم فیروزوال کی وجہ سے گاؤں کا نام جھنگی جلال مشہور ہوا۔ قوم بھچیال بھی اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جبکی جھنگی بانڈ (بالا)

مسمی بانہ قوم کھکھڑ نے اپنے حصہ 720 گھماؤں رقبہ پر قبضہ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ قوم بھچیال اور دھمیال بھی آباد ہیں۔ مکرم خان نے خیرا خان و روح اللہ خان فیروزوال کو گاؤں بطور وراثت عطا کیا۔ اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

جھنگی تاجو (کوٹلہ)

مسمی تاجو کھکھڑ نے برادری سے 720 گھماؤں حصہ علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا۔ قوم کلیال بھی آباد ہے۔ مسمی پیر داد خان قوم فیروزوال کو مکرم خان نے گاؤں وراثت میں عطا کیا۔ اب اس گاؤں کا نام کوٹلہ مشہور ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پیر داد خان نے کمال طریقہ سے بازار اور آبادی کی۔

سانجھوٹ

قدیم دورِ حکومت میں مسمی سائی قوم برہمن گوت جوتی موضع جوتیانہ کھیالہ (پنڈ دادنخان) سے آ کر گاؤں آباد کیا۔ اس کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سوڑا کھنتوریل

موجودہ گاؤں کے مقام پر قدیم آبادی تھی۔ ایک دفعہ گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ حضرات شیخ برانؒ قوم کھنتوریل جو کہ ولی اللہ اور عبادت گزار تھا۔ کوہستان جسکھنہ کی طرف سے آ کر جلال خان کے عہد میں موضع سوڑا میں سکونت اختیار کی۔ حضرت شیخ برانؒ قوم کھنتوریل کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ ایک دفعہ اس گاؤں سے رئیس اکبر قلی خان گزرے۔ بوجہ خار بندی (پلیار) راستہ تنگ تھا۔ رئیس نے کہا کہ گاؤں سوڑا (تنگ) ہے۔ چنانچہ رئیس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ نے دائمی نام اختیار کر لیا۔ گاؤں کا نام سوڑا کھنتوریل مشہور ہوا۔ قوم دسیار بھی آ کر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

سوج بہادر (موہڑہ پیکاں)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ قدیم دور میں سوجا برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بہادر قوم جنجیال قابض ہوا۔ مگر جنجیال قوم بھی غیر آباد ہو گئی۔ اکبر قلی خان کے عہد میں گوجر بھی قوم بھٹی بعہدہ ہرکارہ (ڈاکیا) ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ عوام اسے موہڑہ پیکاں کہتے ہیں۔ چونکہ ہرکارہ کو فارسی میں پیک کہتے ہیں۔ لطیف خان ولد شیر خان قوم دوال بھی بوراثت داری آباد ہیں۔

کلیال

پہلے اس جگہ قوم کلیال آباد تھی۔ قدرت خداوندی سے کلیال غیر آباد ہو گئے۔ مسمیاں فیروز خان اور فتح خان پسران ہوی خان وقطب خان ولد بودلا خان اور اولاد شمس خان ولد جیال خان قوم دولال آباد ہوئے۔ بوجہ لڑائی بعد ازاں قوم دولال اس جگہ سے اٹھ کر دیگر مواضعات میں جا کر آباد ہوئے۔ اقوام کہوٹ اور تیلی 360 گھماؤں جاگیر پر قابض ہیں۔ اصل رقبہ 950 گھماؤں ہے۔

چک بوجا

مسمیاں فریا اور بوجا قوم برہمن حقیقی بھائی تھے۔ عہد رایگان میں دونوں نے گاؤں آباد کیا۔ فریا بڑا بھائی تھا۔ اسی نے گاؤں آباد کیا۔ دوسرا بھائی بوجا چک بندی کر کے علیحدہ آباد ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہوئے۔ بعد ازاں جلال خان نے شیخو شہزادہ کی اولاد کو بوراثت داری عطا کیا۔ کلیال اور کھنتوریل بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

فریا بوجا (کور دولال)

عہد پاستان سے آباد ہے۔ مسمی فریا بوجا کا بھائی تھا۔ موضع چک بوجا سے علیحدہ ہو کر کے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں مجسم خان ولشکری خان بن شیر محمد خان قوم دولال جلال خان کے عہد میں بوراثت داری آباد ہوا۔ دیگر اقوام جنجیال، کلیال، کھنتوریل، اور سیال قوم دولال نے آباد کئے۔ عوام اسے کور دولال کہتے ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

نور دولال

نور قدیمی دیہات سے ہے۔ شاہراہ اعظم پر واقع ہونے کی وجہ سے غیر ملکی شاہی نوجوان کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو گیا۔ بعد ازاں نور خان قوم دولال بن کمال خان بن شمس شہید جن کا مزار موضع

gakhars.org | GYC TM

نور سے مغرب کی طرف کنواں پرانا کے پاس شاہراہ پر واقع ہے۔ نور قوم دولال کی اولاد قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بسلا بنگیال (بنگشال)

قدیمی دیہات سے ہے۔ عہد قدیم میں برہمن آباد تھے۔ جس وقت ہمایوں بادشاہ کی افواج جو کہ مرزا کامران اور مرزا عسکری کے ہمراہ تھیں۔ شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر کابل جا رہی تھی۔ مغلوں نے اس گاؤں میں دست اندازی کی برہموں نے زبردست مقابلہ کیا۔ تمام برہمن قتل ہو گئے۔ گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ جلال خان کے عہد میں مسمی بلا قوم بنگیال آباد ہوا۔ بعد ازاں قوم سہسرال بنگیال اور میال یکے بعد آباد ہوئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بوچیال

وراثت قوم برہمن گوت سرو ہے۔ قدیم عہد میں بوچا برہمن نے آباد کیا۔ بوچا کی اولاد آباد ہے۔ بعد ازاں سدین، آہیر، مطیال، اور سہسرال اقوام آباد ہو گئیں۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

ہروال بنگیال (بنگشال)

پرانے دیہات سے ہے۔ قدیم عہد میں مسمی ہروال قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں مسمی فیل قوم بنگیال آباد ہوا۔ قوم کھنگر بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

منگوٹ

قدیمی گاؤں ہے۔ قدیم عہد میں منگو برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں ملک پہاڑی خان علاقہ دانگلی

سے پیر وشکار کے لئے اس نواح میں آیا۔ اس جگہ کو پسند کر کے رہائش اختیار کر لی۔ ملک پہاڑی کے گھر شیر محمد خان پیدا ہوا۔ اس کے ہاں تاج محمد پیدا ہوا۔ تاج محمد کے گھر شاہ باز خان پیدا ہوا۔ شاہ باز خان کے گھر چار فرزند تھے۔ جو کہ مسمیاں مرزا خان، بلند خان، فتح خان، اور قاسم خان کے نام سے مشہور ہوئے۔ چاروں بھائیوں کی اولاد بوراثت داری موضع منگوٹ اور ہردو گوزہ میں آباد ہے۔ اس خاندان کا خطاب پاہڑیال مشہور ہے۔ جو کہ ان کے مورث اعلیٰ ملک پہاڑ خان کی وجہ سے مشہور ہوا۔

جٹال

پرانے دیہات سے ہے۔ پہلے اس گاؤں میں قوم گیک آباد تھی۔ بعد ازاں مسمی جیو قوم جٹال یعنی جنجوعہ کھیالہ (پنڈ دادن خان) کی طرف سے آ کر مراد قلی خان کے عہد میں آباد ہوا۔ قوم گیک غیر آباد ہو گئی۔ قوم بدھال اور سہسرال بھی آباد ہیں۔

شکریلہ

اصل وراثت قوم بھکوال کی ہے۔ شکر خان قوم بھکوال نے آباد کیا۔ اکبر قلی خان نے شکر خان کو جاگیر میں عطا کیا۔ شکر خان بھکوال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پائمال

حضرت میاں زاہد محمد قوم پائمال جو کہ ولی اللہ اور ریاضت و عبادت میں صاحب کمال تھے اور قوم پائمال ان کا بے حد احترام کرتی تھی۔ ایک تو عبادت ربانی کی وجہ سے دوسرا وہ نسل گکھڑ شاہ سے تھے۔ رئیس جلال خان گاؤں وراثت میں عطا کیا۔ انھوں نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ حضرت میاں زاہد صاحب کی اولاد اپنے بزرگوں کی وراثت پر قابض ہے۔ اس کے بعد مسمی لعل خان سکنہ

gakhars.org | GYC ™

کہد یوٹ قوم سدال کو معظم قلی خان نے منصب میں عطا کر دیا۔لعل خان سدال نے اس جگہ رہائش اختیار کی۔اس کی اولاد موجود ہے۔قوم فیروز وال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔قوم پامال کی وجہ سے نام دیہہ پامال مشہور ہوا۔

پسوال

قدیم سے آباد ہے۔ایک دفعہ ویران ہوا۔بعدازاں مسمی رانا قوم گوجر گوت پسوال نے اکبر قلی خان کے عہد میں از سر نو گاؤں آباد کیا۔قوم گوجر گوت پسوال اور نون آباد ہیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈ پایاں

پنڈ پایاں اور پنڈ بالا ہر دو مواضعات ایک ہی جگہ آباد تھے۔رجا قوم بدھال یعنی آوان نے ملک گل محمد خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔قدرت خداوندی سے قوم بدھال غیر آباد ہوئے۔ملک تاتار خان ولد ملک فیروز خان کی اولاد موضع پنڈ میں آباد تھی۔بعدازاں جیو بیگ قوم بوگیال کو نصف موضع مراد قلی خان نے منصب میں عطا کیا۔اور نصف گاؤں فیروزوالوں کے پاس ہے۔اس لئے دو مواضعات مقرر ہوئے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

پنڈ بالا

وراثت قوم فیروز وال ہے۔اقوام سدال،دھمیال اور آدمال بھی سکونت پذیر ہیں۔اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

جبر فیروز وال

مسمی جبرا قوم ملیار نے گاؤں آباد کیا۔بعدازاں ملیار غیر آباد ہو گئے۔گاؤں بے چراغ تھا۔اس

لئے فیروز وال بوراثت داری آباد ہو گئے۔بانی جبرا قوم فیروز وال کی آبادی کی وجہ سے گاؤں کا نام جبر فیروز وال مشہور ہوا۔

جبر بوگیال

جبر کلاں سے جلال خان نے قوم بوگیال کو وراثت عطا کی۔لیکن قوم فیروز وال نے زبردستی اپنی برادری پر حملہ آور ہو کر قبضہ کر لیا۔

سنبال

مسمی سنبا قوم پامال نے گاؤں آباد کیا لیکن قوم فیروز وال نے اپنی برادری قوم پامال پر زبردستی حملہ آور ہو کر قبضہ کر لیا۔اقوام دیہاڑ،آدڑہ اور گھڑال بھی سکونت پذیر ہیں۔

پاہڑیال

مسمی پاہڑ خان قوم بھٹی نے عہد راجگان میں گاؤں آباد کیا۔بھٹی غیر آباد ہو گئے۔قوم کھتری گوت سوفی نے بوراثت داری قبضہ کر لیا۔بانی کے نام پر نام دیہہ پاہڑیال مشہور ہوا۔

پنڈانہ سودنارصہ (رنگ پور)

قدیم دیہات سے ہے۔پہلے اس کا نام رنگ پور تھا۔بعدازاں کسی سوداگر نے یہاں قیام کیا۔اور اپنا مال دوسرے سوداگر کے پاس فروخت کر دیا۔اور بہت نفع کمایا۔اور کہا کہ اسی گاؤں سے بہت سود حاصل کیا۔اسی لئے نام دیہہ سود مشہور ہوا۔قوم گوجر گوت پنڈانہ،پھنڈانہ،بوراثت داری آباد ہے۔اس لئے گاؤں کا نام سود پھنڈانہ مشہور ہوا۔دلاور خان کے عہد میں جنا خان اور گوجر خان قوم نارصہ کو گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔قوم نارصہ بوراثت داری قابض رہی۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

جاتلی

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے قوم گوجر آباد تھی۔ مسمی جاتل قوم گوجر نے آباد کیا۔ جس وقت رائے دلا قوم تھتھال نے رئیس ہاتھی خان کی جنگ میں نمایاں خدمات انجام دیں اس وقت موضع جاتلی مع چند دیگر دیہات کے قوم تھتھال کو بطور وراثت عطا ہوئے۔ گوجر غیر آباد ہو گئے۔ دیگر اقوام آوڑہ، اور گکھڑ آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

بنیال

قدیم سے آباد ہے۔ پہلے کسی گکھڑ نے آباد کیا۔ اس کے علاوہ کئی قومیں آباد ہوئیں۔ بعد ازاں قوم گوجر نے دخل حاصل کیا۔ اصل رقبہ 1800 گھماؤں ہے۔

سوکاوت

مسمی سوکا قوم وت جلال خان کی فوج میں بزمرہ سواراں ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ سوکا نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ نام اپنے اور قوم کے نام پر رکھا۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

ہنسی موتیال

مسمی ہنسو موتیال جلال خان کے عہد میں علاقہ روہتاس (ضلع جہلم) میں اپنی برادری کے ساتھ جنگ کر کے اس علاقہ پوٹھوہار میں بھاگ آیا۔ اور گاؤں آباد کیا اپنے اور قوم کے نام پر گاؤں کا نام ہنس موتیال رکھا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈوڑا کناس

پنڈو نامی ہلال خور خدمت جاروب کشی در سرکار لشکری خان میاخت اور اور یہ مسلور کر

سالا ہے۔ بے چراغ ہو۔ خدمت کے عوض رئیس نے یہ گاؤں جاگیر میں عطا کیا چنانچہ پنڈو چاروں کشی چوہڑانے گاؤں آباد کیا بلاک خورد (چوہڑے) کو فارسی زبان میں کناس کہتے ہیں۔ اس لیے نام دیہہ پنڈوڑا کناس مشہور ہوا بعد ازاں قوم فیروزال سکنہ موضع ٹھنگی جلال سے آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

میرا کوتوال

ملک فیروزال خان کے عہد میں مسمی میرا آوان بعد کوتوال ملازم تھا خدمت کے عوض گاؤں وراثت میں عطا ہوا میرا آوان کی اولاد کی وجہ سے آوارہ ہو گئی۔ اور اس گاؤں کا رقبہ قرب جوار کے دیہات میں شامل کر دیا گیا ہے بانی کے نام اور عہدہ کی وجہ سے میرا کوتوال مشہور تھا اصل رقبہ ایک آسامی 385 گھماؤں ہے۔

ستیال کلاں

عہد پاستان سے آباد ہے بعد ازاں قوم برہمن ستیال کے کسی آدمی نے گاؤں آباد کیا قوم برہمن گوت ستیال آج تک قابض ہے اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

مرادی

مسمی مرادی قوم گکھڑ نے جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا گاؤں کا رقبہ سات قلبہ تھا۔ کچھ تھیال مرادی میں شامل ہو گا۔ اقوام گکھڑ اور بجیال بھی آباد ہیں اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

سرایدنہ

قوم گوجر کی وراثت ہے۔ گوجروں کی گوت سرایدنہ نے آباد کیا۔ پہلے بے چراغ تھا۔ اکبر قلی خان کے عہد میں گوجروں نے دخل حاصل کیا تھا۔ سرایدنہ کی اولاد اپنی وراثت پر قابض ہے۔

gakhars.org | GYC ™

صایب

مسمی صایب جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے رقبہ جاگیر میں عطا کیا۔ اس نے گاؤں آباد کیا۔ دلاور خان کے عہد میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ قوم دولال قابض ہو گئی۔ زمیندار قوم کلیال میں مالک و قابض ہے۔

نتھا چھتر (چڑ)

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی نتھا قوم برہمن نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ مسمی چڑ دیو قوم منہاس جلال خان کے عہد میں بوراشت داری قابض ہوا۔

ججو بوکن

مسمی ججو قوم گوجر گوت بوکن رئیس مبارک خان گکھڑ کے عہد میں ضلع گجرات سے نقل مقانی کر کے اس جگہ آباد ہوئے۔ رئیس کے کارداروں نے برائے آبادی غیر آباد رقبہ عطا کیا۔ بعد ازاں قوم بدھال نسل مراد خان آباد ہوئے۔ قوم آرڑہ اولاد نتھو خان بن تیغ خان چوہان سکونت پذیر ہوئے۔

رنجالی

قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ مسمی رنجا خان قوم آرڑہ نسل سنتھو چوہان ہاتھی خان کے عہد میں اس جگہ آباد ہوا۔ رنجا خان قوم آرڑہ کی اولاد قدیمی ورثہ پر قابض ہے۔ قوم دیہار بھی آباد اور قابض ہے۔

رجوا

قدیم دیہات سے پہلے رجو قوم ہندو نے آباد کیا۔ بعد ازاں ملک متھان اولاد ن قوم رتیال

نسل رتے خان لودی شہید سکنہ موضع جیرو رتیال سے اٹھ کر موضع کھوکر کا (ترسو ہادہ کلیال) میں کچھ عرصہ آباد رہے پھر وہاں سے اٹھ کر موضع ز کھڑی (تخت پڑی) رہائش اختیار کر لی۔ قوم بدھال سے رشتہ داری کی وجہ سے موضع ججو بوکن سے آ کر رجوا میں آباد ہوئے۔ اب ان کی اولاد قابض ہے ملک متھا خان کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔

رامان بوکن

مسمی راماں ولد ججو قوم گوجر گوت بوکن نے رئیس جلال خان کے عہد میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام یہ رامان بوکن مشہور ہوا۔ راماں کے باپ نے ججو بوکن آباد کیا۔

جوابوکن

مواضعات ججو بوکن اور رامان بوکن میں آباد قوم گوجر گوت بوکن کے ایک شخص مسمی جوا نے جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جوابوکن مشہور ہوا۔

جھونگرا

جلال خان کے عہد میں مسمی جھونگرا قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ دلاور خان کے عہد میں قوم گکھڑ موضع منگوٹ کی زیادتی اور ظلم کی وجہ سے گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ گردو نواح کے دیہات کے لوگ خصوصاً موضع درکالی جھونگل والے کاشتکاری کرتے ہیں۔

سدادولال

مسمی سدا قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں جہانا قوم دولال آوان قابض ہوا۔ بعد ازاں فیروز وال موضع قطب جو آرڑہ بوجہ دشمنی برادری تھیال موضع بسالی موضع قطب کو ہمراہ قوم آوان تبادلہ کیا۔ آوان موضع قطب چلے گئے اور فیروز وال اس گاؤں میں آ گئے۔ قوم کیال نے علیحدہ موہڑہ آباد کیا۔

جبر ہردو

جبر قدیم دیہات سے ہے مسمی جبرو قوم آوان نے ملک سکندر خان کے عہد ۸۶۲ ہجری میں گاؤں آباد کیا۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج ہے   جبرو نام آباد ہست ایں دیہہ ۸۶۲ ہجری۔ بعد ازاں آوان غیر آباد ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ جلال خان کے عہد میں قوم گوجر اور میار قابض ہوئے۔ اور علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کیے۔

چچی

قوم گوجر کی وراثت ہے ملک گل محمد کے عہد میں اس علاقہ میں بہت بڑا اور گھنا جنگل تھا۔ مسمی رگو قوم گوجر گوت چچی نے ۸۳۱ ہجری گاؤں آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے چچی مشہور ہوا۔

تاجا مولیال

ملک فیروز خان کے عہد میں ۸۷۰ ہجری مسمی تاجا کلیال نے گاؤں آباد کیا۔ جلال کان کے عہد میں قوم گوجر گوت بوکن نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

الیہ گوجر

وراثت قوم گوجر کی ہے ملک پیر خان گکھڑ کے عہد میں مسمی شیخا قوم گوجر گوت الیہ نے گاؤں آباد کیا۔ قوم اور گوت کے نام پر الیہ گوجر مشہور ہوا۔

مونڈ بیدوال

مونڈ خان ولد بیدہ خان قوم مودہ لال سلطان آدم خان کی حکومت میں عہدہ دار تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ اس نے اپنے باپ کے نام پر گاؤں آباد کیا۔

چک برہمن

وراثت قوم برہمن کی ہے قدیم دور میں آباد ہو کر کرم اللہ ولد فیل خان قوم فیروز وال کو یہ گاؤں رئیس کرم خان نے منصب میں عطا کیا۔ اس لئے کرم اللہ کی اولاد مالک و قابض ہے اب محکمہ مال میں چک مسلم مندرج ہے۔ راجہ محمد عارف کیانی کا آبائی گاؤں ہے چک برہمن کا رقبہ دو آسامی ہے اب گاؤں میں فیروز وال گکھڑ آباد ہیں۔

نوٹ: راجہ محمد عارف کیانی نے مسجد شہاب الدین غوری کا مینار تعمیر کرایا جس کی بلندی ۱۰۳ فٹ ہے۔ اور کیانی صاحب نے لاکھوں روپے خرچ کیے۔ (محمد ارتاب)

جھنڈ پروہت

مسمی جھنڈ قوم برہمن سکنہ چک برہمن قوم گکھڑ کا پروہت تھا۔ اور گکھڑوں کے مندر کا سرکاری ملازم تھا۔ گکھڑوں کو پاجا پاٹ کی تعلیم دیتا تھا۔ اس قدیمی خدمت کے عوض چک برہمن کے متصل جاگیر عطا ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں چک برہمن میں چال ہو گیا۔ رقبہ یک آسامی ہے۔

ٹھٹھہ تون

یہ جگہ ویران تھی قوم گوجر تون سلطان جلال الدین خان کے عہد میں علاقہ گجرات کی طرف سے مال مویشی لے کر اس جگہ کو خالی اور چراگاہ دیکھ کر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر قدیم سے مال مویشی سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے۔ گوجروں کی زبان میں جہاں مویشی باندھے جائیں اس جگہ کو ٹھٹھی کہتے ہیں۔

نوتھیہ تعلقہ راکاں

عہد پاستان (آتش پرست) سے آباد ہے۔ مسی تھو ہندو نے عہد آتش پرست میں آباد کیا۔ عرصہ بعد ہندو غیر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر کی گوت چیچی نے دخل حاصل کیا۔ سلطان دلاور خان کے عہد میں قوم گوجر گوت چیچی مالیہ ادا نہ کر سکے اس لئے راکاں قوم گوجر کے سپرد کر دیا گیا۔ گوجروں کی گوت بیلو بیلی بھی آباد ہے۔

ہولیسر

عہد قدیم سے آباد ہے کئی بار غیر آباد ہوا۔ سلطان جلال خان کے عہد میں مسی راکھا قوم گوجر گوت ہولسیر نے گاؤں از سر نو آباد کیا۔

بجا کھینگر

جلال خان کے عہد میں مسی بجا قوم کھینگر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بجا کھینگر مشہور ہوا۔

سلہال

مسی شاکر قوم سلہال نے جلال خان کے کارداروں کی اجازت سے ویران گاؤں کو بڑی محنت اور مشقت سے از سر نو آباد کیا۔ قوم کے نام پر گاؤں سلہال مشہور ہوا۔

چہ بیاں

مسی چہ بو قوم کھینگر نے آباد کیا۔ بعد ازاں شاہ باز خان فیروز وال نے کھینگروں کو نکال کر خود قبضہ کر لیا۔ اب یہ گاؤں قوم فیروز وال کی وراثت ہے۔

درونی

اشت قوم کھینگر کی ہے۔ بعد ازاں دارو گر (ترکھان) آباد ہوئے۔ کسی وجہ سے قوم ترکھان غیر

آباد ہو گئے۔ زمیندار قوم جھجیال جلال کا شکار ہو گئی۔

بوڑا کھینگر

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے عہد قدیم میں بوڑا برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔ دلاور خان کے عہد میں قوم کھینگر نے دخل مالکانہ کیا۔

تھو یعقوب

مسی تھو قوم آوان نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں یعقوب خان قوم بوگیال نے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد قوم فیروز وال سکھو وال نے اپنی برادری قوم بوگیال کو زبردستی نکال کر قبضہ کر لیا۔

ڈونگی بسو

یہ گاؤں نشیبی جگہ پر ہے پوٹھوہاری زبان میں نشیبی جگہ کو ڈونگی کہتے ہیں۔ ہندو راجگان عہد میں آباد ہوئے۔ بعد ازاں گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ سلطان جلال خان نے پانچ آسامی رقبہ بسو خان قوم بھکوال کو وراثت میں عطا کیا۔ اس نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم گوجر نے دخل حاصل کیا۔

ڈونگی کھینگر (حسال)

جلال خان نے چھ آسامی قوم کھینگر کو ڈونگی کلاں سے وراثت عطا کی۔ انہوں نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ عوام اسے حسال کے نام سے پکارتے ہیں۔

حکیم چھٹہ

مسی حکیم قوم چھٹہ نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم رو دلال نے قبضہ کر لیا۔ اقوام میانہ اور تیلی بھی آباد ہیں۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے حکیم چھٹہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ دو آسامی ہے۔

مونگر

مسی موہگر قوم کھنگر نے آباد کیا۔ وراثت کھنگر کی ہے۔ بانی کے نام پر گاؤں مشہور ہوا۔

بالگوال یا گیوال

مسی باگو قوم آوان نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم فیروز وال جو کہ باگیوال سپ آڑہ میں آباد ہے۔ قوم آوان کے ساتھ تبادلہ کر کے اس جگہ آباد ہو گئے۔ قوم آوان اٹھ کر آڑہ کے باگیوال میں جا کر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

چک بہادر

مسی بہادر قوم بھٹی نے سلطان جلال خان کے عہد میں چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں بھٹی غیر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر گوت پسوال کوٹلی ہارہ اور چوہان موضع گجرات سے آ کر اس چک آباد ہوئے۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

چک مراری

مسی مراری قوم گاندھی نے گاؤں آباد کیا۔ گاندھی غیر آباد ہو جانے پر قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔ اصل وراثت قوم گاندھی کی ہے بانی کے نام پر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

ڈھاڈیاں کہاہوٹ (ہیر جتھیال)

مسی کہوٹ نامی ہندو نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے کہوٹ کی نسل غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان نے یہ گاؤں ڈھاڈیاں کو عطا کیا۔ کس ہیر کے کنارے واقع ہے۔ اس لئے نام ہیر ڈھاڈیاں مشہور ہوا۔ بعد ازاں جتھیال بیسامی والہ نے دخل حاصل کیا۔ اسے آہیر جتھیال بھی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

ہیر بھینس

جلال خان رئیس کے عہد میں قوم بھینس نے کس (ندی) کے کنارے گاؤں آباد کیا۔ سنسکرت زبان میں ہیر پانی رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام ہیر اور قوم کی وجہ سے بھینس یعنی ہیر بھینس مشہور ہوا۔ چونکہ پانی رہنے کی جگہ کے کنارے گاؤں آباد ہے۔

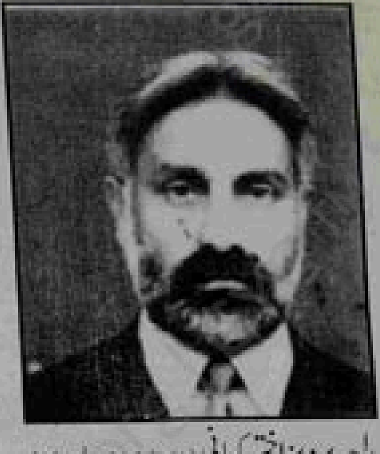

راجہ پرویز اختر کیانی ([illegible])

راجہ عادل کیانی ([illegible])

تپہ وریہ آڈرہ

پرگنہ پھروالہ

توپ کلیال

مسمی کالو نامی ہندو نے سلطان پیر خان گکھڑ کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔ سابقہ دیہہ ویران تھا گاؤں کے فصیل توپ نامی قدیم عمارت واقع ہے۔ اس عمارت کے حالات کسی تاریخ میں درج نہیں چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ آتش پرست دور حکومت میں ہندو میت کو یہاں مردہ جلایا گیا تھا۔ مثل مجرہ۔ پختہ عمارت برائے یادگار پسماندگان نے تعمیر کی جو کہ اب تک قائم ہے۔ مسمی کالو نے گاؤں آباد کیا اسی وجہ سے گاؤں کا نام توپ کلیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ کالو کی تمام اولاد کلیال کہلاتی ہے۔ کالو پہلے موضع پنڈ رہتاس سکونت پذیر تھا۔ وہاں سے سوہاوہ کلیال (ضلع جہلم) آباد ہوا۔ کالو کی اولاد سے مسمی رحما نامی توپ کلیال آباد ہوا۔ قوم کلیال یہاں آباد ہے۔

سروٹ ڈیرہ خالصہ (مکرم آباد)

عہد حکومت آتش پرستان سے گاؤں آباد ہے۔ مسمی سروٹ قوم برہمن نے آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا پہلا نام سروٹ ہے۔ سروٹ برہمن کی نسل سے مسمی دھیرن بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے آج تک ایک قطعہ اراضی کو دھیرن والی کہتے ہیں۔ بعد ازاں جنجوعہ خاندان کی رانی منگو زوجہ اللہ داد خان گکھڑ نے گاؤں کے قریب ایک عظیم الشان محل بنوا کر اس میں چند سپاہ سمیت رہائش رکھی تھی۔ اسی وجہ سے ڈیرہ کا نام ڈیرہ مشہور ہوا۔ جو کہ رفتہ رفتہ بگڑ کر ڈیرہ سے ڈیرہ ہو گیا۔ رودسائے پھر والے نے بر سر عین تحصیل سے بڑے بڑے دیہات خود اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے تھے۔ یہ مواضعات کسی ملازم کو جاگیر میں نہ تھے۔ اس لئے یہ موضع بھی رئیس نے اپنے پاس ہی رکھا۔ عہد سکھاں میں ڈیرہ خالصہ مشہور ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق رئیس مکرم خان گکھڑ نے اپنے عہد حکومت میں اس کا نام مکرم آباد رکھا اور شہر کو خوب آباد کیا۔ گاؤں میں حسب ذیل قومیں آباد ہیں۔

باٹھ، برہمن، گکاڑ، سوہیاں، بھکوال، ملیار، نجار، آہنگر اور عیار وغیرہ۔ اصل رقبہ ۲۱۶۰ گھماؤں ہے۔

(نوٹ) بعد بیراگی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والئے پنجاب نے کچھ دن یہاں قیام فرمایا۔ راجہ رنجیت سنگھ نے قلعہ تعمیر کرایا۔ بوٹا سنگھ جاگیردار نے باغ لگوایا اس لئے نام موضع باغ بوٹا مشہور ہوا۔ پیر صاحب حسن ابدال کے بعد خطہ پوٹھوار کا دوسرا بڑا گوردوارہ یعنی دھرم سالہ تعمیر ہوا۔ موضع کھڑ ٹانہ اور ڈھوک پہاڑیاں کے درمیان ٹھاکر دوارہ بشکل بارہ دری تعمیر ہوا۔ یہاں باقاعدہ وہ بار میلہ لگتا مشعل برداروں کو مشعلچی کہتے تھے۔ یہ لوگ رات کو مشعلیں جلایا کرتے تھے۔ فرش کی صفائی اور دریا بچھانے والے کو فراش کہتے تھے۔ مسلمان مشعل برداروں کی ڈھوک آج تک ڈھوک مشعلچی کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ موضع کھڑ ٹانہ کے قریب ہے۔ ڈھوک ٹھاکدوارہ اصل میں ڈھوک فراش ہے۔ یہ لوگ فرش کی صفائی وغیرہ پر معمور تھے۔ ٹھاکر دوارہ کی باؤلی موجود ہے۔ ٹھاکر دوارہ کے آثار بھی باقی ہیں۔

گرائیہ

یہ جگہ بالکل جنگل اور ویران تھی۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں حضرت پیر جلال شاہ قوم سید اس راستہ سے گزر کر جا رہے تھے کہ درختوں کے زیر سایہ آرام فرمانے کیلئے گھوڑے کو لکڑی کی میخ (خشک ٹہنی) کے ساتھ باندھ کر ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ایک شخص جس کے گلے کا گوشت بڑھا ہوا تھا حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پوٹھواری زبان میں اس مرض کو گلگو کہتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب کو اس کے حال پر رحم آیا اور جلال میں آ کر نیزہ زمین میں گاڑا ولی کی کرامت سے دھان زمین سے پانی نکل آیا۔ گلگو والے مریض کو حکم دیا کہ اس چشمہ کا پانی

آوان نے دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ ۳۲۰ گھماؤں ہے۔

کلیام تیلی

مسی اون بیگ قوم مغل علاقہ دہلی سے آ کر رئیس سارنگ خان گکھڑ کا ملازم ہوا۔ موضع گنڈ وکوڑ جو کہ موضع سید پور گکھڑاں کے قریب ہے وہاں کی ایک عورت قوم گجر گراں پر عاشق ہو گیا۔ جو نہایت خوبصورت تھی۔ اس سے شادی کر کے اپنے پرانے وطن کی طرف کوچ کر گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد تیلی کا خاوند اون بیگ قوم مغل فوت ہو گیا۔ اون بیگ کے دو چھوٹے بچے پیچھے رہ گئے جو کہ مسیاں دیند بیگ اور علی بیگ کے نام سے مشہور ہوئے۔ اپنی والدہ کے ہمراہ ننھیال وطن پٹھوہار میں واپس آئے۔ اس وقت دونوں بھائی جوان تھے چنانچہ ان بھائیوں نے اپنے ننھیال قوم تیلی کے خاندان سے شادی کی۔ چنانچہ رئیس کمال خان کے عہد حکومت ۹۷۲ ہجری میں گاؤں آباد کیا۔ قوم تیلی سے شادی کرنے کی وجہ سے تیلی مشہور ہوئے۔ تیلی قبیلہ بہت امیر کبیر تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام کلیام تیلی مشہور ہوا۔ ان کے علاوہ قوم آوان گوت [illegible] بھی قدیم سے آباد ہے۔ دونوں بھائی چونکہ خوبصورت عورت قوم تیلی کے بطن سے تھے اس لئے کسی زمیندار قوم سے شادی نہ ہونے کی وجہ سے قوم تیلی سے رشتہ کر لیا۔ اس گاؤں کو موضع کلیام آوان کے رقبہ سے چند قطعہ زمین الگ کر کے آباد کیا گیا۔ اصل رقبہ چھ آسامی یعنی ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔ اصل وراثت قوم تیلی کی ہے۔

تریل کلاں

تریل کلاں اور تریل خورد پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ مسی تریل قوم گوجر نے آباد کیا۔ بعد ازاں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ منہما قوم جو کہ کھیل کے نام سے مشہور ہے موضع لوٹی خالصہ جہ حویلی آباد کیا۔ بعد ازاں جلال خان کے حکم سے موضع تریل آ کر آباد کیا۔ اور مرزا نور بیگ خان قوم عزیزال کے

ہمراہ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر موضع تریل سے چار آسامی رقبہ کی جاگیر حاصل کی اور بقیہ چار باقی رہ گئی۔ چنانچہ گاؤں کا نام تریل کلاں مشہور ہوا۔ مسی مہتاب [illegible] کی اولاد وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۴۴۰ گھماؤں ہے۔

تریل خورد

مسی [illegible] خان قوم بھکرال سکنہ موضع میانہ موہڑہ جلال خان کے حکم سے موضع تریل کلاں سے ایک آسامی جاگیر بطور وراثت حاصل کی چنانچہ مسی بھکرال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ قوم کیال، کھیل تریل کلاں سے آ کر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

موہڑہ ابراہیم (باکیانہ)

مسی ابراہیم قوم آوان نے اکبر قلی خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں مشہور ہوا۔ ابراہیم آوان کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔ اب موضع باکیانہ میں شامل ہے۔

جلکر دھمیال (سلہالی)

مسی جلکر قوم دھمیال نے جلال خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ یہ گاؤں موضع [illegible] کے قریب ہے اب تو قوم دھمیال کے قبضہ میں ہے۔ یہ گاؤں موضع سلہالی میں شامل ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

غازی جالپ (بسالی)

مسی غازی خان قوم جالپ علاقہ جالپ تحصیل پنڈ دادن خان سے آ کر ہاتھی خان کے عہد میں سرکاری ملازم ہوا۔ رئیس نے خدمت کے عوض ۱۸۰ گھماؤں جاگیر عطا کی۔ چنانچہ غازی قوم

پی لے۔ چنانچہ پانی پینے کے بعد مریض صحت یاب ہوگیا۔ اور جس خشک میخ سے گھوڑا باندھا جاتا تھا وہ بھی شاہ صاحب کی برکت اور کرامت سے ایک دم بڑا درخت بن کر سرسبز ہوگیا۔ حضرت شاہ جمال کی دونوں کرامتیں شہرہ آفاق کی حیثیت رکھتی ہیں۔ رئیس جلال خان کو بھی حضرت پیر صاحب کی بزرگی اور شہرت کا علم ہوا۔ تو قبلہ پیر صاحب کو برائے مدد معاش جاگیر بطور نذرانہ خدمت اقدس میں پیش کی۔ پیر صاحب نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ پانی پینے اور حضرت پیر صاحب کی برکت سے مرض گلھو کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام گراٹھیڈ مشہور ہوا۔ تا حال بسیاری مردماں خود مرض مذکور در موسم تابستان در آنجا رفتہ و بعد دو دن چارپائی بر خاک خواب خوراک غلہ بیریاں خوردہ آب ہے۔ نوشید بزرگوں کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر آباد ہے۔ آج تک موسم تابستان میں اگر ایک بالشت زمین کھودی جائے تو پانی نکل آتا ہے اور اگر اس اندازہ سے زیادہ کھودی جاوے تو زمین بدستور خشک چلی آتی ہے۔ پانی پینے کے علاوہ زمین کی خاک بھی بدن پر ملی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم بعد بزرگ کی باکمال کرامت سے مرض گلھو سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اصل وراثت گاؤں قوم سادات کی ہے کل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

کلیام آوان

کلیام آوان اور کلیام تجلی دونوں مواضعات پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔ مسمی رائے کلو قوم جسکہ راجہ خان گکھڑ کے عہد میں ۴۹۹ ہجری المقدس گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بحساب ابجد یوں تاریخ یوں ہے۔ کلیام از کلو شدہ آباد باد ۴۹۹ ہجری المقدس۔ رائے کلو کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ کچھ مدت کے بعد قوم جسکہ کی آپس میں خونریز جنگ ہوئی اس نااتفاقی کے پیش نظر علاقہ پہاڑ کوہستان کی طرف بھاگ گئے۔ بعد ازاں رئیس کمال خان کے عہد حکومت ۷۶۰ ہجری میں کسی گروہ

جالپ نے گاؤں آباد کیا۔ اس کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

موہڑہ دھمیال (بسالی)

مسمی جلتر قوم دھمیال کی نسل سے مسمی جیو نے قوم گکھڑ جتھیال سے خون ریز دشمنی کی وجہ سے موضع بسالی سے علیحدہ ہو کر گاؤں آباد کیا۔ جیو دھمیال کی اولاد قدیم سے مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

قطب فیروزوال

قطب خان قوم فیروزوال نے سلطان جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم فیروزوال اور جتھیال کے درمیان خونریز جھگڑا ہوا۔ یہ فساد موضع بسالی میں ہوا اس لڑائی کے پیش نظر قوم فیروزوال نے موضع دودوال قوم آوان سے تبدیل کر لیا۔ فیروزوال موضع دودوال اور آوان قطب فیروزوال آ گئے۔ اصل رقبہ ۵۰۳ گھماؤں ہے۔

باکیوال

مسمی باکیو خان قوم فیروزوال نے پیر خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی برادری قوم جتھیال سے جھگڑا ہو گیا۔ اس کشیدگی کے پیش نظر یہ موضع قوم آوان کو دے کر خود چپ بڑالہ جا کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۵۰۳ گھماؤں ہے۔

کور رجادا کوری بلیال

مسمی رجادا قوم فرقسیال ولد طورا خان جلال خان کا ملازم تھا۔ رجادا کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں یعنی کورا تھا۔ پوٹھوہاری زبان میں سبز آنکھوں والے کو کورا کہتے ہیں۔ چنانچہ رجادا کے نام اور آنکھوں کی وجہ سے گاؤں کا نام رجادا مشہور ہوا۔ گاؤں پہلے ویران تھا۔ رجادا نے از سر نو آباد کیا۔ آج تک

رجادا قوم فرنسیال کی نسل کے افراد کی آنکھیں سبز یعنی کوری ہوتی ہیں۔ عوام ایسی آنکھوں والے کو بلیاں آنکھوں والا بھی کہتے ہیں۔ رجادا کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ عوام اس گاؤں کو کوری بلیاں بھی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

برہ۔ بیامی (بسالی)

قدیم سے آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام برہ تھا۔ بعد ازاں غیر آباد ہو گیا۔ درویش خان جنجوعہ نے جب گکھڑوں پر حملہ کیا۔ اور کئی دیہات پر بزور شمشیر قبضہ کر لیا۔ اس وقت بسی خان قوم کھڑ اور رائے ڈلا قوم تحتحال نے نمک حلالی کرتے ہوئے رئیس ہاتھی خان گکھڑ کی مدد کر کے درویش خان جنجوعہ کو علاقہ پوٹھوہار سے نکال کر دیا۔ بعد ازاں بسی خان کھڑ نے برائے رہائش موضع بسالی میں قیام کیا۔ بسی خان قوم کھڑ ہاتھی خان کا ماموں تھا۔ اور موضع پنڈ گھیپ اٹک کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ بسی خان قوم کھڑ کے آباد ہو جانے کی وجہ سے گاؤں کا نام بسالی مشہور ہوا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ رانی بسو ہمشیرہ بسی خان کھڑ یعنی سلطان ہاتھی خان گکھڑ کی والدہ کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام بسالی مشہور ہوا۔ بہر حال ہاتھی خان کے پسوال مسمیان رایا خان قطب خان سنگھر خان فتح خان اور محمد خان کی اولاد موضع بسالی میں آباد ہے۔ محمد خان ولد ہاتھی خان نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اقوام ساہوترہ، بدھال، بجگوال، دھمیال، بنگیال، رئیس پھرہال کی معرفت آباد ہوئے۔ قوم سہوترہ غیر آباد ہو گئی۔ مسمی مراد خان اور اللہ یار خان قوم جالپ قوم ساہوترہ سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہو گئے۔ قوم بدھال موضع ساگکوٹ سے غیر آباد ہو کر بوجہ رشتہ داری ننھیال موضع بیامی (بسالی) آباد ہوئی۔ قوم جتھیال بھی آباد ہے۔ بدھال کے نام سے مشہور ہیں۔

تمر رتیال

پرانا گاؤں ہے اصل وراثت قوم قدیشی کی ہے۔ انھوں نے ہی گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قریشی غیر آباد ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد مسمی تمر قوم رتیال موضع جیرو رتیال جپ گکیانہ سے غیر آباد ہو کر اس گاؤں میں آباد ہوا۔ قوم بدھال بھی آباد ہے۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ تمر رتیال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

بیڈا کالہ (مدیکالہ)

مسمی بیڈا قوم برہمن گوت کالہ نے سارنگ خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں بیدا خان کی اولاد سے مدیا خان نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ آج کل گاؤں کا نام مدیکالہ ہے۔ قوم جوگیال جوگی بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

مجاہد گنگال

قدیم سے آباد ہے مگر غیر آباد ہو گیا تھا۔ جلال خان کے عہد میں مسمیاں مجاہد اور سید اقوام گنگال موضع سود گنگال سے آ کر گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کی قوم اور نام پر گاؤں کا نام مجاہد گنگال مشہور ہوا۔ مجاہد اور سید گنگال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

سنگھوری

مسمی سنگھو قوم کھنگر نسل سعد بن بوجا سارنگ خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر سنگھور مشہور ہوا۔ سنگھو کھنگر کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔ کیپٹن سرور شہید کا آبائی گاؤں تھا۔

gakhars.org | GYC ™

موٹھ کھنگر

مسمی موٹھ قوم برہمن جو کہ قوم کھنگر کے مندر کا پروہت تھا قوم کھنگر سے ایک شخص لا ولد مرگیا اس کی وراثت قوم کھنگر نے موٹھو کو عطا کر دی۔ اسی وجہ سے قوم برہمن موٹھو کی اولاد مالک و قابض ہوئی۔ اصل وراثت قوم کھنگر کی ہے اصل قوم اور جاگیر موٹھو کے نام پر گاؤں کا نام موٹھو کھنگر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مانگا

مسمی منگا قوم بدھال کو سرکار گکھڑوں نے ایک آسامی کی جاگیر عطا کی۔ منگا جاگیردار نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام مانگا مشہور ہوا۔ مانگا کی اولاد قدیمی وراثت پر آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

رامیال خورد

عہد قدیم میں مسمی رامال قوم برہمن نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں قوم سطیال نے قبضہ کر لیا۔ سطیال قوم کی نسل مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کھائی دھمیال

قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ بعد ازاں قوم دھمیال نے آباد کیا۔ موضع بسالی اور کھائی کے درمیان ایک بہت بڑی پختہ دیوار واقع تھی قوم دھمیال نے بمشکل دیوار کو از سر نو مرمت کیا۔ اور رقبہ کو آباد کیا۔ پٹھواری زبان میں کندہ برن کو کھائی کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام کھائی دھمیال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مانکیالہ خالصہ

بیان کرتے ہیں کہ پرانے دیہات سے ہے اور عہد حکومت آتش پرستان میں ایک ہندو راجہ مانک رائے نے سب سے پہلے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ کئی دفعہ غیر آباد ہو کر دوبارہ آباد ہوتا رہا۔ آنگ پرانے کھنڈرات اور چاہ (کنواں) وغیرہ موجود ہیں۔ اس کے ویران ہونے کی وجہ غیر ملکی حملہ آوروں کی تباہ کاریاں ہیں۔ جنجوعہ خاندان کی رانی منکوزہ حبیب اللہ داد خان گکھڑ نے رئیس مراد قلی خان گکھڑ کے سسر مسمی بابر قوم گوجر کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ اقوام جمعت اور تیلی قدیم سے آباد ہیں۔

طوطہ مومن

مسمی طوطہ ہندو نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں مذہب اسلام قبول کیا۔ اس کے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں ایک آسامی رقبہ کی جاگیر عطا کی۔ مسلمان کو مومن کہتے ہیں اس لئے گاؤں کا نام جاگیردار کے نام پر طوطہ مومن مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے طوطہ مومن کی اولاد غیر آباد ہو گئی اور اقوام کھنگر اور بھکوال قابض ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

نوٹ: پانڈو بھائیوں نے جلاوطنی کے زمانے میں یہاں سمگی بنا کر کچھ وقت گزارا۔ سمگی کے اندر پانچ ڈھیریاں بنی ہوئی ہیں برہمن میلہ لگایا کرتے تھے۔

بھاٹہ۔ بیاٹہ

تاریخ فتح غوائی میں تحریر ہے کہ مسمی بھاٹہ قوم برہمن قوم مرزسیال کا پروہت یعنی مندر کا انچارج تھا۔ بھاٹہ پروہت کے نام پر گاؤں کا نام مشہور ہوا۔ قوم مرزسیال نے برہمن پروہت کو گاؤں بطور

جاگیر عطا کیا تھا۔ چنانچہ زاہدی خان قوم فرتسیال عہد حکومت ملک قد خان گاؤں پر قابض ہو گیا اور بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد گاؤں کو آباد اور بارونق بنا دیا۔ بعد ازاں قوم دھمیال اور ملیار بھی آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

تمزیالہ کلیال

اصل وراثت قوم برہمن گوت جیال اور دیرن کی ہے برہمنوں کی ذات کی وجہ سے گاؤں کا نام تمزیالہ مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے بعد ازاں کسی شیر محمد اور سجادہ قوم کلیال نے قابض ہو کر دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن گوت چھیڑ آ کر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

صاحب دھمیال:۔

صاحب وشاذی برادر وہ برادران اقوام دھمیال سے تھے۔ صاحب نامی عہد حکومت سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس میں آباد ہوا۔ اس گاؤں کا نام صاحب کے نام کی وجہ سے مشہور و درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم دھمیال یہاں سے غیر آباد ہو گئیں۔ اس کے بعد جمال خان اقوام چوہان سرکار سلطان معظم قلی خان کا ملازم تھا اور مہم کا گجرات بہترین خدمت سرانجام دیں۔ سلطان نے بہترین خدمت کے عوض دیہہ ہذا چوہان موصوف کو بطور جاگیر عطا کیا۔ اقوام چوہان کو اب قوم کنیال کہتے ہیں۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے اور تا حال اولاد مذکورہ آباد دیہہ ہے۔

ساگری:۔

اصل وراثت قوم بھکوالوں کی ہے۔ ابتدائی طور پر اس دیہہ کو ساگر خان بھکوال نے آباد کیا۔ ساگر خان کا مزار تا حال مذکورہ دیہہ میں موجود ہے۔ اس کی اولاد اب تک وہاں مقیم ہے۔ زمینداروں کی اقوام میں سے قوم بھینس آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۶۷۰ گھماؤں ہے۔

کوریال:۔

شروع میں اس گاؤں کی آبادی کا سہرا کریا نامی برہمن کے سر بتایا جاتا ہے۔ اور کریا کے نام کی وجہ سے دیہہ کا نام مشہور ہوا۔ بعد ازاں برہمن قوم مسلمان ہو گئی۔ اقوام مذکورہ میں سے مانجی خان اور حیدر خان بہت مشہور ہوئے۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے اور تا حال اولاد مذکور آباد ہے۔

لوہر گوجراں:۔

اصل وراثت قوم گوجراں عرف لوہری ہے۔ اس کی کل اراضی دو آسامی یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

یہ تین مواضعات اولاً ایک ہی دیہہ تھا بیان کرتے ہیں کہ بوقت آبادی پانی کی بہت کمی تھی۔ از دعائے فقیر حضرت الیاس صاحبؒ گاؤں کے قریب پانی کا چشمہ جاری ہو گیا بزبان پوٹھوہار جاری پانی کو جلہیاری کہا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد یہ گاؤں بسبب شاہراہ ویران ہو گیا۔ عہد حکومت جلال خان گکھڑ مسمیان بھائی خان و گوجر خان عرف گاندی دیا ئیں ہمراہ اپنی ہمشیرہ راضعاں کے اسے آباد کیا۔ بعض جگہ لکھا گیا ہے کہ راضعاں نے اپنے باپ کو قتل کیا اور پاپی مشہور ہو گئی۔ سرکار گکھڑاں کے حکم سے بھائی خان کو چھ اراضی مذکورہ دیہہ سے عطا کی گئی۔ اب قوم بدر آوان آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے

جلہیاری (گوجراں) گوجری

گوجر خان نے علیحدہ دیہہ آباد کیا بعض جگہ نام جلہیاری گوجری تھا۔

جلہیاری پائیں

بتایا جاتا ہے کہ گوجر خان اور بھائی خان کے قبضہ میں پانچ آسامی اور ایک آسامی ہمشیرہ پائیں کے قبضہ میں زمین ہے۔ اس لئے جلہیاری پائیں مشہور ہے۔ اصل رقبہ ۱۴۳۰ کنال ہے۔

ڈھکالہ

بتایا جاتا ہے کہ جس وقت رعیہ مانک رائے نے مانکیال آباد کیا۔ مواضعات مسطورہ بالا کی جگہ ملزمان کیلئے قید خانہ تھا۔ پوٹھوہاری زبان میں قید کرنے کو ڈاک کہتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کو ڈکان والا یعنی ڈھکان مشہور ہے۔ شروع میں اس جگہ پر اقوام ٹھکوال و کنیال آباد تھے۔ بعد ازاں قوم کھنگر اور آدڑہ بسبب رشتہ داری آباد ہوئے۔ پہلے جو ہرنامی کھنگر آباد ہوا۔ اصل رقبہ ۳۰۵ گھماؤں ہے۔

تسمیہ سوہدرہ، لوہدرہ

نورنامی عرف سوہدرہ نے عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں دیہہ مذکورہ کی بنیاد رکھی۔ سوہدر کی اولاد اور قوم اعوان آباد ہیں۔ اراضی تین آسامی ہے۔ بوجہ ذات دیہہ کا نام سوہدرہ مشہور ہوا۔ وراثت قوم لوہدرہ کی ہے۔

توبکی

بیان کیا جاتا ہے کہ آجانامی قوم آہیر موضع آہیر چہ بڑالہ سے برخاست ہو کر عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ رئیس میں دیہہ مسطور بالا آباد ہوئے۔ اولاً دیہہ ہذا کا نام آہیر مشہور ہوا۔ ایک دن سلطان ممدوح مذکورہ دیہہ میں سے شکار کھیلنے کی غرض سے گذرے تو اس گاؤں کے جوان سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان جوانوں میں سے ہر ایک کے پاس بندوق تھی۔ سلطان مذکور نے ہر ایک کو مسلح دیکھ کر فرمایا (سکنائے دیہہ تمام توبکی) یعنی تفنگ ہر ایک کے پاس ہے۔ اس وجہ سے توبکی نام مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۳۰۶۰ گھماؤں ہے۔ اقوام تھوتھال بوجہ رشتہ داری آہیر میں آ کر آباد ہوئے۔

بیڈانہ کلاں

دیہہ مذکور عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ رئیس قوم گوجراں ذات بیڈانہ نے آباد کیا۔ کل اراضی ۳۰۹۰ گھماؤں ہے۔

دھیسار

شروع میں یہاں مالو منہاس ملک جموں سے روانہ ہو کر اس ملک میں آباد ہوا۔ اہلیہ منہاس حاملہ تھی۔ راستہ میں بچے کی پیدائش کا وقت قریب آ گیا اور زیر درخت ازقسم دھیسار فرزند پیدا ہوا۔

اس وجہ سے نومولود کا نام دہیار رکھا گیا۔ اور جب وہ بچہ سن بلوغت کو پہنچا تو مسلمان ہو گیا۔ اس کی جتنی بھی اولاد تھی اس کو دہیار کہتے ہیں۔ سلطان جلال خان کے دور میں رگھو نامی قوم دہیار خطہ پوٹھوہار میں آیا اور گکھڑوں کی سرکار میں ملازمت کی جس کے صلہ میں دیہہ مذکور اس کو بطور جاگیر عطا کیا۔ یہ جگہ پہلے جنگل تھی جسے دہیار مذکور نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ اقوام دیہہ مذکور سے مواضعات کمال دیال میں جا کر آباد ہو گئیں۔ ہر دو مواضعات شاہراہ پر واقع ہیں دونوں پر قوم دہیار قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

اوجڑیالہ

یہ دیہہ پرانی آبادی بتاتے ہیں لیکن بعد میں ویران ہو گیا۔ دُمہ نامی خیاط یعنی درزی سرکار سلطان جلال خان رئیس کے کپڑوں کی سلائی کرتا تھا۔ اور دیہہ مذکور سلطان نے بطور جاگیر عطا کیا۔ کچھ عرصہ بعد عملہ سرکاری ملازماں کی وجہ سے دیہہ مذکور غیر آباد ہو گیا۔ ایک دن سلطان ممدوح کو گاؤں دیکھنے کا شوق ہوا تو اس موقع پر درزی نے کہا سرکار وہ دیہہ تو اُجڑ گیا بوجہ سرکاری ملازماں اس پر سلطان نے دیہہ کا نام اوجڑیالہ مقرر کیا۔ رقبہ ۳۰ اسامی ہے۔

جونیال۔ چک برہمناں

مواضعات جونیال و اوبن چک پہلے ایک جگہ آباد تھے۔ یہاں پر قوم برہمن آباد تھی۔ اس کا نام چک برہمناں مشہور ہوا کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں دو مواضعات بنائے گئے۔ منگو نامی قوم جونیال سلطان موصوف کا ملازم تھا اسے چک برہمناں سے دو اسامی زمین بطور جاگیر عطا کی گئی اور اس نے یہ دیہہ مذکورہ آباد کیا۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے دوسرے گاؤں کا نام مدین رکھا۔

اوبن چک

اوبن نامی قوم گوجراز مواضعات چک برہمن سے ۱۳ اسامی اراضی سرکار سلطان جلال خان سے عطا ہوئی۔ گوجر مذکور کی اولاد دیہہ مذکورہ بالا میں مالک و قابض ہے۔ بر نام بانی کے نام پر نام دیہہ اوبن چک ہے گوجر اپنی جاگیر پر مالک و قابض ہیں اصل رقبہ ۲۵۰ گھماؤں ہے۔

جوہر چک

یہ دیہات بھی بہت پرانا ہے جوہر خان قوم کانڈی سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ از سرکار جلال خان سے ملازم مذکور کو ایک اسامی اراضی عطا ہوئی۔ اب قوم جھیال آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

منجگرانو

جس جگہ یہ گاؤں آباد ہے پہلے اس جگہ ذارو گرا آباد تھے۔ بعد ازاں سلطان اکبر قلی خان نے یہ دیہات مرزا شیر محمد خان سارنگال گکھڑ جو کہ زبردست خان کی نسل سے تھا کو بطور جاگیر بخش دیا۔ اس نے قوم آوان، ملیار و دلال و خیاط آباد کیے۔ بعد ازاں سلطان ولاور خان گکھڑ رئیس نے ۴۸ ہجری المقدس مرزا کرم داد خان سارنگال بہ عداوت رشتہ ناطہ تمام اقوام میں برابر تقسیم کر دی۔ تمام اقوام کے پاس مساوی اراضی ہے جس کی وجہ سے گاؤں کا نام منجگرانو مشہور ہوا۔

دو دہار مرزا صاحب

دو دہار مرزا صاحب اور دو دہار دارو گراں پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی فقیر کا دیہہ مذکورہ سے گزر ہوا۔ وہاں کے لوگوں سے اس نے دودھ طلب کیا انہوں نے بخوشی فقیر کو دودھ دے دیا۔ فقیر دودھ پی کر کہنے لگا دودہار یعنی دودھ والا پوٹھوہاری میں دودھ کو ڈھر کہا جاتا ہے۔

gakhars.org | GYC ™

اس واقعہ کے بعد گاؤں کا نام دودہ یار مشہور ہوا۔ سلطان مراد قلی خان کے عہد حکومت میں دودہ پیر مقرر ہوئے۔ سلطان ممدوح کے سسر کا نام مرزا صاحب تھا۔ اسی لئے گاؤں کا نام دودہ یار مرزا صاحب مشہور ہے۔ رقبہ پانچ اسامی اور قوم تنگیال، آوان، کالندی آباد ہیں۔ مرزا صاحب کو دیہات مذکورہ میں ۴۰۰ گھماؤں اراضی عطا کر دی گئی۔ گاؤں کا نام مرزا صاحب ہے۔ اقوام تنگیال، آوان اور کالندی آباد ہیں اصل رقبہ ۴۰۰ گھماؤں ہے۔

دودہ یار نجار وارہ گر

رجا نامی نجار در عہد حکومت سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نصف حصہ دودہ یار سے قبضہ میں کیا اور گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد چند برہمن آ کر آباد ہو گئے۔ گاؤں کا نام بانی کی ذات پر دودہ یار نجار مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۴۰۰ گھماؤں ہے۔

شیخ پور

بیان کرتے ہیں میاں مٹھا خان قوم شیخ سلطان مبارک خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ سلطان ممدوح نے میاں مٹھا کو گاؤں وراثت میں دیا۔ بانی کا لقب شیخ تھا۔ جس کی وجہ سے گاؤں نام شیخ پور مشہور ہوا۔ شیخ مٹھا خان کی قبر گاؤں میں موجود ہے۔ بعد ازاں شیخ غیر آباد ہو گئے۔ اب یہ گاؤں قوم گوجر کی وراثت ہے۔

ملک پور عزیز

مسمیان ملکو، جھنگو دونوں برادر حقیقی قوم برہمن سے تھے۔ ملکو نے اپنے نام پر ملک پور آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم جنجوعہ نے اس دیہات پر قبضہ کر لیا۔ جب گکھڑوں نے جنجوعوں کو یہاں سے خارج کیا تو یہ گاؤں بھی غیر آباد ہو گیا۔ عہد حکومت سلطان مبارک خان گکھڑ کے مرزا عزیز کو سلطان سارنگ خان گکھڑ نے بوراثت داری ہر آں دیہہ پر قابض ہوا۔ عزیز خان کے چار بیٹے

سلیم خان، تاج خان، شیر خان اور ابلطن خان دیہہ مذکور پر قابض ہیں تا مزار عاں اپنی معرفت خود آباد ہوئے۔ کل رقبہ ۱۹۷۰ گھماؤں ہے۔

منگوٹ خورد

منگو نامی برہمن نے اسے شروع میں آباد کیا۔ یہ منگو برہمن کا برادر تھا۔ جس نے ملک پور آباد کیا تھا۔ بعد ازاں قوم جنجوعہ قابض ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد قوم گکھڑوں نے انہیں غیر آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے اس دیہہ کا نام منگوٹ مشہور ہوا اور اولاد بانی منگو برہمن قائم ہوئی۔ رقبہ ۳ اسامی ہے۔

خان پور عزیزال

خان ملک خان کی نسل سے عزیز خان گکھڑ تھا۔ اپنے حصہ کی ایک اسامی اراضی سے کر کچھ دیہہ آباد کیا۔ اسی وجہ سے گاؤں کا نام خان پور عزیزال مشہور ہوا۔ رقبہ ۱۰۰ گھماؤں ہے۔

چک بیولی

مسماۃ بیولی گوجری در چک متعلقہ پرگنہ اکبر آباد در قبضہ اراضی داموک خود آباد کی۔ اس وجہ سے دیہہ کا نام بانی کے نام کی وجہ سے مشہور ہوا۔ بعد ازاں دریا خان ولد سولا خان جنجوعہ گکھڑ نے زبردستی اس دیہہ پر قبضہ کر لیا۔ مواضعات مسطور بالا میں آزاد پرگنہ ظہر بازار متعلق تھا۔ بیولی کی اولاد یہاں سے خارج ہو گئی اور اولاد دریا خان قابض ہے۔ رقبہ ۱۰۰ گھماؤں ہے۔

چک جلال

سولا خان ولد سلطان ہاتھی خان پسر خورد کی جلال خان کو ایک اسامی اراضی موضع گہرت سے الگ کر کے چک بندی عمل کر کے دیہہ آباد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کا نام چک جلال خان مشہور

ہوا۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

چک تھوبہ

تھوبہ نامی اقوام گوجر نے اولاً اسے آباد کیا۔ بانی کے نام پر دیہہ کا نام مشہور ہوا۔ بعد ازاں عمر خان ولد مولا خان اقوام گکھڑ نے قبضہ کر لیا۔ اور قوم گوجر کو غیر آباد کر دیا۔ اب عمر خان کی نسل آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

بھرتہ بند خاں

"بھرتہ بند خان و بھرتہ ہست خان اولاً ایک ہی دیہہ تھا۔ یہ اصل وراثت قوم گوجراں کی تھی۔ بیرتھ نامی گوجر نے اسے آباد کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں بند خان ولد دولت خان بن مولا خان، تاج خان، محمد خان بن مولا خان گکھڑ جتھیال بحصہ نصف اس پر قابض ہو گئے۔ ہر دو برادران کی نسل دیہہ مذکور میں مقیم ہے۔ اصل رقبہ ۳۵۰ گھماؤں ہے۔

بیرتھ ہست خان

ہست خان و مست خان ہر دو برادران پسران مولا خان بن سلطان ہاتھی خان گکھڑ نے نصف اراضی مواضعات بیرتھ بند خان پر قبضہ کیا اور ایک الگ دیہہ اپنے نام پر آباد کیا۔ اصل رقبہ ۳۵۰ گھماؤں ہے۔

آہرکا

اصل وراثت اقوام گوجر کی تھی۔ بانی دیہہ اقوام گوجر آہیر تھا۔ بد ذات او ہیرا وہرکا مشہور اور درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ فرید خان و قاسم خان پسران مولا خان بن سلطان ہاتھی گکھڑ رئیس قابض ہو گئے۔ نسل ہر دو برادران قابض و مالک ہیں۔ اصل رقبہ ۳۵۰ گھماؤں ہے۔

شادوپوٹ

یہ دیہہ بہت پرانی آبادی ہے۔ اولاً وراثت اقوام گوجر کی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ مسمیاں ساروٹ و لوٹ و سنگوٹ ہر سہ برادران حقیقی قوم گوجر اہل ثروت تھے۔ برنام خود ہر سہ نے ایک ایک دیہہ آباد کیا مگر سنگوٹ و لوٹ ویران ہو گئے۔ شادوپوٹ آباد ہے۔ کسی نامعلوم وجہ سے قوم غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں شہادت خان ولد کفایت خان قوم بگیال گکھڑ کو از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے بطور جاگیر عطا ہوئی۔ اس وجہ سے نسل شہادت خان گکھڑ وراثت پر قائم ہے۔ اقوام بگیال۔ کھتریل۔ بھکوال بگیال۔ کورودہمیال۔ کوریال۔ رکھیرال۔ دھمال۔ بگیال و گوجران نوبت بہ نوبت آ کر آباد ہوئے۔ رقبہ ۳۰۵ گھماؤں ہے۔

ماڑی بوگیال

یہ دیہہ بہت ہی پرانا آباد ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ اولاً بنیاد ماڑا نام قوم بدین نے در ۹۹۰ ہجری المقدس عہد حکومت ملک لوہر خان گکھڑ رئیس نے رکھی۔

ڈمارا نام بدیں ماڑی آباد ۶۶۰ھ

بعد ازاں روشن علی خان ولد سر انداز خان قوم بگیال کو از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے بطور جاگیر عطا کی۔ بگیال مسطور بالا نے بحکم سلطان موصوف یہاں ہی رہائش اختیار کر کے قابض و مالک اراضی ہوا۔ اقوام بوگیال کے علاوہ دیگر قوم مثل گوجراں وغیرہ گکھڑوں نے آباد کی ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

تھنیامی کلاں۔ موجودہ منتدرہ

تھنیامی کلاں و تھنیامی خورد پہلے ایک ہی دیہہ تھے۔ دراصل وراثت قوم برہمناں کی تھی۔ تھلہ نامی قوم برہمن نے در ۹۵۷ ہجری المقدس عہد حکومت ملک کلی گکھڑ رئیس بنیاد دیہہ مسطور بالا

gakhars.org | GYC ™

کی رکھی۔ تاریخ بنیاد آں بحساب ابجد از نسل تھلہ مذکور کسی ز تھلا شد دیہ جو آباد بود ۹۵ ہجری مندرا قوم برہمن ہیں۔ دیہہ مسطور بالا سے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ اس وجہ سے دیہہ کو نام مندرا کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد اقوام برہمن غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں قوم دولالاں نسل بہادر خان بن شیر محمد پانچ آسامی اراضی پر قابض ہوا۔ نام دیہہ محکمہ مال کے کاغذات میں تھنیامی کلاں درج دفتر ہے۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

تھنیامی خورد

ایک آسامی اراضی از تھنیامی کلاں سے رجاتی خان قوم نجیال عہد حکومت سلطان اکبر خان گکھڑ رئیس میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ اولاد نجیال مذکورہ اب تک اتفاق سے رہتی ہے۔ رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔ مسیاں محمد داد آیاز کی اولاد مالک و قابض ہے اور قوم نجیال سے ہیں۔

کور پکھو

مواضعات کور پکھو، کور تھا، کور نیلہ، کور یالی، کور سٹھو، کور منگا، کور حسن او لفت دیہات ایک جگہ آباد تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ بانی دیہہ کو ہرنامی برہمن تھا۔ بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ اور دیہہ بے چراغ ہو گیا۔ پکھو نام عرف تنگیال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اور سلطان ممدوح نے ملازم کورہ کو ایک و نیم آسامی بطور وراثت عطا کی۔ بجیرہ آں کس دراحاطہ اس دیہہ میں واقعہ ہے۔ اور قوم کنیال آباد ہے۔ رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کور تھا

تھا خان بن بھاگو خان قوم دولال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے موروثی شش قلبہ اراضی مواضعات مذکور بالا سے بطور خطاب سرداری عطا کی تھی۔ اور دولال مذکورہ نے خود دیہات آباد کیا۔ اور قوم دولال کا خطاب سردار ہے۔ اور سردار تھا خان قوم دولال نے جاگیر میں گاؤں آباد

کیا۔ اور گاؤں کا نام کور تھا مشہور ہے۔ رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کور نیلا

بلند خان بن لطیف خان قوم دولال کو سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کو شش قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا کی۔ اب تک قوم دولال بدستور قابض و مالک ہے۔ رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کور یالی

ملک نامی قوم دولال سرکاری سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اس کو ایک آسامی اراضی بطور مدد معاش عطا کی۔ اب تک دولال مذکورہ کی اولاد قابض و مالک ہے۔ ۱۸۰ گھماؤں رقبہ ہے۔

کور سٹھو

تھا خان بن سردا تاں قوم دولال خطاب سرداری بہ سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ در جاگیر موروثی ۳ آسامی عطا ہوئی۔ اولاد دولال مذکورہ اب تک آباد ہے۔ قوم دولال اپنے خاندانی خطاب سرداری کرنے کی حقدار ہے۔

کور منگا

منگا خان برادر زادہ تھا خان قوم دولال کو دو آسامی اراضی از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے عطا ہوئی۔ اس نے خود دیہہ آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد غیر آباد ہو گیا۔ اس کی زمین ہمراہ مواضعات کور سٹھو میں شامل ہے۔ رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کور حسن یعنی حستال

حسن خان قوم دولال کو ایک آسامی اراضی سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی۔ عوام

الناس اس دیہہ کو حستال کہتے ہیں۔ قوم بگیال نسل بگا بگیال سے دیہہ مسطورہ میں آباد ہے۔
اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

ہرال جھنگی ۔ آوان

یہ دیہہ بھی بہت پرانا آباد ہے۔ ایک دفعہ گردش روزگار ویران ہو گیا۔ عہد حکومت ملک لکھن خان گکھڑ رئیس بچہ نامی قوم ہرال دیہہ ذا ۱۵۱۷ ہجری المقدس از سر نو آباد کیا۔ اسی وجہ سے نام ہرال مشہور ہے۔

تاریخ آں بحساب ابجد۔ ہا۔ ذ تا جا ہرال ایں ایں دیہہ آباد ۱۵۱۷ ہجری

بعد ازاں قوم ہرالاں اس جگہ سے خارج ہو گئے۔ قوم آوان گوت جھنگے دیہہ مسطور پر قابض ہو گئے۔ دیہہ مسطور بالا کا نام دفتری ہرال جھنگے درج ہے۔ عوام الناس اس دیہہ کو آوان کہتے ہیں۔ رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

لال بوگیال

لعل خان قوم بگیال سکنہ شادیوٹ سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اس ملازم مذکورہ کو ایک آسامی چہ قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا کی تھی۔ کچھ مدت بعد قوم دولال و بوگیال کی جنگ ہوئی۔ قوم بوگیال اس جگہ سے غیر آباد ہو گئی۔ اقوام دولال نے قبضہ کر لیا۔ اب قوم بگیال وملیار آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

چتہ بجاڑ

یہ دیہہ بھی بہت پرانا آباد ہے۔ ایک دفعہ بے چراغ ہو گیا تھا۔ اور بعد ازاں چتہ خان بن طورا خان بن سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس دیہہ مسطورہ ۹۶۳ ہجری المقدس از سر نو آباد کیا۔ تاریخ

بحساب ابجد۔ ہا۔ ز چتہ کردہ شد آباد آباد ۹۶۳ ہجری لیکن چتہ خان لاولد رفت بعد قوم گوجراں عرف بجاڑ نے دیہہ مسطور پر قبضہ کر لیا۔

نور بیدوال

نور خان ولد بیدو خان بن دہیر خان قوم دولال سرکار جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا۔ اس وجہ سے اس نے جگہ وراثت ایک آسامی حاصل کی۔ اور نام دیہہ خود و پدر نور بیدوال مشہور و درج دفتر ہے۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

تیریالہ بوگیال

تیریالہ بوگیال و تیریالہ بھٹیال اولا ہر دو مواضعات ایک جگہ آباد تھے۔ بانی دریا خان نامی برہمن گوت دہیرن تھے۔ کچھ مدت بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ ازاں بعد کمال خان بن شہادت علی قوم بوگیال گکھڑ کو را موروثی ایک آسامی چہ قلبہ اراضی از مواضعات تیریالہ سے سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی۔ اس لیے نام دیہہ تیریالہ بوگیال مشہور ہے۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

مہرو بجیال

سابقاً اسی جگہ دیہہ آباد تھا۔ کہ از آمد امیر تیمور گورکان بادشاہ نے ویران کر دیا۔ بعد ازاں مہرو ولد بجہ قوم بجیال سپہ بزرگی چھوڑ کر عہد حکومت ملک گل محمد گکھڑ رئیس ۸۶۰ ہجری المقدس دیہہ کی بنیاد رکھی۔

بنیاد اس ہست آباد زمہرو جا بجیال اس ہست آباد ۸۶۰ ہجری

بعد ازاں بمقدمہ خون قوم بجیال اس جگہ سے غیر آباد ہو گئی۔ بعد قوم سلطیال ودار وگراں بگڑیال ڈھکوال دیہہ مذکورہ میں آ کر آباد ہوئے۔

کمال دیال

اولاً کمال خان نامی قوم کھتوال بنیاد دیہہ مذکورہ کی رکھی۔ اپنے نام پر کمال دیال نام رکھا۔ بانی کے نام پر کمال دیال مشہور ہے۔ کچھ عرصہ بعد دیہہ ویران ہو گیا۔ کیونکہ شاہراہ پر واقع تھا۔ بعدازاں قوم دہیار و کھتوال مواضعات دہیار کو چھوڑ کر دیہہ مسطورہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

رباط یاروات

یہ بہت ہی پرانی آبادی ہے۔ اولاً بنیاد اس کی بعد نامی عرف کلاڑ نے رکھی۔ دیہہ کا نام کلاڑی مشہور ہوا۔ تاریخ ابجد بحساب

زبعد از بعد بارا دیہہ کلاڑی ۵۱۳ ہجری المقدس

بعد از موت بانی دیہہ مسطورہ از تکالیف عساکراں بادشاہی کیونکہ شاہراہ پر واقع تھا۔ کئی دفعہ ویران ہوا۔ اور قوم کلاڑ غیر آباد ہو گئی۔ بعدازاں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے سرائے الحاطہ دیہہ تیار کیا۔ اسی وجہ سے نام رباط مشہور ہوا۔ اور درج دفتر ہے۔ قوم ہنندہ بہندو وراثت پر قائم ہے۔ اس کے سولہ فرزندوں کی قبریں بھی بنی ہی ہیں۔ اصل رقبہ ۱۳۵۰ گھماؤں ہے۔

موہری کلاں

مہرا نامی قوم گنگیال نے ۹۳۲ ہجری المقدس میں آباد کی۔ اس وجہ سے نام موہری مشہور ہوا۔ تاریخ

ابجد بحساب از مہرا گنگیال آباد موہری ۹۳۲ ہجری

چونکہ یہ دیہہ آرزہ موہری نام دو مواضعات ہیں۔ ایک کا نام موہری صوفا جس کی اراضی ۵۰۰ گھماؤں ہے۔ دوسری موہری کلاں دفتر میں نام درج ہے۔

موہری کلاں کی اراضی بارہ آسامی یعنی ۲۱۶۰ گھماؤں ہے۔

لنگڑیال

دیہہ مذکورہ میں زمینداراں قوم لنگڑیال آباد ہے۔ اور اس قوم نے اولاً آبادی کی بنیاد رکھی۔ اسی وجہ سے دیہہ کا نام لنگڑیال درج دفتر ہے۔

تیریال، بنجیال، بوگیال

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسی سروتا قوم برہمن گوت تھتیال نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بعدازاں رئیس جلال خان گکھڑ نے کمال خان قوم بوگیال کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

گکھڑ سوتال

مسی فضل خان قوم سوتال اولاد گکھڑ شاہ کی ہے۔ فضل خان قوم سوتال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے ایک آسامی چہ قبہ اراضی حاصل کر کے دیہہ بر نام ذات گکھڑ سوتال رکھا۔ اور دفتر میں درج ہے۔ اصل رقبہ ۱۲۰ گھماؤں ہے۔

چھوہالہ

کتاب کا آخری ورق گم ہے۔ اس لئے موضع مسطورہ کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ ممکن ہے اس علاقہ کے ایک دو اور دیہات کے حالات درج ہوں۔

gakhars.org | GYC ™

انٹرنیشنل اتھلیٹ سعید خان افغان چین اور جاپان کے دورہ کے دوران

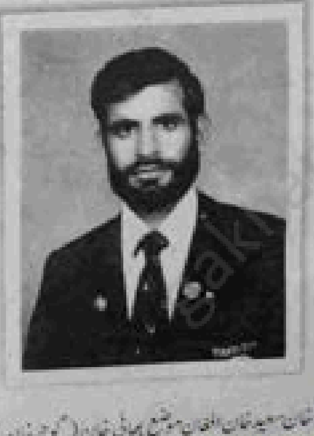

خان سعید خان افغان موضع بھائی خان (گوجر خان)

جلد دوئم

تاریخ پوٹھوہار تسمیہ دیہات

ماضی قریب کی چند معروف شخصیات کی مختصر سوانح حیات:۔

خطہ پوٹھوہار کی تہذیب چونکہ لاکھوں سال پرانی ہے اس لئے اس کی گہرائی میں جانا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ میں نے کافی عرصہ تک وجہ تسمیہ دیہات علاقہ پوٹھوہار مصنف برجناتھ زبان فارسی جو ۱۸۶۷ء میں لکھی گئی تھی اس کا بزبان اردو میں ترجمہ کر کے کچھ شجروں کا اضافہ کر کے اس کا نام جلد اول رکھا۔ پوٹھوہار کے قدیمی حالات اور اقوام سے لے کر اب تک کے حالات قلمبند کئے ہیں۔

ماضی قریب کی چند مشہور شخصیات کا مختصر تعارف تحریر کیا ہے۔ یوں تو ایسی اشخاص ہزاروں میں ہیں لیکن مجھ تک جن اشخاص کی زندگی کے بارے میں جو بھی معلومات مل سکیں ان کے بارے میں لکھ دیا۔

محمد ارتاسب

ذیلدار رئیس راجہ محمد خان مرحوم گکھڑ فرنسیال آف بنتوٹ تحصیل کہوٹہ۔

راجہ صاحب کا تعلق گکھڑ قبائل ملک فرنیہ خان کی شاخ فرنسیال قبیلہ سے تھا۔ اور آپ اپنے علاقے کے ذیلدار تھے۔ آپ قوی ہیکل، تنومند، دراز قد اور خوبصورت جوان تھے۔ انگریز کے زمانے میں ذیلدار آنریری مجسٹریٹ کا درجہ رکھتا تھا۔ آپ باز اور شکاری کتوں کا بھی بہت شوق رکھتے تھے۔ ان کی زرعی اراضی کافی وسیع تھی۔ ان کی تاریخ وفات اندازاً ۱۹۵۶ء ہے۔ ان کی اولاد میں سے راجہ افراہیم خان اور راجہ بہرام خان حیات ہیں۔

چوہدری علی بہادر خان مرحوم رئیس آف نکال تحصیل کہوٹہ قبیلہ کھتریل۔

ان کا تعلق مشہور قبیلہ کھتریل راجپوت سے تھا۔ ان کا تعلق تمام قبائل سے یکساں تھا اور کسی قسم کا تعصب نہ تھا۔ تمام عمر کسی سے ناراض نہ ہوئے اور نہ ہی کسی سے کبھی اخلاق سے گری ہوئی بات کی۔ دن رات ان کا دسترخوان کھلا رہتا اور بغیر کسی تفریق کے ہر خاص و عام کو کھانا ملتا تھا۔ سواری کے لئے عمدہ نسل کی گھوڑی رکھی ہوئی تھی جو دن رات کھلی رہتی۔ جہاں پر چاہے فصلوں میں چرتی رہے کوئی ممانعت نہیں تھی۔ چوہدری صاحب کا تعلق براہ راست تھانہ، تحصیل اور ضلعی حکام سے ہوتا تھا۔ ان کی تاریخ وفات صحیح معلوم نہیں لیکن ۱۹۵۰ء ہے۔

رسالدار راجہ بوستان خان مرحوم آف کروٹہ اسکندرال۔

اس بہترین تنومند، شہسوار، نیزہ باز کا تعلق بھی گکھڑ اسکندرال قبیلہ سے تھا۔ یہ رسالداری کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر کلکتہ میں پولیس انسپکٹر کے عہدے پر بھرتی ہوئے اور وہاں سے بھی پنشن لی۔ ان کی وفات چک نمبر ۵ ضلع ساہیوال میں ہوئی اور وہاں پر ہی دفن کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہاں پر ان کی نہری اراضی ہے۔ ان کے بیٹے راجہ بدیع الزمان اور راجہ حیدر زمان وکیل اور ان کا پوتا راجہ ربیع الزمان کیانی فوج میں میجر ہے۔

چوہدری میراں داد رئیس آف سموٹ گکھڑواں تحصیل کہوٹہ۔

یہ درخشندہ ستارہ انگریز کے آخری دور حکومت میں طلوع ہوا۔ اس وقت پکھ وڈیروں اور حکمرانوں کا دور تھا۔ جو اپنی من مانی کرتے اور غریب لوگوں سے ناجائز ٹیکس اور بیگار لیتے تھے۔ چوہدری صاحب نے سب سے پہلے غریب لوگوں کے حق میں آواز بلند کی۔ اور تمام وڈیرے یا جابر کو ٹیکس دینے سے انکار کیا۔ تمام غریبوں نے ان کی آواز کے ساتھ آواز بلند کی۔ یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی اور وجہ شہرت تھی۔ دوسری کامیابی یہ تھی کہ ان کا دستر خوان بہت وسیع تھا جو ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ ان کی وفات ۱۹۷۳ء میں ہوئی اب ان کی اولاد میں سے چوہدری محمد اکرم صاحب حیات ہیں اور اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھا ہوا ہے۔

چوہدری چمن آف اراضی چھپر تحصیل کہوٹہ۔

چوہدری صاحب کا تعلق راجپوت قبائل سے تھا۔ یہ راجہ محمد خان ذیلدار کے ہمعصر اور سیاسی حریف تھے۔ آپس میں کئی دفعہ سیاست کی حد تک پنجہ آزمائی کی۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے تھے۔ دیکھنے والوں کو محسوس بھی نہ ہونے دیتے تھے کہ آپس میں سیاسی حریف ہیں۔

دادا میر حیدر مرحوم آف کاہلیاں سہالیاں (کیمونسٹ)

یہ عجیب و غریب شخص لگ بھگ ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوا ان کے خیال کے مطابق دنیا ایک نظام کی طرح ہے جو ویسے ہی چلتا رہتا ہے۔ کوئی قیامت وغیرہ نہیں آئے گی بہشت و دوزخ جزا اور سزا نہیں ہے۔ ان کا نظریہ کیمونسٹ روس و چین کی طرح تھا۔ یہ موجودہ مولوی قاری اور حافظ کے نظریے کے سخت خلاف تھے۔ ایک عرصہ تک روس میں بطور پائلٹ بھی رہے۔ اور کیمونسٹ نظریے کا

پرچار کرتے رہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کی قبر موجودہ سہالیاں مڈل میں بنائی گئی ہے۔ یہ سکول انہوں نے خود اپنے سر پر پتھر اٹھا کر بنایا تھا ان کی وفات ۱۹۹۲ء میں ہوئی یہ غیر شادی شدہ تھے۔

راجہ بہادر علی آف تندنہ جنال تحصیل کہوٹہ

یہ ہستی تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا فانی سے کوچ کر گئی ان کا قریبی رشتہ ہونے کی وجہ سے گروہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا اس وجہ سے ان کے ساتھ کبھی کبھی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ یہ ریٹائرڈ فوجی رسالدار تھے۔ انتہائی سفید پوش اور معزز تھے۔ یہ گاؤں تندنہ میں کئی بار ممبر کونسلر مقرر ہوئے صلح جو بردبار اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی ذریات میں سے واجد علی ہیں ان کی تاریخ وفات صحیح معلوم نہیں ہو سکی۔ ان کا تعلق جنجوعہ قبیلہ سے تھا۔

قاضی غلام حسن صاحب مرحوم آف قاضیاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

قاضی صاحب کا تعلق مشہور گاؤں قاضیاں سے تھا۔ عہد حکومت انگریزی میں ترقی کرتے کرتے افسر مال کے عہدے تک جا پہنچے یہ عہدہ ڈ۔سی کے بعد ضلع کا انچارج ہوتا تھا۔ اب یہ عہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔ قاضی صاحب کی وجہ شہرت ان کا دستر خوان تھا۔ آج تک یہ دستر خوان ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ دن رات ہر قسم کے آدمی کی پسند کا کھانا دیا جاتا تھے۔ یہ خرچہ کہاں سے آتا تھا اور کس طرح یہ خرچ پورا کیا جاتا تھا۔ یہ راز وہ اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ ان کی نرینہ اولاد نہ تھی اللہ کی ذات ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

راجہ لعل خان ٹھیکیدار مرحوم آف جنگل تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

راجہ صاحب کا تعلق جوتال قبیلہ سے تھا یہ قبیلہ جنجوعہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ خوبصورت نوجوان علاقہ بھر میں مشہور تھا۔ ان کا شغل ٹھیکیداری تھا۔ یہ جنگل کا جنگل ٹھیکہ پر لیا کرتے تھے۔ آپ 1896ء

کو پیدا ہوئے اور وفات 1956 کو پائی۔ خداوند کریم آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کی ذریات میں سے کرنل ریٹائرڈ مرتضے خان اور محمد انور خان ہیں اب ان کے پوتے کرنل صاحب کے فرزند سیاست میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔

ذیلدار راجہ فرزند علی مرحوم اف بیور تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

یہ ایک انوکھی اور منفرد ہستی تقریباً ۱۸۹۶ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ مسکین طبیعت، خوش اخلاق اور بہت مزاحیہ تھے۔ کبھی کسی شخص سے ناراض نہیں ہوئے۔ ہر وقت مسکراتے نظر آتے کانوں سے معمولی بہرے تھے لیکن کبھی کسی کو علم نہیں ہونے دیتے تھے۔ ان کا تعلق بھی قبیلہ جودال سے تھا۔ اندازاً ۱۹۵۶ء میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی اولاد میں سے ایک بیٹا ابوالفضل تھے جو وفات پاگئے ہیں۔

راجہ محمد خالد صاحب مرحوم سابق وزیر صحت آف پنجاب سوہاوہ ضلع جہلم۔

راجہ صاحب کا تعلق اکرو راجپوت قبیلے سے تھا۔ ان کا خاندان زیادہ تر فوجی تھا۔ لیکن یہ پہلے فرد تھے جو سیاست میں آئے۔ انہوں نے سیاست کا آغاز یونین کونسل کے چیئرمین سے کیا۔ کئی دفعہ ایم پی اے بنے۔ بے شمار رفاہی کام کئے مثلاً سکول، بجلی، ہسپتال، سڑکیں اور واٹر سپلائی وغیرہ۔ لگ بھگ ۱۹۳۳ میں پیدا ہوئے اور اکیسویں صدی کے آغاز میں فوت ہوئے۔ ان کا ایک بیٹا اویس خالد جو ایک وکیل ہے۔

راجہ محمد آصف آف سوہاوہ ضلع جہلم۔

راجہ آصف صاحب کا اکرو راجپوت قبیلے سے تعلق ہے اور یہ قبیلہ عہد سکھاں سے ہی صاحب دستار چلا آرہا ہے۔ راجہ بندو خان اکرہ سکھوں کے دور میں محکمہ سکھی کا سربراہ اور جرنیل تھا۔ عہد انگریز میں خان اکرم اکرہ دو دفعہ نیشنل اسمبلی کے ایم ایل اے رہے۔ راجہ آصف کے والد

راجہ نصیر خان ۱۹۶۰ء میں پہلی بار سوہاوہ کے چیئرمین بنے۔ راجہ آصف ۱۹۸۹ء میں بلدیہ سوہاوہ کے چیئرمین بنے۔ ان کی کافی تعداد میں زرعی اور شہری اراضی ہے۔ یہ موضع واکرہ سے سوہاوہ شہر میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ راجہ صاحب کے دو بھائی بیرون ممالک ہیں ایک بیٹا عارش نصیر زیر تعلیم ہے۔

سید صغیر حسین آف جھمر سیداں تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم۔

یہ سادات بخاری قبیلہ سے تعلق اور سیاست میں پاکستان پیپلز پارٹی سے وابستہ ہیں کئی دفعہ یونین کونسل کے چیئرمین اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر بھی رہے ہیں یہ یکجہتی قبیلہ جھمر سیداں میں گدی نشین ہیں۔ ان کے بے شمار عقیدت مند، کرامات اور فیوض ہیں۔ شاہ صاحب بہترین شکاری ہیں۔

ریٹائرڈ صوبیدار امانت علی اعوان آف سوٹ گگھرداں تحصیل کہوٹہ

آپ کا تعلق مشہور قبیلہ قطب شاہی اعوان سے ہے۔ ملک امانت صاحب نہایت مہمان نواز، ذہین اور خوش اخلاق ہیں۔ سوٹ پیپلز پارٹی کے صدر ہیں تاریخ پیدائش ۱۹۳۱ء ہے ابھی تک ماشاءاللہ ٹھیک ٹھاک اور تندرست ہیں۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۴ء میں ان سے ملاقات ہوئی۔

چوہدری محمد انور مرحوم صاحب ڈوگی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم۔

چوہدری صاحب کا سن ولادت اندازاً ۱۹۳۰ء ہے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۸ء تک دو دفعہ یونین کونسل پیل بنے خان کے چیئرمین رہے۔ آپ کے والد چوہدری فضل صاحب بھی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل کے الیکشن میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان کی اراضی بہت وسیع ہے۔ بہت بڑا جنگل اور چراگاہ ہے۔ یہ بھی کے بہت بڑے زمیندار اور معزز آدمی ہیں۔ چوہدری صاحب کی بڑے بیٹے چوہدری محمد اسلم یونین کونسل پیل بنے خان کے دو دفعہ چیئرمین رہے۔ اب بھی یونین کونسل کے

gakhars.org | GYC ™

ہاشم ہیں۔ چوہدری اسلم کے دو اور بھائی ہیں سیاست سے گہری وابستگی ہے۔

صاحبزادہ عزیز الحسن سجادہ نشین بشندور شریف تحصیل سوہاوہ۔

صاحبزادہ صاحب کا ایک اپنا منفرد دینی مقام ہے۔ دائرہ مریدی بہت وسیع ہے۔ اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ لنگر خانہ اور فیض عام دن رات جاری ہے۔ سن پیدائش جناب عزیز الحسن صاحب ۱۹۲۳ء ہے ان کے والد محترم جناب اللہ دتہ صاحب کا مزار بھی اسی گاؤں میں ہے۔

رحم علی خان نمبردار موضع کروٹہ تحصیل سوہاوہ۔

مولف کے والد محترم کی پیدائش ۱۸۷۵ء کے لگ بھگ ہوئی۔ یہ ایک مسکین، سفید پوش اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ تاریخ دان اور ایک سچے مسلمان تھے۔ فوج میں سے ایک سپاہی کی پنشن آئے تھے۔ بڑی مشکل سے گذر اوقات ہوتی تھی۔ تھوڑی سی کھیتی باڑی تھی۔ اپنے بڑے بھائی نوازش علی کی وفات کے بعد نمبردار بنے۔ ان کی سن وفات ۱۹۷۱ء ہے۔

رسالدار راجہ شاہ سوار مرحوم کروٹہ اسکندرال۔

ان کا تعلق مشہور قبیلہ گکھڑ اسکندرال سے تھا۔ رسالے سے رسالدار کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ وجہ شہرت چوبیس گھنٹے دسترخوان کھلا رکھنا تھی۔ وہاں پر غریب امیر کی کوئی تمیز نہ تھی۔ حد درجہ سفید پوش اور نرم دل تھے۔ حیثیت کے مطابق کھانا مہیا رہتا تھا۔ ان کے فرزند بھی رسالداری کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے ۲۰۰۱ء میں فوت ہوئے۔ راجہ شمس الرحمان تحصیلدار کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی ذریات میں سے راجہ جہانزیب کیانی سابق چیئرمین حیات ہیں رسالدار شاہ سوار ۱۹۴۳ء میں فوت ہوئے۔

راولپنڈی کا قیام

بحوالہ:۔ شمیم عباسی ایم۔ ایس۔ سی جغرافیہ

جب ہیون سانگ ساتویں صدی عیسوی میں اس علاقہ میں آیا تو ٹیکسلا کی قدیم شان و شوکت ختم ہو چکی تھی۔ اور یہ کشمیر کا ایک حصہ تھا۔ پانچویں اور چھٹی صدی کا اس علاقے کا کوئی خاص تاریخی مواد نہیں ہے حتٰی کہ اس علاقہ پر سلطان محمود غزنوی نے حملہ کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک تاریخ کچھ اس طرح ہو جاتی ہے کہ گکھڑوں نے راولپنڈی کے علاقہ پر آٹھ صدیاں حکومت کی۔

جن کا دارالحکومت پھروالہ تھا۔ ۱۰۰۸ء میں مسلمانوں کا برصغیر میں ظہور ہوا۔ محمود غزنوی نے پہلا حملہ اسی سال کیا۔ یہ مارگلہ کی پہاڑیوں کا مشرقی طرف کا دامن تھا۔ جو تاریخ میں پہلی بار مستقل میں بطور ایک امکانی شہر بننے میں ظاہر ہوا محمود غزنوی کی فوجوں نے دریائے کرنگ کے مغربی کنارے اپنا کیمپ لگایا۔ اس وقت سے لے کر یہ جگہ حملہ آوروں اور تاجروں کے لئے سر راہ پڑتی ہے۔ غزنوی کے حملوں کے دوران ایک گاؤں بنام غزنی پور قائم ہوا جو کہ موجودہ راول گاؤں کے بالکل قریب تھا۔ اقوام گکھڑوں کے سردار جہانداد خان نے اس نئے گاؤں کا نام راولپنڈی یا راولپنڈر رکھا۔ مسلمانوں کے عہد میں یہ صرف ایک چھوٹا سا تجارتی مرکز رہا ہے۔ جو کہ اردگرد محدود علاقہ کے لئے تھا۔ اٹھارویں صدی کے وسط ۱۷۶۵ء میں سکھوں کے زیر تسلط آیا۔ سکھوں کے سردار ملکا سنگھ نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے اس علاقے کو ترقی دینے کے لئے علاقہ پوٹھوہار سے تاجر منگوا کر اور کچھ پنجاب اور جنوبی کوہستانی تک منگوا کر شہر کے اردگرد قلعہ تعمیر کروایا ۱۸۴۹ء میں انگریزوں کا قبضہ ہوا۔ ۱۸۵۱ء میں پہلی انگریزی چھاؤنی کا قیام ہوا۔ ۱۸۶۶ء میں نارتھ ویسٹرن پنجاب ریلوے اسٹیشن کا قیام ہوا۔

پوٹھوہار (پھولوں کا ہار)

میزبان:۔ (رپورٹ)
زاہد حسن چغتائی

شرکائے مذاکرہ
۱۔ کرنل ریٹائرڈ سلطان ظہور اختر
۲۔ پروفیسر کرم حیدری
۳۔ رشید نثار
۴۔ خشتاویاد

نوائے وقت ایوان وقت میں ہم آپ حضرات کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں ہمارے آج کے محفل مذاکرہ کا موضوع ہے "پوٹھوہار کی ثقافت و تہذیب تاریخ کے آئینے میں" اس حوالے سے ہم اس مردم خیز خطہ کی ثقافتی اور تہذیبی روایات کو تاریخ کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ نیز اشاعت اسلام کے بعد یہاں کی تہذیب کے بدلتے ہوئے خدوخال اور پھر قیام پاکستان اور اس کے بعد یہاں کی ثقافت کے ہمارے قومی تشخص پر اثرات بھی زیر بحث آئیں گے۔ گفتگو کا آغاز کرنل سلطان ظہور اختر صاحب سے کرتے ہیں۔

کرنل (ر) سلطان ظہور اختر

جغرافیائی اعتبار سے دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیانی خطہ کو پوٹھوہار کہتے ہیں۔ اس خطہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود انسانی تہذیب۔ مورخین کی تحقیق کے مطابق تقریباً ۹۰ ہزار سال پہلے دریائے سواں کے کنارے انسان آباد تھا۔ لفظ پوٹھوہار کے تین معنی ہیں شمالی ہند کا بالائی حصہ جسے پٹھ کہتے ہیں پوٹھوہار اسی سے نکلا ہے۔ اور ایک وجہ تسمیہ یوں بتائی جاتی ہے تاریخی اعتبار سے یہ سرزمین امن پسندوں کا گہوارہ رہی ہے نمبر تین تسمیہ پوٹھوہار کے طلوع اسلام کے پہلے یہاں کے کسی راجہ کے ہاں باہر سے کوئی مہمان آکر ٹھہرے اور انہوں نے اس

جگہ کو پوپ ہار کہا۔ یعنی کہ پھولوں کا ہار۔ پھر یہ علاقہ شروع ہی سے سرسبز اور خطہ قبل مسیح سے منفرد ثقافت و تہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔ قدیم تاریخ میں یہاں کا صدر مقام ٹیکسلا تھا۔ بدھ ازم کے زمانے میں یہ علاقہ ایک اعلیٰ اور علمی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ وسطی ایشیاء کے لوگ یہاں علم کی پیاس بجھانے آیا کرتے تھے۔ یہاں تہذیب و ثقافت کو نقصان اس وقت پہنچا جب انہوں نے یلغاریں شروع کیں۔ چونکہ ان کی اپنی تہذیب و ثقافت نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے یہاں تمدن کو کافی حد تک ملیامیٹ کردیا۔ ہنوں کی گپتا بادشاہت کے ہاتھوں شکست فاش کے بعد یہاں کی تہذیب و تمدن کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ بعد ازاں ۱۰ء میں ہندو اور ترک بادشاہوں نے ٹیکسلا، جولیاں اور مانکیالہ کو دوبارہ آباد کیا۔

نوائے وقت:۔ سلطان محمود غزنوی کے حملے سے اشاعت اسلام کا عمل شروع ہوا۔ اسلام پھیلنے کے بعد یہاں کے تہذیب و تمدن پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟ ۱۰۰۵ء میں سلطان محمود غزنوی کے حملہ میں اسلام کی شعاع نور پھوٹی۔ اور پھر یکے بعد دیگرے یہاں اولیائے اکرام اور بزرگان دین کی تہذیب و ثقافت پر اسلام کا گہرا رنگ جم چکا تھا۔ یہ عہد اس خطہ کی تہذیب و ثقافت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

بابر، نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملے بھی اسی دور میں ہوئے اور اشاعت اسلام کا سبب بنے ان حملہ آوروں کے ساتھ علماء اکرام اور درویشوں نے یہاں کے باشندوں کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ دراصل پوٹھوہاری تہذیب و ثقافت اسلام سے قبل اور مابعد کے تہذیبی رویوں کی پوری عکاسی کرتی ہے اور مختلف ادوار میں یہاں کی روایات بحیثیت مجموعی اکٹھا کیا جائے تو پوٹھوہاری تہذیب و تمدن تشکیل پاتی ہے۔ سلاطین دہلی سلاطین لاہور کے علاوہ بیشتر حملہ آور یہیں سے ہو کر گزرے ہیں چنانچہ ان تمام کی تہذیب و ثقافت کے نقوش بھی یہاں کے باشندوں کی زندگی پر مرتب

gakhars.org | GYC ™

ہوئے اور اس سے ایک مجموعی تہذیب سامنے آئی جس کو پوٹھوہاری تہذیب کہتے ہیں۔

نوائے وقت:۔ پوٹھوہاری تہذیب کی قدامت کے حوالے سے جناب رشید نثار صاحب سے گزارش ہے کہ وہ گفتگو کو آگے بڑھائیں۔

رشید نثار: کرنل ریٹائرڈ سلطان ظہور اختر صاحب نے پوٹھوہار کی تہذیب کی قدامت کا عرصہ ۹۰ ہزار سال بتایا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق یہ مدت ۸ لاکھ سال پرانی بنتی ہے۔ یہ حقیقت رماپیتھی کی تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے۔ پنڈی گھیپ اور سنگ جانی کے درمیان امریکی ماہرین پر مشتمل تحقیقی ٹیم کو ایک انسانی جبڑا ملا۔ ہمارے معروف محقق ڈاکٹر احمد حسن دانی صاحب کے مطابق یہ آٹھ سے دس لاکھ سال پرانا ہے چنانچہ اس تحقیق کو تسلیم کر لیا جائے تو کہنا درست ہوگا کہ پہلا انسان ہی یہاں پیدا ہوا تھا۔ یوں بھی ابن عربی کی تحقیق کے مطابق روئے زمین پر ایک آدم نہیں۔ کئی آدم پیدا ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر احمد حسن دانی نے پوٹھوار سے ملنے والے انسانی جبڑے کی تحقیق پر رائے قائم کی۔ اس پر بنارس یونیورسٹی کے معروف مورخ پروفیسر پاٹل نے انہیں مبارک باد پیش کی اور ان کے اس قول کی بھرپور تائید کی تھی کہ پہلا آدم اسی خطہ زمین پر پیدا ہوا۔ اپنی قدامت کے حوالے سے یہ خطہ زمین اور بھی کئی خصوصیات کا حامل ہے مثلاً شاعری کی ابتداء سب سے پہلے یہیں سے ہوئی۔ قرآن حکیم میں آدم کی جو دعائیں ہیں ہم انہیں شاعری تو نہیں کہہ سکتے البتہ نثری آہنگ اور جذبات کے اعتبار سے ان کا اپنا منفرد رنگ ہے۔ پھر تہذیب کے حوالے سے بھی اس سرزمین کی قدامت کے کئی شواہد مل چکے ہیں۔ کافی عرصہ ہوا میں نے کوئٹہ میں جیولوجیکل سروے کی ایک نمائش میں قدیم انسانی بازو دیکھا تھا۔ جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ سنگ جانی میں کھدائی کے دوران دستیاب ہوا تھا۔ اور تقریباً پندرہ ہزار سال پرانا ہے۔ چنانچہ یہ انسانی بازو اب سنگ مرمر کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے اس علاقے کی تہذیبی قدامت کے بعد میں

ثقافت کی طرف آتا ہوں۔ آپ زیادہ دور نہ جائیں۔ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے آریاؤں کو مصری فرعونوں نے مصر سے نکال دیا تھا۔ نکالے جانے کے بعد یہ لوگ کہاں گئے۔ اس پر آج تک کسی نے کوئی تحقیق نہیں کی حتیٰ کہ یہودیوں کی کتابیں بھی اس پر خاموش ہیں۔ تاہم کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ وہ بلوچستان کے راستے داخل ہو کر سندھ میں آباد ہو گئے۔ ان کے یہاں آباد ہونے کی وجہ یہ تھی یہاں نیل پیدا ہوتا تھا کہ کراچی کے قریب ہی ایک بستی میں بربری قوم آباد تھی۔ اور فرعونوں کا شاہی خاندان اس نیل کو ملبوسات کی رنگائی کے لیے یہاں سے منگوایا کرتا تھا۔ چنانچہ بربریوں کی مصر کے ساتھ تجارت قائم ہوئی۔ سندھ سے نقل مکانی کر کے یہ لوگ دوسرے علاقوں میں آباد ہو گئے۔ چنانچہ مصری آریاؤں کی تہذیب کے اثرات آج پوٹھوہار کے کلچر میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے پوٹھوار کے علاقے میں ہوتے گئے اپنی زبان اور تہذیب کے نقوش بھی گہرے کرتے چلے گئے۔ سرائیکی زبان کو بھی یہی اپنے ساتھ لائے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ چکوال تک سرائیکی زبان کا فروغ کم ہو جاتا ہے۔ جب کہ بنوں کے جنوب اور کوہاٹ میں یہ زبان آج بھی موجود ہے۔ وت، سرائیکی زبان کا لفظ ہے۔ اور پشاور میں آج بھی بولا جاتا ہے۔ اس ضمن میں میری تحقیق یہ ہے کہ پوٹھوہار میں نیلے رنگ کا رواج بھی انہیں ہی کی وجہ سے آج تک قائم ہے۔ مثال کے طور پر یہاں مستورات آج بھی نیلے رنگ کے کپڑے اور نیلا برقعہ استعمال کرتی ہیں۔

پوٹھوار کی ثقافت میں راگ رنگ کی بڑی اہمیت ہے۔ یہاں آنے والے مصری آریائی اپنے ساتھ نفیری لے کر آئے تھے۔ نفیری کی بعد بانسری بین۔ شہنائی بن گئی۔ جبکہ ڈھول افریقہ سے آیا تھا۔ اور آج تک یہ اس علاقہ کی ثقافت میں وہی خصوصیت رکھتا ہے۔ مصری آریائی اپنے ساتھ چنگ بھی لیکر آئے تھے۔ جبکہ رقص بھی آریاؤں کا پیدا کردہ ہے۔

علاوہ ازیں جیسا کہ کرنل سلطان ظہور اختر صاحب نے فرمایا۔ پوٹھوہار کی تہذیب میں ٹیکسلا کے تمدن کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہاں کے لوگ بہت انسانیت پرست اور پرامن تھے۔ ان کی امن پسندی کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں کو بھی تالا نہ لگایا کرتے تھے۔ علم کو بھی فروغ ٹیکسلا کی قدیم یونیورسٹی سے ہی ملا تھا۔ اور پھر یہ پورے برصغیر میں پھیل گیا۔ سکندر اعظم کے حملے کے بعد یہاں فیثا غورث آیا۔ اور وہ یہاں سے کوئی ساٹھ کے قریب ساز ہمراہ لے گیا۔ اس طرح وہ پوٹھوہار کی ثقافت کا ایک ریلا یونان تک گیا۔ اس حوالے سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ یہاں کی تہذیب و ثقافت نے یورپ والوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ ثقافت کے ساتھ ساتھ پوٹھوہار روحانی اعتبار سے ایران نے بھی بہت کچھ دیا ہے۔ تصوف اور انسان کی داخلی کیفیات پر مشتمل روحانیت بھی ہمیں ایران سے ملی ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ سرزمین امن پسند انسان کا مسکن رہی ہے۔ یہاں کی تعلیمی بالیدگی کی وجہ سے ثقافت کو فروغ حاصل ہوا۔ اور اس ثقافت و تہذیب نے نہ صرف برصغیر بلکہ یونان، ایران، مشرق وسطیٰ اور ترکی تک کی تہذیبوں کو متاثر کیا۔

شہنشاہ ہند سلطان نصیر الدین ہمایوں

ساک نیاں کتاباں

شگون	ناصرہ زبیری	شاعری
روشن چہرہ	مرتب آلِ عمران	خراج ڈاکٹر عبدالقدیر خان
اک فرصت گناہ	جاوید اختر چوہدری	افسانے
وفا کا خراج	شعیب بمیش	خراج شہدائے کارگل
قلم میں بند پندرہ سال	امتیاز گگیانوی	افسانے
نجف ریزہ	مرتب ندیم حیدر	مجموعہ تقاریر محسن نقوی
پھٹ نہ پھرول	آلِ عمران	نظماں
بنگ بنگ زنجیر	شیراز طاہر	شاعری
سدھراں ناسیک	امتیاز گگیانوی	افسانے
اسلامی معیارِ عمل	ڈاکٹر خالدہ ملک	مضامین
اکھر اکھر موتی	امجد علی	افسانے
کل اج تے کل	بابو غضنفر علی سجاد	ابیات
عشق	غلام مان	شاعری
گلوچ	شیراز طاہر	افسانے
آنسو	پھولبر سلطانہ	شاعری
عمر خیام کی رباعی گوئی	ماجد وفا عابدی	تحقیق
کچے گھڑے	باقی صدیقی	شاعری
تذکرہ پوٹھوہار	محمد ارتاسب	تحقیق

Saak
PUBLISHERS
Kot syedan ward 5gujar khan (rawalpindi)
Ph: 0333-5182874 051-3513477

ISBN 969-8671-10-2
9789695032831